میرے جذباتِ دروں میری محبت اے خضر
آلِ پیغمبرؐ کی عظمت کے نگہبانوں کے نام

آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

پیر سید خضر حسین چشتی

شبیر برادرز

Marfat.com

میرے جذباتِ دروں میری محبت اے خضر

آلِ پیغمبر کی عظمت کے نگہبانوں کے نام

آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

5

پیر سید خضر حسین چشتی

شبیر برادرز (رجسٹرڈ)
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

جملہ حقوقِ ملکیت بحق ناشر محفوظ ہیں

آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۲۵۷۰۹ جلد ۵

باہتمام: ملک شبیر حسین

سن اشاعت: مئی 2016ء

قیمت =/ روپے

شبیر برادرز (رجسٹرڈ) زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

Marfat.com

فہرست

عنوان	صفحہ
سجادِ عالم امام علی زین العابدین علیہ السلام	
اسیر کربلا علیہ السلام	۱۶
امام زین العابدین علیہ السلام	۱۸
نام	۱۸
القاب	۱۸
کنیت	۱۹
رنگت	۱۹
آپ کے شاعر	۱۹
چوکیدار	۱۹
آپ کی مہر	۱۹
والد کا نام	۱۹
والدہ	۱۹
اساتذہ	۱۹
شاگرد	۲۰
معاصر	۲۰
روایات	۲۰
امام زہری فرماتے ہیں	۲۰
ابن مسیب فرماتے ہیں	۲۱
ہاشمیوں میں	۲۱
امام ذہبی	۲۳
ٹھہریئے	۲۳
امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ	۲۳
ابو یحییٰ حمانی	۲۴
ابوبکر بن عیاش	۲۴
لیکن	۲۴
لقب زین العابدین	۲۶
زین العابدین کے لقب کی دوسری روایت	۲۶
ہزار رکعت، آپ کی کرامت	۲۸
محاسن امام زین العابدین	۲۹
ذوق وشوق عبادت	۳۰
سجدہ کی حالت میں	۳۰
آپ کی دعا	۳۱
خفیہ صدقہ	۳۲
سخاوت	۳۲
محمد بن اسامہ کا قرض	۳۳
محمد بن اسامہ کا قرض ادا کر دیا	۳۴
جو ہم سے محبت کرے گا	۳۴
دوسری بار بیڑیاں	۳۶
حجاج بن یوسف کو خط لکھا	۳۶
قصیدۂ فرزدق	۳۹
فرزدق کو جیل میں ڈال دیا	۴۵

Marfat.com

عنوان	صفحہ
ہجو کے دو شعر	۴۷
عفو و درگزر	۴۸
اسرار خداوندی کو چھپانے والا	۴۸
سائل کا استقبال	۴۹
سیاہ خضاب	۵۰
وسمہ	۵۰
نعلین	۵۱
چادر شریف	۵۱
خز	۵۱
جبہ	۵۱
زلفیں	۵۲
شملہ	۵۲
نماز قصر	۵۲
کثرت زاری	۵۳
سائل کو چومنا	۵۴
آپ زین العابدین ہیں	۵۵
نماز کی حالت	۵۵
چڑیاں کیا کہتی ہیں؟	۵۶
ایک آواز آئی	۵۶
ایک ہرنی اور اس کا بچہ	۵۶
بشارت رسول	۵۷
حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ ملاقات اور گفتگو	۵۸
صرف تین سو درہم کے لالچ میں	۶۰

عنوان	صفحہ
صحرا میں دسترخوان بچھا دیا	۶۱
امام زین العابدین کی اونٹنی تیز چلنے لگی	۶۲
آپ کی اونٹنی کی آہ وزاری	۶۲
مکہ و مدینہ کے راستوں پر	۶۳
ہاتھ چمٹ گئے	۶۳
ابن عمرو کے سوال پر جواباً ارشاد فرمایا	۶۴
امام زین العابدین کے ارشادات	۶۶
جسم کا بیمار ہونا	۶۶
منہ پھاڑ کر ہنسنے والے	۶۷
دوستوں کو گم کرنا	۶۷
دوستوں کو کھو دینا	۷۰
سیّدنا امام زید سے فرمایا	۷۰
امام زید علیہ السلام	۷۱
چار سال تک	۷۲
ستون قبلہ کی طرف پھر گیا	۷۳
امام زین العابدین کے پوتے سے روایت ہے	۷۳
یوسف بن عمر کے لیے دعا	۷۴
سفیانی کون؟	۷۵
امام سجاد کا حسن خلق	۷۶
خطبہ امام زین العابدین	۷۷
یزید کا پچھتانا	۷۷
وصال پر ملال	۸۹
آپ کی اولاد	۸۹
صاحب زادے	۸۹
صاحبزادیاں	۸۹

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باقر العلوم امام محمد باقر علیہ السلام	
بحضور امام محمد باقر علیہ السلام	۹۲
سیّدنا امام محمد باقر علیہ السلام	۹۳
نام	۹۳
القاب	۹۳
لقب باقر کی وجہ	۹۴
پوشیدہ چیزوں کو نکالنے والا	۹۴
حقائق کے خزانے ظاہر کرنے والا	۹۴
بے بصیرت لوگوں پر خزائن مخفی رہتے ہیں	۹۵
علم کا جھنڈا بلند کیا	۹۵
آپ کی ولادت	۹۶
بددیانتی یا کتابت کی غلطی	۹۷
دار الفکر والوں نے ایسا کیوں کیا؟	۹۸
رسول اللہ نے سلام بھیجا	۱۰۰
انگوٹھی پر نقش	۱۰۱
معاصر	۱۰۱
شاعر	۱۰۱
چوکیدار	۱۰۱
آپ کا زور سے رونا	۱۰۲
آنسوؤں سے متعلق ارشاد	۱۰۳
امام محمد باقر علیہ السلام کے فرامین	۱۰۴
عقل و تکبر	۱۰۴
ذلیل کا ہتھیار	۱۰۴
آفت	۱۰۴
شیطان کو کیا عزیز ہے	۱۰۴
محبت کو سمجھنا ہو تو	۱۰۵
انعام و پریشانی کے وقت	۱۰۵
بجلیاں	۱۰۶
امام محمد باقر کی کرامت	۱۰۶
امام باقر کی دوسری کرامت	۱۰۷
امام محمد باقر کی تیسری کرامت ---- امام زید سے فرمایا	۱۰۸
امام باقر کی چوتھی کرامت	۱۰۸
امام محمد باقر کی پانچویں کرامت	۱۰۹
امام باقر کا وصال	۱۱۰
امام باقر کی اولاد	۱۱۰
باب ذکر امام جعفر صادق علیہ السلام	
بحضور امام جعفر صادق علیہ السلام	۱۱۴
امام جعفر صادق علیہ السلام	۱۱۵
اسم گرامی	۱۱۶
القاب	۱۱۶
والدہ	۱۱۶
شاعر و چوکیدار	۱۱۶
معاصر	۱۱۷
انگوٹھی	۱۱۷
شاگرد	۱۱۷

Marfat.com

عنوان	صفحہ
علم جعفر	۱۱۷
جفر کسے کہتے ہیں؟	۱۱۸
کتاب الجفر	۱۱۸
ملفوظات امام علی رضا	۱۱۹
علم جامعہ	۱۱۹
غابر	۱۱۹
مزبور	۱۱۹
جفر احمر	۱۲۰
جفر ابیض	۱۲۰
مصحف فاطمہؓ	۱۲۰
جامعہ	۱۲۰
جھوٹی قسم کھانے والا فوراً مر گیا	۱۲۰
دوسری کرامت ---- معلّٰی بن حسین کا قتل	۱۲۴
تیسری کرامت ---- زید علیہ السلام کو پھانسی دی	۱۲۵
چوتھی کرامت ---- چادر کیسے ملی؟	۱۲۶
پانچویں کرامت ---- نہ آتے دیکھا نہ جاتے دیکھا ----	۱۲۶
چھٹی کرامت ---- منصور کا محل اور اژدھا	۱۲۸
ساتویں کرامت ---- گائے زندہ ہوگئی	۱۲۸
آٹھویں کرامت ---- چار پرندے	۱۳۰
ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ	۱۳۱
ابن جبیر	۱۳۲
مقصد سوال	۱۳۳
شکل بدل گئی ---- نویں کرامت	۱۳۵

عنوان	صفحہ
دسویں کرامت ---- بہشت میں سرائے خرید لی	۱۳۶
گیارہویں کرامت ---- آپ کی دعا کا فوری اثر	۱۳۷
بارہویں کرامت ---- پچاس حج کی دعا	۱۳۷
منصور اور مکھی	۱۳۸
وصال امام جعفر	۱۴۰
شواہد النبوۃ	۱۴۰
آپ کی اولاد	۱۴۰
جن سے نسل چلی	۱۴۱
صاحبزادی	۱۴۱
باب ذکر و مناقب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام	
بحضور امام موسیٰ کاظم	۱۴۴
امام موسیٰ کاظم علیہ السلام	۱۴۵
نام	۱۴۶
القاب	۱۴۶
کنیت	۱۴۶
شاعر	۱۴۶
چوکیدار	۱۴۶
والدہ	۱۴۶
ولادت	۱۴۶
کاظم	۱۴۶
آپ کی انگوٹھی پر نقش	۱۴۷

Marfat.com

عنوان	صفحہ
اولادِ رسول	۱۴۷
جواب	۱۴۷
اس پر آپ نے فرمایا	۱۴۸
آیت مباہلہ کی تلاوت	۱۴۸
حقانیت کے اظہار کا منظر	۱۴۹
حدیث شریف	۱۵۱
یہ صاحب کرامت نوجوان کون تھا؟	۱۵۱
سیاہ جبہ	۱۵۵
قاضی ابو یوسف رضی اللہ عنہ اور امام محمد	۱۵۷
مولا علی نے خواب میں فرمایا	۱۵۸
امام کاظم کی سخاوت	۱۵۹
آپ کی دعا	۱۵۹
میں دلوں کا امام ہوں----فرمان امام کاظم	۱۶۰
اے میرے ابا جان تم پر سلام ہو	۱۶۰
آپ کی شہادت	۱۶۱
اولاد	۱۶۱
صاحبزادیاں	۱۶۱
باب مناقب	
امام الائمہ امام علی رضا علیہ السلام	
منقبت امام رضا	۱۶۴
نور کی کرن	۱۶۴
امام علی رضا علیہ السلام	۱۶۶
نام	۱۶۶
القاب	۱۶۶
والد	۱۶۷
والدہ	۱۶۷
ولادت	۱۶۷
رضا	۱۶۷
رنگت	۱۶۷
ایک دن ایسا ہوا	۱۶۷
شاعر	۱۶۸
چوکیدار	۱۶۸
انگوٹھی	۱۶۹
معاصر	۱۶۹
تیسرا علی	۱۶۹
آپ کے دوست	۱۶۹
الرضا کا لقب محمد تقی کی زبانی	۱۶۹
حمیدہ نے رسول کریم کو خواب میں دیکھا	۱۷۰
اللہ اللہ کی آوازیں	۱۷۰
بوقت ولادت	۱۷۰
رسول خدا اور شیر خدا کو خواب میں دیکھا	۱۷۰
طرز عطا و سخا	۱۷۱
قصیدۂ دعبل	۱۷۲
مامون رشید نے قصیدہ سنا	۱۷۴
ڈاکوؤں نے لوٹ لیا	۱۷۵
ولی عہدی	۱۷۷
ملوکیت و جمہوریت	۱۸۰
اٹھارہ عدد کھجوریں	۱۸۱

Marfat.com

عنوان — صفحہ

جب بیس دن گزرے ۱۸۱
وصیت کا حکم ۱۸۲
بھائی کو بھائی قتل کرے گا ۱۸۳
جوڑا پیدا ہوگا ۱۸۴
امام رضا کا حدیث روایت کرنا ۱۸۵
یہ اسناد پاگلوں کے لیے شفا ہے ۱۸۷
یہ سند سونے سے لکھائی گئی ۱۸۷
چند اور ارشادات ۱۸۸
جس نے شعبان کا ایک روزہ رکھا ۱۸۸
جو استغفار کرے ۱۸۹
جو صدقہ کرے ۱۸۹
رجب کا روزہ ۱۸۹
امام رضا کی شادی ۱۹۰
شہزادۂ رسول نماز کے لیے نکلتا ہے ۱۹۱
سندھی میں گفتگو ۱۹۲
چڑیا کی فریاد ۱۹۳
وصال پر ملال ۱۹۳
اولاد ۱۹۶

باب مناقب

امام محمد تقی علیہ السلام

رباعی ۱۹۸
سیدنا امام محمد تقی جواد علیہ السلام ۱۹۹
ولادت ۱۹۹
اسم گرامی ۱۹۹
والدہ ۲۰۰
کنیت ۲۰۰
القاب ۲۰۰
شاعر ۲۰۰
چوکیدار ۲۰۰
انگوٹھی ۲۰۰
معاصر ۲۰۰
قدرت کا سمندر اور چھوٹی چھوٹی مچھلیاں ۲۰۰
امام تقی کا قاضی یحییٰ بن اکثم سے مناظرہ ۲۰۳
ام فضل سے نکاح ۲۰۴
بیری کا ایک درخت ۲۰۴
تیس مہینے بعد ۲۰۵
کفن کا ملتجی ۲۰۵
باہر نہ جاؤ ۲۰۵
ایک شخص کو جیل میں کیوں ڈالا ۲۰۶
وصال ۲۰۹
اولاد ۲۱۰
صاحبزادے ۲۱۰
صاحبزادیاں ۲۱۰

باب مناقب

سیدنا امام علی نقی ہادی علیہ السلام

منقبت ۲۱۲
امام علی نقی ہادی علیہ السلام ۲۱۳
نام نامی ۲۱۳

Marfat.com

عنوان	صفحہ

القاب ۲۱۳
رنگ ۲۱۳
کنیت ۲۱۴
شاعر ۲۱۴
چوکیدار ۲۱۴
انگوٹھی ۲۱۴
معاصر ۲۱۴
والدہ ماجدہ ۲۱۴
عسکری ۲۱۴
متوکل نے امام نقی کو اپنے پاس کیوں بلوایا؟ ۲۱۵
آدم علیہ السلام کے سر کے بال کس نے کاٹے .. ۲۱۷
لاعلاج مرض کا علاج ۲۱۸
غریب پروری ۲۱۹
شان نزول ۲۲۲
کون ولید بن مغیرہ؟ ۲۲۲
دوسری روایت ۲۲۵
تیسری روایت ۲۲۶
چوتھی روایت ۲۲۷
پانچویں روایت ۲۲۷
پرندے ۲۳۰
چہچہاہٹ ۲۳۰
درندوں نے تعظیم کی ۲۳۱
دیوار میں چنوا دیا ۲۳۱
امام نقی، شیر قالین اور ایک شعبدہ باز ۲۳۲
ایک گستاخ اور بے باک لڑکا ۲۳۲
ایک اور دعوت ولیمہ میں ۲۳۳
دست اقدس کا اشارہ ۲۳۳
وصال پر ملال ۲۳۴
اولاد ۲۳۴

باب مناقب

امام حسن عسکری

بن امام علی نقی ہادی بن امام تقی جواد

علیہم السلام

منقبت امام حسن عسکری علیہ السلام ۲۳۸
سیدنا امام حسن عسکری علیہ السلام ۲۳۹
اسم گرامی ۲۳۹
کنیت ۲۳۹
القاب ۲۴۰
والدہ کا نام ۲۴۰
عسکری ۲۴۰
رنگ ۲۴۰
شاعر ۲۴۰
چوکیدار ۲۴۰
انگوٹھی ۲۴۰
معاصر ۲۴۱
ولادت ۲۴۱
امام حسن عسکری اور حضرت بہلول ۲۴۱
ایک راہب کی چالاکی ۲۴۲
پہلے قرآن مجید ۲۴۵

Marfat.com

عنوان	صفحہ
لڑنے کے لیے دعا فرمائی	۲۴۸
وہی ہوا جو آپ نے فرمایا تھا	۲۴۹
ایک لاد... رہم کی خوشخبری	۲۵۰
وصال	۲۵۱
مناقب	
امام مہدی علیہ السلام	
منقبت امام مہدی علیہ السلام	۲۵۴
امام مہدی علیہ السلام	۲۵۵
مہدی	۲۵۵
نام	۲۵۶
کنیت	۲۵۶
والد	۲۵۶
والدہ	۲۵۶
اہل سنت	۲۵۸
ایک اور حدیث	۲۵۹
مولا علی اور حضرت خضر علیہما السلام	۲۶۳
خضر و الیاس روزے رکھتے ہیں	۲۶۵
جناب خضر ہر سال حج کرتے ہیں	۲۶۵
عرفات کے مقام پر	۲۶۶
وظیفہ	۲۶۷
حضرت خضر علیہ السلام اپنا علاج خود کرتے ہیں	۲۶۸
حضرت خضر علیہ السلام قوالی بھی سنتے ہیں	۲۶۹
ابلیس لعین	۲۷۰
امام مہدی علیہ السلام	۲۷۱
قیامت کی نشانی	۲۷۱
امام مہدی ---- از روئے حدیث	۲۷۱
حسن امام مہدی	۲۷۲
حسین ترین	۲۷۲
کوکب دری	۲۷۳
قمر دری	۲۷۳
تمہارا امام	۲۷۴
مال تقسیم کرے گا	۲۷۴
عطا آسان ہوگی	۲۷۵
امام ہم سے ہی ہوگا	۲۷۶
یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے	۲۷۷
قسطنطنیہ اور کوہ دیلم	۲۷۷
امام مہدی اور نعمتیں	۲۷۸
مہدی میرے گھر والوں سے ہوگا	۲۷۸
عرب کا مالک	۲۷۹
مہدی خاتون جنت کی اولاد سے ہوگا	۲۷۹
ایضاً	۲۸۰
ایک سال دس سال کے برابر	۲۸۰
جب آپ تشریف لائیں گے	۲۸۰
علماء کا اختلاف	۲۸۱
کریمہ گاؤں	۲۸۲
صاحب امر کون ہوگا؟	۲۸۲
ایک گڑھا نظر آیا	۲۸۳
پیر حیات المیر	۲۸۴
سیّد علی بغدادی	۲۸۵

Marfat.com

عنوان	صفحہ
ابن خلدون	۲۸۶
درازی عمر	۲۸۶
ام المومنین اُمّ سلمہ سلام اللہ علیہا سے روایت	۲۸۷
ابدال	۲۹۰
عصائب	۲۹۲
سفیانی کا نام؟	۲۹۳
حارث ومنصور	۲۹۴
حارث	۲۹۵
منصور	۲۹۵
آل محمد کو جگہ دی	۲۹۶
شیخ الاسلام سیالوی کا فرمان	۲۹۷
میرے شیخ، شیخ الاسلام سیالوی کی تقریظ معظّمہ	۲۹۹
قرآن مجید اور ایمان ابی طالب	۲۹۹
ظہور مہدی تک	۳۰۱
نفس زکیہ کی شہادت	۳۰۲
فائدہ	۳۰۲
نفس زکیہ کون؟	۳۰۴
نفس زکیہ کی شہادت	۳۰۵
ذوالفقار حیدری	۳۰۵
آلِ محمد میں سے ایک لڑکے کی شہادت	۳۰۷
ہاشمی مرد	۳۰۸
ظلم وستم عام ہوگا	۳۰۹
ایک ایسا وقت بھی آئے گا	۳۱۲
بیعت امام مہدی	۳۱۲
اولین مددگار ----۳۱۳	۳۱۳
میرے بعد میرے اہل بیت پر مظالم توڑے جائیں گے	۳۱۶
دجال	۳۲۰
لفظ دجال کے معانی	۳۲۰
کیا دجال حضور کے عہد میں موجود تھا؟	۳۲۱
یہ طیبہ ہے	۳۲۲
جساسہ	۳۲۷
دجال کی جسامت	۳۲۷
ہر کافر ہر منافق	۳۲۸
دجال خراسان سے نکلے گا	۳۲۹
خضر علیہ السلام اور دجال	۳۳۰
دجال کی آنکھ	۳۳۱
دجال بے اولاد ہوگا	۳۳۲
دجال کی جائے پیدائش	۳۳۳
دجال کے ماں باپ	۳۳۳
دجال کے پنجے اور ایڑیاں	۳۳۵
مسیح	۳۳۶
تیس دجال	۳۳۶
نزول عیسیٰ علیہ السلام	۳۳۷
حدیث شریف	۳۳۹
حدیث شریف	۳۴۰
حدیث شریف	۳۴۱
حدیث شریف	۳۴۱
عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے	۳۴۲
حدیث شریف	۳۴۳

Marfat.com

صفحہ	عنوان
۳۴۴	وزیراعظم اور وزیر دفاع
۳۴۴	فضیلت امام مہدی علیہ السلام
۳۴۴	حدیث شریف
۳۴۶	علامہ صبان
۳۴۷	نوٹ
۳۴۸	انسان کی ران بتائے گی

امام زید بن علی علیہما السلام

صفحہ	عنوان
۳۵۰	اسم گرامی
۳۵۰	لقب
۳۵۱	والد
۳۵۱	والدہ
۳۵۱	زبان معجز بیان
۳۵۱	ہشام نے کہا
۳۵۲	ثقہ راوی
۳۵۲	بہت بڑا فقیہ اور بہادر
۳۵۳	امام زید کا خروج
۴	امام زید کی شہادت
۳۵۴	شہادت کے بعد
۳۵۵	مکڑی نے جالا تن دیا
۳۵۵	حسین بن زین العابدین کی دعا
۳۵۶	سفاح نے ہشام کو جلا دیا
۳۵۷	امام ابوحنیفہ کا فتویٰ
۳۵۷	رسول اللہ نے زید کی شہادت کی خبر دی
۳۵۹	پانچ معصوم
۳۵۹	میں نبیوں کا سردار ہوں
۳۶۰	بارہ نقباء
۳۶۰	جب رسول خدا نے انصار سے پہلی بیعت لی
۳۶۲	دین کب بگڑے گا

کشتۂ عشق رسالت

پیر سیّد چراغ حسین چشتی

قدس سرہ العزیز

صفحہ	عنوان
۳۶۵	نام ونسب
۳۶۵	شجرۂ نسب (حضرت شاہ چراغ سے تا حضرت آدم علیہ السلام)
۳۷۱	القاب
۳۷۲	خواجہ محمد امین کی آغوش کرامت میں
۳۷۲	چمن چراغ
۳۷۲	ولادت
۳۷۲	بیعت
۳۷۳	مربی
۳۷۳	آپ کے والد
۳۷۴	آپ کی والدہ
۳۷۴	زہد وتقویٰ
۳۷۵	سخاوت
۳۷۵	بطور معلّمہ
۳۷۶	کریمانہ صفات
۳۷۹	آسمان کی طرف نظریں اٹھا کر دعا کی
۳۸۰	خلافت

Marfat.com

عنوان	صفحہ
وصال	۳۸۰
تاریخ وصال پر اشعار وقطعات	۳۸۱
علامہ صائم چشتی	۳۸۱
رباعی	۳۸۱
منقبت	۳۸۲
صاحبزادہ فیض الامین	۳۸۲
منقبت بزبان فارسی	۳۸۲
آپ کی اولاد	۳۸۴
صاحبزادے	۳۸۴
واقعہ بیعت	۳۸۴
تعارف	۳۸۵
عقیدہ	۳۸۷
اساتذہ	۳۸۷
مرشد گرامی	۳۸۸
متبنیٰ	۳۹۰
چراغِ سادات	۳۹۱
نذرانہ اشعار	۳۹۴
فخرِ شاہِ کربلا	۳۹۵
سوہنا حسن جمال	۳۹۶
فخرِ اولادِ علی	۳۹۷
سید قنبر حسین چشتی رحمۃ اللہ علیہ	
مرشد گرامی	۳۹۹
والد	۳۹۹
دادا	۳۹۹
اولاد	۴۰۰
ولادت	۴۰۰
وصال	۴۰۰
مادۂ تاریخ رحلت	۴۰۱
سیّد قنبر حسین کی یاد میں	۴۰۳
یا قنبر رحمۃ اللہ علیہ	۴۰۴
قنبر	۴۰۶
احترامِ ساداتِ بنی زہرا سلام اللہ علیہا	۴۰۸
فرمان خداوندی	۴۰۸
فرمان رسول	۴۰۹
تین چیزوں کا حکم	۴۰۹
شفاعت رسول کا حقدار کون؟	۴۰۹
صحابہ کا احترام آلِ رسول	۴۱۱
حضرت ابوبکر صدیق	۴۱۱
حضرت عمر فاروق	۴۱۲
پیر سیال اور آلِ رسول	۴۱۳
شمس العارفین	۴۱۳
اگر سیّد ریاضت پر مداومت کرے	۴۱۳
قرآن کے اوراق	۴۱۴
غوث وقت	۴۱۶
امام حسین علیہ السلام کی زیارت ہوئی	۴۱۷
شیخ الاسلام والمسلمین امیر شریعت نے بیان فرمایا	۴۱۹
طرز عنایت	۴۲۰
سادات کا احترام واجب ہے	۴۲۱

Marfat.com

عنوان	صفحہ
شیخ الاسلام کا کرتہ	۴۲۲
نسبت ایک طرز ادب بھی ہے؟	۴۲۳
تعظیم سادات کا ایک اور انداز	۴۲۳
نگاہ التفات	۴۲۶
نسبی نسبت کا ادب	۴۲۷
حضور امیرِ شریعت	۴۲۹
امیر شریعت نیچے اتر آئے	۴۳۰
امیر شریعت کھڑے ہو گئے	۴۳۰
امام ابوحنیفہ	۴۳۱
شیخ امان کا کھڑے رہنا	۴۳۲
حدیث شریف	۴۳۲
حسنین اور شیخین	۴۳۳
حضرت عمر بن عبدالعزیز	۴۳۴
عمر بن عبدالعزیز کہتے ہیں	۴۳۴
حضرت اسامہ کی تعظیم	۴۳۵
خواجہ حسن بصری	۴۳۵
شیخ اکبر	۴۳۶
شیخ ابن عربی کا نظریہ	۴۳۶
علی الخواص کا فرمان	۴۳۸
ابراہیم متبولی	۴۳۹
سیّد ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا امام مالک کی نظر میں	۴۳۹
علامہ شعرانی کے تاثرات	۴۴۰
ایک مغربی شخص کا واقعہ	۴۴۱
عبداللہ بن مبارک کا حج	۴۴۲
ایک سیّدزادی سمرقند میں	۴۴۴
رسول اللہ نے شکریہ ادا کیا	۴۴۷
دعا قبول ہوگئی	۴۵۰
ایک مظلوم سیّدزادی کی شکایت	۴۵۲
سیدی مجھے معاف کردے	۴۵۴
فاضل بریلوی	۴۵۵
حدیث شریف	۴۵۵
بنو ہاشم	۴۵۶
بحضور سیدۂ کائنات سلام اللہ علیہا	۵۶۱
آخر میں	۵۶۶

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سجادِ عالم

امام

علی زین العابدین

علیہ السلام

Marfat.com

اسیرِ کربلا علیہ السلام

مہرِ عالم، مرکزِ انوار زین العابدین
نورِ جانِ حیدرِ کرار زین العابدین
جس کی چشمِ خوں فشاں سے عمر بھر ٹپکا لہو
وہ غم و آلام کا شہکار زین العابدین
عرشِ حق تھرا گیا اور فرش بھی تھا سوگوار
بن کے قیدی جب چلا بیمار زین العابدین
پابجولاں جا رہا تھا قافلہ کے ساتھ ساتھ
اہلِ غم کا قافلہ سالار زین العابدین
یاد آئی جب تمہاری کربلا میں بے کسی
کانپ اٹھے سب میرے اشعار زین العابدین!
ہائے کن آنکھوں سے دیکھا ہوگا تو نے وہ سماں
لٹ رہا تھا جب تیرا گھر بار زین العابدین!
تیرا اک بے باک خطبہ سن کے شامی رو پڑے
ہل گیا تھا ظلم کا دربار زین العابدین!

Marfat.com

ذات تیری سے ہے جاری سلسلۂ اہل بیت
تو ہے سب سادات کا سردار زین العابدین
تو امام ابنِ امام، ابنِ امامِ دو جہاں
خضر بھی تیرا ہے خدمت گار زین العابدین!

○

مصطفٰی، زہرا، علی کا سب گھرانہ رو پڑا
دیکھ کر سجاد کی حالت زمانہ رو پڑا
دھوپ میں چلتے ہوئے دیکھا جو اک بیمار کو
عرش حق، باغ جناں، ہر شامیانہ رو پڑا

○

لاکھ قصے ہیں دنیا میں زندان کے، اور بھی ہیں زمانے قیدی بنے
بیڑیاں پہن کر، شام کی راہ پر چلنا سجاد بیمار کا اور ہے
جس کے سینے میں آتا ہے دردِ نہاں، ہوتا ہے بس وہ ہے دنیا میں گریہ کناں
جس کو سُن کر زمانہ بھی رونے لگے، اے خضر تیری آہ و بکا اور ہے

(خضر)

Marfat.com

امام زین العابدین علیہ السلام

زینتِ عابداں پیر سجاد ہیں
شوکتِ زاہداں پیر سجاد ہیں
پابجولاں جو چلتا رہا ریت پر
اس مسافر کی ہمت کی کیا بات ہے

(خضر)

امام المحدثین —— استاذ المفسرین —— تاجدار اولیاء —— سیّد الاتقیا —— زبدۃ العارفین —— قدوۃ السالکین —— سلطانِ سلاطینِ اقالیمِ معرفت —— امام الائمہ —— اسیر کرب وبلا —— حضرت سیّدنا امام زین العابدین علیہ السلام —— صاحب علم وفراست —— آسمان ولایت کے درخشندہ ستارے —— اور تقویٰ وطہارت کے پیکر تھے —— آپ نے زندگی میں بے حد مصائب وآلام برداشت کیے —— اور ہر مصیبت کو سینے سے لگایا —— اور کشورِ ولایت وفقر پر حکمرانی فرمائی۔

نام

علی (اوسط) بن حسین بن علی بن ابوطالب بن عبدالمطلب۔

القاب

زین العابدین —— سجاد —— زکی —— ذوالنفقات (۱) —— امین۔

(۱) راہ خدا میں بہت زیادہ خرچ کرنے والا۔

Marfat.com

کنیت

ابو محمد، ابوالحسین ہے —— آپ آئمہ اہل بیت میں سے چوتھے امام ہیں۔

رنگت

آپ کا رنگ زرد —— اور بدن نحیف تھا۔

آپ کے شاعر

فرزدق —— اور کثیر عزہ آپ کے شاعر ہیں۔

چوکیدار

آپ کے چوکیدار کا نام ابوحیلہ ہے

آپ کی مہر

آپ کی انگوٹھی پر وَمَا تَوْفِيْقِىْ اِلَّا بِاللّٰهِ منقوش تھا —— جو بطور مہر استعمال کی جاتی تھی۔

والد کا نام

امام حسین علیہ السلام بن علی بن ابی طالب۔

والدہ

آپ کی والدہ کا اسم گرامی شہر بانو بنت یزدجرد (شاہ ایران) ہے۔

اساتذہ

امام زین العابدین کے اساتذہ میں —— امام حسن علیہ السلام —— امام حسین علیہ السلام —— حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔

Marfat.com

شاگرد

آپ کے شاگردوں میں نمایاں ترین محدثین کے اسمائے گرامی یہ ہیں — امام محمد باقر — امام زید — امام محمد بن مسلم شہاب زہری — جنہوں نے سب سے پہلے تدوین حدیث پر کام کیا — طاؤس بن کیسان — ابو مسلم بن عبدالرحمٰن — ابوزناد — عاصم بن عمر — عاصم بن عبیداللہ — زید بن اسلم — یحییٰ بن سعید انصاری ہیں۔

معاصر

مروان — عبدالملک — ولید آپ — کے معاصر ہیں۔

روایات

آپ نے اپنے والد امام حسین علیہ السلام اور اپنے — چچا امام حسن مجتبیٰ — حضرت جابر — حضرت عبداللہ بن عباس — حضرت مسور بن مخزمہ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اور امہات المومنین میں سے — اُمّ المومنین صفیہ — اُمّ المومنین عائشہ — اُمّ المومنین اُمّ سلمہ سلام اللہ علیہن سے روایت کی ہیں۔

امام زہری فرماتے ہیں

امام محمد بن مسلم بن شہاب زہری — اور امام ابن عیینہ فرماتے ہیں:

مَا رَاَیْنَا قُرَیْشِیًّا اَفْضَلَ مِنْهُ

ہم نے کسی قریشی کو ان (امام زین العابدین) سے افضل نہیں دیکھا۔

قَالَ الزُّهْرِیُ مَا رَاَیْتُ اَفْقَهَ مِنْهُ

امام زہری فرماتے ہیں کہ میں نے اُن سے زیادہ فقیہ نہیں دیکھا۔

Marfat.com

ابن مسیّب فرماتے ہیں

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

مَا رَاَیْتُ اَوْرَعَ مِنْهُ

میں نے ان سے زیادہ متقی اور پرہیزگار نہیں دیکھا۔

(نورالابصار ص ۳۲۷ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت سن اشاعت ۲۰۰۵)

ہاشمیوں میں

ابومحمد سعید بن مشیب رضی اللہ عنہما کی اسی روایت کو شیخ الامام العلاصۃ والبحر الفہامۃ علی بن محمد بن احمد مالکی ـــــ مکی المعروف بابن صباغ مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ کے ساتھ تحریر فرمایا ہے ـــــ لکھتے ہیں ـــــ کہ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک قریشی نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اِسی اثناء میں امام زین العابدین بن امام حسین علیہما السلام بھی ان کے پاس تشریف لائے تو اس قریشی جوان نے جناب سعید بن مسیّب سے پوچھا ـــــ اے ابومحمد! یہ کون ہیں ـــــ تو جناب ابن مسیّب نے فرمایا:

هٰذَا سَیِّدُ الْعَابِدِیْنَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ

یہ عابدین کا سردار ـــــ علی بن حسین ہیں۔

جناب ابن صباغ مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے ـــــ امام زہری کا قول اس طرح تحریر فرمایا ہے:

لَمْ اَرَهَا شَمِیًّا اَفْضَلَ مِنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ

میں نے کسی ہاشمی کو امام زین العابدین بن حسین سے زیادہ افضل نہیں دیکھا۔

(الفصول المہمۃ فی معرفۃ احوال الائمۃ ص ۲۰۳ مطبوعہ مطبعۃ العدل نجف ایران سن اشاعت ۱۲۷۵ھ)

Marfat.com

امام ذہبی

امام ذہبی (حافظ شمس الدین محمود بن احمد بن عثمان ذہبی متوفی ۷۴۸ھ) نے اس روایت کو ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ الْمُسَیِّبِ: مَا رَاَیْتُ اَوْرَعَ مِنْ فُلَانٍ! هَلْ رَاَیْتَ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ؟ قَالَ: لَا قَالَ: مَا رَاَیْتُ اَوْرَعَ مِنْهُ۔

بے شک ایک شخص نے حضرت سعید ابن میسّب کی خدمت میں عرض کیا ——— کہ میں نے فلاں شخص سے زیادہ کسی کو متقی اور پرہیز گار نہیں دیکھا ——— ابن میسّب نے فرمایا ——— کیا تو نے علی بن حسین کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا نہیں ——— ''ابن میسّب'' نے فرمایا میں نے ان سے زیادہ متقی اور پرہیز گار کسی کو نہیں دیکھا ———

(سِیَرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاءِ) ذہبی رحمۃ اللہ علیہ ج ۴ ص ۵۴۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۴ء)

مندرجہ بالا سطور میں امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی شخصیت سے متعلق ——— امام شہاب زہری ——— امام ذہبی ——— حضرت سعید بن میسّب رضی اللہ عنہم نے امام زین العابدین علیہ السلام کے اوصاف حمیدہ کو حقیقت کی روشنی میں اپنے اپنے الفاظ میں بیان فرمایا ہے ——— اور آپ کی جلالت شان کو بیان کرتے ہوئے محبت آگیں انداز اختیار کیا ——— اور لکھا کہ ان جیسا ان کے زمانے میں کوئی نہیں دیکھا ——— آپ تقویٰ وطہارت میں اپنی مثال آپ تھے ——— اور اپنے زمانے کے تمام زاہدوں سے افضل ترین تھے۔

Marfat.com

ٹھہریئے

مندرجہ بالا روایات وارشادات —— چونکہ امام زین العابدین کے متعلق ہیں! —— اس لیے یہ ہر ایک مولوی کو ہضم ہونے والی نہیں —— اس کی وجہ یہ ہے کہ بغض اہل بیت کے جراثیم اتنی تیزی کے ساتھ پھیل رہے ہیں کہ شمار سے باہر ہیں۔

خوارج ونواصب کے پروپیگنڈے نے مسلمانوں کے ذہنوں میں اس قدر زہر بھر دیا ہے کہ جس کا علاج فضل خداوندی اور نگاہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا ناممکن ہے —— مفت کے مفتیوں کے فتاویٰ نے ایسا رنگ دکھایا ہے —— کہ مسلمان آئمہ اہل بیت کا ذکر پاک تک سننا گوارا نہیں کرتے۔

اس سے پہلے کہ الزام تراشیوں اور فتویٰ بازیوں کا طوفان بپا ہو —— مذہب حنیفہ دارم —— کا نعرہ بلند کرنے والے —— تقلید کے گلشن کی آب یاری کرنے والے علمائے کرام —— اور صاحبان نسبت کے سینوں میں کیف وسرور کی نوری شمع روشن رہے —— اور شادمانی کے پھولوں کی مہک دلوں کو معطر کر سکے —— اور سیّدنا امام زین العابدین علیہ السلام کی عظمتوں کو سلام پیش کر کے بارگاہ نبوت سے عطوفت ومہربانی اور عنایت وکرم حاصل ہو سکے۔

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

امام الائمہ حضرت امام زین العابدین کے پوتے —— حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے شاگرد رشید —— حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آسمان علم کا کوکب دری ہے سے متعلق امام جلال الدین سیوطی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں —— کہ حامد بن آدم سے روایت ہے —— اور وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن

Marfat.com

مبارک سے سنا ہے ——— وہ فرماتے ہیں ———

مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَوْرَعَ مِنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ۔

میں نے (امام) ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ متقی اور پرہیز گار کسی کو نہیں دیکھا ———

تبیض الصحیفة فی مناقب ابی حنیفته النعمان (امام جلال الدین سیوطی) ص ۱۱۸ مطبوعہ المکیة الحقانیة محلہ جنگی پشاور پاکستان)

ابو یحییٰ حمانی

خطیب بغدادی (حافظ ابوبکر احمد بن علی متوفی ۴۶۳ھ) نے اسی قسم کی ایک روایت بیان فرمائی ہے لکھتے ہیں کہ جناب علی بن سالم عاصری کہتے ہیں کہ میں نے ابو یحییٰ حمانی سے سنا ہے ——— وہ فرماتے ہیں ———

مَا رَاَیْتُ رَجُلًا قَطُّ خَیْرًا مِنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ۔

کہ میں نے کسی مرد کو نہیں دیکھا جو ابوحنیفہ سے بہتر ہو۔

(تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۳۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۴ء)

ابوبکر بن عیاش

جناب ابوبکر بن عیاش سے روایت ہے فرماتے ہیں:

اَبُوْ حَنِیْفَةَ اَفْضَلُ اَهْلِ زَمَانِهٖ ۔

جناب امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں اہل زمانہ سے۔ (تاریخ بغداد ایضاً)

کیوں؟ جناب کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین ——— ان تمام روایات کے بارے میں ——— کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ——— تقویٰ و پرہیز گاری میں اپنا ثانی نہیں رکھتے ——— اور کوئی مرد بھی ایسا نہیں جو ان سے بہتر نظر آئے ——— اور اپنے زمانے کی

Marfat.com

تمام شخصیات سے افضل ہیں ـــــ اس میں کوئی شک نہیں کہ امام ابوحنیفہ بہت بڑی عظمت کے مالک ہیں ـــــ ان کی فقاہت کا پھریرا آسمان کی بلندیوں کو چھو رہا ہے ـــــ ہم احناف لوگ ان کی فقہ کی پیروی کرتے ہیں ـــــ اور ان کی فضیلتوں کو سلام پیش کرتے ہیں ـــــ بہت بڑی بلند شان کے مالک ہیں ـــــ شرعی مسائل میں بڑی بڑی الجھی ہوئی گتھیوں کو سلجھانے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں ـــــ ان کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔

لیکن

امام ابوحنیفہ نے یہ علم ودانش کی خیرات کس گھر سے پائی؟ ـــــ وہ گھر خانہ رسول دوسرا ہے ـــــ وہ گھر وہ آستان کرم بہت بڑا گدا نواز ہے ـــــ اس دراقدس پر کروڑوں منگتے اپنے ہاتھوں میں کشکول لیے صدائے بھیک بلند کرتے دکھائی دیتے ہیں ـــــ امام ابوحنیفہ جس بارگاہ سے فیض یاب ہوئے ـــــ وہ بارگاہ قدس پناہ تمام عظمتوں اور بلندیوں کا نقطہ آخر ہے ـــــ جہاں خاکی تو کیا افلاکی بھی جبین نیاز کو خم کرتے ہیں ـــــ جہاں کے ذروں کو حوران بہشتی سلام کہتی ہیں ـــــ اسی پاک گھرانے سے تعلق رکھنے والی ایک عظیم المرتبت شخصیت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہیں ـــــ جن کی خدمت میں امام ابوحنیفہ نے زانوئے تلمذ تہہ کیے ـــــ اور علم کا نور حاصل کیا ـــــ اور علم کی نوری فضاؤں پر شہباز کی طرح پرواز کرنے لگے۔

اے خطیبان اسلام! ـــــ اے ماہرین علم کلام! ـــــ اے مفتیان عالی مقام! ـــــ اگر امام جعفر صادق اور دیگر آئمہ اہل بیت سے متعلق ایسی روایات واقوال کو بیان کیا جائے تو پھر لاتعداد مولویوں کی رگ توحید پھڑک اٹھتی ہے ـــــ اور ایسا شور بپا ہو جاتا ہے کہ دھرتی بھی کانپ اٹھتی ہے ـــــ اور دارافتا کی کمانوں سے طوفانی بارشوں کی

Marfat.com

طرح تیر برسنا شروع ہو جاتے ہیں اور زبانوں پر قابو نہ پا سکنے والے کمزور خطیبوں کی چیخ و چنگار سے ایسا لگتا ہے کہ کانوں کے پردے پھٹنے کو ہیں ——— اور اس ضمن میں کہا یہ جاتا ہے کہ فلاں فرقہ کو تقویت پہنچائی جا رہی ہے۔

منبر رسول پر بیٹھ کر انصاف و دیانت کا خون کرنے والوں کی خدمت میں ایک سوال کرنے جا رہا ہوں کہ بھلے مانسو! ذکر اہل بیت سے کسی فرقے کو تقویت نہیں پہنچتی بلکہ ایمان و ایقان کو تقویت ملتی ہے ——— منبر رسول کے صدقے میں زندگی بسر کرنے والو! اہل حیا کا یہ شیوہ نہیں کہ اولاد رسول ہی کے در سے خیرات پا کر ان ہی کے ذکر سے روکتے ہو! کچھ تو خیال رکھو نسبت رسول کا!

لقب زین العابدین

حضرت مصعب بن عبداللہ نے جناب مالک سے روایت بیان فرمائی ہے ——— فرماتے ہیں کہ یہ بات میرے تک پہنچی ہے ——— کہ ———

اِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اَلْفَ رَكْعَةٍ اِلٰى اَنْ مَّاتَ وَكَانَ يُسَمّٰى زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ لِعِبَادَتِهٖ ۔

(علی زین العابدین) دن اور رات میں ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے ——— یہاں تک کہ آپ وصال فرما گئے ——— اور آپ کو اسی عبادت کی وجہ سے ''زین العابدین'' کے لقب سے پکارا جاتا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء (امام ذہبی) ج ۴ ص ۵۴۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

زین العابدین کے لقب کی دوسری روایت

(اولاد رسول اور دیگر مخدرات حرم قیدیوں کی صورت میں کھڑے ہوئے

Marfat.com

تھے) —— کہ ایک شامی یزید کے دربار میں موجود تھا —— اور جوش سے آگے بڑھا —— اور یزید سے کہنے لگا —— وہ لڑکی جو صحن کے کونے میں کھڑی ہے —— اسے کنیز کے طور پر مجھے دے دیا جائے یہ "صاحبزادی" فاطمہ بنت حسین تھیں —— جب حسین کی معصوم بچی نے یہ بات سنی تو وہ ڈر گئی اور اپنی پھوپھی سیّدہ زینب (سلام اللہ علیہا) سے چمٹ گئی —— سیّدہ زینب نے —— جب سنا تو غصہ سے تھرا گئیں —— اور فرمایا خبردار! اگر تو نے ہاتھ آگے کیا تو برباد ہو جائے گا —— آپ کے پر ملال لہجے سے شامی گھبرا گیا —— یزید سے پوچھنے لگا یہ بچی کون ہے، میں نہیں پہچانتا —— یزید خاموش رہا۔

امام زین العابدین بولے اور فرمایا —— یہ بچی سیّدہ فاطمۃ الزہراء کی پوتی ہے، جس کی طرف تو نے اشارہ کیا ہے —— اور حسین کی بیٹی ہے —— وہ شخص تھر تھر کانپنے لگا —— ہاتھ سے تلوار گر گئی —— اس نے تلوار کو دوبارہ اٹھایا —— اور اپنے ہاتھ پہ ماری —— اپنا ہاتھ کاٹ کر کہنے لگا —— کٹ جائے وہ ہاتھ جو سیّدہ فاطمہ کی پوتی کی طرف اٹھا ہے۔

قدموں میں گر کر رہنے لگا —— بنت حسین! خدا کے لیے مجھے معاف کر دینا —— قیامت تک تیری غلامی کا دم بھرتا رہوں گا —— امام زین العابدین دربار یزید میں سیّدہ فاطمہؑ کی پوتی —— حسین کی بیٹی کی عزت کی خدائی حفاظت دیکھی تو تاریخی روایت کہتی ہے —— کہ اسی وقت امام زین العابدین (علیہ السلام) نے سر سجدہ میں رکھا —— اور کہا: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی اے نبی کی آل کی آبرو بچانے والے خدا! تیرا شکریہ —— ابھی امام زین العابدین نے سجدہ سے سر نہیں اٹھایا تھا کہ ہاتف غیب سے آواز آئی ——

Marfat.com

يَا زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ اَنْتَ سَيِّدَ السَّاجِدِيْنَ ۔

اے زین العابدین! تم سجدہ کرنے والوں کے سردار ہو۔

(الحیات الخفی ج ۲ ص ۲۲۸، بحوالہ ''کربلا کا دولہا'' ص ۷۳ مطبوعہ مکتبہ المدینہ، باب المدینہ کراچی سن اشاعت جنوری ۲۰۱۳ء)

اس سے معلوم ہوا کہ ہاتف غیب سے آواز آنا اس بات کی دلیل ہے —— کہ خالق ارضین وسماوات کی طرف سے آپ کو —— زین العابدین —— کے لقب سے نوازا گیا ہے —— یہی وجہ ہے کہ ماضی وحال کے خوارج ونواصب حسد کی آگ میں جل کر خاکستر کی صورت اختیار کر چکے ہیں۔

ہزار رکعت، آپ کی کرامت

حضرت سیّدنا امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے آپ فرماتے ہیں:

كَانَ اَبِىْ يُصَلِّىْ فِى الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَلْفَ رَكْعَةٍ ۔

کہ میرے والد گرامی (امام زین العابدین) دن اور رات میں ایک ہزار رکعت (نفل) ادا فرماتے تھے۔

(سیر اعلام النبلاء ج ۴ ص ۱۴۱ ۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مندرجہ بالا دونوں روایتیں جنہیں امام ذہبی نے بیان کیا ہے —— اور جن میں ہزار رکعت کا ذکر ہے —— اس سے متعلق صرف اتنا ہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ امر آپ کی کرامات میں سے ہے۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ —— پیغمبر کا معجزہ —— اولیاء اللہ کی کرامات میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کارفرما ہوتی ہے —— اور یہ بھی کہ معجزہ ہو یا کرامت —— عقل کی دنیا کو حیران وششدر کر دیتے ہیں —— اس کے باوصف بعض لوگ ان امور کو عقل کے ترازو میں تولنا شروع کر دیتے ہیں۔

Marfat.com

اب کئی عقل کے مارے اس پر یوں تبصرہ کریں گے —— اور چوبیس گھنٹوں کے منٹ —— اور منٹوں کے سیکنڈ گن کر اور مرغولوں کی صورت میں تقریروں کے طوفان برپا کر دیئے جائیں گے —— اور یہ کہا جائے گا —— کہ دیکھو جی یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

ان عقل کے اندھوں کو یاد رکھنا چاہیے —— کہ یہ آپ کی کرامت ہے —— اور ''شرح عقائد نسفی'' میں ہے —— كَرَامَاتُ الْاَوْلِيَاءِ حَقٌّ —— کہ کرامات اولیاء برحق ہیں —— باقی رہی بات منٹوں سیکنڈوں کی —— تو واقعہ معراج اور آصف بن برخیا کے واقعات قرآن مجید میں موجود ہیں جن کا انکار کفر ہے۔

مشرب دیوبند ہو —— یا مسلک اہل حدیث ہو —— سب اس سلسلہ کرامات کو برحق تسلیم کرتے ہیں —— اور ان حضرات کی کتابیں کرامات سے بھری پڑی ہیں —— کتاب کرامات اہل حدیث دیکھ لیں —— اور شیخ دیوبند جناب اشرف علی صاحب تھانوی کی —— ''ارواح ثلاثہ'' —— الافاضات الیومیہ —— کا مطالعہ کریں، انشاءاللہ منکرین کرامات کے حوش وحواس اور اوسان خطا ہو جائیں گے۔

محاسن امام زین العابدین

امام زین العابدین علیہ السلام کے محاسن اور خوبیوں کا زمانہ گواہ ہے جو حد بیان سے باہر ہیں۔ حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں —— کہ ایک شخص نے امام زین العابدین کے پاس آکر کہا —— کہ فلاں نے آپ کو برا بھلا کہا ہے —— امام سجاد نے فرمایا —— چلو اس کے پاس چلتے ہیں! —— وہ شخص آپکے ہمراہ ہو گیا —— اور اس کے گمان میں یہ بات تھی —— کہ آپ اس شخص سے ضرور انتقام لیں گے —— چنانچہ آپ اس (تبرا باز) کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے (اس برا بھلا کہنے والے) سے

Marfat.com

فرمایا—— جو کچھ تو نے میرے بارے میں کہا ہے—— اگر وہ درست ہے۔

فَاَنَا اَسْاَلُ اللّٰہَ اَنْ یَّغْفِرَلِیْ

''تو میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا کہ وہ مجھے معاف فرمادے'' اور اگر وہ باتیں جو تو نے میرے بارے میں کہی ہیں وہ صحیح نہیں ہیں۔

فَاللّٰہُ تَعَالٰی یَغْفِرُہٗ لَکَ ثُمَّ وَلّٰی عَنْہُ

تو اللہ تعالیٰ تجھے معاف کردے، پھر آپ واپس تشریف لے آئے۔

(نور الابصار ص ۳۲۷ مطبوعہ دار المعرفتہ بیروت لبنان)

ذوق وشوق عبادت

حضرت ابو حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں—— کہ حضرت امام زین العابدین رات اور دن کو یعنی چوبیس گھنٹوں میں ہزار رکعت پڑھا کرتے تھے—— جب آپ نماز کے لیے وضو فرماتے تو آپ کا رنگ زرد پڑ جاتا—— اس کیفیت کے بارے میں آپ سے دریافت کیا گیا—— تو آپ نے فرمایا

اَمَا تَدْرُوْنَ مَنْ اُرِیْدُ اَنْ اَقِفَ بَیْنَ یَدَیْہِ

کیا تم جانتے ہو کہ میں کس کے سامنے کھڑا ہونے کا ارادہ کرتا ہوں۔

(نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص ۳۲۷ مطبوعہ دار المعرفتہ بیروت سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

سجدہ کی حالت میں

جناب طاؤس سے روایت ہے، فرماتے ہیں—— کہ میں رات کو امام زین الدین کے حجرے میں داخل ہوا تو آپ کھڑے ہو کر نماز ادا فرمارہے تھے—— پھر آپ نے لمبا سجدہ کیا—— میں نے سوچا یہ نبوت کے گھر کا شخص کس قدر نیک اور صالح ہے—— میں کان لگا کر سنتا ہوں یہ سجدے میں کیا کہہ رہے ہیں؟ چنانچہ آپ سجدے کی حالت میں یہ کہہ

Marfat.com

رہے تھے ——

عَبْدُكَ بِفَنَائِكَ —— مِسْكِيْنُكَ بِفَنَائِكَ

فَقِيْرُكَ بِفَنَائِكَ —— سَائِلُكَ بِفَنَائِكَ

تیرا بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے

تیرا مسکین تیری بارگاہ میں حاضر ہے

تیرا فقیر تیری بارگاہ میں حاضر ہے

تیرا سوالی تیری بارگاہ میں حاضر ہے

جناب طاؤس فرماتے ہیں —— خدا کی قسم میں نے جس بھی مصیبت میں یہ کلمات کہے اللہ تعالیٰ نے وہ میری مصیبت دور کر دی۔

آپ کی دعا

علامہ شبلنجی رحمتہ اللہ علیہ نے قرۃ العین فی مقتل الحسین'' کے حوالے سے لکھا ہے کہ جب آپ کو کوئی مشکل درپیش ہوتی تو آپ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر ان الفاظ میں دعا کرتے تھے:

يَا كٓهٰيٰعٓصٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِىْ بِهَا تُزِيْلُ النِّعَمَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِىْ تُحِلُّ النِّقَمَ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِىْ بِهَا تُثِيْرُ الْاَعْدَآءَ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِىْ تَحْبِسُ بِهَا غَيْثَ السَّمَآءِ ——

يَا كٓهٰيٰعٓصٓ —— میں تیرے ذریعے ان گناہوں سے پناہ چاہتا ہوں جن کے سبب تو نعمتیں زائل کر رہا ہے اور تیرے ذریعے ان گناہوں سے پناہ چاہتا ہوں جن کی وجہ

Marfat.com

سے تو مصیبتیں نازل کرتا ہے اور ان گناہوں سے پناہ چاہتا ہوں جن کے ساتھ تو دشمنوں کو مشتعل کر دیتا ہے اور میں تیرے ذریعے ان گناہوں سے پناہ مانگتا ہوں جن کے باعث تو آسمان سے بارش روک لیتا ہے ـــــ

لکھا ہے کہ یہ دعا مصیبت کے وقت مجرب ہے۔ (نورالابصار ایضاً ۳۲۷)

خفیہ صدقہ

حضرت ابن عائشہ کا قول ہے ـــــ کہ میں نے مدینہ منورہ والوں کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ہم نے خفیہ صدقہ گم نہ پایا ـــــ مگر زین العابدین کے وصال کے بعد ـــــ حضرت محمد بن اسحاق فرماتے ہیں ـــــ کہ مدینہ منورہ والے زندگی بسر کرتے تھے ـــــ تو ان کو یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ ان کے کھانے اور پینے کی اشیاء کہاں سے آتی ہیں، جب امام زین العابدین کا وصال ہو گیا اور جو کچھ رات کو اُن کے گھروں میں دیا جاتا تھا وہ مفقود ہو گیا۔

(حوالہ ایضاً ص ۳۲۸)؛

خیال رہے کہ خفیہ صدقہ اس کو کہتے ہیں کہ جس کے دینے والے کا پتہ نہ چل سکے۔

سخاوت

حضرت امام زین العابدین رات کو اپنی کمر پر روٹیوں کی بوری اٹھا کر صدقہ کیا کرتے تھے ـــــ جب آپ کو غسل دیا گیا تو ان کی کمر پر سیاہ نشان نظر آتے تھے ـــــ کسی نے پوچھا یہ نشان کیسے ہیں؟ تو غسل دینے والے نے کہا یہ بوری کے نشان ہیں ـــــ جس میں رات کو آٹا بھر کر اپنی کمر پر اٹھا کر:

یُعْطِیْهِ فُقَرَاءَ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ

مدینہ منورہ کے فقیروں میں تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ (حوالہ ایضاً ص ۳۲۸)

Marfat.com

محمد بن اسامہ کا قرض

امام مناوی قدس سرہ العزیز نے کہا کہ حضرت امام زین العابدین کی اس بیماری کی حالت میں ـــــ جس میں آپ کا وصال ہوا ـــــ محمد بن اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہم) روتے ہوئے امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہو ـــــ امام نے فرمایا کیوں روتے ہو؟ ـــــ حضرت محمد بن اسامہ نے عرض کی ـــــ اے شہزادہ رسول! مجھ پر پندرہ ہزار دینار کا قرض ہے ـــــ امام زین العابدین نے فرمایا:

هِیَ عَلَیَّ وَوَفَاهَا

یہ قرض میرے ذمے ہے اور سارے کا سارا قرض ادا کر دیا۔

(نور الابصار ایضاً، تاریخ دمشق (امام ابن عساکر) ج ۴۴ ص ۱۶۷ مطبوعہ دار احیاء التراث)

امام زین العابدین خانہ رسول کے عظیم المرتبت فرد ہیں۔ یہ گھرانہ سخاوت کی پوری کائنات کا وارث ہے ـــــ کبھی کسی بھوکے کو کھانا کھلانے کے لیے اپنے پردے کی چادریں فروخت کی جاتی ہیں ـــــ روزہ افطار کرنے کے وقت کوئی مسکین، یتیم اور اسیر صدائے بھیک دے تو خود بھوکے رہ کر روٹیاں گداگر کو عنایت کی جاتی ہیں ـــــ کبھی پیاسوں کو پانی پلایا جاتا ہے ـــــ امام زین العابدین پشت پر روٹیاں اٹھا کر رات کے اندھیرے میں مدینہ شریف کے مسکینوں میں تقسیم کرتے تھے ـــــ امام زین العابدین کا اپنا قول ہے ـــــ فرماتے ہیں:

سَادَةُ النَّاسِ فِی الدُّنْیَا الْاَسْخِیَاءُ ۔

سخی حضرات، دنیا میں لوگوں کے سردار ہیں۔

(تاریخ دمشق الکبیر (امام ابن عساکر) ج ۴۴ ص ۱۶۸)

Marfat.com

اے سخی سجاد تیری شان وعظمت کو سلام
تیرے بابا کے غلاموں کی مؤدت کو سلام
تیری ہر ہر بات، تیری ہر ادائے دل نواز
اے سخا کے بادشاہ تیری سخاوت کو سلام

(خضر)

محمد بن اسامہ کا قرض ادا کر دیا

سیّدنا امام زین العابدین علیہ السلام محمد بن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم کے پاس ان کی بیماری کی حالت میں (جس میں ان کا انتقال ہوا) تشریف لے گئے ــــ ''آپ کو دیکھ'' کر رونے لگے ــــ امام زین العابدین نے محمد بن اسامہ سے رونے کی وجہ پوچھی تو جناب محمد بن اسامہ نے عرض کیا ــــ ''اے شہزادۂ رسول!'' مجھ پر قرض ہے۔ امام زین العابدین نے پوچھا ــــ

کم ھو؟ ــــ وہ قرض کتنا ہے؟

قَالَ: خَمْسَةَ عَشَرَ اَلْفَ دِيْنَارٍ ــــ

عرض کیا مجھ پر پندرہ ہزار دینار کا قرض ہے۔

قَالَ: فَھُوَ عَلَيَّ ــــ امام علیہ السلام نے فرمایا بےفکر رہو وہ مجھ پر ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، ج ۳ ص ۱۴۱ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)

جو ہم سے محبت کرے گا

جب سیّدنا امام زین العابدین علیہ السلام کی طبیعت علیل ہوگئی ــــ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت آپ کی بیمار پرسی کے لیے آپ کی خدمت میں تشریف لائی ــــ تو انہوں نے کہا:

Marfat.com

كَيْفَ اَصْبَحْتَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللهِ فَدَتْكَ اَنْفُسُنَا؟

اے ابن رسول خدا آپ کا کیا حال ہے ہماری جانیں آپ پر فدا ہوں؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا خیر و عافیت سے ہوں —— پھر آپ نے فرمایا:

فَكَيْفَ اَصْبَحْتُمْ اَنْتُمْ جَمِيْعًا؟

تم سب حضرات کا کیا حال ہے؟

صحابہ کرام نے جواباً عرض کیا:

اَصْبَحْنَا وَاللهِ لَكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مُحِبِّيْنَ وَادِّيْنَ ——

اے شہزادۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی قسم! ہم سب آپ کے محبّ اور شیدائی ہیں (یعنی آپ کی محبت میں سرشار ہیں) آپ نے فرمایا:

مَنْ اَحَبَّنَا لِلّٰهِ اَسْكَنَهُ اللهُ فِيْ ظِلٍّ ظَلِيْلٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ وَمَنْ اَحَبَّنَا يُرِيْدُ مَكَافَاتَنَا كَافَأَهُ اللهُ عَنَّا الْجَنَّةَ ——

وَمَنْ اَحَبَّنَا لِغَرَضِ دُنْيَا اٰتَاهُ اللهُ رِزْقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۔

جو ہم سے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن گھنا سایہ عنایت فرمائے گا جبکہ قیامت کے دن اللہ کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں (اللہ کے سایہ سے مراد اس کے عرش کا سایہ ہے) جو شخص محبت کرتا ہے ہم سے بدلے کے ارادے سے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو "اس محبت" کے بدلے میں جنت عطا فرمائے گا۔ اور جو شخص دنیاوی غرض کے لیے ہم سے محبت کرتا ہے —— اللہ تعالیٰ اس کو وہ رزق عطا فرمائے گا جس کا اس کو وہم

Marfat.com

وگمان بھی نہ ہوگا۔ (نورالابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار، ص ۳۲۸)

امام زین العابدین علیہ السلام کے اس ارشاد سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو گیا —— کہ اولادِ رسول کے ساتھ محبت رکھنے والے کو کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ کے نیچے جگہ ملے گی —— اگر کوئی شخص بدلے کے ارادے سے ہم سے محبت کرتا ہے تو اس کو اس محبت کے بدلے میں جنت ملے گی —— اور جو شخص دنیاوی غرض ومطلب کے لیے ہم سے محبت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسے رزق سے نوازے گا جو اس کے وہم وگمان سے بالاتر ہوگا۔

اس سے معلوم ہوا کہ خانہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افراد وشخصیات سے محبت کرنا دونوں جہانوں میں باعث برکت ہے —— لیکن بغض رکھنے والے لوگ اس چیز کو نہایت بھونڈے انداز میں بیان کرتے ہیں —— اور بولتے وقت بدتمیزی کی آخری حدود کو بھی پھلانگ جاتے ہیں —— چونکہ ان کے سینوں میں نفاق کی آگ کے شعلے بھڑک رہے ہوتے ہیں اس لیے وہ ایسا کرتے ہیں آلِ رسول کا بغض، وہ آگ ہے جو تمام نیکیوں کو بھسم کردیتی ہے۔

خدا کی اور فرشتوں کی اس پہ لعنت ہو
جو دل سے کرتا نہیں احترام آلِ رسول

دوسری بار بیڑیاں

جناب حمدون نے امام زہری سے روایت کی ہے کہ:

اِنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ حَمَلَهُ مُقَيَّدًا مِّنَ الْمَدِيْنَةِ بِاَثْقَلَةٍ مِّنْ حَدِيْدٍ وَوَكَّلَ بِهٖ حِفْظَةً ——

Marfat.com

عبدالملک بن مروان —— امام زین العابدین علیہ السلام کو مدینہ منورہ لوہے کی بہت وزنی بیڑیاں ڈال کر لایا اور آپ کو محافظوں کے سپرد کردیا —— آپ کے شاگرد امام زہری آپ کوالوداع کرنے آئے تو روکر عرض کرنے لگے۔

وَدِدْتُّ اَنِّیْ مَکَانُكَ ۔

''میں چاہتا ہوں —— اے کاش —— کہ میں آپ کی جگہ اس حالت میں ہوتا''۔

امام زین العابدین نے فرمایا —— اے زہری! تیرے حاشیہ خیال میں یہ بات ہوگی —— کہ اس سے مجھے تکلیف ہوتی ہوگی —— اگر چاہوں تو یہ تکلیف نہ ہو —— یہ لوہا مجھے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی یاد دلاتا ہے۔

ثُمَّ اَخْرَجَ رِجْلَیْهِ مِنَ الْقَیْدِ
وَیَدَیْهِ مِنَ الْغُلِّ

پھر آپ نے اپنے ہاتھ پاؤں بیڑیوں اور ہتھکڑیوں سے نکال لیے ——
(یہ آپ کی کرامت ہے)

اور پھر فرمایا —— میں مدینہ منورہ سے دور تک ان محافظوں کے ساتھ چلتا رہوں گا —— ''پھر کیا تھا'' —— کہ دو دن گزر جانے کے بعد حضرت امام سجاد ان محافظوں سے روپوش ہو گئے —— صبح ہوئی تو وہ لوگ آپ کی تلاش میں مارے مارے پھرنے لگے —— مگر آپ کو کہیں نہ پایا۔

امام ابن شہاب زہری کہتے ہیں کہ میں عبدالملک کے پاس گیا —— تو اس نے

Marfat.com

آپ کے بارے میں مجھ سے پوچھا ـــــ تو میں نے اسے بتایا جو میرے علم میں تھا ـــــ عبدالملک کہنے لگا ـــــ جس روز آپ روپوش ہوئے اسی دن میرے پاس تشریف لائے ـــــ اور فرمایا: مَا اَنَا وَاَنْتَ ـــــ تجھے مجھ سے کیا نسبت؟ مطلب یہ کہ تجھے مجھ سے کیا غرض ہے اور کیا خطرہ اور ایسی نازیبہ حرکتیں کیوں کر رہے ہو ـــــ عبدالملک کہتا ہے ـــــ میں نے کہا ـــــ اَقِمْ عِنْدِیْ ـــــ آپ میرے پاس ذرا ٹھہریں ـــــ آپ نے فرمایا ـــــ میں تیرے پاس ٹھہرنا پسند نہیں کرتا ـــــ پھر آپ تشریف لے گئے ـــــ عبدالملک کہتا ہے:

فَوَ اللهِ لَقَدْ اِمْتَلَأَ قَلْبِیْ مِنْهُ خِیْفَةً

خدا کی قسم ان کے رعب وجلال سے میرا دل ڈر گیا۔

(الصواعق المحرقۃ ص ۳۰۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۸۵ الطبعۃ الثانیۃ)

حجاج بن یوسف کو خط لکھا

مندرجہ بالا واقعہ کے بعد ـــــ عبدالملک بن مروان نے ـــــ حجاج بن یوسف کو خط لکھا ـــــ کہ اولاد عبدالمطلب کی خون ریزی سے اجتناب کر اور ساتھ ہی اسے حکم دیا کہ میرے اس خط کو پوشیدہ رکھ، لیکن حضرت امام زین العابدین علیہ السلام پر یہ بات منکشف ہوئی ـــــ تو آپ نے عبدالملک کو خط لکھا کہ تو نے فلاں دن حجاج کو خط لکھا ہے ـــــ کہ وہ ہمارے یعنی اولاد عبدالمطلب کے ساتھ نرمی سے پیش آئے اور رازداری سے کام لے ـــــ اور آپ نے اپنے خط میں اس امر کے بارے میں اس کا شکریہ بھی ادا کیا۔

جب آپ کا خط عبدالملک کے پاس پہنچا تو اس پر وہی تاریخ درج تھی ـــــ جس تاریخ کو عبدالملک نے حجاج کو خط لکھا تھا اور اپنے قاصد کو بھیجا تھا ـــــ تو عبدالملک کو

Marfat.com

معلوم ہوگیا کہ زین العابدین پر اس خط کا انکشاف ہوگیا ہے—— تو وہ اس سے خوش ہوا—— اور آپ کی خدمت میں اپنے غلام کے ہاتھ نذر بھیج کر دعا کی التجا کی——

(الصواعق المحرقہ ایضاً)

قصیدۂ فرزدق

صواعق محرقہ میں—— ابونعیم—— اور سلفی—— کے حوالے سے لکھا ہے۔ ہشام بن عبدالملک اپنے باپ کے دورِ حکومت میں حج کرنے گیا—— تو بھیڑ کی وجہ سے حجر اسود تک نہ پہنچ سکا—— بھیڑ اس قدر زیادہ تھی کہ حجر اسود کا بوسہ اس کے لیے ممکن نہ رہا—— پھر زمزم کی ایک جانب اس کے لیے منبر نصب کیا گیا جس پر وہ بیٹھ کر لوگوں کی طرف دیکھنے لگا اس کے اردگرد اہلِ شام کے امراء اور وزراء کی ایک جماعت تھی۔

اسی اثناء میں امام زین العابدین تشریف لائے—— جب آپ حجر اسود کے قریب آئے تو تمام لوگ احتراماً ایک طرف ہٹ گئے—— اور آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا—— شامی امراء نے ہشام بن عبدالملک سے دریافت کیا یہ شخص کون ہے؟ تو ہشام نے اس خوف کی وجہ سے کہ کہیں شامی لوگ امام زین العابدین میں دلچسپی لینا شروع نہ کردیں کہا:

لَا اَعْرِفُهٗ—— میں اسے نہیں جانتا۔

(فرزدق کا نام ہمام بن غالب بن صعصعہ بن مجاشع دارمی تمیمی ۶۴۱ عیسوی میں بصرہ میں پیدا ہوئے۔ فرزدق کے دادا صحابی رسول تھے، فرزدق کی کنیت ابوفراس ہے)

تو عرب کے مشہور شاعر فرزدق جو وہاں موجود تھے نے کہا:

اَنَا اَعْرِفُهٗ—— میں اسے جانتا ہوں۔

جب لوگ فرزدق کی طرف متوجہ ہوئے تو انہوں نے امام کی شان میں اشعار

Marfat.com

کہے ـــــ حضرت فرزدق کا قصیدہ جو انہوں نے آپ کی شان میں کہا وہ کتب سیر میں موجود ہے ـــــ اس قصیدے کے کچھ اشعار بطور نمونہ ـــــ

(۱)

هٰذَا الَّذِیْ تَعْرِفُ الْبَطْحَاءُ وَطْأَتَهٗ
وَالْبَیْتُ یَعْرِفُهٗ وَالْحِلُّ وَالْحَرَمُ

یہ وہ شخصیت ہے جنہیں وادی بطحا (وادی مکہ معظّمہ) پہچانتی ہے ـــــ اور ان کے نشان قدم کو بھی پہچانتی ہے ـــــ بیت اللہ انہیں جانتا ہے ـــــ حل وحرم کا سارا علاقہ (وہاں کے رہنے والے) انہیں جانتے ہیں۔ حل: حدود حرم سے باہر کا علاقہ۔

(۲)

هٰذَا ابْنُ خَیْرِ عِبَادِ اللّٰهِ کُلِّهِمْ
هٰذَا التَّقِیُّ وَالنَّقِیُّ الطَّاهِرُ الْعَلَمُ

یہ شخصیت تمام مخلوق سے افضل ترین ہستی جا ودان کا بیٹا ہے۔ متقی، پاک باز، صاف اور جھنڈے کی طرح نمایاں ترین ہے۔

(۳)

هٰذَا ابْنُ فَاطِمَةَ اِنْ کُنْتَ جَاهِلَهٗ
بِجَدِّهٖ اَنْبِیَآءُ اللّٰهِ قَدْ خُتِمُ

یہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا (سلام اللہ علیہا) کے لخت جگر ہے۔ اگر تمہیں نہیں معلوم (تو جان لو) کہ اس کے نانا جان پر نبیوں کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے ـــــ

Marfat.com

(۴)

يُبَيِّنُ نُوْرَ الدُّجٰى عَنْ نُوْرِ طَلْعَتِهٖ
كَالشَّمْسِ يَنْجَابُ عَنْ اَشْرَاقِهَا الظُّلَمُ

ان کی نوری پیشانی سے، ہدایت کا نور اس طرح واضح ہوتا جیسے سورج اپنی کرنوں کے ذریعے تاریکی کو دور کر دیتا ہے۔

(۵)

يُغْضِىْ حَيَاءً وَّيُغْضٰى مَهَابَةً
فَمَا يُكَلَّمُ اِلَّا حِيْنَ يَتَبَسَّمُ

یہ شہزادہ رسول! حیا کی وجہ سے اپنی نگاہیں جھکا کر رکھتے ہیں اور ان کی ہیبت کی وجہ سے لوگوں کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوتی ہیں، ان کے ساتھ بات اس وقت کی جاتی ہے جب آپ مسکراتے ہیں——

(۶)

اِذَا رَأَتْهُ قُرَيْشٌ قَالَ قَائِلُهَا
اِلٰى مَكَارِمُ هٰذَا يَنْتَهِى الْكَرَمُ

جب قریش نے انہیں دیکھا تو ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ ان پر آ کر تمام خوبیاں ختم ہو گئیں یعنی جود و کرم ان پر ختم ہے۔

(۷)

يَمْنِىْ اِلٰى ذُرْوَةِ الْعِزِّ الَّتِىْ قَصُرَتْ
عَنْ نَيْلِهَا عَرَبُ الْاِسْلَامِ وَالْعَجَمُ

Marfat.com

یہ ''ابن رسول'' عزت کی اس چوٹی پر فائز ہیں جس کے حصول سے عرب وعجم عاجز ہیں——

(۸)

مَنْ جَدُّهُ دَانَ فَضْلُ الْاَنْبِيَاءِ لَهُ
وَفَضْلُ اُمَّتِهِ دَانَتْ لَهُ الْاُمَمُ

یہ وہ ''ہستی پاک'' ہے کہ ان کے جد امجد تمام نبیوں سے افضل ہیں اور تمام انبیاء ان کے تابع ہیں اور ان کی عظیم امت کے تمام امتیں تابع ہیں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت تمام امتوں سے افضل ہے۔

(۹)

يَكَادُ يُمْسِكُهُ عِرْفَانُ رَاحَتِهِ
رُكْنَ الْحَطِيْمِ اِذَا مَا جَاءَ يَسْتَلِمُ

جب یہ شہزادہ حجر اسود کو بوسہ دینے کے لیے قریب ہوتے ہیں ''تو ممکن ہے'' کہ حجر اسود ان کی انگلیوں کی راحت کو پہچان کر انہیں تھام لے—— ''یعنی یہ وہ عظیم انسان ہے—— جسے پہچان کر—— روک کر حطیم کعبہ ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیتا ہے—— مطلب یہ کہ اے ہشام اگر تو انہیں نہیں پہچانتا تو کیا ہوا—— یہ وہ شخص ہے جسے کعبہ کی ہر دیوار—— اور رکن حطیم تک پہچانتے ہیں——

(۱۰)

فَلَيْسَ قَوْلُكَ مَنْ هٰذَا بِضَائِرِهِ
اَلْعَرَبُ تَعْرِفُ مَنْ اَنْكَرْتَ وَالْعَجَمُ

Marfat.com

تیرا یہ قول کہ یہ کون ہیں؟ انہیں کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا، جن کا تو منکر ہے، انہیں عرب وعجم جانتے ہیں——

(۱۱)

کِلْتَا یَدَیْہِ غِیَاثٌ عَمَّ نَفْعُھُمَا
یَسْتَوْکِفَانِ وَلَا یَعْرُوْھُمَا الْعَدَمُ

ان کے دونوں ہاتھ سخاوت کی ایسی بارش ہے (جو مسلسل برس رہی ہے) جس کا فائدہ ہر اک کے لیے عام ہوتا ہے اور ان کی سخاوت ہر وقت جاری رہتی ہے، یہ اس وقت بھی ختم نہیں ہوتی جب ان کے پاس کچھ نہ ہو——

(۱۲)

مَنْ یَّعْرِفُ اللہَ یَعْرِفُ اَوَلِیَّۃَ ذَا
وَالدِّیْنُ مِنْ بَیْتِ ھٰذَا اَنَا لَہُ الْاُمَمُ

جو اللہ کو پہچانتا ہے، وہ ان کی اولیت کو بھی جانتا ہے، ان کے گھر سے تمام لوگوں نے دین حاصل کیا۔

(۱۳)

مُقَدَّمٌ بَعْدَ ذِکْرِ اللہِ ذِکْرُھُمْ
فِیْ کُلِّ بَدْءٍ وَّمَخْتُوْمٌ بِہِ الْکَلِمُ

اللہ تعالٰی کے ذکر کے بعد—— ان کا ذکر مقدم ہے، ہر کلام کی ابتداء اور اختتام پر۔

Marfat.com

(۱۴)

مِنْ مَّعْشَرٍ حُبُّهُمْ دِیْنٌ وَبُغْضُهُمْ
كُفْرٌ وَّقُرْبُهُمْ مَنْجًا وَمُعْتَصَمْ

یہ عظیم ہستی اس گروہ سے تعلق رکھتی ہے —— جن سے محبت کرنا دین ہے —— اور جن سے بغض رکھنا کفر ہے —— کیونکہ ان کی قربت نجات کے حصول کا ذریعہ اور پناہ گاہ ہے ——

(۱۵)

اَللّٰهُ فَضَّلَهٗ كَرَمًا وَشَرَّفَهٗ
جَرٰى بِذَالِكَ لَهٗ فِى اللَّوْحِ وَالْقَلَمْ

اللہ تعالیٰ نے انہیں فضیلت عطا کی ہے اور انہیں شرف عطا کیا ہے —— اور یہ حکم لوح و قلم میں لکھا جا چکا ہے ——

(۱۶)

اَىُّ الْقَبَائِلِ لَيْسَتْ فِىْ رِقَابِهِمْ
اِمَّا لِاٰبَائِهٖ هٰذَا اَوْلَهٗ نِعَمْ

کوئی قبیلہ ایسا نہیں جس پر ان کا اور ان کے آباؤ اجداد کا احسان نہیں؟ یعنی تمام کائنات نے ان کے احسان کی خیرات پائی ہے۔

يَسْتَدْفِعُ السُّوْءُ وَالْبَلْوٰى بِحُبِّهِمْ
وَيَسْتَرِقُ بِهِ الْاِحْسَانُ وَالنِّعَمْ

ان کی محبت سے مصیبتیں دور کی جاتی ہیں —— اور ان کی وجہ سے احسان

Marfat.com

اور نعمتوں میں اضافہ طلب کیا جاتا ہے——

(۱) کشف المحجوب (فارسی) ص ۹۸ تا ۹۹ داتا گنج بخش سیّد علی بن عثمان ہجویری مطبوعہ انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران، پاکستان، ہمن پبلی کیشنز لاہور سن اشاعت 1995ء۔

(۲) حلیۃ الاولیاء (امام ابونعیم) ج ۳ ص ۱۳۹ مطبوعہ دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان سن اشاعت ۱۹۸۰ء۔

(۳) تذکرۃ الخواص —— ص ۲۹۶ مطبوعہ موسستہ اہل بیت بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۸۱ء (امام سبط ابن جوزی)

(۴) الصواعق المحرقۃ ص ۳۰۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۸۵ء (علامہ ابن حجر مکی ہیثمی)

(۵) نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص ۳۳۱ مطبوعہ دار المعرفت بیروت لبنان (شیخ سیّد مومن شبلنجی)

قصیدۂ فرزدق متعدد کتب میں موجود ہے، کسی نے چند اشعار لکھے —— کسی نے مکمل قصیدہ لکھا ہے —— راقم نے اس قصیدہ شریف کے چیدہ چیدہ اشعار نقل کیے ہیں —— جس میں ہشام بن عبد الملک کے دماغ میں بغض آلِ رسول کی شعلہ بار آگ کو مزید بھڑکانے کے لیے استعاروں سے کام لیا گیا —— جس سے ہشام غضبناک ہوگیا ——

فرزدق کو جیل میں ڈال دیا

ہشام بن عبد الملک نے جب یہ قصیدہ سنا تو غضبناک ہوگیا —— اور فرزدق شاعر کو پکڑ کر عسفان (مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے درمیان) کے ایک مقام پر قید کر دیا —— جب حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کو پتہ چلا تو آپ نے فرزدق کو بارہ ہزار درہم (ایک روایت میں دس ہزار درہم مذکور ہے —— نور الابصار میں چودہ ہزار منقول ہے) بھیجے —— اور ساتھ ہی یہ حکم فرما بھیجا —— کہ اے ابوفراس! ہمیں معذور جانو! —— اگر ہمارے پاس اس سے زیادہ ہوتے تو تمہیں پہنچا دیتے —— جناب فرزدق نے وہ رقم واپس کرتے ہوئے عرض کیا:

Marfat.com

اے ابن رسول! میں نے آپ کی تعریف وثناء اور مدحت صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی خاطر کی ہے ـــــ کسی انعام کے لیے نہیں کی ـــــ

حضرت داتا علی ہجویری رضی اللہ عنہ نے ''کشف المحجوب'' میں یوں بیان فرمایا ہے کہ فرزدق نے وہ درہم واپس بھیجتے ہوئے گزارش کی اے فرزند رسول! میں نے بہت امراء اور حکمرانوں کی شان میں قصیدے کہے ہیں ـــــ اگر ان کے کفارے کے طور پر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کی محبت میں کچھ اشعار کہہ دیئے ہیں تو اس میں کمال کی کیا بات ہے؟ ـــــ میں نے اپنی ایمانی غیرت کا ثبوت دیا ہے ـــــ نے کسی مال کے حصول کے لیے یہ اشعار نہیں کہے ہیں بلکہ میں اللہ تعالیٰ سے اس کے اجر کا طلب گار ہوں ـــــ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت سے محبت کے تعلق کا طلب گار ہوں۔

جب امام زین العابدین علیہ السلام کو فرزدق کا یہ پیغام ملا تو آپ نے وہ رقم فرزدق کو واپس بھجوادی ـــــ اور یہ بات ارشاد فرمائی ـــــ اے ابو فراس! ـــــ اگر تم واقعی ہم سے محبت کرتے ہو تو ہم نے جو کچھ بھیجا ہے اسے لے لو! کیونکہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اسے اپنی ملکیت میں سے نکال کر تمہاری ملکیت میں دے دیا ہے ـــــ

صواعق محرقہ ـــــ اور ـــــ نور الابصار ـــــ میں لکھا ہے کہ حضرت امام زین العابدین نے فرزدق کو رقم واپس کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اِنَّا اَھْلُ بَیْتٍ اِذَا وَھَبْنَا شَیْئًا لَا نَسْتَعِیْدُہٗ

بے شک ہم اہل بیت جب کسی کو کوئی چیز دے دیتے ہیں تو واپس نہیں لیا کرتے ـــــ

Marfat.com

(یہ فرمان امام سن کر) فرزدق نے وہ انعام قبول کرلیا، پھر قید خانے میں ہی ہشام کی ہجو لکھ کر (اس کی طرف) بھیجی تو اس نے فرزدق کو رہا کر دیا۔

(صواعق محرقہ ص ۲۰۴، نورالابصار ص ۲۳۲، کشف المحجوب ص ۹۹)

ہجو کے دو شعر

شیخ مومنؒ بن حسن شنبلنجی نے خطیب بغدادی کے حوالے سے لکھا ہے کہ فرزدق نے قید خانے میں جو ہشام کی ہجو میں جو اشعار لکھے ہیں ان میں سے صرف دو شعر بطور نمونہ ـــــ

اَیَحْبِسُنِیْ بَیْنَ الْمَدِیْنَةِ وَالَّتِیْ
اِلَیْهَا قُلُوْبُ النَّاسِ یَهْوِیْ مُنِیْبُهَا
یَقْلِبُ رَأْسًا لَمْ یَکُنْ رَأْسُ سَیِّدٍ
وَعَیْنٌ لَهَا حَوْلَاءُ بَادٌ عُیُوْبُهَا

مجھے مدینہ منورہ اور اس خطہ کے درمیان قید کر دیا جس کی طرف لوگوں کے دل انابت (عاجزی) کرتے ہوئے مائل ہوتے ہیں۔

وہ سر پھیرتا ہے، جو کسی سردار کا سر نہیں ـــــ اس کی آنکھ بھینگی ہے ـــــ اور جس کے عیب دنیا پر واضح ہیں۔ (نورالابصار، ایضاً)

شعراء جب مدحت سرائی کے لیے قلم اٹھائیں تو سینہ قرطاس پر حسین ترین موتی بکھیر دیتے ہیں اور ایک پورا گلشن سجا دیتے ہیں۔

چونکہ یہ اپنا ایک الگ جہاں رکھتے ہیں ـــــ اور ان کا طائر تخیل ہر وقت پرواز کی فکر میں رہتا ہے ـــــ اور جب یہ کسی بدخو کی ہجو لکھنے پر آجائیں تو پھر تمام قسم کے استعاروں

Marfat.com

سے کام لیتے ہوئے بڑے بڑے بدقماشوں کو گردنیں جھکانے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ ہشام بن عبدالملک آنکھ سے بھینگا تھا —— اور سر کو گدھوں کی طرح ہلاتا رہتا تھا —— اور اس کے دیگر عیب لوگوں پر عیاں تھے اور اس کی حرکتوں سے اہل عرب واقف تھے —— حضرت فرزدق رضی اللہ عنہ نے اس کی بری عادتوں کی طرف اشارہ کیا —— تو ہشام نے خوفزدہ ہو کر جناب فرزدق کو قید سے آزاد کر دیا۔

عفو و درگزر

حضرت سیّدنا امام زین العابدین علیہ السلام! صاحب عفو و درگزر تھے —— یہاں تک کہ ایک آدمی نے آپ کو برا بھلا کہا اور گالیاں دیں، آپ نے تغافل سے کام لیتے ہوئے اس کی اس حرکت پر التفات نہ فرمایا —— اس شخص نے کہا (سنا نہیں؟) میں آپ کو گالیاں دے رہا ہوں، آپ نے فرمایا —— میں تم سے اعراض (منہ پھیرنا) کر رہا ہوں —— اور قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ○

عفو کو اختیار کر، نیکی کا حکم دے اور جاہلوں سے روگردانی کر۔

(پارہ ۹ سورۂ اعراف آیت نمبر ۱۹۹)

اسرار خداوندی کو چھپانے والا

شیخ عبدالجواد شربینی نے ''کتاب الاصداد فی مناقب الاشراف'' میں لکھا ہے:

كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَامِلًا عَلٰى كِتْمَانِ اَسْرَارِ اللهِ تَعَالٰى فِي الْعَالَمِ ——

کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام! دنیا میں اللہ تعالیٰ کے راز و اسرار

Marfat.com

چھپاتے رہے ـــــ جیسا کہ آپ نے اپنے کلام میں بھی اس طرف اشارہ فرمایا ہے ـــــ آپ فرماتے ہیں:

یَا رَبِّ جَوْهَرُ عِلْمٍ لَوْ اَبُوْحُ بِهٖ
لَقِيْلَ لِيْ اَنْتَ مِمَّنْ يَعْبُدُ الْوَثَنَا

اے میرے رب! اگر میں علم کے جوہر (علم کی اصل حقیقت) ظاہر کردوں، تو مجھے کہا جائے گا کہ تو بت پرستی کرنے والوں میں سے ہے۔

وَلَاسْتَحَلَّ رِجَالٌ صَالِحُوْنَ دَمِيْ
يَرَوْنَ اَقْبَحَ مَا يَاْتُوْنَهٗ حَسَنًا

اور نیک لوگ میرا قتل کرنا جائز و مناسب سمجھیں گے اور اپنے برے کاموں کو اچھا دیکھتے ہیں ـــــ (یعنی وہ برے افعال کو بہت اچھا اور بہتر تصور کرتے ہیں)۔ (نور الابصار، ص ۱۴۲)

جوہر علم یعنی علم کی اصل حقیقت کیا ہے؟ ـــــ یہ منبر رسول پر بیٹھ کر دین اسلام اور حقائق کا تمسخر اڑانے والے کیا جانیں؟ ـــــ علم کی اصل حقیقتوں کو اہل بیت رسول اور ان کے گھر سے علم کی خیرات حاصل کرنے والے ہی بہتر جانتے ہیں ـــــ جس نے حقیقت کے نور کو پانا ہو وہ اہل خانہ رسول کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرے۔

سائل کا استقبال

جناب شیخ مستقیم فرماتے ہیں کہ ہم لوگ امام زین العابدین کے پاس رہتے تھے ـــــ جب ان کے پاس کوئی سائل آتا تھا۔

فَيَقُوْمُ حَتّٰى يُنَاوِلَهٗ

Marfat.com

''تو آپ (اس کے استقبال کے لیے) کھڑے ہو جاتے تھے''

اور پھر اسے عطا فرماتے ــــــ اور فرمایا کرتے تھے۔

اِنَّ الصَّدَقَةَ تَقَعُ فِیْ یَدِ اللهِ قَبْلَ اَنْ تَقَعَ فِیْ یَدِ السَّائِلِ

کہ صدقہ سوالی کے ہاتھ میں جانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں جاتا ہے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۵ ص ۲۱۶ تا ۲۱۷ دار صادر بیروت)

سائل کو دیکھ کر اس کے استقبال کے لیے کھڑے ہو جانا یہ صرف خاتون جنت کے بیٹوں کے حصے میں آیا ــــــ یہ وہ امر ہے جو فقط خاندان نبوت کا وتیرہ ہے ــــــ یہی وہ عظیم شخصیات ہیں جو سخاوت کے آنگن میں پل کر جوان ہوئے۔

سیاہ خضاب

شریک بن ابوبکر سے روایت ہے:

اِنَّهٗ کَانَ یَصْبَغُ بِالسَّوَادِ

کہ وہ (امام زین العابدین) سیاہی سے خضاب کرتے تھے۔ ''یعنی آپ بالوں پر سیاہ خضاب لگایا کرتے تھے''۔

(طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۲۱۷ دار الفکر، دار صادر بیروت)

وسمہ

جناب موسیٰ بن حبیب طائفی سے مروی ہے ــــــ کہ میں حضرت علی بن حسین (علیہما السلام) کو دیکھا ہے:

یَخْضِبُ بِالْحِنَاءِ وَالْکَتَمِ

کہ آپ مہندی اور وسمہ سے خضاب کرتے تھے۔ (ایضاً)

Marfat.com

نعلین

جناب موسیٰ بن ابی حبیب طائفی فرماتے ہیں کہ میں نے امام زین العابدین کی نعلین مبارک دیکھی ہے ''اور وہ پاپوش ایسی تھی''

مَدْوُرَةُ الرَّاْسِ لَيْسَ لَهَا لِسَانٌ

کہ اس کا سرا گول اور بغیر نوک کے ہوتا تھا۔ (ایضاً ص ۲۱۶)

چادر شریف

جناب حبیب بن ابی ثابت سے مروی ہے:

كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ كِسَاءُ خَزٍّ اَصْفَرُ يَلْبَسُهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ——

کہ امام زین العابدین علیہ السلام کی چادر شریف زرد خز کی تھی جسے آپ جمعہ کے دن اوڑھتے تھے —— (ایضاً)

حضرت عثمان بن حکیم سے مروی ہے —— فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ عَلٰى، عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ كِسَاءَ خَزٍّ وَّجُبَّةَ خَزٍّ

میں نے امام زین العابدین کے بدن پر خز کی چادر اور خز کا جبہ دیکھا ——

(طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۲۱۷)

خز

ریشم اور اون کو ملا کر جو کپڑا بنایا جائے اسے خز کہتے ہیں۔

جبہ

جناب ابوجعفر سے روایت ہے —— فرماتے ہیں کہ امام زین العابدین کو عراق

Marfat.com

سے کھالوں کا بنا ہوا ایک جبہ بطور ہدیہ بھیجا گیا ـــــ

وَکَانَ یَلْبَسُهَا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یُّصَلِّیَ، نَزَعَهَا

آپ اسے پہنتے تھے، مگر جب نماز پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو اسے اتار دیتے تھے ـــــ (ایضاً)

زلفیں

جناب نصر بن اوس طائی سے روایت ہے کہ میں امام زین العابدین کے پاس گیا تو آپ کے بدن پر سرخ رنگ کی پرانی چادر تھی۔

وَلَهٗ جُمَّةٌ اِلَی الْمَنکِبِ مَفْرُوْقٌ

اور آپ کی زلفیں شانوں پر پڑی ہوئی تھیں۔ (ایضاً ص ۲۱۷)

شملہ

حضرت محمد بن ہلال سے روایت ہے کہ میں نے علی بن حسین (امام زین العابدین) کو دیکھا:

یَعْتَمُّ بِعَمَامَةٍ بَیْضَاءَ وَیُرْخِیْ عَمَامَتَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ ۔

آپ عمامہ باندھتے اور پشت پر لٹکا لیتے تھے۔ (ابن عساکر ج ۴۴ ص ۱۵۱)

جناب ابن ابی اویس سے روایت کے مطابق آپ سفید عمامہ شریف باندھتے اور ایک بالشت یا قدرے زائد لٹکا لیتے تھے۔ (طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۲۱۸)

نماز قصر

جناب عبداللہ بن محمد بن عقیل سے روایت ہے ـــــ فرماتے ہیں:

وَکَانَ عَلِیُّ بْنُ حُسَیْنٍ یَجْمَعُ بَیْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَبَیْنَ

Marfat.com

الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفْرِ، وَيَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَهُوَ غَيْرُ عَجِلٍ وَّلَا خَائِفٍ .

امام زین العابدین!—— سفر میں ظہر اور عصر —— مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھتے تھے —— اور فرماتے تھے کہ رسول کریم بھی ایسا ہی کرتے تھے، حالانکہ آپ نہ عجلت میں ہوتے اور نہ خوف میں۔

(الطبقات الکبریٰ، ابوعبداللہ محمد بن سعد بصری متوفی ۲۳۰ھ ج۵ ص۲۱۹ مطبوعہ دار الفکر، ودار صادر بیروت لبنان)

کثرت زاری

امام ابونعیم رحمتہ اللہ علیہ (متوفی ۴۳۰ھ) اپنی عظیم کتاب —— حلیۃ الاولیاء میں رقمطراز ہیں کہ —— امام زین العابدین کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپ ہر وقت روتے رہتے ہیں —— اس کثرت زاری کی کیا وجہ ہے؟ —— آپ کیوں ایسا کرتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا —— مجھے اس طرح رونے پر ملامت نہ کر! کیوں کہ:

فَاِنَّ يَعْقُوْبَ فَقَدَ سِبْطًا مِنْ وَّلَدِهٖ فَبَكٰى حَتّٰى اِبْيَضَّتْ عَيْنَاهُ وَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّهٗ مَاتَ، وَقَدْ نَظَرْتُ اِلٰى اَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ فِيْ غَزَاةٍ وَاحِدَةٍ اَفَتَرَوْنَ حُزْنَهُمْ يَذْهَبُ مِنْ قَلْبِيْ؟——

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے (یوسف علیہ السلام) کو گم پایا تو اتنا روئے کہ آنکھیں سفید ہو گئیں —— اور وہ اپنے بیٹے کی موت کا یقین نہ رکھتے تھے —— اور میں نے تو اپنی ان آنکھوں سے اپنے اہل بیت کے چودہ مردوں کو شہید ہوتے ہوئے دیکھا ہے —— تم کیا سمجھتے ہو ان کا غم دل

Marfat.com

سے مٹ سکتا ہے؟۔۔۔۔'' مطلب یہ ہے کہ کربلا کے میدان میں میرا باپ، میرے چچے اور میرنے بھائی ۔۔۔۔ میری آنکھوں کے سامنے شہید ہوئے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ان کا غم میرے دل سے محو ہوجائے''۔

(حلیۃ الاولیاء، ج ۳ ص ۱۳۸، مطبوعہ دار الکتاب العربیہ بیروت ۱۹۸۰ء)

سائل کو چومنا

حضرت ابن منہال طائی سے روایت ہے فرماتے ہیں:

اَنَّ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ کَانَ اِذَا نَاوَلَ الصَّدَقَةَ السَّائِلَ، قَبَّلَهٗ ثُمَّ نَاوَلَهٗ۔

حضرت امام زین العابدین جب سوالی کو صدقہ عطا فرماتے تو پہلے اسے بوسہ دیتے پھر صدقہ عطا فرماتے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۱۳۷، سن اشاعت ۱۹۸۰ء)

برادرن اسلام! اس دور پرآشوب میں ۔۔۔۔ آسمان دنیا کے نیچے ہے کوئی ایسا شخص؟ جو مانگنے والے کو بھیک دینے سے پہلے چوم لے پھر بھیک عطا فرمائے ۔۔۔۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اس شخصیت کا نام ہے جو سوالی کو درہم و دینار عطا فرمانے سے پہلے اس کو عزت و وقار کی دولت سے مالا مال فرماتے تاکہ وہ احساس کمتری کا شکار نہ ہوجائے ۔۔۔۔ فقیروں کو بوسوں سے نواز کر خیرات عطا فرمانا یہ بتول پاک اور علی کریم کے بچوں کا طریقہ عطا ہے۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایسی پاک باز ہستیوں کا ذکر نہ کرنا احسان فراموشی کی انتہاء ہے ۔۔۔۔ اور اہل بیت رسول کے ذکر سے روکنا کھلی ہوئی منافقت کی واضح ترین علامت ہے۔

Marfat.com

آپ زین العابدین ہیں

آپ زین العابدین کے نام سے یوں مشہور ہوئے —— کہ ایک رات کو آپ تہجد کی نماز میں مصروف تھے —— کہ شیطان ایک سانپ کی شکل میں ظاہر ہوا تا کہ اس ہیبت ناک سکل سے آپکو عبادت سے روک کر لہو ولعب میں مشغول کر دے۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی —— یہاں تک کہ سانپ نے آپ کے پاؤں کا انگوٹھا اپنے منہ میں ڈال لیا لیکن آپ نے پھر بھی کوئی توجہ نہ دی —— اس نے آپ کے پاؤں کے انگوٹھے کو نہایت سختی کے ساتھ کاٹا جس سے آپ کو بہت سخت درد محسوس ہوا۔ اس پر آپ نے نماز قطع نہ کی —— اللہ تعالیٰ نے آپ کو منکشف کر دیا کہ وہ شیطان ہے —— آپ نے اسے تھپڑ مارا —— پھر کہا: اے ذلیل کمینے دور ہو جا! —— جونہی سانپ دور ہوا آپ کھڑے ہو گئے تا کہ درد ختم ہو جائے —— اسی اثناء میں ایک آواز سنی، لیکن آواز دینے والا نظر نہ آیا —— کہنے والا کہہ رہا تھا —— آپ زین العابدین ہیں —— آپ زین العابدین ہیں —— آپ زین العابدین ہیں۔ —— (شواہد النبوۃ مترجم ص ۳۱۰ تا ۳۱۲)

نماز کی حالت

ایک دفعہ آپ گھر میں نماز ادا فرما رہے تھے —— کہ گھر میں آگ لگ گئی —— آپ سجدے میں ہی پڑے رہے —— لوگوں نے ہر چند شور مچایا —— اے ابن رسول اللہ! اے ابن رسول اللہ! آگ بھڑک اٹھی، آگ بھڑک اٹھی! —— لیکن آپ نے سجدے سے سر نہ اٹھایا —— جب آگ بجھ گئی —— تو آپ سے پوچھا گیا کہ آپ آگ سے غافل کیوں رہے؟ آپ نے فرمایا آخرت کی آگ کے ڈر سے —— (ایضاً)

Marfat.com

چڑیاں کیا کہتی ہیں؟

ایک ثقہ راوی کا بیان ہے کہ میں ایک دن امام زین العابدین کے پاس تھا ——— کہ آپ کے اردگرد بہت سی چڑیاں ذبح کی جارہی تھیں، آپ نے فرمایا ——— اے فلاں تمہیں کچھ پتہ ہے کہ چڑیاں کیا کہتی ہیں ——— میں نے کہا مجھے تو کچھ پتہ نہیں ——— آپ نے فرمایا ——— یہ چڑیاں پروردگار کی تقدیس بیان کرتی ہیں ——— اور آج کی روزی طلب نہیں کرتیں ——— (ایضاً)

ایک آواز آئی

ایک رات ایک سائل یہ کہہ رہا تھا:

اَیْنَ الزَّاھِدُوْنَ فِی الدُّنْیَا ، اَلرَّاغِبُوْنَ فِی الْاٰخِرَۃِ

''دنیا کے زاہد کہاں ہیں؟ جو آخرت کی طرف راغب ہیں''

جنت البقیع کی طرف سے ایک غیر مرئی (دکھائی نہ دینے والے) شخص کی آواز سنائی دی کہ وہ علی بن حسین (امام زین العابدین) ہیں۔

(شواہد النبوۃ (علامہ امام عبدالرحمٰن جامیؒ) ص ۳۱۲ مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور (۱۹۷۵ء)

ایک ہرنی اور اس کا بچہ

ایک دن امام زین العابدین علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگاہ ایک ہرنی آگئی ——— اور آپ کے قریب کھڑی ہوگئی اور اپنے پاؤں زمین پر مار کر زور زور سے چیخنے لگی ——— حاضرین نے پوچھا ——— اے ابن رسول اللہ! ——— یہ ہرنی کیا کہتی ہے؟ ——— آپ نے فرمایا ——— یہ کہتی ہے کہ فلاں قریشی کل میرا بچہ اٹھا لایا ہے اور میں نے کل سے اسے دودھ نہیں پلایا ——— یہ سن کر حاضرین کے دل میں شک

Marfat.com

گزرا —— آپ نے اس قریشی کو بلا بھیجا —— اور وہ آ گیا —— آپ نے فرمایا یہ ہرنی شکایت کرتی ہے کہ تم اس کا بچہ اٹھا لائے ہو، جسے اس نے ابھی دودھ نہیں پلایا تھا —— اب وہ مجھ سے درخواست کر رہی ہے کہ میں اس کا بچہ واپس کرنے کے لیے کہوں تاکہ یہ اسے دودھ پلانے کے بعد واپس کر دے۔

قریشی نے بچہ لا کر حاضر کر دیا —— ہرنی نے دودھ پلایا تو حضرت زین العابدین نے قریشی سے فرمایا —— کہ وہ بچہ چھوڑ دے، اس قریشی نے بچہ کو چھوڑ دیا —— اور حضرت سجاد نے اس کی ماں سمیت اسے آزاد کر دیا —— وہ چوکڑیاں بھرتی اور شور مچاتی چلی گئی —— حاضرین مجلس نے پوچھا ابن رسول اللہ! —— یہ کیا کہتی ہے —— آپ نے فرمایا تمہیں ان الفاظ کے ساتھ دعا دیتی جا رہی ہے —— جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ (شواہد النبوۃ مترجم ص ۲۱۳)

بشارت رسول

حافظ ابن کثیر —— اپنی مشہور زمانہ کتاب البدایۃ والنہایۃ میں —— ایک حدیث نقل کی ہے۔ لکھتے ہیں کہ جناب ابو الزبیر نے کہا —— کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ وہاں علی بن حسین یعنی امام زین العابدین علیہ السلام تشریف لائے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا —— کہ ہم رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس حاضر تھے —— اسی اثناء میں امام حسین علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو حضور علیہ السلام نے:

فَضَمَّهُ اِلَيْهِ وَقَبَّلَهُ وَاَقْعَدَهُ اِلٰى جَنْبِهٖ۔ ثُمَّ قَالَ: يُوْلَدُ لِابْنِىْ هٰذَا اِبْنٌ يُقَالُ لَهُ عَلِيٌّ۔ اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَادٰى مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ

Marfat.com

الْعَرْشِ لِيَقُمْ سَيِّدُ الْعَابِدِيْنَ ۔ فَيَقُوْمُ هُوَ ـــــ

''امام حسین علیہ السلام'' کو اپنے سینے سے لگایا اور حسین کو چوما پھر اپنے پاس بٹھایا ــــ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ــــ کہ میرے اس بیٹے (حسین) کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوگا ــــ اس کا نام علی ہوگا۔ قیامت کے دن عرش کے اندر سے آواز آئے گی کہ سیّد العابدین کھڑا ہو جائے ــــ تو امام زین العابدین کھڑے ہو جائیں گے ــــ

(۱) البدایۃ والنھایۃ (حافظ ابن کثیر) ج ۹ ص ۱۱۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت اشاعت ۲۰۰۵ء۔

(۲) تاریخ دمشق الکبیر (امام ابن عساکر) ج ۴۴ ص ۱۵۶ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی اشاعت ۲۰۰۱ء۔

حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ ملاقات اور گفتگو

حضرت ابوحمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں امام زین العابدین علیہ السلام کے دروازہ پر آیا اور میں نے آپ کو آواز دینا پسند نہ کیا ــــ اور ان کے باہر تشریف لانے تک ان کے دروازہ پر ہی بیٹھا رہا ــــ جب آپ باہر تشریف لائے تو میں نے آپ کی جناب میں سلام پیش کیا ــــ آپ نے سلام کا جواب دیا اور مجھے ایک دیوار کے پاس لے گئے ــــ اور فرمایا ــــ اے ابوحمزہ! اس دیوار کو دیکھ رہے ہو ــــ میں نے عرض کی جی ہاں میرے سردار میں دیکھ رہا ہوں۔

آپ نے فرمایا کہ میں اس دیوار کے ساتھ تکیہ لگائے ہوئے تھا، اور میں غمناک وفکر مند تھا ــــ اور اس دنیا پر غم کرتے ہوئے، دیکھتا ہوں کہ اچانک ایک خوبصورت، خوش لباس، خوشبودار شخصیت اپنے سامنے کھڑی ہوئی دیکھی جو میری طرف دیکھ رہی تھی:

Marfat.com

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ مَالِیْ اَرَاكَ كَئِیْبًا حَزِیْنًا عَلَی الدُّنْیَا فَهُوَ رِزْقٌ حَاضِرٌ یَاْكُلُ مِنْهُ الْبِرُّ وَالْفَاجِرُ

"پھر فرمایا —— اے علی بن حسین! تم مجھے کیوں غمگین نظر آ رہے ہو؟ —— اگر دنیا کے باعث غمناک ہو تو دنیا ایک روزی ہے جس کو ہر نیک اور بد کھاتا ہے"۔

امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں —— میں نے کہا کہ میرا غم اور پریشانی دنیا کے لیے نہیں ہے —— پھر اس شخصیت نے فرمایا —— اگر تمہارا غم آخرت کے لیے ہو تو وہ ایک سچا وعدہ ہے —— جس میں ایک بادشاہ قاہر فیصلہ کرے گا۔

امام زین فرماتے ہیں —— میں نے کہا —— میرا غم اس وجہ سے بھی نہیں ہے —— آخرت تو ویسی ہی ہوگی، جیسا آپ فرماتے ہیں۔

پھر انہوں نے فرمایا: اے علی! پھر تمہارا غم واندوہ کس وجہ سے ہے؟ —— فرماتے ہیں —— میں نے کہا:

اَلْخَوْفُ مِنْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَیْرِ

کہ میں فتنہ ابن زبیر (رضی اللہ عنہما) سے خوف زدہ ہوں۔

مندرجہ بالا روایت میں "فتنہ ابن زبیر" کے الفاظ کا استعمال ہوا ہے —— عبداللہ بن زبیر حضرت اسماء بنت ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے صاحبزادے تھے —— حضرت زبیر حضور نبی کریم کے پھوپھی زاد تھے —— آپ نے خروج کیا جس کی بنا پر آپ کو بہت زیادہ مصائب کا سامنا کرنا پڑا —— اور شہادت کا جام بھی نوش فرمایا لہٰذا "فتنہ ابن زبیر" کے الفاظ کو غلط معانی نہ پہنچائے جائیں۔

Marfat.com

صرف تین سو درہم کے لالچ میں

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا فرمان ہے ـــــ کہ مجھے یزیدیوں میں سے ایک شخص نے پوشیدہ کردیا ـــــ اور خوبی کے ساتھ میری مہمان نوازی کی اور میرے ساتھ خاص قسم کا برتاؤ کیا ـــــ جب میں باہر جاتا اور اندر آتا تو وہ رویا کرتا ـــــ اور کہتا کہ اگر کسی شخص کے پاس نیکی اور وفاداری ہے تو وہ اسی شخص کے پاس ہے۔

بالآخر ابن زیاد کے منادی نے ندا دی کہ خبردار! جو شخص علی بن حسین (زین العابدین) کو پائے تو وہ انہیں ہمارے پاس لے آئے ـــــ ہم نے ان کے بارے میں تین سو درہم (پچھتر روپے) انعام مقرر کیا ہے ـــــ

حضرت امام زین بدین علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ـــــ واللہ ـــــ وہ شخص روتا ہوا میرے پاس آیا۔

وَجَعَلَ يَرْبِطُ يَدَيَّ اِلٰى عُنُقِىْ

''اور میرے ہاتھ میری گردن کی طرف کرکے مضبوطی کے ساتھ باندھنے لگا''۔

اور کہنے لگا میں ڈرتا ہوں ـــــ آپ فرماتے ہیں ـــــ واللہ وہ مجھے ان لوگوں کے پاس بندھا ہوا لے آیا اور ان کے حوالے کردیا۔

وَاَخَذَ ثَلَاثَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهَا ۔

''اور تین سو درہم لے لیے، میں ان درہموں کی طرف دیکھ رہا تھا''۔

(طبقات کبریٰ (ابن سعد) ج ۵ ص ۲۱۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

قارئین کرام! دیکھا آپ نے جس شخص کا امام زین العابدین نے ذکر کیا وہ کیسا نکلا صرف تین سو درہم (جس کی قیمت اس وقت پچھتر روپے بنتی تھی) میں امام عالی مقام کو

Marfat.com

یزدیوں کے حوالے کر دیا ——— جس سے معلوم ہوا کہ اس کی تھوڑی دیر کے لیے ہمدردی اور رونا ——— ایک مکارانہ فعل ——— اور نہایت گھٹیا اداکاری کے سوا کچھ نہ تھا ——— اور اس کا کمینہ پن اور پست کردار کھل کر سامنے آ گیا ——— اور اس نے تھوڑی سی مالی منفعت کے لیے شہزادۂ رسول کو دشمنوں کے حوالے کر دیا۔

اس وقت امام زین العابدین علیہ السلام کے دل پر کیا گزری ہو گی جب وہ آپ کے ہاتھوں کو گردن کی طرف کر رہا تھا۔

آج بھی کچھ لوگ ——— اور علماء ——— اسی شخص جیسا کردار ادا کر رہے ہیں ——— آلِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مودت کی بجائے بغض رکھتے ہیں ——— ایسا بغض جوان کے دوزخ کے رستوں پر ڈال رہا ہے ——— اور یہ لوگ طاغوت کے جال میں پھنستے جا رہے ہیں ——— کوئی کہتا ہے آئمہ اہل بیت ——— امام ہے ہی نہیں ——— کوئی ان کے ذکر کو ناپسند سمجھتا ہے ——— کوئی کہتا ہے کہ یہ مراثیوں کے امام ہیں ——— کوئی کہتا ہے یہ بارہ امام شیعوں کے امام ہیں۔

علمائے اہل سنت! ——— بارہ آئمہ اہل بیت کو اپنا پیشواء ——— روحانی رہنما ——— اور ان آئمہ میں سے ہر ایک قطب الاقطاب، غوث الاغیاث اور مرشد عالم ——— اور امیر المومنین فی الطریقت ہے ——— لہٰذا اہل سنت، خارجیت و ناصبیت کی بادِ صرصر کے تھپیڑوں سے بچ کر اپنے دلوں میں عقیدت کا گلستان پیدا کریں۔

صحرا میں دستر خوان بچھا دیا

امام زین العابدین علیہ السلام نے ایک دن اپنے غلاموں، بچوں اور دیگر لوگوں کے ساتھ صحرا میں آ گئے اور چاشت کے کھانے کے لیے دستر خوان بچھا دیا ——— وہیں ایک

Marfat.com

ہرن آ کر ٹھہر گیا —— امام نے اس کی طرف منہ کر کے فرمایا —— میں علی بن حسین بن علی بن ابی طالب (علیہم السلام) ہوں، اور میری ماں ''سیدہ'' فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں —— تم چلے آؤ! —— اور ہمارے ساتھ چاشت کھاؤ (ناشتہ کرو) ہرن آیا اور آپ کے ساتھ جو کچھ چاہا کھایا —— پھر ایک طرف چلا گیا —— غلاموں میں سے ایک نے کہا —— اسے پھر بلائیے! —— آپ نے فرمایا —— ہم اسے پناہ دیں گے تم اس پناہ نہ ٹھکرانا —— انہوں نے کہا —— ہم ہرگز نہیں ٹھکرائیں گے۔

امام زین العابدین علیہ السلام بولے —— میں علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہوں —— میری والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ ہیں! وہ ہرن پھر آ گیا —— اور دستر خوان کے نزدیک ٹھہر گیا اور ان کے ساتھ کچھ کھانا شروع کر دیا۔ ان لوگوں میں سے ایک نے اس ہرن کی پشت پر ہاتھ رکھا تو وہ بھاگ گیا —— حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا تم نے میری پناہ کو ٹھکرا دیا ہے —— اب میں تم سے کوئی بات نہیں کروں گا۔

(شواہد النبوۃ مترجم ص ۳۱۲ مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور)

امام زین العابدین کی اونٹنی تیز چلنے لگی

امام زین العابدین کی اونٹنی راہ میں سستی اور کاہلی کرنے لگی —— آپ نے اسے بٹھا دیا اور اسے تازیانہ اور عصا دکھا کر فرمایا —— تیز تیز چلو ورنہ اس تازیانے اور عصا سے تمہیں سزا دوں گا —— اونٹنی نے تیز چلنا شروع کر دیا اور اس کے بعد چلنے میں سستی سے کام نہ لیا۔ (شواہد النبوۃ ایضاً ص ۳۱۳)

آپ کی اونٹنی کی آہ وزاری

امام زین العابدین علیہ السلام کی ایک اونٹنی تھی، جو مکہ معظمہ جاتی تو آپ اس کے

Marfat.com

پالان (زین) کے آگے تازیانہ لٹکا دیتے اس وجہ سے تمام راستہ اسے مارنے کی ضرورت پیش نہ آتی —— یہاں تک کہ واپس آتی دفعہ بھی اسے مارنے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی۔

جب امام زین العابدین علیہ السلام نے وصال فرمایا تو وہ اونٹنی آپ کی قبر انور کے سرہانے آکر اپنی چھاتی زمین پر رکھ کر آہ وزاری کرتی تھی۔ حضرت امام باقر علیہ السلام نے آکر دیکھا تو فرمایا —— اٹھ اللہ تعالیٰ تجھے برکت عطا فرمائے —— وہ نہ اٹھی تو امام باقر علیہ السلام نے فرمایا —— اسے چھوڑ دو یہ جا رہی ہے —— اس کے بعد وہ تین دن زندہ رہی —— پھر اس نے جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

(شواہد النبوۃ امام عبدالرحمٰن جامی) مترجم ص ۳۱۴ مکتبہ نبویہ لاہور)

مکہ ومدینہ کے راستوں پر

امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ —— اپنی مشہور زمانہ کتاب ”حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء“ میں لکھتے ہیں کہ عمرو بن ثابت سے روایت ہے:

قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ لَا يَضْرِبُ بَعِيرَةً مِّنَ الْمَدِيْنَةِ اِلَى الْمَكَّةِ

فرماتے ہیں: کہ امام زین العابدین علی بن حسین (علیہم السلام) مدینہ اور مکہ کے راستوں میں اونٹ کو مارتے نہیں تھے۔

(حلیۃ الاولیاء (امام ابونعیم) ج ۳ ص ۱۳۳ مطبوعہ دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان سن اشاعت ۱۹۸۱ء)

ہاتھ چمٹ گئے

ایک دفعہ طواف کرتے ہوئے ایک عورت اور مرد کے ہاتھ حجر اسود کے ساتھ چمٹ گئے ہر چند کوشش کی گئی لیکن وہ چمٹے ہی رہے —— لوگوں نے رائے دی کہ ان کے ہاتھوں کو کاٹ دیا جائے —— اسی اثناء میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام وہاں

Marfat.com

آ نکلے ــــ اور انہیں دیکھ کر آگے تشریف لائے ــــ آپ نے اپنا ہاتھ مبارک ان کے ہاتھوں پر پھیرا تو ان دونوں کے ہاتھ چھوٹ گئے ــــ اور وہ وہاں سے چلے گئے ــــ

(شواہد النبوۃ ایضاً ص ۳۱۵)

ابن عمرو کے سوال پر جواباً ارشاد فرمایا

ابن عمرو سے مروی ہے کہ میں ایک دن علی بن حسین (امام زین العابدین) کے پاس گیا ــــ اور عرض کیا ــــ اللہ تعالیٰ آپ کو دوست رکھتے ــــ آپ نے کس حالت میں صبح کی ــــ امام زین العابدین نے فرمایا کہ میں اہل مصر میں سے کسی شیخ کو تمہاری طرح تصور نہیں کرتا کہ وہ نہ جانتا ہو کہ ہم نے کس حالت میں صبح کی ــــ اگر تمہیں معلوم نہیں ہے تو میں بتاتا ہوں کہ ہم نے صبح کیسے کی ــــ

اَصْبَحْنَا فِیْ قَوْمِنَا بِمَنْزِلَةِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فِیْ آلِ فِرْعَوْنَ اِذْ کَانُوْا ــــ یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاءَ هُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَاءَ هُمْ ــــ وَاَصْبَحَ شَیْخُنَا وَسَیِّدُنَا یُتَقَرَّبُ اِلٰی عُدُوِّنَا بِشَتْمِهٖ اَوْ سَبِّهٖ عَلَی الْمَنَابِرِ ــــ

ہم نے اپنی قوم میں اس طرح صبح کی ــــ جس طرح بنی اسرائیل نے فرعون والوں میں صبح کی ــــ جو ان کے بیٹوں کو ذبح کر دیا کرتے تھے ــــ اور عورتوں کو زندہ رہنے دیتے تھے ــــ ہمارے شیخ اور ہمارے سردار (علی و حسین) نے اس حالت میں صبح کی ــــ کہ منبروں پر گالیاں اور دشنام طرازی کر کے ہمارے دشمن کا قرب حاصل کیا جاتا ہے ــــ

(ابن سعد (ابو عبداللہ محمد بن سعد بصری متوفی ۲۳۰ھ)

Marfat.com

سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے آگے چل کر لکھتے ہیں کہ ابوجعفر آزاد کے غلام سلام سے مروی ہے کہ ہشام بن اسماعیل ـــــ امام زین العابدین اوران کے اہل بیت کواذیت وتکلیف دیا کرتا تھا ـــــ منبر پر آپ کے بارے میں نہایت غلیظ گفتگو کرتا تھا۔

جب ولید بن عبدالملک کو بادشاہ بنادیا گیا ـــــ تو ولید بن عبدالملک نے ہشام بن اسماعیل کومعزول کردیا اور حکم دیا کہ اسے لوگوں کے سامنے کھڑا کیا جائے (تاکہ لوگ اپنے اوپر ہونے والے مظالم بیان کریں)

حضرت امام زین العابدین کے صاحبزادے عبداللہ سے مروی ہے کہ جب ہشام بن اسماعیل کومعزول کردیا گیا ـــــ تو ہمارے بابا نے اس سے ان گالیوں کا جو وہ منبر پر چڑھ کر اہل بیت کو دیتا ـــــ کا انتقام لینے سے منع فرمادیا۔

پھر جب ہمارے والد امام زین العابدین نے ہم سب کو جمع کیا اور فرمایا ـــــ کہ یہ شخص معزول کردیا گیا ہے ـــــ اور اسے لوگوں کے لیے کھڑا کرنے کا حکم دیا گیا ہے ـــــ اور فرمایا ـــــ

فَلَا يَتَعَرَّضَنَّ لَهُ اَحَد مِّنكُمْ

لیکن تم میں سے کوئی شخص ہرگز مزاحمت نہ کرے۔

یعنی اپنے پر ہونے والی زیادتیوں کو بیان نہ کرنا اور کوئی سامنے نہ آئے اور بادشاہ کے سامنے کوئی شکوہ وشکایت نہ کرے۔

حضرت عبداللہ علیہ السلام نے عرض کیا ـــــ اے میرے والد گرامی یہ کیوں؟ خدا کی قسم اس کے لگائے ہوئے زخم کا داغ ہمارے نزدیک بہت برا ہے اور ہمیں بھی ایسے ہی کسی دن کی تلاش تھی ـــــ امام زین العابدین نے فرمایا:

Marfat.com

يَـا بُـنَـيَّ! نكِلُهُ اِلَى اللّٰهِ ـــــ فَـوَ اللّٰهِ مَـا عَرَّضَ لَهُ اَحَدٌ مِّنْ اٰلِ حُسَيْنٍ بِحَرْفٍ حَتّٰى تَصَرَّمَ اَمْرُهُ

اے میرے بیٹے! اس امر کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا (عبداللہ فرماتے ہیں) خدا کی قسم آل حسین علیہ السلام میں سے کسی شخص نے بھی اس پر کسی قسم کی کوئی حرف گیری نہیں کی ـــــ یہاں تک کہ اس کی حکومت پارہ پارہ ہوگئی

(ماخوذ از الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) ج ۵، ص ۲۲ تا ۲۲۱)

امام زین العابدین کے ارشادات

امام الائمہ ـــــ منار القانتین ـــــ سیّدنا امام زین العابدین علیہ السلام کے اقوال وارشادات کو اہل ایمان انوار نبوت کی کرنیں تصور کرتے ہیں ـــــ آپ کا ہر قول اپنے اندر حکمت کی ایک پوری کائنات بسائے ہوئے ہے ـــــ آپ کے اقوال فیضان نبوت کا نوری چشمہ ہے۔

جسم کا بیمار ہونا

امام محمد باقر علیہ السلام اپنے والد امام زین العابدین کا قول بیان فرماتے ہیں:

اِنَّ الْجَسَدَ اِذَا لَمْ يَمْرَضْ اَشِرَ وَلَا خَيْرَ فِيْ جَسَدٍ يَاْشُرُ ـــــ

بے شک جسم جب تک بیمار نہ ہو مغرور رہتا ہے اور مغرور جسم میں (کسی قسم کی) کوئی خیر و بھلائی نہیں ہوتی۔

(حلیۃ الاولیاء (امام ابونعیم) ج ۳، ص ۱۳۴ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

نخوت وغرور اور تکبر وخود بینی کے مارے ہوئے امام کے اس قول کے راز واسرار پر غور کریں ـــــ کبر وغرور کی تباہ کاریوں نے بڑے بڑے فرعونوں کو خاک چاٹنے پر مجبور کر دیا ہے ـــــ اور ذلت کی سخت اندھیری کوٹھریوں میں پھینک دیئے گئے ہیں، تاریک

Marfat.com

ترین زندانوں میں تڑپ رہے ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں —— لہٰذا تمام اہل دین اسلام کو چاہیے کہ تکبر کی مرض سے خود کو بچائیں —— بالخصوص مذہبی دنیا سے تعلق رکھنے والے ایسے جاہل جو اپنے آپ کو علماء کا سردار سمجھتے ہیں۔

منہ پھاڑ کر ہنسنے والے

جناب فضیل بن غزوان سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ مجھے امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ ضَحِكَ ضَحْكَةً مَجَّ مَجَّةً مِّنَ الْعِلْمِ

جو منہ پھاڑ کر یعنی بیہودہ قسم کا قہقہہ لگا کر ہنسے، اس نے علم کی ایک کلی (غرغرہ) کی اور اسے باہر پھینک دیا (یعنی جس نے ایسا کیا اس نے اپنے سے ایک کلی علم باہر نکال کر پھینک دیا) (حوالہ ایضاً)

اہل علم کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنی ہنسی کو مسکراہٹ تک محدود رکھیں —— راقم الحروف اہل علم کے آنگن کا جاروب کش ہے —— اس لیے مجھے اس بات کا پورا علم ہے —— کہ جب یہ ہنسی اڑانے پر آجائیں —— تو اس وقت تمسخر اور تضحیک کے مختلف پہلو نظر آتے ہیں —— خیال رہے تبسم میں حسن اور قہقہہ میں چہرہ کئی زاویوں میں تبدیل ہو جاتا ہے —— جو اہل علم کی مرتبت کے خلاف ہے۔

دوستوں کو گم کرنا

حضرت امام جعفر صادق اپنے والد امام محمد باقر سے روایت کرتے ہیں —— فرماتے ہیں کہ میرے والد امام زین العابدین کا ارشاد گرامی ہے۔

فَقْدُ الْاَحِبَّةِ غُرْبَةٌ —— وَكَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ

Marfat.com

تَحْسُنَ فِیْ لِوَائِعِ الْعُیُوْنِ عَلَانِیَتِیْ، وَتَقْبُحَ فِیْ خُفْیَاتِ الْعُیُوْنِ سَرِیْرَتِیْ ۔

اہل محبت اور چاہنے والے دوستوں کو کھو دینا (انتہائی) غربت ہے —— اور فرمایا کرتے تھے —— اے اللہ کریم! میں اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ میرے ظاہری اعمال خوشنما ہوں —— اور پوشیدہ اعمال بدنما ہوں —— (حوالہ ایضاً)

آج اس دور پرفتن میں زیادہ تر یہی امر دکھائی دیتا ہے —— کہ ہاتھ میں تسبیح —— زبان پر ورد —— تقریر میں سنت رسول کا درس —— بظاہر قرآن وحدیث پر عمل کرنے کی تلقین! —— ظاہری صورت مسحور کن —— اور پوشیدہ طور پر درندگی —— قتل وغارت گری اور نشہ آور اشیاء کا کاروبار —— ضمیر فروشی —— طاغوت اور طاغوتیوں سے دوستی —— اور اہل ایمان سے دشمنی —— اور بارود سازی —— چند ماہ کے بچوں سے لے کر بوڑھی عورتوں کا قتل —— قبریں کھود کر ان کے اندر سے وفات پانے والے اہل ایمان کے جسد خاکی کو نکال کر درختوں پر لٹکا دینا، مسلمانوں کو کافر ومشرک گرداننا اور کافروں سے دوستی کرنا —— اور اہل دول کے تلوے چاٹنا —— اور مسلمانوں کے معصوم بچوں کو اغواء کر کے بیچنا —— یا پھر تاوان کی بڑی بڑی رقوم ہتھیانا اور پھر منبر رسول پر کھڑے ہو کر جوش میں ہوش کا ستیاناس کرتے ہوئے —— بے ہنگم انداز میں چنگھاڑ مار کر یہ کہنا —— کہ

نافذ کرو جہاں میں شریعت رسول کی

ایک طرحی مشاعرہ میں مندرجہ بالا مصرعہ بطور طرح لکھا گیا تھا —— اس پر کسی

Marfat.com

شاعر نے گرہ لگاتے ہوئے کہا تھا ؎

باغی رسولِ پاک کے کہتے ہیں آج کل
''نافذ کرو جہاں میں شریعت رسول کی''

ایک اور شاعر نے جوش میں آکر گرہ لگائی ؎

پہلے دلوں کو صاف کرو اور پھر کہو!
''نافذ کرو جہاں میں شریعت رسول کی''

تیسرے شاعر نے جب طرح مصرعہ پر گرہ لگائی ——— تو صدر محفل نے مشاعرہ ختم کر دیا ——— اور فرمایا تمہارے اشعار میں تم نہیں کوئی اور بول رہا ہے ——— تیسرے نمبر پر آنے والے شاعر نے کہا تھا اور سچ کہا تھا ؎

ظلم و ستم کے بانیوں کی ہے زبان پر
''نافذ کرو جہاں میں شریعت رسول کی''

اور دوسری طرف کی بعض شخصیات کے بعض اقدامات کو مستحسن اور پسندیدہ نہیں کہا جاسکتا ——— گلے میں مالا اور پاؤں میں گھنگھرو ——— چہرے پر جہالت ——— آنکھوں میں شرارت، یہ کون ہیں جی! ——— جواب ملتا ہے یہ بہت پہنچے ہوئے پیر فقیر ہیں ——— اور ٹی وی پر اشتہار چل رہا ہوتا ہے کہ یہ موتیوں والی سرکار ہے ——— ان کے پاس ہر دکھ درد کی دوا ہے ——— ان سرکار کو نماز آتی ہے؟ ——— غسل کے فرائض سے واقف ہیں؟ وضو کا طریقہ آتا ہے؟ ——— ہرگز نہیں ——— بس یہ پہنچے ہوئے ہیں اس قسم کے نام نہاد پیروں نے اسلامی ضوابط کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دی ہیں ——— اور کوئی پوچھنے والا نہیں ——— اور نادان لوگ اس قسم کے بہروپیوں کو اہل سنت کے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں ——— اس قسم کے ملنگ اہل سنت سے خارج ہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

خروج سے تم شہید ہو جاؤ گے ـــــ اور سولی چڑھائے جاؤ گے ـــــ اور فرمایا ـــــ

اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ لَا يَخْرُجُ اَحَدٌ مِّنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ قَبْلَ خُرُوْجِ السُّفْيَانِيْ اِلَّا قُتِلَ فَكَانَ كَمَا قَالَ ـــــ

کیا تم نہیں جانتے؟ کہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کی اولاد میں سے جو بھی سفیانی خروج سے پہلے خروج کرے گا وہ شہید ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جو امام زین العابدین نے فرمایا تھا ـــــ

(نور الابصار ص ۳۴۰ سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

امام زید علیہ السلام

امام زید ـــــ حضرت امام زین العابدین کے صاحبزادے تھے ـــــ نہایت بہادر ـــــ عابد وزاہد ـــــ اور بہت بڑے بزرگ ـــــ اور بہت بڑے صاحب علم تھے۔

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ـــــ میں نے اس زمانہ میں ان سے بڑا فقیہہ ـــــ اور نہ ہی ان سے بڑا عالم ـــــ اور نہ ہی ان سے بڑا حاضر جواب اور سحر بیان دیکھا ہے ـــــ اس زمانہ میں آپ کا کوئی مقابل نہ تھا۔

آپ نے ظالم ترین اور عیاش حکمرانوں کے خلاف خروج کیا اور کچھ لوگ آپ کا ساتھ چھوڑ گئے ـــــ دوران جنگ آپ کی پیشانی کی بائیں جانب تیر لگا جو آپ کے دماغ تک پہنچ گیا ـــــ آپ کو آپ کے گھر لے جایا گیا ـــــ اور طبیب کو بلایا گیا ـــــ طبیب نے تیر کو کھینچا تو آپ کو سخت تکلیف ہوئی ـــــ اور ماہ صفر کی دوسری رات ۱۲۲ھ میں جام شہادت نوش فرمایا۔

آپ کو آپ کے ساتھیوں نے دفنا دیا ـــــ ایک بد بخت سندی غلام نے سیدی زید

Marfat.com

کو دفن کرتے ہوئے دیکھا تھا —— اور اس بدانجام نے یوسف بن عمر ثقفی، حاکم عراق کو ان کا مدفن بتایا۔ ''یعنی قبر کی جگہ بتا دی'' —— جب آپ کے ساتھی دفن کر کے چلے گئے —— تو اس نے آپ کو قبر سے نکالا اور آپ کے سر مبارک کو جسم سے کاٹ کر ہشام بن عبدالملک کے پاس بھیجا۔

فَدَفَعَ لِمَنْ وَصَلَ بِهٖ عَشْرَةَ اٰلافِ دِرْهَمٍ، وَنَصَبَهٗ عَلٰی بَابِ دِمَشْقٍ

(ہشام بن عبدالملک نے) سر مبارک لانے والے کو دس ہزار بطور انعام دیئے اور سر مبارک کو دمشق کے دروازے پر لٹکا دیا ——

پھر اسے مدینہ منورہ بھیج دیا —— وہاں سے سر مبارک کو مصر پہنچا دیا۔

حضرت سیّدنا زید علیہ السلام کے جسم شریف کو یوسف بن عمر ثقفی نے کوڑا کرکٹ کے پھینکنے کی جگہ سولی پر لٹکا دیا —— اور اس پر محافظ کھڑے کر دیئے —— یہاں تک کہ ہشام بدانجام مر گیا —— اور اس کے مرنے کے بعد سلطنت کی عنان ولید کے ہاتھ لگی —— تو اس نے یوسف بن عمر کو حکم دیا:

اَنْ اَنْزِلْ زَيْدًا وَاَحْرِقْهُ بِالنَّارِ فَاَنْزَلَهٗ وَاَحْرَقَهٗ وَذَرٰی رَمَادَهٗ فِی الرِّيْحِ ——

کہ زید کو سولی سے اتار کر آگ میں جلا دو! اس نے جسم کو اتار کر جلا دیا اور اس کی راکھ ہوا میں اڑا دی۔

چار سال تک

علامہ شبلنجی نے ابن عساکر کے حوالے سے لکھا ہے —— کہ سیّدنا زید بن زین

Marfat.com

العابدین علیہما السلام کو ۱۲۱ھ میں ننگا سولی پر لٹکایا گیا۔

اَنَّ الْعَنْکَبُوْتَ نَسَجَتْ عَلٰی عَوْرَةِ زَیْدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ ——

تو مکڑی نے حضرت زید بن علی بن حسین (علیہم السلام) کی شرمگاہ پر جالا تن دیا۔

ستون قبلہ کی طرف پھر گیا

''نور الابصار'' میں ''ابن عساکر'' کے حوالے سے لکھا ہے —— آپ کو چار سال تک سولی پر لٹکائے رکھا۔

وَکَانُوْا وَجْھُوْہُ لِغَیْرِ الْقِبْلَةِ فَدَارَتْ خَشْبَتَہٗ اِلَی الْقِبْلَةِ، ثُمَّ اَحْرَقُوْا خَشْبَتَہٗ وَجَسَدَہٗ ——

اور انہوں نے سیّدنا زید کا چہرہ جو قبلہ کی طرف تھا کہ قبلہ سے ہٹا کر دوسری طرف کیا تو ستون (جس کے ساتھ آپ کو لٹکایا گیا تھا) قبلہ کی طرف پھر گیا —— پھر انہوں نے ستون اور آپ کے جسم کو جلا دیا (اور راکھ ہوا میں اڑا دی)۔ (ماخوذ از نور الابصار ص ۶۱ء تا ۶۲ء مطبوعہ دار المعرفتہ)

امام زین العابدین کے پوتے سے روایت ہے

حضرت سیّدنا عبداللہ بن حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ''علیہم السلام'' سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ''حسین بن زین العابدین'' کو یہ کہتے ہوئے سنا:

اَللّٰھُمَّ اَنَّ ھِشَامًا رَضِیَ بِصَلَبِ زَیْدٍ فَاسْلُبْہُ مُلْکَہٗ ۔

Marfat.com

اے اللہ! ہشام زید کو سولی دینے سے راضی ہوگیا——تو اس سے ملک چھین لے——

یوسف بن عمر کے لیے دعا

امام زین العابدین کے بیٹے حسین نے یوسف بن عمر ''جس نے سیّدنا زید کو آگ میں جلایا تھا'' کے لیے ان الفاظ میں بددعا کی۔

اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ مَنْ لَّا يَرْحَمُهُ ۔

''اے اللہ! (یوسف بن عمر نے زید کو جلایا ہے) تو اس پر اس شخص کو مسلط فرما جو اس پر رحم نہ کرے''۔

آپ بارگاہ خداوندی میں عرض کرتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ وَاَحْرِقْ هِشَامًا فِيْ حَيَاتِهٖ اِنْ شِئْتَ وَاِلَّا فَاَحْرِقْهُ بَعْدَ مَوْتِهٖ——

اے اللہ! اگر تو چاہے تو ہشام کو زندہ آگ میں جلا دے ورنہ اس کے مرنے کے بعد اس کو آگ میں جلا——

(خیال رہے کہ امام زین العابدین کے دو بیٹوں کا نام حسین ہے۔ ایک حسین الاکبر——اور دوسرے حسین الاصغر)

سیّدنا عبداللہ بن حسین بن امام زین العابدین فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! میں نے ہشام کو جلا ہوا دیکھا——جب کہ بنوعباس نے دمشق پر قبضہ کیا——اور دمشق کے ہر دروازے پر یوسف بن عمر کے جسم کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے۔

حضرت کی شہادت کے بعد بنوامیہ سے ملک کی حکومت نکل کر بنوعباس کے ہاتھوں

Marfat.com

میں آ گئی۔ (نورالابصار ص۲۶۲)

سفیانی کون؟

امام زین العابدین علیہ السلام کا حضرت زید کو یہ فرمانا کہ سیّدہ النساء العالمین خاتون جنت کی اولاد میں سے جو بھی سفیانی کے خروج سے پہلے خروج کرے گا وہ شہید ہو جائے گا —— وہ سفیانی کون ہے؟

سفیانی سے متعلق —— ''مشکوٰۃ کی شرح ''مظاہر حق'' میں یہ روایت بیان کی گئی ہے کہ —— سفیانی نسلی طور پر —— خالد بن یزید لعین بن معاویہ بن ابی سفیان بن حرب بن امیہ کی پشت سے ہوگا —— وہ بڑے سر —— چیچک زدہ چہرے والا ہوگا —— اس کی آنکھ میں ایک سفید دھبہ ہوگا —— وہ دمشق کی طرف اس کا ظہور ہوگا —— اس کے تابعداروں کی جماعت زیادہ تر قبیلہ کلب سے تعلق رکھنے والے لوگوں پر مشتمل ہوگی۔ لوگوں کا خون بہانا اس کی خاص عادت ہوگی —— یہاں تک کہ وہ حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کر کے بچوں کو ہلاک کر دیا کرے گا۔

وہ جب امام مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کی خبر سنے گا تو وہ ان سے جنگ کرنے کے لیے ایک لشکر بھیجے گا —— اور وہ لشکر شکست کھا جائے گا —— اس کے بعد وہ سفیانی بذات خود ایک لشکر لے کر حضرت امام مہدی علیہ السلام کے مقابلہ کے لیے چلے گا —— لیکن وہ مقام بیداء پر پہنچ کر اپنے لشکر والوں کے ساتھ زمین میں دھنس جائے گا —— اور کوئی بھی شخص زندہ نہیں بچے گا —— صرف ایک وہ شخص بچ جائے گا جو حضرت امام مہدی کو سفیانی اور اس کے لشکر کے عبرتناک حشر کی خبر پہنچائے گا ——

(مظاہر حق شرح مشکوٰۃ شریف جدید ایڈیشن ج ۵ ص ۹ سن اشاعت ۲۰۱۰ء دارالاشاعت کراچی)

Marfat.com

(۲) ظہور مہدی (تالیف جناب ابوعبداللہ آصف مجید نقشبندی، ص ۸۲ مطبوعہ مکتبہ الحسن حق سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

خیال رہے کہ امام مہدی علیہ السلام —— اور سفیانی شیطان کی پوری تفصیل امام مہدی کے باب میں آئے گی۔

امام سجاد کا حسن خلق

علامہ سیّد مومن بن حسن شبلنجی رحمتہ اللہ علیہ نے ''دار الاصداف'' کے حوالے سے بیان کیا ہے —— کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ایک روز مسجد سے باہر تشریف لائے تو آپ کو ایک شخص ملا اور اس نے آپ کو گالیاں دیں اور نہایت گستاخانہ انداز میں برا بھلا کہا آپ کے غلام اور قریبی بھائی نے انتقام لینے کا ارادہ کیا —— تو آپ نے ان کو منع فرمایا —— خود اس شخص کے پاس تشریف لے گئے —— اور فرمایا ہمارے حالات تم سے زیادہ پوشیدہ نہیں —— اگر کوئی حاجت درپیش ہے تو ہم تمہاری مدد کو تیار ہیں —— وہ شخص شرمندہ ہو گیا —— امام زین العابدین نے کمبل اور پانچ ہزار درہم دیئے، اس شخص نے کہا۔

اَشْھَدُ اَنَّکَ مِنْ اَوْلَادِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمْ۔

میں اس چیز کا گواہ ہوں کہ آپ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد ہیں ——

(نور الابصار ص ۳۳۰)

بے وفاؤں سے بھی سجاد وفا کرتے ہیں
دشمن جاں کو بھی ''سردار'' عطا کرتے ہیں

(خضر)

Marfat.com

خطبہ امام زین العابدین

نوٹ: خطبہ سجاد—— کتاب ''آلِ رسول'' —— کی جلد نمبر چار کے صفحات پر موجود ہے—— جسے علامہ حسین کاشفی حنفی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''روضۃ الشہداء'' میں نقل کیا ہے—— چونکہ کاشفی بہت عظیم خطیب تھے انہوں نے اپنے خطیبانہ انداز کے تحت—— امام زین العابدین کا خطبہ تحریر فرمایا ہے—— اور وہ خطبہ مختصر ہے—— اور انداز بھی خطیبانہ ہے اس لیے علماء اور خطباء کے علاوہ عام لوگوں کے لیے ذرا دقیق ہے۔

اس مقام پر جو خطبہ امام زین العابدین لکھنے جا رہا ہوں—— یہ امام ابوالموید موفق بن احمد مکی—— اخطب خوارزم رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب ''مقتل الحسین'' سے لیا ہے، جو قارئین کے دلوں کو ہلا کر رکھ دے گا—— اور رقت کی بے مثال دولت میسر آئے گی——

خیال رہے کہ اس میں کچھ عربی کی عبارات بھی ہوں گی جو دلوں میں ایک درد کا عالم طاری کر دینے والی ہیں—— علامہ موفق خوازمی کی تحریر میں دردانگیزیاں اور سوز و گداز کی ایک پوری کائنات آباد ہے—— خطیبان اسلام اگر تھوڑی سی محنت کر کے عربی عبارات کو یاد کر لیں تو ان کی تقریروں میں ایسا رنگ پیدا ہوگا جو پتھریلے دلوں میں رقت پیدا کر دے گا اور غم حسین میں رونے والوں کو شفاعت رسول نصیب ہوگی۔ انشاءاللہ!——

یزید کا پچھتانا

یزید لعین کے نہاں خانوں میں یہ شیطنت گردش کر رہی تھی—— کہ خاندان رسول

Marfat.com

خدا پر تیغ زنی کرنے کے بعد لوگوں کے قلوب واذہان پر میرا رعب ودبدبہ چھا جائے گا ـــــ اور میں آرام سے عیاشیوں کی دنیا آباد کرسکوں اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہوگا۔

لیکن یہ اس کی مئے خواری کا خمار بہت جلد اتر گیا ـــــ کہ لوگوں کی جبینوں پر نفرت کی سلوٹیں دیکھ کر سوچنے پر مجبور ہوگیا ـــــ ''حالانکہ اس میں سوچنے، سمجھنے کی صلاحیت نہ ہونے کے برابر تھی''۔

اس لعین دوجہاں نے اپنے قریبی ظامان سے پوچھا کہ اب کیا کیا جائے باہم مشاورت سے یہ فیصلہ کیا کہ ان کو جلد از جلد مدینہ منورہ بھیج دیا جائے اور قیدیوں کی رہائی کا حکم دے دیا۔

پھر امام زین العابدین علیہ السلام کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ اب کوئی اور چیز چاہیے تو بیان کرو ـــــ آپ نے اپنے باپ کا قاتل مانگا ـــــ یزید اس مطالبہ سے پریشان ہوا اور کوئی فیصلہ نہ کرسکا ـــــ اور دوسرا مطالبہ یہ تھا کہ ہمیں مدینہ منورہ واپس جانے دیا جائے تاکہ میں اپنے نانا کریم کے سجادہ پر بیٹھ کر عبادت وریاضت میں مصروف ہوجاؤں اور تیسرا مطالبہ یہ تھا ـــــ کہ کل جمعہ شریف ہے اور مجھے دمشق کی جامع مسجد میں جمعہ کا خطبہ دینے کی اجازت دی جائے ـــــ یزید نے یہ دونوں باتوں کی حامی بھرلی ـــــ لیکن جمعہ کے خطبہ کا وعدہ کرکے پچھتانے لگا ـــــ اور خاندانی روایت کے مطابق اس امر سے پھر گیا ـــــ چنانچہ اس نے ایک چرب زبان، چاپلوس ـــــ اور خوشامدی قسم کے ایک شامی خطیب کو خطبہ کا حکم دیا ـــــ وہ منبر پر چڑھ گیا ـــــ اور علی کریم اور امام حسین کا سرسری ذکر کرنے کے بعد ـــــ معاویہ ویزید کی تعریف میں بہت زیادہ مبالغہ سے کام لیتے ہوئے زمین وآسمان کے قلابے ملا دیئے۔

Marfat.com

امام زین العابدین نے یہ سن کر خطیب کو آواز دی —— کہ تجھ پر ہلاکت ہو —— اے خطیب! تو نے مخلوق کی خوشنودی کے بدلے خالق اکبر کی ناراضگی خرید لی —— اور اپنا ٹھکانا دوزخ کی آگ میں بنالیا ——

پھر آپ نے فرمایا —— اے یزید! تو مجھے اجازت دے کہ میں اس لکڑی کے منبر پر چڑھ کر ایسے کلمات سے کلام کروں جس میں خدا تعالیٰ کی رضا ہو —— اور ان بیٹھنے والوں کے لیے اجر وثواب ہو —— یزید نے انکار کر دیا —— لوگوں نے کہا —— اے بادشاہ! —— اس نوجوان کو اجازت دیجئے تاکہ یہ منبر پر تشریف فرما ہو —— تاکہ ہم بھی کچھ سنیں! —— یزید نے کہا اگر یہ منبر پر چڑھ گیا تو اس وقت تک منبر سے نیچے نہیں اترے گا جب تک میری اور آل ابی سفیان کی درگت نہ بنا لے —— اور یاد رکھو! یہ اہل بیت سے ہے —— فصاحت وبلاغت اور علمی وراثت ان کو بطور گھٹی ملی ہے —— لوگ یزید کی اس بات کے باوجود اصرار کرنے لگے کہ اس نوجوان کو وقت دیا جائے —— یہاں تک کہ یزید نے آپ کو منبر پر جانے کی اجازت دے دی اور آپ نے پروردگار عالم کی حمد وثناء بیان کی —— اور پھر آپ نے ایک ایسا خطبہ دیا جس سے آنکھیں اشکبار ہوگئیں، اور دل ڈر گئے، اور آپ نے ارشاد فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ! أُعْطِينَا سِتًّا، وَفُضِّلْنَا بِسَبْعٍ: أُعْطِينَا الْعِلْمَ وَالْحِلْمَ وَالسَّمَاحَةَ وَالْفَصَاحَةَ وَالشُّجَاعَةَ —— وَالْمَحَبَّةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ.

اے لوگو! ہم (اہل بیت) کو چھ چیزیں عطا کی گئی ہیں، اور سات چیزوں کے باعث فضیلت ملی ہے —— ہمیں علم اور بردباری عطا ہوئی، ہمیں

Marfat.com

فیاضی، فصاحت اور شجاعت ملی ــــ اور مومنوں کے دلوں میں ''ہماری'' محبت ڈالی گئی ــــ

(اور پھر فرمایا ــــ اے لوگو!)

وَفُضِّلْنَا بِاَنَّ النَّبِیَّ الْمُخْتَارَ مُحَمَّدًا ــــ وَمِنَّا الصِّدِّیْقُ ــــ وَمِنَّا الطَّیَّارُ ــــ وَمِنَّا اَسَدُ اللّٰہِ وَاَسَدُ الرَّسُوْلِ ــــ وَمِنَّا سَیِّدَۃُ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ فَاطِمَۃُ الْبَتُوْلُ ــــ وَمِنَّا سِبْطَا ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَسَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ــــ

(ہم اہل بیت) کو اس طرح فضیلت دی گئی ــــ کہ ہم میں نبی مختار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور ہم سے صدیق (مراد علی علیہ السلام) اور ہم سے جعفر طیار ــــ اور ہم میں اللہ تعالیٰ اور رسول کریم کا شیر تشریف فرما ہیں ــــ اور ہم سے تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار فاطمہؑ بتول ہیں ــــ اور ہم سے اس امت کے دو سبطین (حسن وحسین) ہیں ــــ اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں ــــ

سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں ــــ سنو! جس نے مجھے پہچان لیا، البتہ اس نے مجھے پہچان لیا ــــ اور جس نے نہیں پہچانا ــــ تو میں اسکو اپنے حسب ونسب کے بارے میں خبردار کرتا ہوں ــــ سنو!

اَنَا اِبْنُ مَکَّۃَ وَمِنٰی ــــ اَنَا اِبْنُ زَمْزَمَ وَالصَّفَا اَنَا اِبْنُ مَنْ حَمَلَ الزَّکَاۃَ بِاَطْرَافِ الرِّدَاءِ ۔اَنَا اِبْنُ خَیْرِ مَنْ اِئْتَزَرَ وَارْتَدٰی ــــ

Marfat.com

اَنَا اِبْنُ خَیْرِ مَّنْ اِنْتَعَلَ وَاحْتَفٰی ــــ اَنَا اِبْنُ خَیْرِ مَّنْ طَافَ وَ سَعٰی ــــ اَنَا اِبْنُ خَیْرِ مَّنْ حَجَّ وَلَبّٰی ــــ اَنَا اِبْنُ مَنْ حَمَلَ عَلَی الْبُرَاقِ فِی الْھَوَاءِ ــــ وَاَنَا اِبْنَ مَنْ اُسْرِیَ بِہٖ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی ــــ فَسُبْحَانَ مَنْ اَسْرٰی ــــ اَنَا اِبْنُ مَنْ بَلَغَ بِہٖ جِبْرَائِیْلُ اِلٰی سِدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی ــــ اَنَا اِبْنُ مَنْ دَنَا فَتَدَلّٰی، فَکَانَ مِنْ رَّبِّہٖ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ــــ اَنَا اِبْنُ مَنْ صَلّٰی بِمَلَائِکَۃِ السَّمَآءِ ــــ اَنَا اِبْنُ مَنْ اَوْحٰی اِلَیْہِ الْجَلِیْلُ مَا اَوْحٰی ــــ

میں مکۃ المکرّمہ اور منیٰ کا بیٹا ہوں ــــ میں زمزم اور صفا کا بیٹا ہوں ــــ میں اس کا بیٹا ہوں جس نے تمام اطراف سے زکوٰۃ کو جمع فرمایا ــــ میں اس خیر کا بیٹا ہوں جس نے ازار شریف (تہبند) باندھا اور تلوار لٹکائی ــــ میں اس خیر کا بیٹا ہوں جس نے نعلین مقدس بھی پہنیں اور ننگے پاؤں بھی رہے ــــ میں طواف اور سعی کرنے والوں میں سے بہترین ہستی کا بیٹا ہوں ــــ میں حج کرنے والوں اور تلبیہ کہنے والوں میں سے افضل ترین ہستی کا بیٹا ہوں ــــ میں اس ہستی کا بیٹا ہوں جسے ہوا میں براق پر سوار کیا گیا ــــ میں اس کا بیٹا ہوں جسے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک رات کو سیر کرائی گئی ــــ میں اس عظیم ترین ہستی کا بیٹا ہوں جس کے ساتھ جبرئیل علیہ السلام (صرف) سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے ــــ میں اس شخصیت کا بیٹا ہوں (جس سے متعلق قرآن مجید میں ہے)

Marfat.com

(دَنَا فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی) (پارہ ۲۷ سورۃ نجم آیت ۸،۹)

ترجمہ: وہ نزدیک ہوا اور بہت قریب ہوا تو وہ دو کمان یا اس سے کم فاصلے پر تھا —— میرے شیخ کریم علم شریعت وطریقت کے امیر المومنین خواجہ محمد قمر الدین علیہ السلام کے نزدیک ''قوسین'' ابرو کے دو کناروں کا نام ہے)

میں اس ''رسول'' کا بیٹا ہوں جس پر آسمانی فرشتے درود بھیجتے ہیں —— میں اس کا بیٹا ہوں جس کی طرف خدائے جلیل کی وحی آئی، جو بھی وہ وحی فرمائے۔

''اس کے بعد امام زین العابدین نے فرمایا —— سنو!''

اَنَا ابْنُ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی —— اَنَا ابْنُ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی —— اَنَا ابْنُ مَنْ ضَرَبَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ بِسَیْفَتَیْنِ وَطَعَنَ بِرُمْحَیْنِ، وَھَاجَرَا لْھِجْرَتَیْنِ وَبَایَعَ الْبَیْعَتَیْنِ، وَصَلَّی الْقِبْلَتَیْنِ، وَقَاتَلَ بِبَدْرٍ وَّحُنَیْنٍ وَلَمْ یَکْفُرْ بِاللّٰہِ طُرْفَۃَ عَیْنٍ ——

میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا ہوں —— میں علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا بیٹا ہوں —— میں اس کا بیٹا ہوں جس نے رسول کریم کے سامنے دو تلواروں اور دو نیزوں کے ساتھ جنگ کی اور دو ہجرتیں کیں —— اور دو بیعتیں کیں، میں اس کا بیٹا ہوں جس نے دو قبلوں کی طرف نماز ادا کی —— اور بدو حنین میں قتال کیا (یعنی اپنے تلوار کے جوہر دکھائے) اور پلک جھپکنے کے برابر بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر نہیں کیا:

Marfat.com

اَنَا اِبْنُ صَالِحِ الْمُؤْمِنِيْنَ — میں صالح مومنین کا بیٹا ہوں۔

وَوَارِثُ النَّبِيِّيْنَ — اور — میں نبیوں کے وارث کا بیٹا ہوں۔

وَقَامِعُ الْمُلْحِدِيْنَ — اور — میں ملحدوں کو ذلیل و خوار کرنے والے کا بیٹا ہوں۔

يَعْسُوْبُ الْمُسْلِمِيْنَ — اور — میں مسلمانوں کے سردار کا بیٹا ہوں۔

نُوْرُ الْمُجَاهِدِيْنَ — اور — میں مجاہدوں کے نور کا بیٹا ہوں۔

زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ — اور — میں عابدوں کی زینت کا بیٹا ہوں۔

تَاجُ الْبَكَّائِيْنَ — اور — میں گریہ زاری کرنے والوں کے تاج کا بیٹا ہوں۔

اَصْبَرُ الصَّابِرِيْنَ — اور — اور میں صبر کرنے والوں میں سب سے زیادہ صبر کرنے والے کا بیٹا ہوں۔

اَفْضَلُ الْقَائِمِيْنَ مِنْ آلِ يٰسِيْنَ — اور آل یاسین کے قیام کرنے والوں میں سب سے افضل ترین ہستی کا بیٹا ہوں۔

رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ — میں رب العالمین کے رسول کا بیٹا ہوں

اَنَا ابْنُ الْمُؤَيَّدِ بِجِبْرَائِيْلَ الْمَنْصُوْرِ بِمِيْكَائِيْلَ — میں اس عظیم ترین ہستی کا بیٹا ہوں جس کی جبرائیل کے ذریعے سے تائید ہوئی اور میکائیل کے ذریعے مدد ہوئی

اَنَا ابْنُ الْمُحَامِیْ عَنْ حَرَمِ الْمُسْلِمِيْنَ — میں مسلمانوں کی آبرو کے محافظ کا بیٹا ہوں۔

وَقَاتِلِ النَّاكِثِيْنَ — میں بیٹا ہوں اس ہستی کا جس نے عہد و پیمان توڑنے والوں کو قتل کیا۔

Marfat.com

وَالْقَاسِطِیْنَ —— اور حق سے تجاوز کرنے والوں کو قتل کیا۔

وَالْمَارِقِیْنَ اور دین سے نکل جانے والوں کو قتل کیا۔

وَالْمُجَاهِدِ اَعْدَاءَ هُ النَّاصِبِیْنَ اور اپنے ناصبی دشمنوں سے جہاد کرنے والے کا بیٹا ہوں۔

وَاَفْخَرِ مَنْ مَّشٰی مِنْ قُرَیْشٍ اَجْمَعِیْنَ اور زمین پر چلنے والے تمام قریش میں سے قابل فخر ہستی کا بیٹا ہوں۔

وَاَوَّلِ مَنْ اَجَابَ وَاسْتَجَابَ لِلّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ میں بیٹا ہوں مومنوں میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کو پکارنے والے اور پکار کو قبول کرنے والے کا بیٹا ہوں۔

وَاَقْدَمِ السَّابِقِیْنَ میں سبقت کرنے والوں میں مقدم کا بیٹا ہوں!

وَقَاصِمِ الْمُعْتَدِیْنَ وَمُبِیْرِ الْمُشْرِقِیْنَ وَسَهْمٍ مَنْ مَرَامِی اللّٰهِ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ میں حد سے بڑھنے والوں اور مشرکوں کو ہلاک کرنے والے کا بیٹا ہوں —— اور اس کا بیٹا ہوں جو منافقین پر چلتا ہوا تیر ہے ——

وَلِسَانِ حِکْمَةِ الْعَابِدِیْنَ نَاصِرِ دِیْنِ اللّٰهِ میں اس شخصیت کا بیٹا ہوں جو عابدوں کی حکمت و دانائی کی زبان میں اللہ تعالیٰ کے دین کا مددگار ہے۔

وَوَلِیِّ اَمْرِ اللّٰهِ — وَبُسْتَانِ حِکْمَةِ اللّٰهِ — وَعَیْبَةِ عِلْمِ اللّٰهِ[1] میں اس کا بیٹا ہوں جو اللہ کے علم کا ولی اور اللہ تعالیٰ کی حکمت کا باغ اور اللہ تعالیٰ کے علم کا صندوق ہے۔

---

(۱) عیبۃ: عیبہ چمڑے کی زنبیل، کپڑوں کو محفوظ رکھنے کا صندوق، قیمتی اشیاء رکھنے کی جگہ، راز و اسرار کی جگہ کو کہتے ہیں —— زنبیل تھیلے کو کہتے ہیں جس میں کئی قسم کے خانے بنے ہوتے ہیں۔

Marfat.com

سَمْحٍ سَخِیٍّ بُهْلُوْلٍ — میں اس کا بیٹا ہوں جو سخاوت میں فیاض ہے، عمدہ ترین

زَکِیٍّ ابطحی رضی — صفات کا حامل سردار اور مکہ کی پاکیزہ سرزمین پر بہترین نشوونما

مَرْضِیٍّ — پانے والا ہے۔ اللہ اس پر راضی اور وہ اللہ پر راضی ہے۔

مِقْدَامٍ هُمَّامٍ — بہت اقدام کرنے والا، باہمت بادشاہ۔

صَابِرٍ صَوَّامٍ — میں بیٹا ہوں بہت زیادہ روزے رکھنے والے صابر کا۔

مُهَذَّبٍ قَوَّامٍ — تہذیب و تمدن میں معتدل —— میں شجاعت کے گہرے سمندر کا بیٹا ہوں (میں اس کا بیٹا ہوں جو)

قَاطِعِ الْاَصْلَابِ[1] — اصلاب کو قطع کرنے والا ہے۔

ومفرق الاحزاب — (حق و باطل کے) گروہوں میں تفریق کرنے والے، کا بیٹا ہوں۔

اَرْبَطِهِمْ جنانًا — مخفی معاملات میں دل کو مضبوط رکھنے والے کا بیٹا ہوں۔

وَاَطْبَقِهِمْ عِنَانًا — خودداری کو ڈھانپنے والے کا بیٹا ہوں۔

وَاَجْرَأهِمْ لِسَانًا — میں اس کا بیٹا ہوں جو زبان کا پکا ہے

(سنو میں اس شخصیت کا بیٹا ہوں جو)

وَاَمْضَاهُمْ عَزِيْمَةً — کلام کے پورا کرنے میں ارادے کا پختہ ہے۔

وَاَشَدِّهُمْ شَكِيْمَةً — ظلم کے طرفداروں پر شدت کرنے والا

اَسَدٍ بَاسِلٍ — تیوری چڑھا کر حملہ کرنے والا شیر ہے۔

---

(۱) اصلاب، صلب کی جمع ہے —— اور صلب ریڑھ کی ہڈی کے اس حصہ کو کہتے ہیں جس میں اولاد کا جوہر ہوتا ہے —— یعنی امام سجاد کے فرمان کا یہی مفہوم ہو سکتا ہے کہ میں تیغ ولایت سے اولاد کا جوہر اولاد کو کفر کی اصلاب قطع کرنے والے کا بیٹا ہوں۔

Marfat.com

وَغَيْثٍ هَاطِلٍ — اور وہ بارش! جس سے کھیتیاں گھنی اور سرسبز وشاداب ہو جائیں ——

وَيَطْحَنُهُمْ فِي الْحُرُوْبِ
اِذَا ازْدَلَفَتِ الْاَسِنَّةُ
وَقَرُبَتِ الْاَعِنَّةُ
طَحْنَ الرَّحٰي — جنگوں میں (اپنے دشمن کو) ہلاک کرتا ہے جب لشکر گتھم گتھا ہوں —— اور ان کی قربت سے بے خبر! (یعنی وہ اللہ کا شیر اتنی تیزی کے ساتھ دشمن پر جھپٹتا ہے کہ ان کو خبر تک نہیں ہوتی)

وَيَذْرُوْهُمْ ذَرْوَ الرِّيْحِ الْهَشِيْمِ — (وہ دشمن کو شجاعت کی) چکی میں ایسا پیستا ہے کہ ان کو ہلکی سی ہوا بھی اڑا کر لے جائے۔

لَيْثُ الْحِجَازِ — وہ حجاز مقدس کا شیر ہے۔

وَصَاحِبُ الْاِعْجَازِ — اور صاحب اعجاز وکرامات ہے۔

وَكَبْشُ الْعِرَاقِ — اور عراق کا سردار ہے۔

اَلْاِمَامِ بِالنَّصِّ وَالْاِسْتِحْقَاقِ — میں بیٹا ہوں دلائل واستحقاق کے امام کا۔

مَكِّيٌّ، مَدَنِيٌّ، اَبْطَحِيٍّ، تِهَامِيٍّ خَيْفِيٍّ، عَقَبِيٍّ، بَدْرِيٍّ، اُحُدِيٍّ، شَجَرِيٍّ، مُهَاجِرِيٍّ مِنَ الْعَرَبِ سَيِّدُهَا — مکی، مدنی، ابطحی، تہامی، خیفی، عقبی (یعنی بلند مقام رکھنے والے جانشین کا بیٹا ہوں) میں بدری اور احدی صحیح النسب مہاجر اور میں عرب کے سردار کا بیٹا ہوں۔

Marfat.com

وَمِنَ الْوَغٰی لَیْثُهَا وَارِثُ الْمَشْعَرَیْنِ. وَاَبُو السِّبْطَیْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ. مُظْهِرُ الْعَجَائِبِ وَمُفَرِّقُ الْکَتَائِبِ. وَالشِّهَابُ الثَّاقِبُ. وَالنُّوْرُ الْعَاقِبُ. اَسَدُ اللّٰهِ الْغَالِبُ. مَطْلُوْبُ کُلِّ طَالِبٍ غَالِبُ کُلِّ غَالِبٍ. ذَاکَ جَدِّیْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ .

میں اس کا بیٹا ہوں جو میدان جنگ کا شیر ہے۔ میں مشعرین کے وارث کا بیٹا ہوں، میں سبطین یعنی حسن و حسین کے باپ کا بیٹا ہوں۔ میں عجائب کو ظاہر کرنے والے کا جو لشکروں کو چیر کر رکھ دیتا ہے —— ہوگا —— میں شہاب ثاقب کا بیٹا ہوں —— میں نور جو شکن کا بیٹا ہوں —— میں اسد اللہ الغالب کا بیٹا ہوں —— اور میں ہر طالب کے مطلوب اور ہر غالب پر غالب کا بیٹا ہوں —— اور وہ میرے دادا علی ابن ابی طالب ہیں۔

اَنَا ابْنُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ —— اَنَا ابْنُ سَیِّدَةِ النِّسَاءِ —— اَنَا ابْنُ الطُّهْرِ الْبَتُوْلِ —— اَنَا ابْنُ بَضْعَةِ الرَّسُوْلِ ——

میں بیٹا ہوں فاطمۃ الزہراء کا —— میں بیٹا ہوں تمام جہان کی عورتوں کی سردار کا —— میں بیٹا ہوں پاک بتول کا —— میں بیٹا ہوں رسول کی لخت جگر کا ——

امام زین العابدین علیہ السلام جب اپنی تقریر کرتے تو لوگوں کے مجمع میں کہرام برپا ہو جاتا —— یزید لعین نے جب یہ حالت دیکھی تو اس پر خوف طاری ہو گیا کہ کہیں کوئی شدید قسم کا فتنہ نہ کھڑا ہو جائے —— تو اس نے مؤذن کو حکم دیا کہ وہ اذان کہے۔ جب

Marfat.com

مؤذن نے اذان شروع کی تو امام زین العابدین خاموش ہوگئے—— مؤذن نے کہا——اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ——امام نے فرمایا:

کَبُرْتُ کَبِیْرًا لَا یُقَاسُ، وَلَا یُدْرِکُ بِالْحَوَاسِ، لَا شَیْءَ اَکْبَرُ مِنَ اللّٰہِ——

اللہ تعالیٰ کے لیے بہت بڑائی ہے جو قیاس وحواس اور فہم وادراک اس کی کبریائی کا احاطہ نہیں کر سکتے کوئی چیز اللہ سے بڑی نہیں ہے——

اور جب مؤذن نے کہا: اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ——تو امام زین العابدین نے جواباً کہا!——

شَھِدَ بِھَا شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ——

میرے بال، میری صورت، میرا گوشت، میرا خون اور میرا گودا اور میری ہڈیاں اس بات کی گواہی دیتی ہیں——

جب مؤذن نے کہا——اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ——

سیّدنا امام زین العابدین علیہ السلام نے منبر پر سے یزید کی طرف رخ انور کر کے فرمایا:

یَا یَزِیْدُ! مُحَمَّدٌ ھٰذَا جَدِّیْ اَمْ جَدُّکَ فَاِنْ زَعَمْتَ اَنَّہٗ جَدُّکَ فَقَدْ کَذَّبْتَ، وَاِنْ قُلْتَ: اِنَّہٗ جَدِّیْ فَلِمَ قَتَلْتَ عِتْرَتَہٗ——

اے یزید! بتا یہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے نانا ہیں یا تیرے، اگر تو یہ خیال کرتا ہے کہ محمد تیرے جد ہیں تو تو بہت بڑا جھوٹا ہے، اور اگر تو یہ کہتا ہے کہ محمد میرے جد امجد ہیں تو بتا کہ تو نے ان کی آل وعزت کو کیوں شہید کیا۔

(مقتل الحسین للخوازمی ج ۲ ص ۷۷ تا ۷۸ مطبوعہ دار انوار الہدیٰ سن اشاعت ۲۰۰۷ء)

Marfat.com

وصالِ پرملال

قطب العالمین، امام زین العابدین بن امام حسین بن علی سلام اللہ علیہم کا وصال پرملال ۹۴ھ میں ہوا۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ ابن صباغ مالکی نے لکھا ہے کہ امام زین العابدین کو ولید بن عبدالملک نے زہر دلوایا تھا جس سے آپ کی وفات ہوئی اور وفات کا دن ۱۸ محرم، بعض نے کہا ہے کہ ۲۵ محرم ہے۔ آپ جنت البقیع میں اپنے چچا امام حسن علیہ السلام کے پہلو میں دفن ہوئے۔ (شواہد النبوۃ مترجم ص ۳۱۰ تا ۳۱۲)

آپ کی اولاد

حضرت امام سجاد کی اولاد پندرہ افراد ہیں، جن میں گیارہ صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں ہیں:

صاحب زادے

(۱) امام محمد باقر علیہ السلام جو آپ کے سجادہ نشین ہوئے۔ ان کی والدہ اُمّ عبداللہ فاطمہ بنت امام حسن علیہ السلام ہیں۔ (۲) امام زید شہید۔ (۳) حضرت عمر الاشراف۔ (۴) حضرت عبداللہ الباہر۔ (۵) حضرت حسن۔ (۶) حضرت حسین الاکبر۔ (۷) حضرت حسین الاصغر۔ (۸) حضرت عبدالرحمٰن۔ (۹) حضرت قاسم۔ (۱۰) حضرت سلیمان۔ (۱۱) سب سے چھوٹے صاحبزادے حضرت علی عریضی (علیہم السلام)

صاحبزادیاں

(۱) سیّدہ خدیجہ۔ (۲) سیّدہ فاطمہ۔ (۳) سیّدہ اُمّ کلثوم۔ (۴) سیّدہ علیہ (سلام اللہ علیہن)

Marfat.com

Marfat.com

باقر العلوم

امام محمد

باقر

علیہ السلام

Marfat.com

بحضور امام محمد باقر علیہ السلام

باقر علم و حکمت ضیائے علی، ابن سجاد پر ہدیٰ آپ ہیں
پیکر حسن، منبع حلم و حیاء، بیت حیدر کا روشن دیا آپ ہیں

باقر و شاکر و ہادی و رہنما
مرشد اتقیاء، زینت اولیاء
سیّد اصفیاء کنز جود و سخا
بے گماں شاہ ملک ولا آپ ہیں

پیشوائے جہاں، والی بے کساں
ساقی میکشاں، ذی نشاں مہرباں
ہو عطا ایک مجھ پر بھی جام نظر
اے مسیحا میرے دلربا آپ ہیں

یا امام آپ ہیں ظل شیر خدا
میں بھی ہوں آپ کا ایک مدحت سرا
ہو عطا بھیک بہر حسین و حسن
اے سخی سرور اسخیا آپ ہیں

پیر شبیر کا آپ اعجاز ہیں، ہو کرم میرے حالات ناساز ہیں
تیرے منگتوں کے جھرمٹ میں شامل ہوں، اے خضر آسمان سخا آپ ہیں

(خضر)

Marfat.com

سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم۔

آپ [illegible]

نام

آپ کا نامِ گرامی — محمد — اور کنیت — ابو جعفر ہے۔

Marfat.com

القاب

باقر ـــ شاکر ـــ ہادی ـــ باقر سب سے زیادہ مشہور ہے۔

لقب باقر کی وجہ

حضرت شیخ مومن بن حسن شبلنجی رحمتہ اللہ علیہ ارقام فرماتے ہیں ـــ کہ امام مناوی نے اپنے ''طبقات'' میں ذکر کیا ہے ـــ کہ امام محمد بن علی کو باقر کے لقب سے پکارا جاتا ہے (اور باقر اسے کہتے ہیں)

سُمِّیَ بَاقِرًا لِاَنَّہٗ بَقَرَالْعِلْمَ اَیْ شَقَّہٗ فَعَرَفَ اَصْلَہٗ ـــ

جوکوئی علم کو چیر کر اس کے اصل اور حقیقت کو پہچان لے اسے باقر کہتے ہیں ـــ

(نورالابصار ص ۳۲۴)

پوشیدہ چیزوں کو نکالنے والا

علامہ ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

مَنْ بَقَرَ الْاَرْضَ، اَیْ شَقَّھَا وَاَثَارَ مُخْبَآتِھَا وَمَکَامِنَھَا ـــ

(آپ کا لقب باقر اس لیے رکھا گیا) کہ زمین کے بقر کو پھاڑنے اور اس کی پوشیدہ چیزیں نکالنے کو کہتے ہیں ـــ (الصواق المحرقہ ص ۳۰۴)

حقائق کے خزانے ظاہر کرنے والا

محدث احمد بن حجر ہیثمی مکی لکھتے ہیں:

فَلِذَالِكَ ھُوَ اَظْھَرُ مِنْ مُخَبَّآتِ کُنُوْزِ الْمَعَارِفِ وَحَقَائِقِ الْاَحْکَامِ وَالْحِکَمِ وَاللَّطَائِفِ ۔

آپ (امام باقر) نے احکام خداوندی کے اندر جو حقائق اور معارف کے

Marfat.com

Marfat.com

آپ کی ولادت

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی ولادت میں اختلاف ہے—— زیادہ تر مورخین نے لکھا ہے کہ آپ کی ولادت تین صفر ۵۰ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی —— لیکن بعض امور اور قرائن اس کی نفی کرتے ہیں۔

امام طبری اور ابن کثیر نے لکھا ہے—— کہ جب امام زین العابدین کو ابن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا: اُنْظُرُوْا هَلْ اَدْرَكَ

(طبری جلد ۶ ص ۲۶۳، البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۹۳)

کہ دیکھو یہ لڑکا بالغ ہو چکا ہے۔

اور ساتھ ہی کہا خدا کی قسم! میرے خیال میں بالغ ہے۔ مری بن معاذ کی تصدیق پر ابن زیاد لعین نے کہا:

اُقْتُلُوْهُ —— اسے قتل کر دو!

لیکن سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا امام زین العابدین کے ساتھ لپٹ گئیں اور فرمایا —— اسے قتل کرنے سے پہلے مجھے قتل کر (اس واقعہ کی تفصیل گزر چکی ہے)

ابن زیاد کا یہ کہنا —— کہ دیکھو! ''یہ لڑکا بالغ ہوا ہے یا نہیں'' —— اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کمسن تھے —— اور ان کو آپ کے بالغ ہونے پر شبہ تھا ——

حافظ ابن کثیر نے ایک مقام پر لکھا ہے—— کہ شہادت امام حسین کے بعد جب اہل بیت نبوی کے خیموں کو لوٹا گیا —— تو شمر لعین بھی خیموں میں داخل ہوا —— اور امام زین العابدین کو قتل کرنے کا ارادہ کیا هُوَ صَغِيْرٌ مَرِيْضٌ —— وہ ابھی چھوٹے لڑکے اور مریض تھے۔ (البدایۃ والنہایہ ج ۸ ص ۱۸۸)

Marfat.com

اس روایت کے ضمن میں ''پور بتول'' کے مؤلف نے لکھا ہے —— کہ ابن سعد کے

مطابق آپ کی عمر اس وقت ۱۳ سال تھی۔ (طبقات الکبریٰ ج ۵ ص ۲۱۲)

اور امام نووی کے مطابق آپ کی عمر ۱۱ سال تھی —— امام نووی (یحییٰ بن شرف

متوفی ۶۷۶ھ) لکھتے ہیں کہ زہری اور علی بن حسین ایک ہی سال ۵۰ھ میں پیدا ہوئے۔

(تہذیب الاسماء واللغات ج اول ص ۳۴۳، حاشیہ پور بتول ص ۳۱۷)

ان روایات کی روشنی میں امام زین العابدین کی ولادت ۴۶ ہجری میں بنتی

ہے —— اور امام باقر کی ولادت بھی امام حسین کی شہادت کے بعد ہوئی (واللہ اعلم)

بددیانتی یا کتابت کی غلطی

طبقات الکبریٰ (علامہ ابو عبداللہ محمد بن سعد بصری متوفی ۲۳۰ھ) مطبوعہ دار الفکر

بیروت لبنان کی پانچویں جلد میرے سامنے موجود ہے —— اور اس کی کسی جلد میں سن

اشاعت نہیں لکھا گیا۔ اس جلد کے صفحہ نمبر ۲۱۲ —— پر یوں لکھا ہوا ہے۔

وَکَانَ عَلِیُّ بْنُ حُسَیْنٍ مَعَ اَبِیْهِ وَهُوَ اِبْنُ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِیْنَ سَنَةً

علی بن حسین (زین العابدین) اپنے والد کے ساتھ (کربلا میں) تھے، اس

وقت ان کی ۲۳ سال عمر تھی ——

کمپوزنگ کی غلطی یا بددیانتی کرنے والے نے ہاتھ کی صفائی اس طرح دکھائی

کہ —— عشر —— کے لفظ کو —— عشرین —— لکھ کر یا اپنے خبث باطن کا ثبوت دیا۔

اور طبقات ابن سعد مطبوعہ نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی جس کا پہلا ایڈیشن ——

مارچ ۱۹۷۱ء —— اور پانچواں ایڈیشن نومبر ۱۹۸۶ء میں شائع ہوا —— اور اس کا ترجمہ

علامہ عبداللہ عمادی صاحب نے کیا ہے —— اور اس کے صفحہ نمبر ۲۱۶ پر لکھا ہوا ہے ——

Marfat.com

میں زین العابدین اپنے والد کے ساتھ (کربلا میں) تھے اس وقت آپ کی عمر تیرہ سال کی تھی۔

اس سے معلوم ہوا کہ طبقات ابن سعد کے پرانے نسخوں میں امام زین العابدین کی عمر شریف صرف ۱۳ سال تھی۔

خیال رہے کہ نفیس اکیڈمی کے بانی جناب سید نفیس الحسینی صاحب ہمیشہ پرانے قلمی نسخوں کی تلاش میں رہتے تھے اور ان کا ترجمہ کرا کے خود شائع کرتے تھے —— انہوں نے جو طبقات ابن سعد کا ترجمہ کرایا ہے وہ کوئی پرانا نسخہ ہوگا —— ہوسکتا ہے ان سے یہ بات نادانستہ طور نکل بھی جائے۔

چونکہ جناب نفیس الحسینی صاحب کا فکری میل ملاپ زیادہ تر خوارج ونواصب کے ساتھ تھا —— اس لیے انہوں نے اپنے جد امجد حضرت سید محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم تفسیر قرآن تفسیر الملتقط کے ساتھ انصاف نہ ہو سکا —— حالانکہ آپ بہت اچھے کاتب تھے —— لیکن تفسیر کو پرانے سنگی چھاپے پر شائع کر دیا —— اور اس میں کئی الفاظ کو جان بوجھ کر اوپر سیاہی لگا کر مٹایا گیا تاکہ لوگ فلسفہ تصوف سے ناواقف رہیں —— کیونکہ آپ نے امام ابن عربی کے نظریہ کا ساتھ دیا ہے —— شائد اس لیے آپ کی تفسیر کے ساتھ ایسا سلوک کیا گیا ہے ——

دار الفکر والوں نے ایسا کیوں کیا؟

سیدنا امام زین العابدین علیہ السلام کی عمر کو تیرہ سے بڑھا کر تئیس سال کیوں کیا گیا؟ —— اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل بیت سے متعلق روایات میں ترمیم وتر خیم کرنا خوارج کی پرانی عادت ہے —— جو اہل بیت کے ساتھ عداوت کی دلیل ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ —— ایک تیرہ سال کا بچہ ہے اور اس کے بارے میں یہ حکم

Marfat.com

دیا جاتا ہے کہ اس کو لوہے میں جکڑ دو —— وہ بچہ کربلا سے کوفہ —— اور کوفہ سے دمشق تک زنجیروں میں جکڑا ہوا ایک تیرہ سال کا بیمار بچہ مخدرات حرم کے قافلہ کی مہار تھامے آگے آگے چلتا ہے —— اور قدم قدم پر مصائب وآلام —— برہنہ سر و پا —— بے سر وسامان چل رہا ہے۔

جب اس واقعہ کو اہل دین وایمان سنیں گے تو دلوں میں درد ہوگا —— آنکھیں اشکبار —— اور رقت کا عالم —— اور خانہ رسول میں رہنے والوں پر ظلم وجور کا نہ تھمنے والے طوفان —— جو سنے گا اس کی محبت وعقیدت میں بے پناہ اضافہ ہوگا، جو خوارج ونواصب اور یزیدیت وشمریت کے لیے سوہان روح کا سبب بنے گا —— یہی وجہ ہے کہ ایسی روایات وواقعات میں گڑ بڑ کی جارہی ہے اور یہاں تک کہ کتب احادیث میں بھی کتر بیونت —— اور کانٹ چھانٹ زوروں پر ہے —— اور اس کام میں نجدیت کے سارے جہان شامل ہیں —— اور اشاعتی اداروں پر کروڑوں ڈالر خرچ کیے جارہے ہیں —— یہ وہ ظلم ہے جو کفار مسلمانوں کے ہاتھوں کرا رہے ہیں۔

اہل ہوس نے عارضی راحت خرید لی
بے زر نے زور بیچ کر غربت خرید لی
رندوں نے جانے جام میں کیا تھا ملا دیا
دنیا کو سمجھا شیخ کہ جنت خرید لی
دولت بھی کیسی چیز ہے، دولت کے زور پر
کتنوں کی اک گروہ نے قسمت خرید لی

(خضر)

Marfat.com

رسول اللہ نے سلام بھیجا

جناب زبیر بن محمد بن مسلم مکی سے روایت ہے انہوں نے کہا —— ہم لوگ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ کے پاس تھے کہ حضرت امام زین العابدین تشریف لائے —— جب کہ آپ کے صاحبزادے محمد باقر آپ کے ساتھ تھے —— وہ ابھی بچے تھے ان کو حضرت زین العابدین نے فرمایا —— اپنے چچا کے سر کو بوسہ دو! ——

حضرت سیّدنا امام محمد الباقر ان کے قریب ہوئے —— اور ان کے سر کو بوسہ دیا —— حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کون ہیں؟ یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ حضرت جابر کی نظر بہت کمزور ہو چکی تھی —— امام زین العابدین نے فرمایا یہ میرا بیٹا محمد الباقر ہے۔ حضرت جابر نے ان کو سینے سے لگا لیا —— اور فرمایا —— اے محمد الباقر! —— حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —— آپ کو سلام فرماتے ہیں —— حضرت امام باقر نے فرمایا:

وَكَيْفَ هٰذَا؟ یہ کس طرح سلام بھیجا، ذرا بیان فرمائیے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا —— میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر تھا —— اور امام حسین علیہ السلام آپ کی گود میں تھے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے مزاح اور خوش طبعی فرما رہے تھے —— اور مجھے فرمایا —— اے جابر! میرے اس بیٹے کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوگا —— جسے علی کے نام سے پکارا جائے گا —— جب قیامت کا دن ہوگا —— اور منادی آواز دے گا کہ:

لِيَقُمْ سَيِّدُ الْعَابِدِيْنَ، فَيَقُوْمُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ

Marfat.com

سیّدالعابدین کھڑے ہوجائیں! امام علی زین العابدین کھڑے ہوجائیں گے—— اور فرمایا علی زین العابدین کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جسے محمد کہا جائے گا—— آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یَا جَابِرُ! اِنْ اَدْرَکْتَہٗ فَاَقْرِئْہُ مِنِّی السَّلَامَ

اے جابر! اگر تم اس کو دیکھو تو میری طرف سے اس کو سلام کہنا۔ فرمایا اور جب تمہاری اس سے ملاقات ہوگی تو اس کے بعد تم بہت کم وقت زندہ رہو گے—— چنانچہ ایسا ہی ہوا—— کہ ملاقات کے بعد—— حضرت جابر رضی اللہ عنہ صرف تین دن اس دنیائے فانی میں زندہ رہے اور وصال فرما گئے——

(نورالابصار ص ۳۳۴ مطبوعہ دارلمعرفت بیروت سن اشاعت ۲۰۰۵ء تذکرۃ الخواص (سبط ابن جوزی) ص ۳۰۲ مطبوعہ موسسۃ اہل بیت بیروت، لبنان سن اشاعت ۱۹۸۱ء)

مندرجہ بالا حدیث—— جس کے راوی حضرت جابر بن عبداللہ انصاری ہیں سے چند امور کھل کر روز روشن کی طرح واضح ہوگئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رب تعالیٰ نے غیبی علوم سے نوازا ہے—— آپ کے علم میں تھا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ—— امام محمد باقر کی صغرسنی تک زندہ رہیں گے—— اور یہ بھی کہ ملاقات کے بعد صرف تین دن زندہ رہیں گے—— جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں—— کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ تک علم نہیں کہ کل کیا ہوگا—— وہ لوگ اپنے اس گندے عقیدے پر نظر ثانی کریں—— کیونکہ قیامت بالکل قریب ہے—— اور جہنم کی آگ بہت شدید ہے۔

انگوٹھی پر نقش

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی انگوٹھی پر یہ عبارت نقش تھی۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا—— اے میرے رب مجھے تنہا نہ رکھ۔

Marfat.com

مفسر قرآن علامہ شوشتری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں یوں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر نے اپنی انگوٹھی پر یہ کلمات نقش کیے تھے:

ظَنِّی بِاللہِ حَسَنٌ وَبِالنَّبِیِّ الْمُؤْتَمَنِ

وَبِالْوَصِیِّ ذِی الْمِنَنِ وَبِالْحُسَیْنِ وَالْحَسَنِ

اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول امین — صاحب قوت وصی (علی) اور حسین اور حسن کے ساتھ میرا ظن بہت اچھا ہے۔

(نور الابصار ص ۲۲۵ طبع — تذکرۃ الخواص ص ۳۰۳ طبع)

معاصر

آپ کے معاصر — ولید — اور اس کا لڑکا یزید — اور ابراہیم تھے۔

شاعر

آپ کے شاعر — کمیت — اور حمیری تھے۔

چوکیدار

آپ کے چوکیدار کا نام — جعفر الجعفی ہے۔

آپ کا زور سے رونا

آپ کے آزاد کردہ غلام — افلح — نے روایت بیان کی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ حج کیا — جب آپ مسجد حرام میں داخل ہوئے اور بیت اللہ کو دیکھا تو زور زور سے رونا شروع کر دیا — میں نے عرض کیا — میرے ماں باپ آپ پر قربان! — لوگ آپ کو دیکھ رہے ہیں — آپ اتنا زور سے نہ روئیں — آپ نے فرمایا — اے افلح! — میں کیوں نہ بلند آواز سے آہ و بکا

Marfat.com

کروں، شاید اللہ تعالیٰ کی رحمت میری طرف متوجہ ہو ---- اور میں قیامت کے دن کامیاب ہو جاؤں۔

پھر آپ نے طواف کیا ---- اور مقام ابراہیم کے پاس آ کر نماز پڑھی ---- جب فارغ ہوئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کے سجدے کی جگہ آنسوؤں سے تر تھی ----

(نورالابصار ص ۳۳۵ ایضاً)

آنسوؤں سے متعلق ارشاد

جناب خالد بن ہیثم سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

مَا اَغْرَ وَرَقَّتَ عَيْنٌ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ تَعَالٰى اِلَّا حَرَّمَ اللهُ وَجْهَ صَاحِبِهَا عَلَى النَّارِ، فَاِنْ سَالَتْ عَلَى الْخَدَيْنِ دُمُوْعُهُ لَمْ يَرْهَقْ وَجْهَهُ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ، مَا مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَلَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الدَّمْعَةُ فَاِنَّ اللهَ تَعَالٰى يُكَفِّرُ بِهَا بُحُوْرَ الْخَطَايَا وَلَوْ اَنَّ بَاكِيًا يَبْكِيْ فِيْ اُمَّةٍ لَحَرَّمَ اللهُ تِلْكَ الْاُمَّةَ عَلَى النَّارِ۔

کوئی آنکھ اللہ تعالیٰ کے خوف سے تر نہیں ہوتی، مگر اللہ تعالیٰ اس آنکھ والے کا چہرہ آگ پر حرام کر دیتا ہے، اگر اس کے آنسو اس کے رخساروں پر بہہ پڑیں تو اس کے چہرے پر قیامت کے دن بے رونقی نہ ہوگی۔ آنسوؤں کے سوا ہر چیز کی جزا ہے ---- کیوں کہ ---- اللہ تعالیٰ آنسوؤں کے ساتھ گناہوں کے سمندروں کو ختم کر دیتا ہے ---- اگر کوئی امتی اللہ تعالیٰ کے خوف سے رو پڑے تو اللہ تعالیٰ ساری امت کو، آگ پر حرام کر دیتا ہے۔

(نورالابصار ص ۳۳۶ ---- تذکرہ ابن جوزی ص ۳۰۴)

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لكل شيء آفة، وآفة العلم النسيان

ہر چیز کے لیے ایک آفت ہوتی ہے اور علم کی آفت نسیان (بھول جانا) ہے۔

([illegible] ج ۳ ص ۱۸۳ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

شیطان کا ایک [illegible]

حضرت امام محمد باقر فرماتے ہیں:

Marfat.com

وَاللّٰهِ لَمَوْتُ عَالِمٍ اَحَبُّ اِلٰی اِبْلِيْسَ مِنْ مَّوْتِ سَبْعِيْنَ

عَابِدًا ——

خدا کی قسم ایک عالم کی موت شیطان کو ستر (۷۰) عابدوں کی موت سے

زیادہ محبوب و عزیز ہے۔ (حلیہ امام ابونعیم ج ۳ ص ۱۸۶)

محبت کو سمجھنا ہو تو

سیّدنا باقر العلوم امام محمد باقر فرماتے ہیں:

اِعْرِفِ الْمَوَدَّةَ لَكَ فِيْ قَلْبِ اَخِيْكَ مِمَّا لَهٗ فِيْ قَلْبِكَ،

اپنے بھائی کے دل میں اپنی محبت اتنی سمجھو جتنی اس کی محبت تمہارے دل میں ہے —— (حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۱۸۷)

مطلب یہ ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے دوست کے دل میں تمہاری کتنی محبت ہے تو اپنے دل کو ٹٹول کر دیکھو جتنی تمہارے دل میں محبت ہوگی اتنی ہی تمہارے بھائی اور دوست کے دل میں ہوگی —— محبت کو سمجھنے کے لیے یہ امر ضروری ہے کہ:

محبت کو سمجھنا ہے تو ناصح خود محبت کر
کنارے پر کھڑے اندازۂ طوفاں نہیں ہوتا

انعام و پریشانی کے وقت

امام محمد باقر نے اپنے صاحبزادے امام جعفر صادق علیہ السلام سے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ تم پر انعام فرمائے تو کہو! —— اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ——

اور جب کوئی امر غمناک و پریشان کرے تو کہو!

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔ (نور الابصار ص ۳۳۹)

Marfat.com

بجلیاں

حضور امام باقر العلوم ارشاد فرماتے ہیں کہ:

اَلصَّوَاعِقُ تُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ وَغَیْرَ الْمُؤْمِنِ وَلَا تُصِیْبُ ذَاکِرَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ——

بجلیاں مومن اور غیر مومن پر پڑتی ہیں، لیکن اللہ جل جلالہ کے ذکر کرنے والے پر نہیں پڑتیں۔ (نور الابصار ص ۲۳۹ —— تذکرۃ الخواص ۳۰۲)

امام محمد باقر کی کرامت

جناب ابوبصیر فرماتے ہیں —— کہ ایک دن حضرت امام باقر علیہ السلام سے میں نے عرض کیا —— کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث ہیں؟ —— آپ نے فرمایا ہاں —— میں نے عرض کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو سارے نبیوں کے وارث ہیں —— آپ نے فرمایا، میں ان کے سارے علوم کا وارث ہوں —— میں نے عرض کیا —— کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام علوم کے وارث ہیں؟ —— آپ نے فرمایا ہاں!

ابو بصیر فرماتے ہیں —— میں نے عرض کیا —— کیا آپ مردوں کو زندہ کرنے —— بہروں —— اور کوڑھوں کو شفا دینے والے ہیں؟ لوگوں کا اپنے گھروں میں ذخیرہ کرنے —— اور ان کے کھانے پینے کی خبر دینے پر قادر ہیں؟ —— امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

نَعَمْ نَفْعَلُ ذَالِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی

ہاں! ہم اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ کر سکتے ہیں۔

Marfat.com

پھر فرمایا —— اے ابوبصیر! ذرا میرے قریب آؤ! —— ابوبصیر آنکھوں سے معذور تھے —— انہوں نے کہا —— میں آپ کے قریب ہوا۔

فَمَسَحَ بِيَدِهٖ عَلٰى وَجْهِىْ، فَاَبْصَرْتُ السَّمَاءَ وَالْجَبَلَ وَالْاَرْضَ۔

(ابوبصیر فرماتے ہیں) آپ نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو میں آسمان، پہاڑ، زمین دیکھنے لگا —— امام باقر علیہ السلام نے فرمایا —— کیا تم چاہتے ہو کہ تم ایسے ہی دیکھتے رہو اور تمہارا حساب وکتاب اللہ تعالیٰ کے حوالے ہوگا —— یا جیسے پہلے تھے ویسے ہی رہنا چاہتے ہو —— اور اللہ تعالیٰ تجھے جنت دے گا —— ابوبصیر کہتے ہیں میں نے عرض کیا —— کہ میں تو جنت چاہتا ہوں۔

فَمَسَحَ بِيَدِهٖ عَلٰى وَجْهِىْ فَعُدْتُّ كَمَا كُنْتُ

آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے چہرے پر پھیرا تو میں اسی طرح ہوگیا جیسے پہلے تھا —— (نورالابصار ص ۳۳۷)

امام باقر کی دوسری کرامت

حضرت سیّدنا امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرماتے ہیں —— کہ میرے والد گرامی ایک روز ایک عام مجلس میں تشریف فرما تھے کہ آپ نے اچانک اپنا سر مبارک جھکالیا —— پھر اٹھایا اور فرمایا —— لوگو! تمہارا کیا حال ہوگا؟ —— جب کہ تمہارے پاس ایک شخص تمہارے اس شہر میں چار ہزار کا لشکر لے کر آئے گا —— اور متواتر تین دن تم پر تلوار چلائے گا —— اور تمہارے بہادروں کو قتل کرے گا —— اور تم سخت مصیبت میں ہوگے —— اور اس کی مدافعت کی تمہیں قدرت نہ ہوگی —— اور یہ آئندہ

Marfat.com

سال ہوگا ـــــ اس کی تیاری کرو، اور یقین کرو! جو میں نے کہا ہے وہ ہو کر رہے گا۔

فَلَمْ يَلْتَفِتْ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى كَلَامِهٖ

''مدینہ منورہ والوں نے آپ کے اس کلام کی طرف توجہ نہ کی''

اور کہا ایسا ہرگز نہیں ہوگا ـــــ جب دوسرا سال آیا تو حضرت امام باقر علیہ السلام نے اپنے اہل وعیال سمیت ـــــ آپ اور بنو ہاشم مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے گئے ـــــ نافع بن ازرق! چار ہزار لشکر سمیت مدینہ منورہ آیا اور تین دن روز تک مدینہ منورہ میں قتل عام کیا ـــــ اور بے شمار لوگوں کو قتل کیا ـــــ جیسے حضرت باقر نے فرمایا تھا ـــــ ویسے ہی ہوا۔ (نور الابصار، علامہ مومن بن حسن شبلنجی ص ۳۲۸)

امام محمد باقر کی تیسری کرامت ـــــ امام زید سے فرمایا

علامہ شبلنجی نے نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار میں ''کتاب الدلائل'' کے حوالے سے لکھا ہے کہ زید بن حارم سے روایت ہے ـــــ انہوں نے کہا ـــــ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس تھا کہ آپ کے بھائی زید بن امام زین العابدین وہاں سے گزرے آپ نے فرمایا ـــــ کیا تم اسے دیکھتے نہیں ہو؟

لَيَخْرُجَنَّ بِالْكُوْفَةِ وَلَيُقْتَلَنَّ وَلَيُطَافَنَّ بِرَاْسِهٖ فَكَانَ كَمَا قَالَ ـــــ

یہ کوفہ جائے گا اور وہاں قتل کیا جائے گا، اور گلی کوچوں میں اس کو پھیرایا جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا آپ نے کہا تھا۔ (نور الابصار ایضاً)

امام باقر کی چوتھی کرامت

شیخ النحو حضرت جامی لکھتے ہیں کہ ایک ثقہ راوی کا بیان ہے کہ محمد بن علی بن حسین

Marfat.com

یعنی امام محمد باقرؒ کے ہمراہ ہشام بن عبدالملک کے گھر کے پاس سے اس وقت گزرے۔ جب وہ اس کی بنیاد رکھ رہا تھا ——— آپ نے فرمایا ——— خدا کی قسم یہ گھر خراب وخستہ ہو جائے گا ——— اور لوگ اس کی مٹی تک کو اکھاڑ کر لے جائیں گے ——— یہ پتھر جن سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے کھنڈرات میں تبدیل ہو جائیں گے۔

راوی کا بیان ہے کہ مجھے اس پر تعجب ہوا کہ ہشام کے گھر کو کون خراب اور تباہ و برباد کرسکتا ہے۔ جب ہشام مرگیا تو ولید بن ہشام کے کہنے پر اس کو مسمار کردیا گیا اور مٹی کو اس حد تک کھودا گیا کہ مکان کی بنیاد کے پتھر نظر آنے لگے ——— میں نے خود اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ (شواہد النبوۃ مترجم ۲۱۸)

امام محمد باقر کی پانچویں کرامت

علامہ جامیؒ نے ایک روایت بیان کی ہے فرماتے ہیں کہ ایک راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ملاقات کی اجازت طلب کی، لوگوں نے مجھے کہا جلدی سے کام نہ لے ——— کیونکہ آپ کے پاس تمہارے بھائی بند بیٹھے ہوئے ہیں ——— کچھ دیر بعد بارہ افراد جو تنگ قبائیں پہنے ہوئے ——— اور ہاتھ پاؤں میں دستانے اور موزے پہنے ہوئے تھے باہر آئے انہوں نے السلام علیکم کہا اور چلے گئے۔

''راوی کہتے ہیں'' ——— اس کے بعد میں امام باقر علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا ——— میں نے پوچھا ——— یہ کون تھے؟ ——— جو ابھی آپ کے پاس سے گئے ہیں ——— آپ نے فرمایا یہ تمہارے بھائی جن ہیں ——— راوی کہتے ہیں ——— میں نے آپ سے پوچھا ——— کیا آپ ان کو دیکھ سکتے ہیں؟ ——— آپ نے فرمایا، ہاں ——— جس طرح تم لوگ حلال وحرام کے مسائل مجھ سے پوچھتے ہو ——— اسی طرح یہ بھی پوچھنے

Marfat.com

آتے ہیں۔ (شواہد النبوۃ مترجم ص ۳۱۹، جواہر العلوم ص ۲۹۰)

امام باقر کا وصال

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا ۱۱۷ھ میں وصال ہوا—— عمر شریف ۶۳ سال تھی۔ آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ آپ کو اسی قمیض میں کفن دیا جائے جس میں وہ نماز پڑھا کرتے تھے—— ''دار الاصداف'' —— میں ہے کہ آپ کو اپنے والد کی طرح زہر دیا گیا—— بعض نے لکھا ہے—— کہ ہشام بن عبد الملک اموی بادشاہ نے ابراہیم بن ولید حاکم مدینہ کے ذریعے امام محمد باقر کو زہر دیا جس سے آپ کا وصال ہوا—— اور جنت البقیع میں قبہ عباس میں دفن ہوئے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آپ کے وصال کے روز میں آپ کے پاس تھا—— آپ نے غسل وکفن اور دفن کے بارے میں مجھے وصیت فرمائی —— میں نے عرض کیا بابا جان! جب سے آپ بیمار ہیں—— میں آج آپ کو بہت اچھا دیکھ رہا ہوں—— اور آپ پر موت کا نام ونشان نہیں دیکھتا ہوں—— آپ نے فرمایا بیٹا! کیا تم نے اپنے دادا یعنی امام زین العابدین کو نہیں سنا؟

یُنَادِیْنِیْ مِنْ وَّرَآءِ الْجِدَارِ یَا مُحَمَّدُ عَجِّلْ

وہ مجھے دیوار کے پیچھے سے آوازیں دے رہے ہیں۔ اے محمد باقر جلدی کرو! یعنی میرے پاس جلد پہنچو!——

(نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص ۳۳۸ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۵ء، جواہر العلوم فی فضائل باقر العلوم ص ۲۹۲ مطبوعہ دار العلوم قادریہ جیلانیہ لندن۔

امام باقر کی اولاد

آپ کی اولاد سات افراد پر مشتمل تھی: (۱) حضرت امام جعفر صادق۔ (۲) حضرت

Marfat.com

عبداللہ (ان دونوں کی والدہ اُمّ فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق ہیں) (۳) حضرت ابراہیم۔(۴) حضرت عبداللہ الاصغران کی والدہ اُمّ حکیم بنت اسد بن مغیرہ ثقفیہ ہیں۔(۵) حضرت علی۔(۶) آپ کی صاجزادیاں حضرت زینب۔(۷) سیّدہ اُمّ سلمٰی سلام اللہ علیہا—— امام محمد باقر علیہ السلام کی نسل صرف ایک بیٹے امام جعفر صادق علیہ السلام سے چلی ہے۔(نورالابصار ص ۳۳۸، جواہر العلوم ص ۲۹۳)

——○——

تیری عظمت کو تری شان امامت کو سلام
وارث علم نبیؐ، تیری وجاہت کو سلام
حضرت سجاد کے ہیں آپ سجادہ نشیں
سیّد باقر ترے رنگ ولایت کو سلام
اپنی ماں زہرائے عالم کے در اقدس تلک
کر سفارش خضر کی، تیری عنایت کو سلام
ہو نگاہ پاک مجھ پر میرے مرشد پاک کی
ہو اشارہ اس طرف بھی، تیری شفقت کو سلام

(خضر)

Marfat.com

Marfat.com

باب مناقب

ذکرامام

جعفر صادق

علیہ السلام

Marfat.com

بحضور امام جعفر صادق علیہ السلام

صادق بے ریا، جعفر باوفا، من کی دنیا کا لاریب سلطان ہے
نور خیر النساء، پرتو مصطفیٰ، علم حیدر کا پورا گلستان ہے

رازداں ہے حقیقت کی ہر بات کا، واقف علم باطن، امام ہدیٰ
ایسا عالم ہے باقرؑ کا لخت جگر، جس کا شاگرد دنیا میں نعمان ہے

جس کے خدام کو پیشوائی ملی، غم کے زنداں سے سب کو رہائی ملی
ہر خطاکر کو پارسائی ملی، سارے عالم پہ سیّد کا احسان ہے

مل گئی جس کو جعفرؑ کی نوری گلی، بے گماں وہ نہ جائے گا خالی کبھی
جو بھی آئے گا پائے گا فیض علی، میرا اعلان ہے، میرا اعلان ہے

دے رہا ہوں صدا پر صدا اے خضر! ہو عطا سیّد ایک جام نظر
خیر ہو اے سخی! تیرے دربار کی تو ہی میرا خضر، میرا پردھان ہے

(خضر)

Marfat.com

امام جعفر صادق علیہ السلام

میرے آقا ہیں جعفر امام ہدیٰ
تاجدار زماں پرتو مصطفیٰ
ہے عطائے خدا جس کا صادق لقب
اس کے صدق وصداقت کی کیا بات ہے

(خضر)

سیّد الاصفیاء ــــ پرتو مصطفیٰ ــــ ابن خیر النساء ــــ راحت مصطفیٰ ــــ حسن ولایت مرتضیٰ ــــ زبدۃ الاولیاء ــــ استاذ العلماء ــــ شیخ المحدثین ــــ امام المفسرین ــــ حجۃ الکاملین ــــ سرور سالکان ــــ مفسر قرآن ــــ قطب زمان ــــ امام زمن ــــ خاتون جنت کا چمن ــــ دین کا بانکپن ــــ حضرت سیّدنا ومولانا امام جعفر صادق علیہ السلام ــــ سیّدنا امام محمد باقر علیہ السلام کے سجادہ نشین تھے ــــ آپ کے محامد ومحاسن بہت زیادہ ہیں۔آپ نے علم کے ایسے ایسے گلستان آباد فرمائے ــــ جن کی کوئی نظیر نہیں، جن سے دین اسلام میں ایک ایسی بہار پیدا ہوئی جس نے کائنات ارضی کو ایسی مہک عطا فرمائی ــــ جس نے دنیائے علم کے مشام جان کو معطر کر دیا ــــ آپ وارث علم ظاہر وباطن ــــ اور صاحب کشف وکرامت بزرگ ــــ اور اقالیم علم کے سلطانوں کے سلطان تھے ــــ سخاوت کی دنیا کے تاجدار ــــ ابرار کے سردار ــــ اور اہل علم کا اقتدار تصور کیے جاتے تھے ــــ آپ بلند وبالا مقام کے مالک تھے ــــ مقام جعفرؓ ــــ سبحان اللہ، سبحان اللہ۔

Marfat.com

چمک رہا ہے نبیؑ کے گھر میں چراغ بن کر امام جعفر
بلندیوں سے بلند تر ہے یقین جانو —— مقام جعفرؑ
ذکاء وادراک، فہم ودانش کا پالیا ہے خزانہ اس نے
ملے گی اس کو غنا کی دولت، پیا ہے جس نے بھی جام جعفرؑ
خدا سے مانگو صراط الفت، نبیؑ کی اولاد کی محبت
شہید کربل کے راستوں پر چلے چلو ہے —— پیام جعفرؑ
میں نوریوں کے خضر جلو میں جو سوئے خلد بریں چلوں گا
تو اہل محشر کہیں گے، دیکھو! وہ جا رہا ہے غلام جعفرؑ

اسم گرامی

آپ کا نام نامی اسم گرامی —— جعفر —— کنیت ابوعبداللہ —— اور ابواسماعیل ہے۔

القاب

آپ کے القاب —— صادق —— فاصل —— طاہر —— اور مشہور ترین لقب —— صادق ہے۔

والدہ

آپ کی والدہ ماجدہ کا نام —— اُمّ فروہ —— جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر کی صاحبزادی ہیں۔

شاعر و چوکیدار

آپ کا شاعر —— السیّد الحمیری —— اور چوکیدار مفضل بن عمر وتھا۔

Marfat.com

معاصر

آپ کا معاصر ابو جعفر منصور تھا۔

انگوٹھی

آپ کی انگوٹھی کا نقش

مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

شاگرد

امام جعفر صادق علیہ السلام کے شاگردوں کا حلقہ بہت وسیع ہے —— امت کے بڑے بڑے امام آپ کے شاگردوں میں شامل ہیں —— جیسے یحییٰ بن سعید —— امام ابو حنیفہ —— ابن جریج —— مالک بن انس —— شعبہ —— ابو ایوب سختیانی —— ثوری —— ابن عینیہ وغیرہ (رضی اللہ عنہم)

علم جعفر

علامہ شبلنجی نے علامہ دمیری کی کتاب ''حیوۃ الحیوان'' اور انہوں نے —— جناب ابن قتیبہ کی کتاب —— ''ادب الکاتب'' کے حوالے سے لکھا ہے —— کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے —— ''کتاب الجفر'' لکھی ہے —— اس میں قیامت کے لیے ہر وہ چیز موجود ہے —— جس کے لوگ محتاج ہیں —— علم جفر کی طرف ''ابو العلاء المعری'' —— نے اپنے کلام میں یوں اشارہ کیا ہے:

لَقَدْ عَجَبُوْ اِلْاٰلِ الْبَیْتِ لَمَّا
اَتَاھُمْ عِلْمُھُمْ فِیْ جَلْدِ جَفْرٍ

Marfat.com

وَمِرْاٰۃُ الْمُنَجِّمِ وَھِیَ صُغْرِیٰ
تُرِیْہِ کُلَّ عَامِرَۃٍ وَقَفَر

لوگ اہل بیت رسول سے (ان کا علمی مقام دیکھ کر) تعجب کرتے ہیں وہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کا علم —— علم جفر کی صورت میں آیا ہے —— مُنَجِّمْ (ستاروں کا علم جاننے والا، نجومی، جوتشی) کا آئینہ جب کہ وہ بہت چھوٹا ہے اور وہ اسے ہر آباد اور ہر ویران جگہ دکھاتا ہے۔

جفر کسے کہتے ہیں؟

—— جَفَر —— بکری کے اس بچے کہ کہتے ہیں جو چار ماہ تک پہنچ کر اپنی ماں سے جدا ہو جائے۔

جَفَر: کشادہ اور گہرے کنویں کو کہتے ہیں —— منجد میں ہے۔

عِلْمَ الْجَفَرِ، یُسَمّٰی عِلْمُ الْحُرُوْفِ —— ھُوَ عِلْمٌ یُدَّعِی اَصْحَابُہٗ اَنَّھُمْ یَعْرِفُوْنَ بِہِ الْحَوَادِثَ اِلٰی اَنْقِرَاضِ الْعِلْمِ ——

یہ ایک ایسا علم ہے، جس میں حرفوں کے اسرار سے بحث ہوتی ہے اور اس کے ماہرین کا دعویٰ ہے کہ وہ اس کی مدد سے آئندہ پیش آنے والے حالات و واقعات کا پتہ لگا دیتے ہیں۔

کتاب الجفر

''الفصول المہمہ فی معرفۃ احوال الائمہ'' میں امام ابن صباغ مالکی (علی بن محمد بن احمد مالکی مکی متوفی ۸۵۵ھ) میں بعض اہل علم سے منقول ہے کہ —— ''کتاب الجفر'' جس کے مغرب میں بوعبدالمومن بن علی وارث ہوئے —— وہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا

Marfat.com

کلام ہے —— اس میں آپ کی بہت بڑی منقبت اور خوبی ہے —— (نورالابصار ص۳۴۱)

ملفوظات امام علی رضا

ان علوم کا تذکرہ حضرت امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم علیہما السلام کے ملفوظات میں صریحاً پایا جاتا ہے —— یہی وجہ ہے کہ جب آپ (علی رضا) کو مامون الرشید نے اپنا ولی عہد مقرر کیا —— تو آپ نے فرمایا —— جفر و جامعہ ایک دوسرے کے خلاف ہیں —— آپ دعویٰ میں سچے تھے۔

کیونکہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے علوم —— غابر —— اور مزبور ہیں —— جنہیں ہم سینوں میں چھپائے رکھتے ہیں —— اور کانوں تک پہنچا دیتے ہیں —— اور پھر ہمارے پاس جفر احمر —— اور جفر ابیض —— اور مصحف فاطمہ بھی ہے ——

علم جامعہ

علم جامعہ میں وہ تمام چیزیں پائی جاتی ہیں جن سے لوگوں کو واسطہ رہتا ہے —— ان کی تفسیر و تشریح بھی لوگ ہم سے پوچھتے ہیں۔

غابر

غابر وہ علم ہے جس کی روشنی میں مستقبل کے تمام حالات سے آگاہی ہوتی ہے۔

مزبور

مزبور وہ علم ہے جس کی روشنی سے گزشتہ واقعات کا علم ہوتا ہے —— اور وہ علم جو دل میں پوشیدہ ہوتا ہے —— اس سے مراد الہام ہے —— اور وہ لوگوں کے کانوں تک پہنچاتے ہیں —— یہ ملائکہ کی باتیں ہیں جن کو ہمارے کان ہی سن سکتے ہیں اور کوئی ان کی شخصیتوں کو نہیں دیکھ سکتا۔

Marfat.com

جفر احمر

جفر احمر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک قسم کا اسلحہ ہے —— اور ہم اہل بیت اس کو کبھی بھی ظاہر نہیں کرتے جب تک کہ اہل بیت سے یمن و برکت حاصل کرنا مقصود نہ ہو۔

جفر ابیض

جفر ابیض سے مراد یہ ہے کہ —— تورات —— زبور —— انجیل —— اور قرآن پاک کے تمام علوم حاصل کیے جائیں۔

مصحف فاطمہؓ

مصحف فاطمہؓ سے مراد یہ ہے کہ اس میں تمام وہ واقعات واسماء —— جو قیامت تک ظاہر ہونے والے ہیں موجود ہیں۔

جامعہ

جامعہ وہ کتاب ہے جس کی عبارت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ترتیب دی —— اس کو حضرت مولا علی نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا —— اور قیامت تک انسانوں کی ضرورت کی ہر چیز اس میں موجود ہے۔ (شواہد النبوۃ ص ۳۲۷ تا ۳۲۸)

جھوٹی قسم کھانے والا فوراً مر گیا

بادشاہ منصور عباسی نے ۱۴۷ھ میں حج کیا تو وہ مدینہ منورہ آیا —— اور ربیع کو حکم دیا کہ جعفر کو میرے پاس لاؤ۔

قَتَلَنِیَ اللّٰہُ اِنْ لَّمْ اَقْتُلْہُ

"اگر میں اسے قتل نہ کروں تو خدا تعالیٰ مجھے ہلاک کرے"

ربیع نے غفلت سے کام لیا —— اور قصداً پیغام بھول گیا، دوسرے دن منصور نے

Marfat.com

ربیع سے انہی الفاظ کا اعادہ کیا ——— اور ساتھ ہی ربیع کو سخت ترین الفاظ میں عتاب کیا ——— ربیع نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف پیغام بھیج دیا ——— جب آپ تشریف لائے تو ربیع نے کہا۔

يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ! اُذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاِنَّهٗ قَدْ اَرْسَلَ لَكَ مَنْ لَّا يَدْفَعُ شَرَّهٗ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّفُ عَلَيْكَ ——— فَقَالَ جَعْفَرُ ——— لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔

اے ابوعبداللہ (اے امام جعفر صادق!) آپ اللہ تعالیٰ کو یاد کرلیں کیونکہ منصور کی شرات وفساد کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دفع نہیں کرے گا اور مجھے آپ پر خوف محسوس ہوتا ہے (مطلب یہ کہ جو اس نے آپ پر تکلیف مسلط کرنے کی قسم اٹھائی ہے ——— اس کو سامنے رکھتے ہوئے مجھے اس بات کا خوف ہے) حضرت امام صادق علیہ السلام نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھا۔

پھر ربیع (منصور کا وزیر) آپ کو لے کر منصور کے پاس گیا ——— جب منصور نے آپ کو دیکھا تو آگ بگولا ہو گیا ——— اور آپ کو سخت الفاظ کہے ——— ''اور گستاخانہ انداز میں'' کہا ——— اے اللہ کے دشمن! ——— عراق والوں نے تجھے امام بنا رکھا ہے اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ تجھے دیتے ہیں ——— تم میری بادشاہی میں الحاد کرتے ہو ——— اور میرے بعد فساد کرتے ہو ——— اگر میں تجھے قتل نہ کروں تو اللہ تعالیٰ مجھے ہلاک کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مسلمانوں کے بادشاہ! ———

اِنَّ سُلَيْمَانَ اُعْطِيَ فَشَكَرَ ——— وَاِنَّ اَيُّوْبَ اُبْتُلِيَ فَصَبَرَ

Marfat.com

—— وَاِنَّ یُوْسُفَ ظُلِمَ فَغُفِرَ ——

حضرت سلیمان کو ملک عطا ہوا تو انہوں نے شکر کیا —— اور ایوب علیہ السلام کو امتحان میں مبتلا کیا، تو انہوں نے صبر کیا —— اور حضرت یوسف علیہ السلام پر ظلم ہوا تو انہوں نے معاف کر دیا ——

آپ نے فرمایا —— یہ تینوں اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں —— تمہاری نسبت انہی کی طرف ہے —— لہٰذا تمہیں ان کی اقتداء کرنی چاہیے —— یہ بات سن کر منصور ٹھنڈا ہو گیا —— اور آپ کو اپنے پاس بٹھا کر کہنے لگا —— جو کچھ میں نے کہا ہے —— یہ سب کچھ مجھے فلاں شخص نے بتایا ہے —— آپ نے فرمایا اسے یہاں بلائیں —— تا کہ جھوٹ اور سچ نکھر کر سامنے آجائے۔

چنانچہ وہ شخص حاضر کیا گیا —— جس نے منصور کے پاس شکایت کی تھی —— منصور نے اس سے پوچھا کہ تو نے جو جعفرؓ سے متعلق مجھے کہا تھا، کیا وہ درست ہے؟ —— اس نے کہا: اے امیر المومنین درست ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا —— اس سے قسم لیجئے —— اس شخص نے جلدی سے کہا۔

وَاللہِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ ——

عظمت والے خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ غیب اور شہادت کا جاننے والا واحد واحد ہے ——

اور وہ اللہ تعالیٰ کی دیگر صفات شمار کرنے لگا —— امام جعفر صادق نے فرمایا —— اے بادشاہ! یہ وہ قسم اٹھائے جو میں اس سے قسم لیتا ہوں —— منصور نے کہا —— آپ جو

Marfat.com

چاہیں اس سے قسم لیں —— امام نے فرمایا:

قُلْ بَرِئْتُ مِنْ حَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ وَالْتَجَئْتُ اِلٰی حَوْلِیْ وَقُوَّتِیْ لَقَدْ فَعَلَ جَعْفَرٌ کَذَا وَکَذَا ۔

کہو! میں اللہ تعالیٰ کی قدرت وقوت سے بری ہوں اور اپنی طاقت وقوت پر اعتماد کرتا ہوں کہ جعفر علیہ السلام نے ایسا کہا ہے۔ وہ شخص رکا اور ان الفاظ کے ساتھ قسم اٹھانے سے انکار کر دیا۔ منصور نے سخت نگاہوں کے ساتھ اس کی طرف دیکھا —— تو اس نے یہ قسم اٹھالی —— اس کے قسم اٹھانے کو ایک لمحہ بھی نہ گزرا تھا —— کہ اس کا پاؤں زمین پر پھسلا اور وہ اسی جگہ گر کر مر گیا —— منصور بادشاہ نے کہا اسے پاؤں سے گھسیٹ کر باہر لے جاؤ! منصور نے آپ کے لیے خوشبو منگوائی اور اپنے ہاتھوں سے آپ کی ریش مبارک پر لگائی —— اور بہت اچھی پوشاک اور نذرانہ پیش کیا اور معذرت پیش کی۔

ربیع کہتے ہیں کہ جب آپ منصور کے پاس سے اٹھ کر باہر آئے تو میں نے عرض کیا کہ یہ شخص (منصور) تو آپ پر سخت ناراض تھا جب آپ تشریف لائے تو آپ نے زیر لب پڑھا تھا جو منصور کا غصہ یکدم دب گیا —— آپ نے فرمایا میں اپنے دادا امام حسین علیہ السلام کی تلقین کردہ یہ دعا پڑھ رہا تھا۔

اَللّٰھُمَّ یَاعِدَّتِیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ وَیَاعَوْنِیْ عِنْدَ کُرْبَتِیْ اِحْرِسْنِیْ بِعَیْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاکْنِفْنِیْ بِرُکْنِكَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِكَ عَلٰی فَلَا اَھْلَكَ وَاَنْتَ رِجَائِیْ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَکْبَرُ وَاَجَلُّ وَاَقْدَرُ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذِرُ، اَللّٰھُمَّ بِكَ اَدْرَأُ فِیْ نَحْرِہٖ وَاَسْتَعِیْذُ مِنْ شَرِّہٖ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ——

Marfat.com

اے اللہ! اے میری مشکل کے وقت آسانی پیدا کرنے والے! اے میری مصیبت کے وقت میرے فریادرس ـــــ اپنی نہ سونے والی آنکھ سے میری حفاظت فرما کر اپنی طاقت سے مجھے گھیر لے جو وہم وگمان سے باہر ہے ـــــ اپنی قدرت سے مجھ پر رحم فرما کہ میں ہلاک نہ ہوں جبکہ تو میری امید گاہ ہے ـــــ اے اللہ! تو بہت بڑا ہے ـــــ جس سے میں ڈرتا ہوں ـــــ تو اس پر قادر ہے ـــــ اے اللہ! میں تیرے وسیلہ سے اس کے سینہ کو دفع کرتا ہوں اور اس کی شر سے بچتا ہوں، تو ہر ممکن پر قادر ہے ـــــ

ربیع کہتے ہیں کہ میں نے یہ دعا یاد کر لی ـــــ اور جب بھی مجھے کوئی مصیبت پیش آئی میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے وہ مشکل زائل کر دی ـــــ ربیع کا بیان کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ نے اس شخص کو جو منصور کے پاس آپ کی شکایت لے کر گیا تھا اور آپ نے اس کو قسم سے روک دیا تھا ـــــ اور اس سے اپنے الفاظ میں قسم لی تھی اور وہ اسی وقت ہلاک ہو گیا ـــــ اس میں راز کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ـــــ اس کی قسم میں اللہ تعالیٰ کی توحید وتمجید اور پاکی بیان کی تھی ـــــ میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ اس پر نرمی کرے گا اور اس کی عقوبت اور سزا کو موخر کر دے گا ـــــ اور میں اس کی سزا میں عجلت اور جلدی کا ارادہ رکھتا تھا ـــــ اس لیے میں نے اس سے یہ قسم لی تھی ـــــ اور اللہ تعالیٰ نے اسی وقت اس کو ہلاک کر دیا۔

(۱) نور الابصار ص ۳۴۲۔ (۲) شواہد النبوۃ مترجم ص ۳۲۸ تا ۳۲۹۔ (۳) الصواعق المحرقۃ ص ۳۰۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

دوسری کرامت ـــــ معلیٰ بن حسین کا قتل

نور الابصار میں روایت ہے ـــــ کہ داؤد بن علی بن عبداللہ بن عباس نے جناب معلیٰ

Marfat.com

بن حسین کو جو ابو جعفر (امام باقر) کا آزاد کردہ غلام تھا قتل کر دیا —— اور اس کا سارا مال اپنے قبضہ میں کر لیا —— حضرت امام جعفر صادق کو خبر پہنچی تو آپ گھر تشریف لے گئے اور ساری رات صبح تک کھڑے رہے جب سحری ہوئی تو ان کی یہ گفتگو سنی گئی۔

ذا القوة القوية یا ذالمجال الشديد یا ذا العزة التی کل خلقك لها ذليل اكفنا هذه الطاغية وانتقم منهم

اے مضبوط قوت والے! اے سخت تدبیر والے! اے غلبہ اور عزت والے! جس سے تیری مخلوق ذلیل ہے۔ اس مصیبت سے ہماری کفایت فرما اور ان سے ہمارا انتقام لے یہ کہنا تھا کہ آوازیں بلند ہونے لگیں اور لوگ کہنے لگے کہ داؤد بن علی اچانک مر گیا ہے۔ (نور الابصار ایضاً، شواہد النبوۃ ص ۳۳۲)

تیسری کرامت —— زید علیہ السلام کو پھانسی دی

جب سیّدنا زید علیہ السلام کو شہید کر کے سولی پر چڑھایا گیا تو حکم بن عباس کلبی نے مندرجہ ذیل دو شعر کہے۔

صَلَبْنَا لَكُمْ زَيْدًا عَلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ
وَلَمْ اَرَ مَهْدِيًّا عَلَى الْجِذْعِ يُصَلَّبُ
وَقَرْتُمْ بِعُثْمَانَ عَلِيًّا سَفَاهَةً
وَعُثْمَانُ خَيْرٌ مِّنْ عَلِيٍّ وَاَطْيَبُ

ہم نے تمہارے زید کو کھجور کے تنے پر پھانسی دے دی اور میں نے کسی مہدی کو نہیں دیکھا جس کو کھجور کے تنے پر پھانسی دی جائے —— تم نے حماقت کے باعث علی کو عثمان سے بڑھا دیا حالانکہ عثمان علی سے زیادہ پاکیزہ

Marfat.com

اور بہتر ہے۔

جب حکم بن عباس کلبی کا یہ کلام امام جعفر صادق علیہ السلام تک پہنچا تو امام جعفر علیہ السلام نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور کہا:

اَللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیْہِ کَلْبًا مِّنْ کِلَابِکَ

''اے اللہ! اپنے کتوں میں سے کوئی کتا اس (حکم کلبی) پر مسلط کر دے'' تو اسے ایک شیر نے پھاڑ کھایا۔

شواہد النبوۃ میں علامہ جامیؒ نے اس طرح لکھا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ عَبْدُکَ کَاذِبًا فَسَلِّطْ عَلَیْہِ کَلْبَکَ

اے اللہ! اگر تیرا بندہ واقعی جھوٹا ہے تو اس پر اپنا کوئی کتا مسلط کر دے ——

حکم بن عباس کلبی کو بنو امیہ نے کوفہ بھیج دیا —— لیکن راستہ میں ایک شیر نے اسے پھاڑ دیا —— جب یہ خبر امام جعفر صادق علیہ السلام تک پہنچی تو آپ نے سجدے میں سر رکھ کر کہا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْجَزَنَا مَا وَعَدَنَا

تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہم سے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا کیا ——

(۱) نور الابصار ص ایضاً۔ (۲) شواہد النبوۃ ص ۳۳۵ تا ۳۳۶۔ (۳) الصواعق المحرقۃ ص ۳۰۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔

چوتھی کرامت —— چادر کیسے ملی؟

جناب ابراہیم بن عبد الحمید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے مکہ مکرمہ سے ایک چادر خریدی اور قسم کھائی کہ یہ چادر میری ملکیت سے باہر نہ ہو —— حتیٰ کہ یہ میرا کفن

Marfat.com

ہو جائے ــــ میں اسے لے کر عرفات کے مقام پر پہنچا اور موقف میں ٹھہرا پھر مزدلفہ گیا وہاں مغرب اور عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد میں وہ چادر اٹھائی ــــ اور اسے اکٹھا کر کے اپنے سر کے نیچے رکھ کر سو گیا ــــ جب بیدار ہوا تو چادر غائب تھی ــــ مجھے اس سے سخت غم لاحق ہوا ــــ جب صبح ہوئی نماز پڑھی ــــ اور لوگوں کے ساتھ منیٰ گیا ــــ اللہ کی قسم! میں مسجد خیف میں تھا کہ میرے پاس امام جعفر صادق علیہ السلام کا قاصد آیا اور مجھے کہا کہ امام جعفر فرماتے ہیں کہ ابھی ہمارے پاس آؤ! میں جلدی سے اٹھا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ــــ جب کہ آپ خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ میں نے سلام کیا اور بیٹھ گیا ــــ آپ نے مجھے ایک نظر سے دیکھا اور فرمایا:

يَا اِبْرَاهِيْمُ تَحِبُّ اَنْ نُّعْطِيَكَ بُرْدَةً لَّكَ كَفْنًا؟

اے ابراہیم! کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ ہم تمہیں چادر دیں جو تمہارا کفن ہو ــــ ابراہیم کہتے ہیں ــــ میں نے عرض کیا ــــ اس ذات کی قسم! جس کے نام کے ساتھ قسم اٹھائی ہے ــــ میرے پاس ایک چادر تھی جو اسی لیے تیار کر رکھی تھی ــــ اور وہ مزدلفہ میں ضائع ہو چکی ہے ــــ آپ نے غلام کو حکم دیا ــــ اور وہ چادر لے کر آیا ــــ اور مجھے عنایت کر دی، دیکھتا ہوں کہ وہ بعینہ میری چادر ہے۔ میں نے عرض کیا یا سیدی! یہ تو میری ہی چادر ہے (جو گم ہو چکی تھی) ــــ آپ نے فرمایا ــــ

خُذْهَا فَقَدْ جَمَعَهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ!

اسے پکڑ لو اے ابراہیم! اللہ تعالیٰ نے یہ تجھے عطا کی ہے۔

(نور الابصار ص ۳۴۳ تا ۳۴۴ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت ۲۰۰۵ء)

Marfat.com

پانچویں کرامت —— نہ آتے دیکھا نہ جاتے دیکھا ——

ایک دن منصور بادشاہ نے اپنے دربان کو حکم دیا کہ حضرت جعفر علیہ السلام کو میرے پاس پہنچنے سے پہلے ہی شہید کر دینا —— اسی دن امام جعفر صادق تشریف لائے اور منصور کے پاس آ کر بیٹھ گئے —— تو منصور نے دربان کو بلایا —— اس نے دیکھا کہ امام جعفر صادق تشریف فرما ہیں —— جب آپ واپس چلے گئے تو منصور نے دربان کو بلا کر کہا کہ میں نے تجھے کس بات کا حکم دیا تھا —— دربان بولا خدا کی قسم! میں نے جعفر علیہ السلام کو نہ آتے دیکھا ہے نہ جاتے دیکھا ہے —— بس اتنا نظر آیا کہ وہ آپ کے پاس بیٹھے تھے۔

(شواہد النبوۃ مترجم ۳۳۰ مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور)

چھٹی کرامت —— منصور کا محل اور اژدھا

منصور کے ایک دربان کا بیان ہے کہ میں نے ایک دن منصور کو نہایت غمگین و پریشان دیکھ کر کہا —— اے خلیفہ! آپ کیوں فکر مند ہیں؟ —— اس نے کہا میں نے علویوں (مولا علی کی اولاد) کے ایک بڑے گروہ کو مروا دیا ہے —— لیکن ان کے سردار کو چھوڑ دیا ہے —— دربان کہتا وہ کون ہے؟ —— منصور نے کہا جعفر بن محمد علیہما السلام —— میں نے کہا وہ تو ایسی ہستی ہے —— جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں محو رہتی ہے —— اسے دنیا کا کوئی لالچ نہیں —— منصور بولا مجھے معلوم ہے کہ تم اس سے کچھ ارادت وعقیدت رکھتے ہو، میں نے قسم کھالی ہے —— کہ جب تک میں اس کا کام تمام نہ کر دوں آرام سے نہ بیٹھوں گا۔

چنانچہ اس نے جلاد کو بلا کر حکم دیا کہ جونہی جعفر آئے تو میں اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھوں گا تم اسے قتل کر دینا —— پھر حضرت امام جعفر کو بلایا —— اور میں امام جعفر صادق کے

Marfat.com

ساتھ ہولیا ——— میں نے دیکھا کہ آپ زیرلب کچھ پڑھ رہے ہیں ——— جس کا مجھے پتہ نہ چل سکا ——— لیکن میں نے اس چیز کا مشاہدہ کیا ——— کہ منصور کے محلات میں ارتعاش پیدا ہوگیا (جس سے وہ محلات ہلنے لگے) منصور محل سے اس طرح باہر نکلا جیسے ایک کشتی سمندر کی تند و تیز لہروں سے باہر آتی ہے۔

اس کا عجیب حلیہ تھا ——— وہ لرزا براندام ——— برہنہ پا ——— برہنہ سر ——— حضرت امام جعفر صادق کے استقبال کے لیے آیا اور آپ کے بازو کو پکڑ کر اپنے ساتھ ساتھ تکیہ پر بٹھایا اور کہنے لگا ——— اے ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کیسے تشریف لائے ——— آپ نے فرمایا تو نے مجھے بلایا اور میں آ گیا! پھر کہنے لگا کسی چیز کی ضرورت ہو تو حکم فرمائیں ——— آپ نے فرمایا ——— بس تم مجھے یہاں نہ بلایا کرو ——— میں جب خود چاہوں تو آجایا کروں گا ——— آپ اٹھ کر باہر تشریف لے گئے ——— تو منصور نے اسی وقت ''جام ہائے خواب'' (خواب آور مشور) طلب کیے اور رات گئے تک تو سوتا رہا ——— یہاں تک کہ اس کی نماز قضا ہوگئی۔

جب بیدار ہوا تو نماز ادا کر کے مجھے بلایا اور کہا جس وقت میں نے جعفر صادق بن محمد باقر علیہما السلام کو بلایا تو میں نے ایک اژدہا دیکھا جس کے منہ کا ایک حصہ زمین پر تھا اور دوسرا حصہ میرے محل پر تھا۔ وہ مجھے فصیح و بلیغ زبان میں کہہ رہا تھا ——— مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے ——— اگر تو نے جعفر صادق کو کوئی نقصان پہنچایا تو میں تجھے تیرے محل سمیت فنا کردوں گا، اس پر میری حالت غیر ہوگئی۔ درباری کہتا ہے میں نے کہا یہ جادو یا سحر نہیں ہے۔ یہ تو اسم اعظم (قرآن مجید) کی خاصیت ہے جو حضور علیہما السلام پر نازل ہوا۔ چنانچہ جو آپ نے چاہا وہی ہوتا رہا۔ (شواہد النبوۃ مترجم ص ۳۳۰ تا ۳۳۱ مطبوعہ مکتبہ نبویہ)

Marfat.com

ساتویں کرامت ـــــ گائے زندہ ہوگئی

امام عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ایک راوی کا بیان ہے کہ ایک دن میں مکہ معظّمہ میں حضرت جعفر صادق کی معیت میں جا رہا تھا کہ ہمیں ایک ایسی عورت کے پاس سے گزرنے کا اتفاق ہوا جس کے سامنے ایک مردہ گائے پڑی ہوئی تھی ـــــ وہ عورت اپنے بچوں کے ساتھ گریہ زاری میں مصروف تھی۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے (اس عورت سے) فرمایا ـــــ کیا تم چاہتی ہو کہ خداوند تعالیٰ ـــــ تمہاری گائے کو زندہ کر دے؟ ـــــ وہ بولی مذاق کیوں کرتے ہو؟ ـــــ میں پہلے ہی مصیبت زدہ ہوں ـــــ آپ نے فرمایا ـــــ میں مذاق نہیں کرتا ـــــ بعدازاں آپ نے دعا فرمائی، گائے کے سر اور پاؤں کو چھوا ـــــ پھر اسے بلایا تو وہ جلدی سے اٹھ کھڑی ہوگئی۔ (علامہ مفتی غلام رسول جماعتی رحمتہ اللہ علیہ تذکرہ مشائخ نقشبند ص ۴۹ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ آپ نے دعا فرمائی اور اپنے قدم مبارک سے گائے کو ایک ٹھوکر ماری اور وہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑی ہوئی اور آپ تشریف لے گئے۔ (اصح الصادق ص ۴۵۱) بعدازاں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام لوگوں میں مل جل گئے ـــــ اور وہ عورت آپ کو پہچان نہ سکی۔ (شواہد النبوۃ ص ۳۳۳)

آٹھویں کرامت ـــــ چار پرندے

ایک راوی کہتا ہے کہ میں بہت سے آدمیوں کے ساتھ حضرت امام جعفر کی خدمت میں حاضر تھا ـــــ آپ نے فرمایا ـــــ جب خداوند قدس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ حکم فرمایا۔

فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ۔ (پارہ ۳ سورۂ بقرہ آیت نمبر ۲۶۰)

Marfat.com

ترجمہ: پکڑلو چار پرندے ـــــ پھر انہیں اپنی طرف بلائیے! نوٹ اس کی تفصیل آگے آئے گی۔)

تو کیا وہ پرندے ہم جنس تھے یا ایک دوسرے سے مختلف تھے؟ پھر فرمایا ـــــ اگر تم لوگ چاہو تو تمہیں ویسا ہی کر کے دکھاؤں؟ ہم نے کہا ـــــ ہاں ـــــ آپ نے فرمایا ـــــ

اے مور! ادھر آجاؤ ـــــ اسی وقت مور حاضر ہو گیا۔

پھر فرمایا ـــــ اے کوے! ادھر آجاؤ ـــــ فوراً ایک کوا آگیا۔

پھر فرمایا ـــــ اے باز! ادھر آجاؤ ـــــ اسی وقت ایک باز آگیا۔

پھر فرمایا ـــــ اے کبوتر! ادھر آجاؤ ـــــ تو فوراً ایک کبوتر آگیا۔

چاروں پرندے آگئے تو آپ نے فرمایا ان کو ذبح کر دو اور ایک کا گوشت دوسرے میں ملا دو لیکن ہر ایک کے سر کو بحفاظت رکھو!

اس کے بعد آپ نے مور کے سر کو پکڑ کر فرمایا ـــــ اے مور! راوی کہتا ہے ہم نے دیکھا کہ اس کی ہڈیاں ـــــ اور پر ـــــ اور گوشت اس کے سر کے ساتھ مل گئے ـــــ اور وہ ایک صحیح وسالم مور بن گیا۔

اور اسی طرح امام جعفر صادق نے دوسرے تین پرندوں سے معاملہ کیا ـــــ تو وہ بھی زندہ ہو گئے۔ (شواہد النبوۃ مترجم "امام جامی" ص ۳۳۴ تا ۳۳۵)

ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ

مندرجہ بالا روایت میں امام جعفر صادق نے جس واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے ـــــ وہ قرآن وحدیث کی روشنی میں کچھ اس طرح ـــــ کہ ـــــ حضرت سیّدنا ابراہیم

Marfat.com

علیہ السلام نے بارگاہ ایزدی میں سوال کیا جس کو اللہ رب العزت نے اپنی پاک کتاب میں یوں ارشاد فرمایا ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ۔ (پارہ ۳، سورۃ بقرہ آیت ۲۶)

ترجمہ: ''اور یاد کرو جب عرض کی ابراہیم علیہ السلام نے، اے میرے پروردگار دکھا مجھے کہ تو کیسے زندہ کرتا ہے مردوں کو''۔

مفسرین عظام فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ سمندر کے کنارے ایک نعش پڑی ہوئی ہے —— جب پانی چڑھتا تو اس نعش کو مچھلیاں وغیرہ کھاتیں —— اور جب پانی اترتا تو اسے جنگل کے درندے کھاتے —— حضرت خلیل اللہ نے جب یہ ملاحظہ فرمایا تو آپ کے دل میں شوق پیدا ہوا کہ مردے زندہ ہونے کا نظارہ دیکھیں —— تب آپ نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کیا۔

ابن جبیر

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنالیا —— اور عالم بالا میں اعلان فرمایا —— وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا تو حضرت ملک الموت اللہ تعالیٰ سے اذن لے کر آپ کو بشارت سنانے آئے —— آپ نے بشارت سن کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی —— اور ملک الموت سے فرمایا کہ اس بات کی علامت کیا ہے؟ —— فرشتے نے عرض کیا۔

اِنَّ اللّٰهَ يُجِيْبُ دُعَاءَكَ وَيُحْيِ الْمَوْتٰى بِسُؤَالِكَ

(تفسیر مظہری ج اول ص ۳۷۰ تفسیر خازن ج اول ص ۲۰۴)

''کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعا قبول فرمائے گا اور آپ کے سوال پر مردے زندہ کرے

Marfat.com

گا''۔ تو اس پر آپ نے مذکورہ بالا سوال کیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب یہ سوال کیا تو خالق کائنات نے ارشاد فرمایا۔

اے ابراہیم ——— اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۔ (پارہ ۳ سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۶۰) کیا تم اس پر یقین نہیں رکھتے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی: بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ (ایضاً) یقین تو ہے

لیکن (یہ سوال اس لیے کر رہا ہوں) تاکہ مطمئن ہو جائے میرا دل ———

مقصد سوال

یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ اللہ تعالیٰ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ہے اس کو ابراہیم علیہ السلام کے کمال ایمان و یقین کا علم تھا ——— باوجود اس کے یہ ارشاد فرمانا ——— اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ——— کیا تجھے یقین نہیں ——— محض اس لیے تھا کہ سامعین کو سوال کا مقصد معلوم ہو جائے ——— اور وہ جان لیں کہ یہ سوال کسی شک و شبہ کی بنا پر نہ تھا ——— بلکہ ——— علم الیقین ——— سے ترقی کر کے ——— عین الیقین ——— کا درجہ حاصل کرنا مقصود تھا۔

(خزائن العرفان، تفسیر الحسنات بحوالہ بیضاوی و جمل)

صاحب تفسیر مظہری لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے۔

لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَۃِ

کہ خبر معائنہ کے برابر نہیں ہوتی۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سوال کیا ——— تو رب السموات والارضین نے

ارشاد فرمایا ——— اے ابراہیم علیہ السلام ———

فَخُذْ اَرْبَعَۃً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْھُنَّ اِلَیْکَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْھُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُھُنَّ یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ

Marfat.com

حَکِیْمٌ O (پارہ ۳ سورۃ بقرہ آیت ۲۶۰)

ترجمہ: ''تو پکڑ چار پرندے پھر مانوس کر لے انہیں اپنے ساتھ پھر رکھ دے ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا، پھر بلا انہیں، چلے آئیں گے تیرے پاس دوڑتے ہوئے اور جان لے یقیناً اللہ تعالیٰ سب پر غالب، بڑا دانا ہے''۔

حضرت مجاہد —— جناب عطاء بن ریاح —— اور ابن جریج رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ وہ چار پرندے یہ تھے —— مور —— مرغ —— (تفسیر مظہری میں باز کی بجائے مرغ لکھا ہے) کبوتر —— کوا —— (مظہری ص ۳۷۲)

مندرجہ بالا آیت کے ضمن میں حضرت ضیاء الامتؒ یوں رقمطراز ہیں —— کہ ——

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کا مشاہدہ کرانے کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ چار پرندے لیں اور انہیں ذبح کر کے ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں —— اور پھر انہیں آپس میں ملا دیں۔

پھر ان ملی جلی بوٹیوں کے چار حصے کر لیں —— اور ایک ایک حصہ ایک ایک پہاڑی پر رکھیں —— پھر ان کو اپنی طرف بلائیں اور اپنے رب کی قدرت کاملہ کا مشاہدہ کریں —— حضرت خلیل علیہ السلام نے ایسا کر کے ان پرندوں کو بلایا تو آپ نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ وہ متفرق بوٹیاں اکٹھی ہوئیں —— بکھرے ہوئے پر جمع ہو گئے —— اور وہ پرندے پھڑ پھڑاتے ہوئے جلدی جلدی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

سیّدنا امام جعفر صادق نے اپنی معیت میں بیٹھنے والے لوگوں سے فرمایا کہ قرآن

Marfat.com

مجید میں ابراہیم علیہ السلام کے مندرجہ بالا واقع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا —— کہ اگر تم چاہو تو تمہیں ویسا ہی کر کے دکھاؤں؟ —— لوگوں کے ہاں کہنے پر آپ نے ایسا ہی کر کے دکھادیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ، اپنے محبوبوں کی زبان میں اعلیٰ ترین تاثیر پیدا فرمادیتا ہے —— کہ ان کے پکارنے سے مردہ جسموں میں زندگی لوٹ آتی ہے —— قرآن پاک یہ واقعہ اس امر کی روشن ترین دلیل ہے —— منکرین اور دشمنان خاندان نبوت ان امور پر بار بار غور کریں اور اپنے ظالمانہ طرز زندگی کو ترک کر کے امام جعفر صادق علیہ السلام کو اپنا پیشوا و مقتدا مانتے ہوئے ان کی تعظیم و تکریم کریں کیونکہ آپ اہل سنت کے امام ہیں۔

شکل بدل گئی —— نویں کرامت

ایک راوی کا بیان ہے کہ ہم حضرت جعفر صادق کے ساتھ حج کے لیے جا رہے تھے کہ راستے میں ہمیں ایک جگہ کھجور کے سوکھے ہوئے درختوں کے پاس ٹھہرنا پڑا۔ حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے زیر لب کچھ پڑھنا شروع کر دیا جس کی مجھے کچھ سمجھ نہ آئی —— اچانک آپ نے ان سوکھے ہوئے خشک درختوں کی طرف منہ کر کے فرمایا —— اللہ تعالیٰ نے تم میں ہمارے لیے جو رزق ودیعت کیا ہے (یعنی جو ہمارے رزق کی امانت تیرے سپرد کی ہے) اس سے ہماری ضیافت کرو! راوی کہتا ہے میں نے دیکھا کہ وہ جنگلی کھجوریں آپ کی طرف جھک رہی تھیں —— جن پر تر و تازہ خوشے (گچھے) لٹک رہے تھے —— آپ نے مجھے فرمایا میرے پاس آؤ! —— اور بسم اللہ کہہ کر کھاؤ! —— میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے کھجوریں کھائیں —— ایسی شیریں کھجوریں ہم نے پہلے کبھی نہ

Marfat.com

کھائیں۔

اس جگہ ایک اعرابی بھی موجود تھا ـــــ اس نے کہا آج جیسا جادو میں نے کبھی نہیں دیکھا ـــــ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ـــــ ہم پیغمبروں کے وارث ہیں۔ ہم ساحر و کاہن نہیں۔ (یعنی جادوگر اور ناری مخلوق سے خبریں حاصل کرنے والے نہیں) ہم دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمالیتا ہے۔ اگر تم چاہو تو ہماری دعا سے تمہاری شکل بدل جائے اور تم ایک کتے میں متشکل ہو جاؤ۔

اعرابی چونکہ جاہل تھا اس لیے کہنے لگا ـــــ ہاں ـــــ ابھی دعا کیجئے آپ نے دعا کی تو وہ کتا بن گیا ـــــ اور اپنے گھر کی طرف بھاگ گیا۔ حضرت امام جعفر صادق نے مجھے فرمایا، اس کا پیچھا کرو! میں اس کے پیچھے گیا تو وہ اپنے گھر میں جا کر بال بچوں اور گھر والوں کے سامنے اپنی دم ہلانے لگا ـــــ انہوں نے اسے ڈنڈا مار کر بھگا دیا ـــــ میں واپس آیا اور تمام حال بیان کیا اتنے میں وہ بھی آ گیا ـــــ اور حضرت امام جعفر صادق کے سامنے زمین پر لیٹنے لگا ـــــ اور اس کی آنکھوں سے پانی ٹپکنے لگا۔

حضرت امام جعفر صادق نے اس پر رحم کھاتے ہوئے دعا فرمائی تو وہ شکل انسانی میں آ گیا ـــــ پھر آپ نے فرمایا! اے اعرابی! میں نے جو کہا تھا اس پر یقین ہے یا نہیں؟ کہنے لگا ـــــ ہاں ـــــ جناب! ایک بار نہیں اس پر ہزار بار ایمان و ایقان رکھتا ہوں۔

(شواہد النبوۃ ص ۳۴۴ مترجم)

دسویں کرامت ـــــ بہشت میں سرائے خرید لی

ایک آدمی آپ کے پاس دس ہزار دینار لے کر آیا اور عرض کیا کہ میں حج کے لیے جا رہا ہوں آپ میرے لیے اس پیسے سے کوئی سرائے خرید لیں تاکہ میں حج سے واپسی پر اپنے

Marfat.com

اہل وعیال سمیت سکونت اختیار کرسکوں ــــــ حج سے واپسی پر وہ حضرت امام جعفر صادق کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا میں نے تمہارے لیے بہشت میں سرائے خرید لی ہے جس کی پہلی حد حضور پر ــــــ دوسری حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ــــــ تیسری حضرت حسن رضی اللہ عنہ پر اور چوتھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ پر ختم ہوتی ہے اور یہ لو میں نے پروانہ لکھ دیا ہے ــــــ اس نے یہ بات سنی تو کہا میں اس پر خوش ہوں چنانچہ وہ پروانہ لے کر اپنے گھر چلا گیا گھر جاتے ہی بیمار ہو گیا اور وصیت کی کہ اس پروانے کو میری وفات کے بعد قبر میں رکھ دینا لواحقین نے تدفین کے وقت اس پروانے کو بھی قبر میں رکھ دیا دوسرے دن دیکھا کہ وہی پروانہ قبر پر پڑا ہوا تھا اور اس کی پشت پر یہ مرقوم تھا کہ امام جعفر صادق نے جو وعدہ کیا تھا وہ ایفا ہو گیا ــــــ (ایضاً ص ۳۳۵)

گیارہویں کرامت ــــــ آپ کی دعا کا فوری اثر

ایک اور صاحب کا بیان ہے کہ میرا ایک دوست تھا جسے منصور نے قید کر رکھا تھا میری ملاقات حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے حج کے موسم میں میدان عرفات میں ہوئی آپ نے مجھ سے میرے دوست کے متعلق پوچھا ــــــ میں نے کہا حضور! وہ ویسے ہی قید میں ہے آپ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے ایک گھنٹہ کے بعد فرمایا خدا کی قسم تمہارے دوست کو بری کر دیا گیا ہے راوی کہتا ہے جب حج سے فارغ ہو کر واپس آیا تو میں نے اپنے دوست سے پوچھا تمہاری کس دن رہائی ہوئی کہنے لگا مجھے یوم عرفہ کو بعد از نماز عصر چھوڑ دیا گیا تھا۔ (ایضاً ۳۳۲)

بارہویں کرامت ــــــ پچاس حج کی دعا

ایک شخص نے آپ علیہ السلام سے دعا کی التماس کی کہ خدا تعالیٰ مجھے اتنا کچھ عطا کرے کہ

Marfat.com

میں بہت سے حج کروں۔ آپ نے دعا کی۔ اے اللہ! اسے اتنا دے کہ یہ پچاس حج کرلے چنانچہ اس نے پورے پچاس حج کیے۔ لیکن جب اکانواں حج کرنے کے لیے مقام جحفہ پہنچا تو غسل کرنے کی خواہش کی۔ جونہی پانی کو ہاتھ لگایا تو پانی کی تند و تیز موجیں اسے بہالے گئیں اور وہ انہیں میں ڈوب گیا۔ (شواہد النبوۃ مترجم ص ۳۳۵ مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور)

منصور اور مکھی

احمد بن عمر بن مقدام رازی کا کہنا ہے کہ منصور عباسی کے منہ پر مکھی بیٹھ گئی ——— اس نے مکھی کو اڑا دیا وہ پھر آ کر بیٹھ گئی ——— حتیٰ کہ مکھی کے بار بار بیٹھنے سے منصور تنگ آ گیا ——— اس وقت اس کے پاس حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بھی تشریف فرما تھے ——— منصور نے کہا ———

یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ لِمَ خَلَقَ اللّٰہُ الذُّبَابَ؟

اے ابوعبداللہ (یعنی اے جعفر صادق) اللہ تعالیٰ نے مکھی کو کیوں پیدا فرمایا ہے ———

قَالَ: لِیُذِلَّ بِهِ الْجَبَابِرَةَ

آپ نے فرمایا: تاکہ اس کی وجہ سے جابروں کو ذلیل کرے! یہ سن کر منصور خاموش ہو گیا۔

(نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص ۳۴۶ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام ——— سید السادات اور صاحب کمالات ——— دنیائے علم کے تاجدار اور علم ظاہر و باطن اور علم جعفر و جامع کی اقلیم کے بادشاہ ہیں۔ فقاہت کی کائنات پر راج کرنے والے ہیں ——— اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا

Marfat.com

اور جن کو فقہ کا امام اعظم کہا جاتا ہے —— یہ امام جعفر صادق کے
نام نعمان ——
امت کے نامور فقہاء نے آپ کے سامنے
شاگردوں کے حلقہ میں شامل رہے ہیں ——
اور آپ کے علمی خزانوں سے خیرات حاصل کی۔
زانوہائے تلمذ تہہ کیے ——
کہ امام جعفر
میں دعوت فکر دیتا ہوں علمائے کرام اور خطبائے عالی مقام کو ——
صادق علیہ السلام کی علمی وجاہت و درجت اور جلالت علم وفضل کو بیان کرنے میں کون سی
چیز مانع ہے؟ —— آپ کی فقاہت کے چمنستان سے کوئی ایک پھول ہی حاصل کیا ہوتا؟
جس کے فیضان سے آج آپ لوگ عرصہ علم کے شہسوار ہوتے —— اور روحانیت کے
انوار سے سینوں میں روشنی کی حکمرانی ہوتی۔

تمام سلاسل کا مرشد علی ہے —— اور تمام احناف کے امام کا امام سیّد جعفر صادق
ہے —— پھر کیا وجہ ہے کہ اسی (۸۰) فیصد ارباب احناف وطریقت اپنی تحریروں اور
تقریروں میں ان ہستیوں کا نام لینا بھی گوارا نہیں فرماتے —— اگر کہیں بطور مجبوری ذکر
وبیان کرنا پڑ جائے تو معذرت خواہانہ انداز اپناتے نظر آتے ہیں —— یا تو آپ حضرات کو
ان ہستیوں سے متعلق کچھ بھی یاد نہیں —— یا پھر خوارج کے پروپیگنڈے سے متاثر ہیں
—— زیادہ تر لوگ اس مخمصہ کا شکار ہیں کہ کہیں لوگ ان پر شیعہ ہونے کا لیبل چسپاں نہ
کردیں جس سے ہماری مارکیٹ ہمارے ہاتھ سے نہ نکل جائے —— بعض زر پرستوں
نے صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار کو اپوزیشن بنا رکھا ہے —— تاکہ بیان وکلام کا بازار گرم
رہے —— تکلف کی دنیا میں تکلم کی خرید وفروخت کا سلسلہ باقی رہے —— راقم کی دعا ہے
کہ خداتعالیٰ ہمیں احترام صحابیت اور مودت اہل کا نور ہمیشہ سینوں میں چمکتا رہے۔

"آمِینَ بِحُرمَتِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِینَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیمِ"۔

Marfat.com

وصالِ امام جعفر

امام ابن صباغ مالکی (علی بن محمد بن احمد مالکی مکی) رحمتہ اللہ علیہ رقمطراز ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بن محمد باقر علیہ السلام کا ۱۴۸ھ شوال کے مہینے میں وصال ہوا —— آپ کی عمر شریف ۸۷ سال تھی۔

يُقَالُ: اِنَّهٗ مَاتَ بِالسَّمِّ فِيْ اَيَّامِ الْمَنْصُوْرِ .

کہا جاتا ہے کہ امام جعفر صادق منصور عباسی کے دور حکومت میں زہر سے شہید ہوئے —— اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ جہاں آپ کے والد گرامی حضرت امام محمد باقر —— اور دادا امام سجاد زین العابدین علیہ السلام مدفون ہیں۔

(۱) الفصول المہمۃ فی معرفۃ احوال الائمۃ ص ۲۳۰ مطبوعہ مکتبہ دار الکتب التجاریہ نجف اشرف سن اشاعت ۱۳۷۵ھ

(۲) نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار سن اشاعت ۲۰۰۵ء مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان

شواہد النبوۃ

امام النحو علامہ جامی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب شواہد النبوۃ میں لکھا ہے —— کہ آپ کی ولادت بروز پیر ماہ ربیع الاول شریف کے آخری عشرہ میں ہوئی —— اور وصال بروز پیر نصف رجب المرجب کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ (شواہد النبوۃ مترجم ص ۳۲۷)

آپ کی اولاد

نور الابصار میں چھ —— علامہ شہرستانی نے پانچ —— ابن صباغ نے پانچ —— اور روضۃ الشہداء میں آپ کے صاحبزادے سات ہیں۔

(۱) امام موسیٰ کاظم۔ (۲) حضرت محمد۔ (۳) حضرت اسمٰعیل۔ (۴) حضرت عبداللہ۔ (۵) حضرت اسحاق۔ (۶) حضرت عباس۔ (۷) حضرت علی عریضی علیہم السلام۔

Marfat.com

جن سے نسل چلی

آپ علیہ السلام کی نسل پانچ بیٹوں سے چلی۔ موسیٰ کاظم —— اسمٰعیل —— محمد —— اسحاق —— علی عریضی۔

نوٹ: راقم الحروف کا شجرۂ نسب سیّدنا علی عریضی کے ساتھ جا کر ملتا ہے۔

صاحبزادی

آپ کی ایک ہی صاحبزادی ہیں —— ان کا اسم گرامی سیّدہ اُمّ فروہ (سلام اللہ علیہا) اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے اپنی والدہ کے نام پر اپنی بیٹی کا نام رکھا۔

Marfat.com

Marfat.com

باب ذکر و مناقب

امام موسیٰ کاظم

علیہ السلام

Marfat.com

بحضور امام موسیٰ کاظم

شہنشاہ زماں، نور جناب مصطفیٰ کاظم
امام ذی نشاں، عکس شکوہ مرتضیٰ کاظم

گل باغ نبوت، ابن جعفر، پرتو باقر
علی کا حسن، تصویر شہید کربلا کاظم

ضیائے دیں، نوائے حق، وفا و مہر کا پیکر
درخشندہ قمر نوری ہے، خورشید ولا کاظم

نگہبان شریعت، واقف اسرار لاہوتی
طریقت کی چمک، نور امامت کی ضیاء کاظم

امام و خضر عاظم ہے، سخی ابن سخی سید
حسن کا بانکپن ہے، اولیاء کا پیشوا کاظم

○

Marfat.com

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

موسیٰ کاظم کی شاہی ہے کونین پر
راج ہے ابن حیدر کا دارین پر
ان کی صورت ہے سرتا پا حسنین پر
ابن خاتون جنت کی کیا بات ہے
(خضر)

سید السادات —— نواسہ اشرف البریت —— صاحب کشف کرامات —— قطب زمانہ —— عالم یگانہ —— کوکب چرخ شرافت —— صاحب علم —— وارث علم —— امام ذی مرتبت —— حضرت سیدنا ومولانا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام —— سادات بنو زہرا میں ایک نمایاں ترین شخصیت کے مالک تھے —— آپ کو کثرت سے درگزر کرنے اور حلم و بردباری اختیار کرنے کی وجہ سے —— کاظم —— کے نام سے یاد کیا جاتا ہے —— آپ اہل عراق کے نزدیک

بَابُ قَضَآءِ الْحَوَائِجِ عِنْدَ اللّٰہِ ۔

(الصواعق المحرقہ ص ۲۰۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت کی اشاعت ۱۹۸۵ء)

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک حاجتوں کو پورا کرنے والا دروازہ" کے نام سے مشہور ہیں —— آپ اپنے زمانہ کے سب سے بڑے عالم، زاہد، سخی تھے۔ آپ بہت بردبار اور شب زندہ دار تھے —— آپ ساری ساری رات نماز میں اور دن روزے کی حالت میں گزارتے تھے —— اہل علم نے آپ کو امام کبیر القدر

Marfat.com

— یکتائے زمانہ — حجۃ الاسلام کہا ہے —

نام

آپ کا نام نامی اسم گرامی — موسیٰ بن جعفر صادق بن محمد باقر بن زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام تھا۔

القاب

کاظم — صابر — صالح — امین مشہور ترین لقب کاظم ہے۔

کنیت

ابوالحسن ہے۔

شاعر

آپ کا شاعر سیّد حمیری تھا۔

چوکیدار

آپ کے چوکیدار کا نام محمد بن فضل تھا۔

والدہ

آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی ''حمیدہ بربریہ'' ہے۔

ولادت

آپ کی ولادت باسعادت ۱۲۸ھ بروز اتوار دس صفر المظفر کو — ابوا — کے مقام پر ہوئی جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے۔

کاظم

آپ کا مشہور ترین لقب کاظم ہے۔ کاظم — غصہ کو پینے والا، کے معنوں میں آتا

Marfat.com

ہے۔۔۔۔۔ اور درگزر کرنے کو کاظم کہتے ہیں۔۔۔۔۔ آپ حلم و بردباری کا ایک بہت بڑا پہاڑ اور جود و سخا کا وسیع سمندر تھے۔۔۔۔۔ آپ کے انداز سخاوت کو دیکھ کر ہی اہل عراق نے آپ کو دروازہ حوائج الی اللہ کا نام دیا تھا۔ علامہ مومن بن حسن شبلنجی شافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَهُوَ الْمَعْرُوْفُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِرَاقِ بِبَابِ الْحَوَآئِجِ وَذَالِكَ لِنَجْحِ قَضَاءِ حَوَائِجِ الْمُتَوَسِّلِيْنَ بِهٖ -

اور وہ اہل عراق کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی طرف حاجتوں کا دروازہ مشہور ہیں ۔۔۔۔۔ جو لوگ آپ کو وسیلہ بنا کر حاجت پیش کرتے ان کی حاجتیں پوری ہو جاتی تھیں۔ (الصواعق المحرقۃ ص ۳۰۷ نور الابصار ص ۳۴۷)

آپ کی انگوٹھی پر نقش

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی انگوٹھی پر یہ الفاظ نقش تھے۔۔۔۔۔ اَلْمُلْكُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ ۔۔۔۔۔ نقش تھا۔

اولاد رسول

ایک مرتبہ وقت کے حکمران و بادشاہ ۔۔۔۔۔ ہارون رشید نے آپ سے سوال کیا ۔۔۔۔۔ آپ کس طرح کہتے ہیں کہ ہم اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔۔۔۔۔ حالانکہ تم علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہو! ۔۔۔۔۔ لوگ اپنے دادوں کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ نانوں کی طرف منسوب نہیں ہوتے۔

جواب

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جواب میں قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی۔

وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ط

Marfat.com

وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ (پارہ ۷ سورۃ انعام آیت نمبر ۸۵)

اور اس کی اولاد سے داؤد وسلیمان اور ایوب ویوسف اور موسیٰ وہارون (علیہم السلام) کو اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں، نیکوکاروں کو اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو، یہ سب ہمارے مقرب ہیں۔

اس پر آپ نے فرمایا

آپ نے فرمایا ـــــ دیکھو! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ نہ تھا ـــــ وہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ صرف اپنی والدہ کی طرف سے لاحق ہیں ـــــ اسی طرح ہم بھی اپنی والدہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی طرف سے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد ٹھہرے ـــــ آپ نے ہارون رشید کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ـــــ ہم میں ایک اور بھی فضیلت پائی جاتی ہے ـــــ بطور دلیل آپ نے آیت مباہلہ تلاوت فرمائی۔

آیت مباہلہ کی تلاوت

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے آیت مباہلہ کی تلاوت فرمائی ـــــ کہ ارشاد خداوندی ہے۔

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْ ۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۣ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝

(پارہ نمبر ۳ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۶۱)

''پھر اے محبوب جو تم سے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جھگڑا کریں، اس کے

Marfat.com

بعد کہ تمہیں علم آچکا، تو ان سے فرمادو! کہ آؤ، ہم بلائیں اپنے بیٹوں کو بھی اور تمہارے بیٹوں کو بھی اپنی عورتوں کو بھی اور تمہاری عورتوں کو بھی اپنی جانوں کو بھی اور تمہاری جانوں کو بھی پھر مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر خدا تعالیٰ کی لعنت ڈالیں''۔

نجرانی عیسائیوں کے ساتھ مباہلہ کے وقت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ ــــ حضرت مولا علی ــــ امام حسن ــــ امام حسین علیہم السلام کے سوا کسی کو نہ بلایا لہٰذا قرآنی حکم کے مطابق امام حسن ــــ امام حسین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے ہیں (یہی وجہ ہے کہ ہمیں اولاد رسول کہا جاتا ہے)

(نورالابصار فی مناقب آل بیت النبی المختارص ۳۴۹)

حقانیت کے اظہار کا منظر

مفسر قرآن علامہ سیّد محمد رفاعی عرب رحمتہ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں آیت مباہلہ کے تحت ارقام فرماتے ہیں کہ یہ درحقیقت نصاریٰ پر اسلام کی حقانیت کا اظہار کرنا تھا ــــ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہمراہ ــــ انفس ــــ کی جگہ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو ــــ نساء نا ــــ کی جگہ ــــ فاطمہ زہرا کو ــــ ابناء نا ــــ کی جگہ ــــ امام حسن، امام حسین کو ہمراہ اور میدان مباہلہ میں پہنچ گئے ــــ آپ کے ہمراہ جناب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ نے فرمایا ــــ سلمان! ــــ تم بہت دور چلے جاؤ ــــ پر خدا کی لعنت نازل ہونے والی ہے ــــ ایسا نہ ہو کہ تم بھی اس کی لپیٹ میں آجاؤ۔

ایک راہب سعید نام کا تھا اور وہ نصاریٰ میں بہت معزز سمجھا جاتا تھا ــــ اس

Marfat.com

راہب نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! تم مجھے کیا سمجھتے ہو۔ انہوں نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہم تمہیں بہت معزز سمجھتے ہیں —— اس راہب نے کہا کہ خدا کی قسم میں جو یہ صورتیں دیکھ رہا ہوں ایسی صورتیں جھوٹوں کی نہیں ہوا کرتیں —— مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر یہ لوگ خدا سے اس پہاڑ کو ٹلنے کی دعا کریں جس پر میں کھڑا ہوں تو یہ پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ٹل جائے گا —— چنانچہ وہ مباہلہ کرنے سے باز آ گئے اور جزیہ دینا منظور کر لیا —— درحقیقت یہ اسلام کی حقانیت کے اظہار کے لیے تھا۔

(تفسیر رفائی، سیّد محمد رفائی عرب) ص ۱۱۴ مطبوعہ دینی کتب خانہ اردو بازار لاہور)

آیت مباہلہ —— کی تفسیر کا ایک مختصر سا حصہ آلِ رسول حصہ اول کے صفحہ نمبر ۷۸ پر بیان ہو چکا ہے —— پر سیّدنا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ہارون رشید کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی —— کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —— مباہلہ کے لیے صرف حسنین کریمین اور سیّدہ عالم —— اور مولا علی علیہم السلام کو ساتھ لے گئے تھے۔ سیّد رفائی لکھتے ہیں کہ —— انفس —— کی جگہ علی مرتضیٰ کو ساتھ لیا —— انفس نفس کی جمع ہے —— نفس —— جان —— جوہر —— اصل واصلیت —— ذات وہستی —— لب لباب —— اور حقیقت کے معنوں میں آتا ہے۔

اور یہی وجہ ہے کہ سیّد مولا مرتضیٰ کو نفس رسول —— کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے —— زمانے کا تغیر وتبدل، نگاہ رسالت ماب سے مخفی نہ تھا —— اسی بنا پر سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کریم کی محبت ومودت کے بارے میں اپنی امت کو متعدد مقامات پر اعلان فرمایا —— اور ظاہر حیات میں وقتاً فوقتاً اجتماعی اور انفرادی طور پر لوگوں کو حب علی کا درس دیا۔ ایک حدیث شریف جس کے راوی خود مولا علی ہیں —— اس کو دیکھیں اور اپنے

Marfat.com

ایمان کو تازہ کریں ـــــ اور اپنے سینے میں حب علی کا نور اتار دیں۔

حدیث شریف

مولائے مومنان حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں ـــــ کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

قَالَ قُلْتُ لِجِبْرِیْلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ۔ قَالَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ وَحُبُّ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ـــــ

فرمایا کہ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ کون سے اعمال اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہیں ـــــ تو (جبرئیل) نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر درود بھیجنا اور علی بن ابی طالب کی محبت۔

(القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع ص ۱۳۴'' امام حافظ شمس الدین محمد بن عبدالرحمن سخاوی شافعی متوفی ۹۰۲ھ'' مطبوعہ دار الکتاب العربی سن اشاعت ۱۹۸۵ء)

مندرجہ بالا حدیث مومنوں کے لیے سرور ـــــ اور منافقوں کے لیے آگ کے شعلوں سے بھڑکتا ہوا تنور ہے ـــــ مولا علی کی مودّت کا نور حاصل کرنے کے لیے حلالی ہونا ضروری ہے۔

یہ صاحب کرامت نوجوان کون تھا؟

علامہ ابن جوزی اپنی کتاب (مشیر الغرام السالکین الی اشرف الاماکن) میں ـــــ اور جناب جنابذی اپنی کتاب (معالم العترۃ النبوۃ) میں ـــــ اور جناب رامہری مزی نے اپنی کتاب (کرامات الاولیاء) میں حُسّام بن حاتم اصم سے یہ روایت بیان کی ہے ـــــ اور انہوں نے کہا مجھے شفیق بلخی نے کہا کہ میں ۱۴۶ھ میں حج کرنے گیا ـــــ میں قادسیہ میں ٹھہرا اور لوگوں کا حج پر جانا اور ان کی زینت اور کثرت ہجوم دیکھ رہا تھا۔ اچانک

Marfat.com

میری نگاہ ایک خوبصورت نوجوان پر پڑی، جس کا رنگ گندمی اور بدن کمزور تھا ـــــ اس کے لباس پر صوف (اون) کا کپڑا تھا ـــــ جس میں وہ لپٹا ہوا تھا ـــــ اس کے پاؤں میں جوتی تھی ـــــ اور وہ تنہا بیٹھا ہوا تھا ـــــ جناب شفیق کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ شخص صوفی ہے ـــــ لوگوں کے ساتھ حج کو جانا چاہتا ہے ـــــ یہ راستے میں ان لوگوں (یعنی حاجیوں) کے لیے بوجھ ثابت ہوگا ـــــ شفیق کہتے ہیں ـــــ کہ میں نے اللہ کی قسم کھا کر کہا ـــــ کہ میں اس کے پاس جاتا ہوں ـــــ اور اسے سخت اور ثقیل الفاظ میں کچھ کہتا ہوں ـــــ اور میں اس کی طرف چل پڑا ـــــ جب مجھے اپنے قریب آتے دیکھا ـــــ تو اس نے کہا:

يَا شَفِيْقُ اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ـــــ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

(پارہ ۲۶ سورۃ حجرات آیت نمبر ۱۲)

اے شفیق! بدگمانی سے بچنا چاہیے ـــــ (اللہ کا فرمان ہے) بعض بدگمانیاں سخت گناہ ہوتی ہیں ـــــ

پھر وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا ـــــ میں نے اپنے دل میں کہا، یہ عجیب امر ہے جو کچھ میرے دل میں تھا ـــــ وہ کہہ کر چلا گیا ـــــ اور پھر میرا نام بھی لیا ـــــ یہ کوئی نیک شخص ہے، اسے ضرور ملنا چاہیے ـــــ تاکہ اس سے دعا کراؤں اور اپنے ظن وگمان کو معاف کراؤں ـــــ پر وہ مجھ سے ایسا غائب ہوا کہ میں اسے نہ دیکھ سکا۔

جب ہم وادی فضہ میں پہنچے تو وہ شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا تھا ـــــ میں نے کہا میں اس کے پاس جاتا ہوں اور اپنی بدگمانی معاف کراتا ہوں ـــــ میں ان کے قریب گیا دیکھا کہ نماز کی حالت میں ان کے اعضاء مضطرب ہیں ـــــ جسم پر لرزہ طاری ہے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہیں ـــــ پھر وہ نماز سے فارغ ہو کر میری طرف متوجہ ہوا اور

Marfat.com

فرمایا ـــــ اے شفیق! یہ آیت پڑھو۔

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی ۝

اور بے شک میں بہت بخشنے والا ہوں، اسے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا اور پھر ہدایت پر رہا۔ (پ۱۶ س طٰہٰ آیت۸۲)

شفیق کہتے ہیں وہ مندرجہ آیت کی تلاوت کے بعد اٹھا اور مجھے وہیں چھوڑا اور چلا گیا ـــــ میں نے دل میں کہا ـــــ کہ یہ نوجوان ابدال میں سے ہے جو میرے بھید مجھے بتا رہا ہے ـــــ جب ہم ''ابواء'' میں پہنچے تو وہ نوجوان کنوئیں پر کھڑا ہے ـــــ میں نے اسے دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں پانی کا ایک (چرمی ڈول نما) کوزہ ہے ـــــ اور وہ اس کے ہاتھ سے کنوئیں میں گر گیا ـــــ تو اس نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا۔

اَنْتَ شُرْبِیْ اِذَا ظَمِئْتُ مِنَ الْمَاءِ

وَقُوْتِیْ اِذَا اَرَدْتُّ طَعَامًا

تو ہی پلانے والا ہے، جب میں پانی کا پیاسا ہوں اور تو ہی روزی دینے والا ہے ـــــ

پھر اس نے کہا ـــــ اے میرے اللہ! تیرے سوا میرا کوئی نہیں ـــــ تو اس کوزے کو مجھ سے معدوم نہ کر۔

فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَیْتُ الْمَآءَ قَدِ ارْتَفَعَ اِلٰی رَأْسِ الْبِئْرِ وَالرَّكْوَةُ طَافِيَةٌ عَلَيْهِ فَمَدَّ يَدَهٗ فَاَخَذَهَا ۔

(شفیق بلخی کہتے ہیں) ـــــ خدا کی قسم، میں نے پانی کو دیکھا کہ وہ کنوئیں کے سر پر

Marfat.com

آ گیا ہے —— اور کوزہ پانی پر تیر رہا تھا —— اس نوجوان نے ہاتھ لمبا کر کے کوزہ پکڑ لیا —— اور اس سے وضو فرمایا اور چار رکعت نماز ادا فرمائی —— پھر ریت کے ٹیلے کی طرف چلا گیا —— اور اپنے ہاتھ اکھٹے کر کے اپنی مٹھی میں تھوڑی سی ریت پکڑ کر اس کوزہ میں ڈال دی —— پھر اسے خوب ہلایا اور پی گیا —— میں اس کے پاس گیا اور سلام پیش کیا —— اس نے میرے سلام کا جواب دیا —— میں نے کہا —— اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو انعام فرمایا ہے —— اس سے کچھ بچا ہوا مجھے عنایت فرمائیں —— پھر انہوں نے مجھے کوزہ عطا فرمایا —— میں نے اس سے پیا اس میں میٹھے ستو تھے —— خدا کی قسم! ایسے لذیز اور خوشبودار ستو میں نے کبھی نہیں پیئے —— میں ان ستوؤں سے ایسا سیر ہوا کہ کئی دن گزر گئے —— مجھے کھانے پینے کی قطعی خواہش نہ رہی، پھر اس نے فرمایا:

یَا شَفِیْقُ! لَمْ تَزَلْ نِعَمُ اللّٰہُ عَلَیْنَا ظَاھِرَۃٌ وَّبَاطِنَۃً ۔

اے شفیق! ہم پر اللہ تعالیٰ کی ظاہری اور باطنی نعمتیں ہمیشہ نازل ہوتی رہتی ہیں ——

شفیق کہتے ہیں —— پھر میں نے انہیں نہ دیکھا —— حتیٰ کہ ہم مکہ معظّمہ پہنچے اور میں نے اس نوجوان کو آدھی رات کو آب زم زم کے پاس خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھا —— سورج کے طلوع ہونے کے بعد وہ باہر جانے لگا تو میں بھی اس کے پیچھے باہر نکلا —— تاکہ اسے سلام کہوں —— کیا دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی ایک جماعت نے اسے آگے پیچھے اور دائیں بائیں سے گھیر رکھا ہے میں نے ان میں سے ایک شخص سے پوچھا:

مَنْ ھٰذَا لْفَتٰی یَا سَیِّدِیْ؟

Marfat.com

اے میرے سردار یہ نوجوان کون ہے؟
تو اس نے کہا —— یہ امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن امام علی مرتضیٰ بن حضرت ابی طالب علیہم السلام ہیں۔

(۱) الفصول المہمہ (امام ابن صباغ مالکی) ص۲۳۳ تا ۲۳۴۔
(۲) نور الابصار (امام مومن حسن شبلنجی) ص۳۴۹ تا ۳۵۰۔
(۳) الصواعق المحرقۃ (محدث احمد بن حجر مکی) ص۳۰۸۔
(۴) شواہد النبوۃ مترجم (امام عبدالرحمٰن جامی) ص۳۳۷ تا ۳۳۸۔

سیاہ جبہ

جناب عبداللہ بن ادریس نے ابن سنان سے روایت بیان کی ہے —— کہ ایک دفعہ ہارون رشید نے علی بن یقطین کو بطور اکرام، فاخرانہ عمدہ لباس بھیجا —— اس لباس میں ایک سیاہ جبہ بھی تھا، جو امراء و خلفاء کے لباس جیسا تھا اور سونے سے بنا ہوا تھا —— وہ علی بن یقطین نے سیّدنا موسیٰ کاظم علیہ السلام کو بطور نذرانہ پیش کیا —— امام موسیٰ کاظم نے اسے واپس کرتے ہوئے لکھا —— کہ اسے محفوظ رکھو —— اور اپنے ہاتھ سے اسے ضائع نہ کرنا —— عنقریب تیرے لیے اس میں فائدہ ہوگا۔

علی بن یقطین کو جبہ کی واپسی سے کچھ شک گزرا —— لیکن اسے یہ معلوم نہ تھا کہ حضرت امام کاظم کے اس کلام کا سبب کیا ہے؟ اس نے وہ سیاہ جبہ محفوظ رکھا —— اور اسے تھیلے میں رکھ کر اس پر مہر لگا دی —— تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ علی بن یقطین اپنے غلام سے ناراض ہو گئے —— جو ان کے خصوصی امور سرانجام دیتا تھا اور ان پر مطلع تھا —— جناب علی بن یقطین نے اسے ملازمت سے علیحدہ کر دیا —— اور کسی وجہ سے اس کو اپنی ملازمت اور مکان سے دور کر دیا۔

Marfat.com

اس غلام نے ہارون رشید کے پاس علی بن یقطین کی غیبت کی —— اور کہا کہ علی نے —— موسیٰ کاظم کی امامت کا قائل ہے اور ہر سال ان کی طرف اپنے مال کی زکوٰۃ —— ہدایا —— اور تحائف بھیجتا ہے —— اس سال بھی زکوٰۃ وغیرہ اور وہ سیاہ رنگ کا جبہ بھی ان کو بھیجا ہے جو ''امیر المومنین'' نے فلاں وقت اس کو بطور اکرام دیا تھا۔

ہارون رشید یہ سن کر غصہ سے بھر گیا —— اور کہا میں اس کی وضاحت کراتا ہوں —— اگر یہی حال ہے جو تم نے کہا ہے تو میں اس کی روح نکال دوں گا، یہی اس کی سزا ہے۔ اسی وقت کسی کو بھیجو جو میرے پاس علی بن یقطین کو لے کر آئے جناب علی بن یقطین جب رشید کے سامنے کھڑے ہوئے تو ہارون رشید نے کہا —— وہ سیاہ جبہ کہاں ہے؟ جو میں نے تجھے بطور اکرام دیا تھا —— اور دیگر خواص سے میں نے تیرے لیے مخصوص کر رکھا تھا —— علی بن یقطین نے کہا: اے امیر المومنین! وہ میرے پاس تھیلا میں محفوظ ہے —— اسکو خوشبو لگا کر مقفل کر رکھا ہے —— ہارون رشید نے کہا اسے ابھی منگواؤ —— اس نے کہا: اے امیر المومنین ابھی منگواتا ہوں —— اور اپنے خادم کو بلا کر کہا جاؤ میرے گھر کے فلاں کمرہ سے چابی لے کر فلاں صندوق کھول کر اس میں سے تھیلا لے کر آؤ جس میں جبہ رکھا ہے —— اور اسی طرح مہر سمیت لاؤ —— تھوڑی دیر بعد خادم وہ تھیلا لے آیا اور ہارون رشید کے سامنے رکھ دیا —— رشید نے مہر توڑنے کا حکم دیا۔

مہر توڑی گئی —— اور تھیلا کھولا تو اس میں جبہ اسی حالت میں لپٹا پڑا تھا —— تاہنوز اس کو زیب تن بھی نہ کیا گیا تھا نہ وہ میلا ہوا —— اور نہ ہی اس پر کسی چیز نے اثر کیا تھا —— ہارون رشید نے جناب علی بن یقطین سے کہا —— اس جبہ کو اپنی جگہ رکھ دو اور اسے ساتھ لے جاؤ —— آج کے بعد ہم کسی چغل خور کی بات تمہارے بارے میں تسلیم

Marfat.com

نہیں کریں گے ــــ اور اسے گراں بہا انعامات عطا کرنے کا حکم صادر کیا ــــ ساتھ ہی یہ حکم دیا کہ چغلی کرنے والے کو ایک ہزار کوڑے مارے جائیں، جب چغلی کرنے والے کو پانچ سو کوڑے لگے تو وہ مر گیا۔

(۱) نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص ۳۵۲۔

(۲) شواہد النبوۃ مترجم ص ۲۳۹۔

(۳) الفصول المہمہ ص ۲۳۶ تا ۲۳۷۔

قاضی ابو یوسف رضی اللہ عنہ اور امام محمد

جناب اسحاق بن عمار سے روایت ہے ــــ جو علامہ شبلنجی نے الفصول المہمہ ــــ کے حوالے سے لکھا ہے ــــ کہ جب ہارون رشید نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو قید کر دیا تو حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے دونوں شاگردوں ــــ قاضی ابو یوسف، اور امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہم ــــ جیل میں آپ کے پاس گئے اور آپ کی خدمت میں سلام پیش کر کے بیٹھ گئے ــــ انہوں نے ارادہ کیا ــــ کہ آپ کی خدمت میں کچھ فقہی مسائل کے بارے میں سوال کریں تا کہ آپ کی فقاہت کا اندازہ کریں۔

اسی اثناء میں قید خانے میں ڈیوٹی دینے الا سپاہی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ــــ اور عرض کی کہ حضور! میری ڈیوٹی ختم ہو چکی ہے ــــ میں انشاء اللہ کل آؤں گا ــــ اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو فرمادیں میں کل لیتا آؤں گا، آپ نے فرمایا جاؤ! مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے ــــ پھر حضرت امام موسیٰ کاظم نے قاضی ابو یوسف اور امام محمد بن حسن سے فرمایا تعجب ہے کہ یہ شخص مجھے کہتا ہے ــــ کہ میں اسے کوئی چیز لانے کی تکلیف دوں ــــ اور وہ اسے کل لیتا آئے ــــ حالانکہ ــــ

وَهُوَ مَيِّتٌ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ

Marfat.com

اور وہ اسی رات فوت ہو جائے گا ——

یہ سن کر دونوں امامین فقہ سوال کرنے سے رک گئے —— اور اٹھ کر واپس تشریف لے گئے —— اور امام موسیٰ کاظم سے کوئی سوال نہ کیا —— اور کہنے لگے ہم نے فرض وسنت سے متعلق سوال کا ارادہ کیا تھا ——

فَاَخَذَ یَتَکَلَّمُ مَعَنَا فِی الْغَیْبِ ۔

''اور آپ ہمارے ساتھ علم غیب کی باتیں کرنے لگے''۔

خدا کی قسم ہم اس شخص کے پیچھے کسی کو بھیجتے ہیں جو اس کے دروازہ پر رات بسر کرے اور دیکھے کہ اس کا کیا حال ہوتا ہے —— چنانچہ فقہ کے دونوں اماموں نے ایک شخص کو بھیجا —— جو اس شخص کے دروازہ پر جا کر بیٹھ جائے —— جب آدھی رات کا وقت ہوا تو سپاہی کے گھر والوں کے رونے کی آواز بلند ہوئی —— جب گھر والوں کے رونے کا سبب پوچھا تو انہوں نے کہا:

مَاتَ صَاحِبُ الْبَیْتِ

کہ صاحب خانہ اچانک مر گیا ہے۔

دروازے پر بیٹھنے والا —— قاضی ابو یوسف اور امام محمد بن حسن کی طرف واپس لوٹا اور ان کو سپاہی کے مرنے کی خبر دی جس سے دونوں حضرات سخت حیران ہوئے۔

(الفصول المہمہ ص ۱۴۱، نور الابصار ص ۳۵۳)

مولا علی نے خواب میں فرمایا

علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے مسعودی کے حوالے سے لکھا ہے —— کہ جب ہارون رشید نے آپ کو قید میں ڈال رکھا تھا —— تو ہارون رشید نے خواب میں مولا علی کو دیکھا —— کہ آپ کے ہاتھ میں ایک برچھی ہے —— اور آپ ہارون رشید سے فرما رہے ہیں۔

Marfat.com

اِنْ لَّمْ تَحُلَّ عَنِ الْكَاظِمِ وَاِلَّا نَحَرْتُكَ بِهٰذِهٖ

اگر تو نے (موسیٰ) کاظم کو رہا نہ کیا تو میں تمہیں اس برچھی سے ذبح کر دوں گا——

یہ دیکھ کر ہارون رشید خوف کے ساتھ بیدار ہوا—— اور اسی وقت اپنے پولیس افسر کو کاظم علیہ السلام کو آزاد کرنے کے لیے بھیجا اور ساتھ ہی تیس ہزار درہم بھی بطور نذر بھیجے اور کہا—— میری طرف سے آپ کو یہاں ٹھہرنے—— یا مدینہ منورہ چلے جانے کا اختیار ہے، جب آپ اس کے پاس تشریف لے گئے—— تو اس نے کہا میں نے آپ کے متعلق یہ عجیب وغریب بات دیکھی ہے۔ (الصواعق المحرقہ ص ۳۰۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

امام کاظم کی سخاوت

سیّدنا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اپنے زمانے میں سب سے زیادہ عابد، عالم، ہاتھ کے سخی اور دل کے کریم تھے—— جب آپ مدینہ منورہ کے فقراء کو نہ پاتے—— تو رات کو ان کے گھروں میں درہم و دینار لے جاتے—— اور ایسے ہی دیگر اخراجات ان کو پہنچاتے—— اور اہل مدینہ نہ جانتے تھے کہ یہ تمام اشیاء و مصارف ان کے پاس کدھر سے آتے ہیں—— آپ کی شہادت کے بعد ان لوگوں کو علم ہوا کہ یہ تمام چیزیں امام موسیٰ کاظم سے ملتی تھیں۔ (نور الابصار ص ۳۵۴)

آپ کی دعا

امام موسیٰ کاظم کثرت سے یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ——

Marfat.com

اے اللہ تعالیٰ! میں تجھ سے موت کے وقت راحت اور حساب کے وقت معافی وبخشش چاہتا ہوں۔

(نورالابصار ص ۳۵۳ سن اشاعت ۲۰۰۵ء دارالمعرفۃ بیروت)

میں دلوں کا امام ہوں —— فرمان امام کاظم

علامہ احمد بن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت بیان کی ہے —— کہ ہارون رشید نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو کعبہ کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھ کر کہا —— تو وہ شخص ہے —— جس کی لوگ پوشیدہ طور پر بیعت کرتے ہیں —— آپ نے فرمایا ——

اَنَا اِمَامُ الْقُلُوْبِ ، وَاَنْتَ اِمَامُ الْجُسُوْمِ ۔

میں دلوں کا امام ہوں، تو جسموں کا امام ہے۔

(الصواعق المحرقۃ ص ۳۰۹ مطبوعہ بیروت لبنان)

اے میرے ابا جان تم پر سلام ہو

مدینہ منورہ میں روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری کے وقت —— امام موسیٰ کاظم —— اور بادشاہ ہارون رشید دونوں اکٹھے ہو گئے تو ہارون رشید نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں ان الفاظ کے ساتھ سلام پیش کیا۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَمِّ ۔

''اے میرے چچا (خیال رہے کہ ہارون رشید عباسی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھا) کے بیٹے آپ پر سلام ہو''۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ان الفاظ میں سلام پیش کیا۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَتَ

''آپ پر سلام ہو اے میرے ابا جان!''

Marfat.com

یہ سن کر ہارون رشید نے کہا —— اے ابوالحسن یہ فخر و شرف حقیقت پر مبنی ہے —— اس کے باوجود وہ اس حقیقت کو برداشت نہ کر سکا —— اور آپ کو قید کر کے بغداد لے گیا —— اور قید خانہ میں ڈال دیا —— اور اس بندی خانہ سے آپ بیڑیاں پہنے ہوئے شہادت پا کر ہی نکلے۔ (الصواعق المحرقہ ایضاً)

آپ کی شہادت

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی شہادت بھی زہر سے ہوئی —— آپ کو کھانے میں زہر ملا کر دیا گیا تھا —— بعض نے کہا ہے کہ کھجوروں میں زہر ملایا گیا تھا —— آپ کی شہادت ۱۸۳ھ بروز جمعہ ۲۵ رجب المرجب ہارون رشید کی قید میں ہوئی —— آپ کی شہادت کے بعد آپ کی بیڑیاں کاٹی گئیں۔

اولاد

آپ کی اولاد ۳۷ افراد پر مشتمل ہے۔

علی رضا —— عباس —— قاسم —— اسماعیل —— جعفر —— ہارون —— حسن —— عبداللہ —— اسحاق —— عبیداللہ —— زید —— حسن —— احمد —— محمد —— فضل —— سلیمان —— حمزہ —— یحییٰ —— عبدالرحمٰن —— عمر۔

صاحبزادیاں

فاطمہ کبریٰ —— فاطمہ صغریٰ —— رقیہ —— حلیمہ —— اُمّ اسماء —— رقیہ صغریٰ —— اُمّ کلثوم —— میمونہ —— اُمّ جعفر —— آمنہ —— حسنہ —— اُمّ سلمہ —— زینب —— خدیجہ —— عائشہ —— بریرہ —— زینب صغریٰ (سلام اللہ علیہن)

(نور الابصار ص ۳۵۵ تا ۳۵۶ الفصول المہمہ ص ۲۴۱ تا ۲۴۲)

Marfat.com

Marfat.com

باب مناقب

امام الائمہ

امام علی رضا

علیہ السلام

Marfat.com

منقبت امام رضا

عکس جمال مظہر یزداں علی رضا
چرخ ولا کے مہر درخشاں علی رضا
حجرۂ زہرا پاک کی قندیل نور بار
کنز علی کے گوہر تاباں علی رضا
دشمن سے زہر کھا کے بھی شکوہ نہیں کیا
تصویر صبر، پیکر احساں علی رضا
شاہوں کا بادشاہ ہے، کریموں کا تاجور
ہے کشور حسین علیہ السلام کا سلطاں علی رضا
جس کو پھیلا کے سامنے تیرے میں دوں صدا
ایسا عطا ہو خضر کو داماں علی رضا

نور کی کرن

نور نبیؐ کے نور کی نوری کرن کہوں
پور علی کے پور کی پوری پھبن کہوں
خوشبوئے بوتراب، جمال حسن کہوں
فخر زمن، امام زمن سیم تن کہوں

○

Marfat.com

فلک ولا کے چاند کا ہالہ علی رضا
دنیائے معرفت کا اجالا علی رضا

○

اہل ہوس نے زہر ہلاہل اسے دیا
جس ہر ایک مخفی حقیقت کو پالیا
اپنے سریر کو تو سپرد ستم کیا
لیکن دیا بتول کا بجھنے نہیں دیا

○

تم پر رضا. سلام تو میرا امام ہے
میرے حبیب! خضر بھی تیرا غلام ہے

Marfat.com

امام علی رضا علیہ السلام

ہیں امام رضا سیّد وتاجور
جس کے چہرے کے شیدا ہیں شمس وقمر
کھا کے زہر ہلاہل بھی جو چپ رہا
اس شہ استقامت کی کیا بات ہے

(خضر)

سلطان اقلیم رضا ــــ جوشش مرتضیٰ ــــ قوت ھل اتیٰ ــــ شیر شیر خدا ــــ پرتو مجتبیٰ ــــ نور شاہ کربلا ــــ نجم آل عبا ــــ آسمان ولا ــــ بحر جود وسخا ــــ سیّدنا ومولانا ــــ ملجانا وماوانا ــــ امام علی رضا علیہ السلام ــــ آپ صاحب علم وعرفان تسلیم ورضا کے پیکر حسن مانے جاتے ہیں۔ آپ ذہین عالم دین ــــ پختہ یقین ــــ اور نہایت اعلیٰ قسم کی یادداشت کے حامل وامین تھے اور ہیں ــــ یوں سمجھیں کہ آپ بیت اہل بیت کی قندیل نور بار تھے اور ہیں۔

نام

آپ کا اسم گرامی ــــ علی ــــ اور کنیت ابوالحسن ہے۔

القاب

آپ کے القاب رضا ــــ صابر ــــ ذکی ــــ اور ولی ہیں۔

Marfat.com

والد

آپ کے والد سیّدنا موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین بن علی مولا بن ابوطالب علیہم السلام ہیں۔

والدہ

آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی نجمہ اُمّ البنین اروی خیزران ہے۔

ولادت

آپ کی ولادت باسعادت ۱۴۸ھ ۱۱ ربیع الاول (بعض نے ربیع الثانی لکھا ہے) بروز جمعرات مدینہ منورہ میں ہوئی۔

رضا

آپ کا سب سے زیادہ مشہور لقب ـــــ رضا ـــــ ہے۔ مامون رشید نے آپ کو ـــــ اَلرِّضَاءُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ ـــــ کا لقب دیا۔

رنگت

آپ کا رنگ اپنی والدہ پر تھا ـــــ آپ کی والدہ کا رنگ سفید اور سیاہ کے درمیان تھا ـــــ "لیکن بعض مورخین نے ابن خلدون کی اس روایت سے اختلاف کیا ہے"۔

ایک دن ایسا ہوا

حضرت امام علی رضا علیہ السلام ایک حمام میں داخل ہوئے ـــــ اور ابھی حمام میں ہی تھے کہ ایک فوجی حمام میں داخل ہوا ـــــ اور آپ کو اپنی جگہ سے ہٹا کر کہا۔

صُبَّ عَلٰی رَاْسِیْ یَا اَسْوَدُ ۔

اے کالے میرے سر پر پانی ڈال۔

Marfat.com

آپ نے اس کے سر پر پانی ڈالنا شروع کر دیا ——— اسی اثناء میں ایک شخص جو حضرت کو پہچانتا تھا ——— وہ بلند آواز سے چلایا ——— ارے او فوجی تو ہلاک ہو جائے۔

اَتَسْتَخْدِمَ اِبْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

''کیا تو رسول خدا کی بیٹی کے بیٹے سے خدمت کرا رہا ہے''۔

وہ فوجی فوراً آپ کی طرف متوجہ ہوا۔

یُقَبِّلُ رِجْلَیْهِ ———

آپ کے دونوں پاؤں چوم کر بولا۔

جب میں نے آپ سے یہ کام کرنے کو کہا ——— تو آپ نے میری نافرمانی کیوں نہ کی ——— آپ نے فرمایا یہ ثواب کا کام ہے ——— نافرمانی کیوں کرتا ——— اور پھر آپ نے یہ شعر پڑھا۔

وَلَیْسَ لِیْ ذَنْبٌ وَلَا ذَنْبَ لِمَنْ
قَالَ لِیْ یَا عَبْدُ اَوْ یَا اَسْوَدُ

''میرا گناہ نہیں اور نہ اس کا گناہ ہے ——— جس نے مجھے کہا: اے غلام یا اے کالے'' ——— آپ نے دوسرے شعر میں فرمایا ——— گناہ صرف اس شخص کا ہے جس نے مجھے اندھیرے میں رکھا، وہ شخص تعریف کے لائق نہیں ہے۔ (نور الابصار ص ۳۵۷)

شاعر

آپ کے شاعر کا نام دعبل خزاعی ہے۔

چوکیدار

آپ کے چوکیدار کا نام محمد بن فرات ہے۔

Marfat.com

انگوٹھی

آپ کی انگوٹھی پر ــــ حَسْبِیَ اللہُ ــــ نقش تھا۔

معاصر

آپ کے زمانے کے بادشاہ امین ــــ اور مامون تھے۔

تیسرا علی

شیخ کمال الدین بن طلحہ نے کہا ــــ امیر المومنین علی بن ابی طالب ــــ علی زین العابدین بن حسین گزر چکے ــــ یہ علی رضا ہیں جو تیسرے علی ہیں۔

آپ کے دوست

آپ کے دوستوں میں دو نام مشہور ہیں۔ حضرت معروف کرخی اور دوسرے حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہما حضرت سری سقطی نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

(الصواعق المحرقہ ص ۳۰۹)

الرضا کا لقب محمد تقی کی زبانی

امام نحو، عاشق رسول حضرت علامہ جامی نے شواہد النبوۃ میں لقب رضا سے متعلق لکھا ہے ــــ کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے اپنی کنیت ان (امام رضا) کو دے دی ــــ آپ کا لقب ــــ رضا ــــ ہے ــــ حضرت ابو جعفر محمد تقی جواد بن امام رضا سے کہا گیا ــــ کہ ان کے ــــ والد نے ان کا نام مامون الرضا رکھا تھا ــــ اور انہیں عہدۂ ولایت کی وصیت بھی کی تھی۔ آپ نے فرمایا ــــ اللہ تعالیٰ سبحانہ نے ان کا نام الرضا رکھا تھا ــــ کیوں کہ وہ آسمانوں میں اللہ تعالیٰ کی رضا تھے ــــ اور زمین میں اللہ کے رسول کی رضا تھے ــــ آپ کو گزشتہ آئمہ میں اس بنا پر

Marfat.com

خصوصیت حاصل ہے ــــ کہ آپ اپنے موافقوں کی طرح مخالفوں سے بھی راضی رہے ــــ آپ کے والد گرامی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرمایا کرتے تھے ــــ کہ میرے بیٹے کو رضا کہہ کر پکارا کرو! (شواہد النبوۃ مترجم ص ۳۴۲)

حمیدہ نے رسول کریم کو خواب میں دیکھا

حضرت حمیدہ جو امام کاظم کی والدہ کی کنیز تھیں ــــ ایک رات حضرت حمیدہ نے سیّد عالم حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ــــ نجمہ کی شادی اپنے بیٹے موسیٰ کاظم سے کر دو ــــ کیونکہ ان سے ایک ایسا بیٹا پیدا ہوگا جو تمام اہل زمین سے بہتر ہوگا۔

اللہ اللہ کی آوازیں

حضرت امام رضا کی والدہ (ام النین نجمہ) سے روایت ہے کہ جب میں حاملہ ہوئی تو مجھے کسی قسم کا بوجھ محسوس نہ ہوا ــــ اور سوتے وقت مجھے اپنے پیٹ سے ــــ سبحان اللہ اور ــــ اللہ، اللہ ــــ کی آوازیں سنائی دیتی تھیں ــــ مجھ پر ایک ہیبت غالب آ جاتی اور میں بیدار ہو جاتی ــــ لیکن پھر کوئی آواز نہ آتی ــــ (شواہد النبوۃ ص ۳۴۳)

بوقت ولادت

ولادت کے وقت آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھ دیئے اور چہرہ آسمان کی طرف کر کے لبوں کو جنبش دینے لگے ــــ ایسے ہی جیسے کوئی باتیں کرتا ہے ــــ اور دعا مانگتا ہے ــــ (حوالہ ایضاً)

رسول خدا اور شیر خدا کو خواب میں دیکھا

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے ــــ آپ نے فرمایا ــــ کہ

Marfat.com

میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ —— جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا —— تیرا بیٹا علی رضا —— اللہ جل جلالہ —— کے نور سے ہے —— جو اس کی حکمتیں بیان کرے گا —— اس کی رائے صائب ہوگی، جس میں خطا نہ ہوگی —— وہ جاہل نہیں عالم ہوگا —— اور اس کی مجلس میں حکماء اور علماء ہوں گے۔ (ایضاً)

واقف علم شریعت اور طریقت کا ولی
معرفت کا اور حقیقت کا رضا قطب جلی
جنتوں سے بھی فزوں تر، آپ کے گھر کی گلی
ہے رسول پاک کا یہ تیسرا اعلیٰ علی

○

اے رضا تیری امامت کو، ولایت کو سلام
تیری عزت کو، اصابت کو اصالت کو سلام

(خضر)

طرز عطا و سخا

جناب محمد بن یحییٰ فارسی سے روایت ہے کہ ابونواس نے ایک دن امام علی رضا کو دیکھا —— جب کہ آپ ایک نہایت خوبصورت خچر پر سوار —— مامون رشید سے ملاقات کر کے باہر تشریف لا رہے تھے —— ابونواس نے آپ کے قریب ہو کر سلام عرض کیا —— اور ساتھ یہ بھی عرض کی —— کہ اے رسول خدا کے بیٹے! میں نے آپ کی مدحت میں چند اشعار کہے ہیں —— اگر آپ وہ سن لیں تو مجھے خوشی ہوگی۔

آپ نے فرمایا سناؤ —— ابونواس نے شعر سنائے جن میں آپ کے حسب ونسب

Marfat.com

—— مقام و مرتبت اور شان و عظمت کی بلندیوں کا ذکر تھا —— امام رضا نے فرمایا —— اے ابونواس! اس طرح کے شعر کسی نے نہیں کہے —— پھر آپ نے غلام سے فرمایا کہ مصارف و اخراجات سے زائد تمہارے پاس کتنی رقم ہے —— غلام نے عرض کیا بندہ نواز تین سو دینار ہیں —— آپ نے حکم فرمایا وہ سب ابونواس کو دے دو —— ابونواس جب گھر جانے لگا —— تو آپ کے خیال میں یہ بات آئی کہ شاید ابونواس —— اس رقم کو قلیل سمجھ رہا ہے —— تو آپ نے فوراً غلام کو حکم دیا کہ جاؤ یہ خوبصورت خچر بھی ابونواس کو دے آؤ —— (نور الابصار ص ۳۵۷ تا ۳۵۸)

قصیدۂ دعبل

جناب دعبل کو شاعر آلِ محمد کہا جاتا ہے —— (اس کا پورا نام نامی ابوعلی بن دعبل بن علی زرین خزاعی ہے متوفی ۲۴۷ھ) دعبل خزاعی نے بے شمار اشعار مدحت آلِ رسول میں لکھے ہیں —— علامہ شبلنجی لکھتے ہیں —— ابوالصلت ھروی سے روایت ہے —— فرماتے ہیں دعبل خزاعی —— امام رضا کے پاس مرو گیا —— اور عرض کی اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے! —— میں نے آپ کی اور اہل بیت کی مدح میں قصیدہ لکھا ہے اور میں نے قسم کھائی ہے —— کہ آپ سے پہلے یہ قصیدہ کسی کے سامنے نہیں پڑھوں گا —— حضور! مجھے خوشی ہوگی اگر آپ اس قصیدہ کی سماعت فرمائیں۔ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا پڑھو! دعبل نے قصیدہ پڑھنا شروع کیا۔ یہ قصیدہ طویل ہے اور ایک سو بیس اشعار پر مشتمل ہے اس میں سے مندرجہ ذیل شعر بطور نمونہ ——

وَ آلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ نَحفُ جُسُوْمِھِمْ
وَ آلُ زِیَادٍ اَغْلَظُ الْقَصَرَاتِ

Marfat.com

وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کے جسم نحیف اور کمزور ہیں ——
زیاد کی اولاد کے محلات بہت مضبوط ہیں۔

سَأَبْكِيهِمْ مَا دَامَ فِي الْأُفُقِ شَارِقٌ
وَنَادٰى مُنَادِي الْخَيْرِ بِالصَّلٰوتِ

میں روتا رہوں گا جب تک مشرق کی جانب سے (سورج) طلوع کرتا رہے
گا ''میں روتا رہوں گا'' جب تک مؤذن نمازوں کے لیے ندا کرتے رہیں
گے۔

وَمَا طَلَعَتْ شَمْسٌ وَّحَانَ غُرُوْبُهَا
وَبِاللَّيْلِ اَبْكِيهِمْ وَبِالْغَدَوَاتِ

جب تک سورج طلوع کرتا رہے گا اور غروب ہوتا رہے گا میں رات اور دن
ان کو روتا رہوں گا۔

دِيَارُ رَسُوْلِ اللهِ اَصْبَحْنَ بَلْقَعًا
وَآلُ زِيَادٍ تَسْكُنُ الْحُجُرَاتِ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر جو خالی رہ گئے ہیں اور زیاد کی اولاد
مکانات میں بس رہی ہے۔

وَآلُ زِيَادٍ فِي الْقُصُوْرِ مَصُوْنَةٌ
وَآلُ رَسُوْلِ اللهِ فِي الْفَلَوَاتِ

زیاد کی اولاد مضبوط محلات میں محفوظ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی آل پاک جنگلوں میں ہے۔

Marfat.com

علامہ نورالدین عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں ـــــ کہ جب دعبل علیہ الرحمتہ پڑھتے پڑھتے اس شعر پر پہنچے۔

وَقَبْرُ لِبَغْدَادِ النَّفْسِ زَكِيَّةٌ
تَضَمَّهَا الرَّحْمٰنُ فِى الْعَرَفَاتِ

اگرچہ اس پاکیزہ جسم (نفس زکیہ) کو بغداد میں دفن کیا گیا تھا، مگر خدائے رحمان نے آپ کی قبر کو میدان عرفات تک وسعت دے دی ـــــ

(نورالابصار ص ۳۵۹، شواہد النبوۃ مترجم ۳۴۶، الفصول المہمہ ص ۲۶۸)

مامون رشید نے قصیدہ سنا

جناب دعبل بن علی خزاعی فرماتے ہیں جب میں مندرجہ بالا قصیدہ سیّدنا امام علی رضا کی خدمت میں پیش کیا تو اس وقت خراسان میں مامون الرشید کا ولی عہد بھی موجود تھا ـــــ میں نے اسے بھی سنایا تو اس نے پسند کیا ـــــ اور مجھے کہنے لگا کہ اس قصیدہ کو کسی کے پاس مت پڑھنا سوائے اس شخص کے جسے میں چاہوں۔

یہ خبر مامون رشید کو پہنچی تو اس نے مجھے دربار میں طلب کیا ـــــ اور تمام احوال پوچھنے کے بعد کہا ـــــ کہ علی رضا کا قصیدہ سناؤ ـــــ دعبل کہتے ہیں لیت ولعل سے کام لیا ـــــ پھر اس نے حضرت علی رضا کو بلایا ـــــ آپ تشریف لائے تو مامون رشید نے کہا کہ ـــــ اے ابوالحسن! میں نے دعبل کو قصیدہ سنانے کے لیے کہا ہے ـــــ لیکن اس نے نہیں سنایا ـــــ حضرت علی رضا نے حکم دیا تو میں نے پڑھ دیا ـــــ تو مامون رشید نے قصیدہ پسند کیا ـــــ اور مجھے پچاس ہزار دینار دیئے ـــــ اور اتنے ہی دینار حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی جناب میں بطور نذر پیش کیے۔

Marfat.com

ڈاکوؤں نے لوٹ لیا

جناب ابوالصلت مہروی سے مروی ہے فرماتے ہیں دعبل خزاعی ـــــ امام علی رضا کے پاس مرو گیا اور امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں مندرجہ بالا قصیدہ پیش کیا اور یہ پیچھے گزر چکا ہے ـــــ دعبل جب قصیدہ پڑھ کر فارغ ہوا ـــــ تو امام علی رضا اٹھے اور فرمایا، دعبل! یہاں ٹھہرو ـــــ اور اس کو ایک تھیلی دی جس میں ایک سو دینار تھے ـــــ اور معذرت کی کہ ''اس وقت اتنا ہی تھا'' ـــــ دعبل نے دینار واپس کرتے ہوئے عرض کیا ـــــ اللہ کی قسم! میں اس لیے نہیں آیا تھا ـــــ میں تو صرف آپ کو سلام عرض کرنے اور آپ کے چہرہ مبارک کی زیارت کے لیے حاضر ہوا تھا ـــــ میں مال دار آدمی ہوں۔

اگر آپ مجھے اپنے کپڑوں میں سے کچھ بطور تبرک عنایت فرمائیں ـــــ تو وہ مجھے زیادہ محبوب ہے ـــــ امام علی رضا علیہ السلام نے جبہ اور اس پر تھیلی رکھ کر اسے عطا فرمائی ـــــ اور غلام سے کہا کہ اسے کہو یہ لے لے ـــــ اور واپس نہ کرے ـــــ کیونکہ تو عنقریب نہایت ضروری حاجت میں اسے خرچ کرے گا۔

دعبل خزاعی نے جبہ اور دینار لے لیے اور کچھ مدت مرو میں اقامت کی۔

پھر عراق جانے کے لیے ایک قافلہ تیار ہوا ـــــ ان کے ساتھ دعبل بھی تیار ہو گیا ـــــ راستے میں ان پر ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا، اور سارے قافلے کو لوٹ لیا ـــــ اور ایک جماعت کو روک لیا جس میں دعبل بھی تھا ـــــ ان کو رسیوں سے باندھ دیا ـــــ اور جو کچھ ان کے پاس تھا سب کچھ لوٹ لیا ـــــ اور تھوڑی دور جا کر انہیں ایک جگہ بٹھا کر ان کے مال تقسیم کرنے لگے ـــــ سب سے پہلا چور یہ شعر پڑھنے لگا۔

Marfat.com

اَرٰی فَیْئَهُمْ فِیْ غَیْرِهِمْ مُنْقَسِمًا
وَاَیْدِیْهِمْ مِنْ فَیْئِهُمْ صَفِرَاتِ

میں ان کے مال غیروں میں تقسیم ہوتے دیکھتا ہوں —— اور ان کے ہاتھ اپنے مال سے خالی دیکھتا ہوں۔

علامہ جامی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ وہ پڑھ رہا تھا اور رو بھی رہا تھا —— میں نے دل میں کہا یہ ڈاکو بھی اہل بیت رسول کے راستہ اختیار کیے ہوئے ہے —— لہٰذا مجھے خواہش پیدا ہوئی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کا عطا کردہ کرتا اور تولیہ جو میں نے اپنے کفن کی نیت سے رکھے ہوئے تھے یہ دونوں چیزیں واپس مل جائیں —— کہتے ہیں کہ میں کہا: اے سردار! یہ قصیدہ کس نے کہا ہے؟ کہنے لگا تجھے اس سے کیا؟ —— دعبل کہتے ہیں میں نے کہا —— میں اس کے متعلق کچھ راز رکھتا ہوں جو بتاؤں گا —— اس نے کہا اس کا مصنف اس سے زیادہ مشہور ہے —— دعبل نے کہا میں نے پوچھا وہ کون ہے؟ —— وہ غزاعہ قبیلہ کے ایک شخص کا یہ شعر ہے، جس کو اہل بیت اطہار کا شاعر دعبل خزاعی ہے۔ پھر دعبل نے اول سے آخر تک سارا قصیدہ زبانی پڑھا، ڈاکوؤں نے کہا ہم پر تیرا حق واجب ہو گیا —— ہم قافلہ کو چھوڑتے اور جو کچھ ان سے لوٹا ہے —— اے اہل بیت کے شاعر! تیری قدر و منزلت کو خیال میں لاتے ہوئے —— سب کچھ انہیں واپس کرتے ہیں۔

پھر وہ دعبل کو اپنے ساتھ لے کر —— قم —— کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے بہت مال دیا —— اور وہ جبہ جو سیّدنا امام علی رضا علیہ السلام نے انہیں عطا کیا تھا —— اسے فروخت کرنے کا مطالبہ کیا —— اور ایک ہزار دینار دے کر خریدنا چاہا۔ دعبل نے کہا

Marfat.com

بخدا میں ہرگز فروخت نہیں کروں گا میں نے حضرت امام سے تبرک حاصل کیا ہے —— پھر تین دن بعد دعبل ان سے جدا ہو کر قم سے چلا گیا۔

جب شہر سے تین میل دور گیا تو ان سے چند نوجوان اس پر حملہ آور ہوئے اور اس سے جبہ چھین لیا —— دعبل قم کی طرف واپس لوٹ گیا —— اور وہاں کے بڑے بڑے لوگوں کو یہ خبر دی —— ان لوگوں نے ان جوانوں سے جبہ لے کر واپس کر دیا —— پھر اسے کہا ہمیں خوف ہے کہ تم سے یہ جبہ چھینا جائے گا —— اور ہمارے سوا دوسرے لوگ اسے چھین لیں گے پھر تجھے واپس نہ ملے گا —— اللہ کی قسم ہے ہم سے ایک ہزار لے لو اور اسے یہاں چھوڑ دو —— دعبل نے ان کو جبہ دے دیا اور وہاں سے کوچ کر گیا۔

(خیال رہے —— کہ لفظ دعبل، دو طرح پڑھا جاتا ہے —— دعبل اور —— دعبل —— (نورالابصار ص ۳۶۰، شواہد النبوۃ مترجم ص ۳۴۵، الفصول المہمہ ص ۲۵۰)

ولی عہدی

تاریخ کی کتابوں میں مامون الرشید کا امام علی رضا علیہ السلام کو اپنی سلطنت کا ولی عہد مقرر کرنا لکھا ہے —— مورخین نے اس کی تفصیل اپنے اپنے اسلوب و انداز میں بیان کی ہے —— رسول دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی اولاد سے پرخاش و کدورت کو اپنے سینوں میں چھپا کر رکھنے والوں نے اس پر مختلف انداز میں حاشیہ آرائی کی ہے اور بعض نے مامون کے عقیدۂ فضیلت کا نتیجہ قرار دیا ہے اور بعض نے اس امر کو اہل بیت کی محبت کی دلیل قرار دیا ہے —— اور بطور دلیل مامون الرشید کے اشعار تحریر کیے ہیں۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ حُبُّ الْوَصِیِّ اَبِی الْحَسَنِ

وَ ذَالِكَ عِنْدِیْ مِنْ عَجَائِبِ ذِی الزَّمَنِ

Marfat.com

میں ابوالحسن ''علی'' وصی رسول کی محبت میں ملامت کیا جاتا ہوں اور یہ بات میرے نزدیک عجائبات میں سے ہے ـــــ

خَلِیْفَةُ خَیْرِ النَّاسِ وَالْاَوَّلُ الَّذِیْ
اَعَانَ رَسُوْلَ اللّٰہِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَنِ

وہ علی سب لوگوں میں سے بہترین شخص کے خلیفہ و جانشین تھے ـــــ اور وہی پہلے شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ کی پوشیدہ اور ظاہر مدد کی ہے ـــــ

لَا تُقْبَلُ التَّوْبَةُ مِنْ تَائِبٍ
اِلَّا بِحُبِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

کسی شخص کی توبہ علی بن ابی طالب کی محبت کے بغیر قبول نہیں ہو سکتی ـــــ

اَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰہِ حَلْفُ الْھُدٰی
وَالْاَخُ فَوْقَ الْخِلِّ وَالصَّاحِبِ

وہ رسول اللہ کے بھائی اور صاحب ہدایت تھے ـــــ اور بھائی! ـــــ دوست اور صاحب سے بلند ہوتا ہے۔

حُبُّھُمْ فَرْضٌ نُؤَدِّیْ بِہٖ
کَمِثْلِ حَجٍّ لَازِمٍ وَاجِبٍ

آل نبی کی محبت فرض و واجب ہے۔ جیسے ہم حج، واجب کی طرح کرتے ہیں۔ (اشعار) تذکرۃ الخواص علامہ سبط ابن جوزی مطبوعہ بیروت، لبنان۔

خیال رہے کہ راقم کے تصور میں بھی یہ بات کئی مرتبہ آئی کہ مامون رشید نے پتہ نہیں کیوں اور کس خیال کے تحت حضرت امام رضا علیہ السلام کو اپنا ولی عہد مقرر کیا ـــــ اور پھر

Marfat.com

بڑے دھوم دھڑلے سے آپ کی ولی عہدی کا اعلان کر کے اپنے زیر نگیں علاقوں کی طرف پروانہ فرمان جاری کیا۔

اور ساتھ ہی اپنی بیٹی اُمّ حبیب کا نکاح بھی آپ کے ساتھ کر دیا —— کتب تاریخ میں اس کے پس منظر میں کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی کہ فلاں مجبوری کے تحت ایسا کیا گیا —— اس دور ملوکیت کی سیاست کا قریب سے مطالعہ کرنے والے اہل نظر ان امور کو دیکھ کر ورطہ حیرت میں ڈوب گئے —— کہ جو شخص اقتدار پر مکمل قبضہ کی خاطر شریک اقتدار بھائی کو قتل کر سکتا ہے —— وہ بنو ہاشم کے کسی شخص کو شریک اقتدار کس طرح دیکھ سکے گا —— سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا یہ تمام امور کسی جذبہ عقیدت کے تحت تھے؟ —— یا امام رضا کا اولاد رسول ہونا اس امر کا سبب بنا؟ —— یا آپ کے علم و فضل اور کمالات ولایت کو دیکھتے ہوئے ایسا مشکل فیصلہ کیا گیا؟ —— یا یہ کہ مامون رشید کی رگ انصاف پھڑک اٹھی کہ اسلامی ریاست کی خلافت علی منہاج النبوۃ کا رنگ بغیر امام علی رضا علیہ السلام کے دوبارہ نہیں آسکتا —— یہ تمام خیالات مامون رشید کے ذہن میں آنا ممکن ہے —— لیکن بعد کے حالات و واقعات ان تمام باتوں کی نفی کرتے ہیں۔

جو بات قریب قیات ہے وہ یہ ہے کہ —— عباسی حکمرانوں نے آلِ رسول پر جو مظالم توڑے اور باکمال اور اہل علم افراد کو چن چن کر قتل کیا اس سے مسلمانوں کے سینوں میں عباسیوں سے نفرت کے لاوے ابل رہے تھے —— جنہیں ٹھنڈا کرنا خاندانی اقتدار کے دوام کے لیے بہت ضروری تھا کیونکہ اگر کوئی نیک جذبہ کارفرما ہوتا تو امام رضا کو انگوروں میں زہر دے کر بے کسی کے عالم میں موت کی وادیوں کی طرف نہ دھکیلا جاتا۔

Marfat.com

ملوکیت و جمہوریت

اس دنیائے ناپائیدار میں کرہ ارض پر کوئی انسان مطمئن نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کے —— عرب ممالک کی ملوکیت —— اور دیگر ممالک بالخصوص برصغیر کی جمہوریت، اولاد آدم کے لیے ایک زہر قاتل ہے —— اشتراکیت کا ظالمانہ نظام بھی اپنے اندر بھڑکتی ہوئی آگ سے زیادہ حدت رکھتا ہے —— اقتدار کی خاطر کروڑوں لوگوں کو بے دردی سے ذبح کیا گیا —— آلِ رسول کو چن چن کر شہید کیا گیا —— کئی کئی ماہ تک سولی پر لٹکایا گیا —— شہدائے کربلا کی نعشوں پر گھوڑے دوڑائے گئے اور ان قبروں پر پانی چھوڑا گیا —— جو چالیس دن تک قبور شہداء پر بہتا رہا۔

اس دور پرفتن کی ایشیائی جمہوریت بھی یزیدیت سے کم نہیں —— اس مملکت خداداد پاکستان میں مذہب کے نام پر غنڈہ گردی کے سہارے حکومتوں کا کاروبار چلایا جارہا ہے —— اہل دین وایمان پس رہے ہیں —— بزرگان دین کے خون سے ہولی کھیلی جارہی ہے —— اور حکمران، ان مذہبی بھیڑیوں کے سامنے گندے ٹکڑے پھینک کر —— اپنے عالی شان محلات میں استراحت فرمارہے ہیں —— ان کو یہ تک نہیں پتہ کہ مذہب کے نام پر غارت گری —— اور ڈاکہ زنی کے ساتھ ساتھ یہ لوگ اعلیٰ عہدوں پر فائز افسران کو قتل کی دھمکیاں دے کر ظلم وستم کا تنور بھڑکا رہے ہیں —— حساس ترین اداروں —— عسکری تنظیمات —— قانون نافذ کرنے والا ہر محکمہ —— دہشت گردوں کی دسترس سے باہر نہیں ہے —— اور نفاق کا عالم یہ ہے کہ وہ لوگ اپنی ظاہر پرہیزگاری کا فریب دینے میں کافی حد تک کامیاب نظر آتے ہیں —— تحریک قیام پاکستان سے لے کر آج تک پاکستان کے ذرے ذرے کے دشمن ہیں —— اور اس سلسلہ میں طاغوتی قوتوں کے

Marfat.com

ہاتھوں کا کھلونا بنے ہوئے ہیں ــــ قتل وغارت گری ان کا محبوب ترین مشغلہ حیات ہے۔

بات ہو رہی تھی موجودہ طرز جمہوریت کی ــــ جس کی تباہ کاریوں نے ملک کا بیڑا غرق کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا ــــ میرا پیارا ملک وہ ملک ہے جس میں غریبوں کے لیے اور قانون ہے اور امیروں کے لیے اور قانون ہے ــــ حضرت اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے ایک حقیقت کو آشکار کرتے ہوئے شعر کہا ہے کہ:

جمہوریت اک طرزِ حکومت ہے جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

اٹھارہ عدد کھجوریں

حضرت ابو عبداللہ امام حاکم رضی اللہ عنہ نے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابو حبیب سے روایت بیان کی ــــ آپ نے فرمایا ــــ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ مسجد میں تشریف فرما ہیں جہاں ہر سال ہمارے شہر کے حاجی آتے ہیں ــــ میں نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا اور آپ کے پاس ایک تھال دیکھا جس میں صیحانی کھجوریں تھیں ــــ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں سے مجھے مٹھی بھر کر کھجوریں عنایت فرمائیں ــــ میں نے انہیں گنا یعنی شمار کیا تو وہ اٹھارہ کھجوریں تھیں ــــ میں نے اس خواب کی تعبیر یہ کی کہ میں ہر کھجور کے بدلے ایک سال زندہ رہوں گا۔

جب بیس دن گزرے

جب بیس دن گزرے ــــ اور میں اپنی زمین میں تھا ــــ جو کاشت کے لیے

تیار کی جا رہی تھی ـــــ کہ میرے پاس ایک شخص نے آ کر خبر دی ـــــ کہ ابوالحسن امام علی رضا تشریف لائے ہیں ـــــ اور اس مسجد میں ٹھہرے ہیں ـــــ اور لوگ ہر طرف سے وہاں (آپ کی زیارت کے لیے) جا رہے ہیں ـــــ اور ''آپ کو'' سلام کرتے ہیں۔

فرماتے ہیں ـــــ میں بھی ادھر روانہ ہو گیا ـــــ تو آپکو اسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے جہاں میں نے (خواب میں) سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بیٹھے ہوئے دیکھا تھا ـــــ آپ کے نیچے اسی قسم کی چٹائی تھی ـــــ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نیچے بچھی ہوئی تھی ـــــ اور ان کے آگے مدینہ منورہ کے برتنوں سے ایک تھال رکھا ہوا تھا ـــــ جس میں صیحانی کھجوریں تھیں۔

میں نے سلام عرض کیا ـــــ آپ نے جواب دیا اور مجھے قریب بلا کر ان کھجوروں میں سے مٹھی بھر کر کھجوریں عطا فرمائیں فرماتے ہیں ـــــ کہ میں نے وہ کھجوریں شمار کیں تو اتنی تعداد وہ کھجوریں تھیں ـــــ جتنی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں عنایت فرمائی تھیں ـــــ میں نے عرض کی حضور ـــــ اور عنایت فرمائیے ـــــ آپ نے فرمایا:

لَوْ زَادَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ (وَآلِهِ) وَسَلَّمَ لَزِدْتُكَ

اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے زیادہ دیتے تو میں بھی زیادہ کر دیتا ـــــ

(نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص ۲۷۴ (دار المعرفۃ)

وصیت کا حکم

امام احاکم (ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ نیشاپوری) نے اپنی اسناد کے ساتھ سعید بن سعید سے روایت کی ہے ـــــ کہ امام علی رضا علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا ـــــ اور

Marfat.com

اسے فرمایا:

یَا عَبْدَاللّٰہِ اَوْصِ لِمَا تُرِیْدُ وَاسْتَعِدْ لِمَا بُدَّ مِنْہُ فَمَاتَ الرَّجُلُ بَعْدَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ۔

اے اللہ کے بندے! جو وصیت کرنا چاہتے ہو وہ کرلو اور اس کے لیے تیاری کرو جس سے چھٹکارا نہیں (یعنی موت کی تیاری کرو) چنانچہ وہ شخص تین دن کے بعد مر گیا۔ (حوالہ ایضاً ص ۳۷۲)

یہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی کرامت ہے ـــــ کہ آپ نے قبل از وقت اس شخص کو بتا دیا کہ تیری موت قریب ہے ـــــ اولاد وغیرہ کے لیے کوئی وصیت کرنا چاہتے ہو تو کرلو! ـــــ اور موت کی تیاری کرو ـــــ اور پھر وہ شخص تین دن بعد وفات پا گیا ـــــ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ـــــ اور رسول کریم کے گھر والے ـــــ ان علوم کے وارث بنائے گئے ہیں ـــــ جو عام لوگوں کا حصہ نہیں ـــــ اور جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ کے رسول کو یہ تک پتہ نہیں کل کیا ہونے والا ہے ـــــ وہ بھی اپنے نظریات پر نظر ثانی کریں۔

بھائی کو بھائی قتل کرے گا

جناب حسین بن یسار سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:

اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ یَقْتُلُ مُحَمَّدًا

کہ عبداللہ ـــــ محمد کو قتل کرے گا

ابن یسار کہتے ہیں ـــــ میں نے آپ جناب عرض کیا ـــــ کیا عبداللہ بن

Marfat.com

ہارون، محمد بن ہارون کو قتل کرے گا؟ —— آپ نے فرمایا، ہاں —— عبداللہ محمد امین کو قتل کرے گا —— (ایضاً ص ۳۷۳)

خیال رہے کہ مامون رشید کا نام عبداللہ ہے —— اور اس کا بھائی محمد امین یہ دونوں ہارون رشید کے بیٹے ہیں —— مامون رشید نے اپنے بھائی کو قتل کر کے تخت حکومت پر مکمل قبضہ کر لیا تھا —— اور شریک اقتدار کو راستے سے ہٹا دیا۔

جوڑا پیدا ہوگا

جناب جعفر بن صالح سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا —— اور عرض کی حضور! میری بیوی —— محمد بن سنان کی ہمشیرہ ہے (محمد بن سنان، امام رضا کے خاص قریبی ساتھی تھے) حضور! وہ میری بیوی حاملہ ہے —— دعا کریں اللہ تعالیٰ لڑکا عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا:

هُمَا اثْنَان —— جوڑا پیدا ہوگا۔

جعفر بن صالح کہتے ہیں کہ میں وہاں سے واپس ہوا —— اور دل میں کہا ایک کا نام علی اور دوسرے کا نام محمد رکھوں گا (میرا یہ خیال آپ پر منکشف ہوا) تو مجھے آپ نے واپس بلا لیا —— میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا ایک کا نام علی —— اور دوسری کا نام اُمّ عمرو ہے۔

جب میں کوفہ آیا —— میری بیوی نے جوڑے کو جنم دیا —— جو ایک لڑکا تھا اور دوسری لڑکی —— میں نے لڑکے کا نام علی اور لڑکی کا نام اُمّ عمرو رکھا جیسا آپ نے فرمایا تھا —— میں نے اپنی والدہ سے پوچھا کہ اُمّ عمرو کا کیا معنی ہے؟ تو میری ماں نے کہا تمہاری دادی کا نام اُمّ عمرو تھا —— (نور الابصار ص ۳۷۳)

Marfat.com

قارئین کرام! ملائیت آج تک چیخ رہی ہے ـــــ کہ عورت کے رحم میں کیا ہے ـــــ اُس کا علم رسولِ دوسرا کو کوئی نہیں کہ ـــــ جب کہ یہ تو رسول خدا کے بیٹے ـــــ اور انسانی ہاتھوں سے بنی ہوئی مشین بھی بتا سکتی ہے کہ عورت کے بطن میں لڑکا ہے یا لڑکی۔

امام رضا کا حدیث روایت کرنا

علامہ شبلنجی قدس سرہ العزیز نے تاریخ نیشاپوری کے حوالے سے لکھا ہے ـــــ کہ سیّدنا امام علی رضا علیہ السلام جب نیشاپور میں تشریف لے گئے تو نیشاپور میں داخل ہوتے وقت آپ سفید خچر پر سوار قبہ میں ستور تھے (یعنی ایسی چھتری جو گنبد نما ہو ـــــ آپ کے پاس امام حافظ ابوزرعہ ـــــ امام ابومسلم طوسی حاضر ہوئے ـــــ اور ان کے ساتھ علماء ومحدثین کی بھاری تعداد تھی دونوں امامان وحافظان نے بارگاہ امام رضا میں خدمت عرض کی:

يَـٰأَيُّهَـا السَّـيِّـدُ الْـجَلِـيْـلُ ابْـنُ السَّـادَاتِ الْأَئِمَّةِ بِحَقِّ اٰبَـآئِكَ الْاَطْهَرِيْنَ وَالْاَسْلَافِ الْكَرِيْمِ۔

''اے جلیل القدر سید! اے سادات آئمہ کے بیٹے! آپ کو اپنے اباءِ اطہار اور اسلاف کریم کا واسطہ''۔

ہمیں اپنا چہرۂ میمون دکھائیں ـــــ اور آپ اپنے آباؤ اجداد سے منقول حدیث روایت فرمائیں ـــــ جس کے باعث ہم آپ کو یاد کرتے رہا کریں! ـــــ حضور امام رضا نے خادموں کو ٹھہرنے اور چھتری اٹھانے کا حکم فرمایا ـــــ وہ چھتری جس نے آپ پر پردہ کیا ہوا تھا ـــــ وہ اپنے چہرۂ انور کی زیارت سے مخلوقات کی آنکھیں ٹھنڈی کیں ـــــ آپ کو دو گیسو کندھوں پر لٹک رہے تھے اور لوگ اپنے اپنے درجات کے لحاظ سے کھڑے

Marfat.com

آپ ہودج میں بیٹھے تھے اور لوگ آپ کو پکار رہے تھے ——

وَمُتَمَرِّغٌ فِي التُّرَابِ وَمُقَبِّلٌ حَافِرَ بَغْلَتِهِ وَعَلَا الضَّجِيجُ ——

اور مٹی میں لیٹ رہے تھے اور لوگ آپ کی خچر کے پاؤں کو چوم رہے تھے،

اور آہ و بکا سے میدان گونج رہا تھا —— منظر محشر کا سماں پیش کر رہی تھی۔

اور جب ایسا ہوا تو ائمہ حدیث نے بلند آواز سے لوگوں کو پکارا —— اے لوگو! خاموش ہو جاؤ اور اپنے نبی کی بات سنو! —— رونے اور شور وغل سے (امام کریم اور خود کو) اذیت نہ پہنچاؤ۔

امام ابوزرعہ —— اور محمد بن اسلم طوسی حدیث لکھوانا چاہتے تھے —— سیدی امام علی رضا نے فرمایا:

حَدَّثَنِي اَبِيْ مُوْسَى الْكَاظِمُ عَنْ اَبِيْهِ جَعْفَرَ الصَّادِقِ عَنْ اَبِيْهِ مُحَمَّدِ الْبَاقِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَلِى زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ، عَنْ اَبِيْهِ شَهِيْدِ كَرْبَلَاءَ، عَنْ اَبِيْهِ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى قَالَ: حَدَّثَنِيْ حَبِيْبِيْ وَقُرَّةُ عَيْنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ (وَآلِهِ) وَسَلَّمَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ رَبُّ الْعِزَّةِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى "كَلِمَةُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ" حِصْنِيْ فَمَنْ قَالَهَا دَخَلَ حِصْنِيْ وَمَنْ دَخَلَ حِصْنِيْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِيْ۔

مجھے خبر دی میرے باپ موسیٰ کاظم نے اپنے باپ جعفر صادق سے، انہوں نے اپنے والد محمد باقر سے، انہوں نے اپنے باپ علی زین العابدین سے، انہوں نے اپنے باپ شہید کربلا سے، انہوں نے اپنے والد علی المرتضیٰ

Marfat.com

سے خبر دی۔ انہوں نے کہا مجھے میرے حبیب، آنکھوں کی ٹھنڈک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی۔ آپ نے فرمایا مجھے جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی۔ جبرئیل نے کہا مجھے رب العزت سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا: کلمہ لا الٰہ الا اللہ (محمد رسول اللہ) میرا قلعہ ہے۔ جو شخص یہ کلمہ کہے گا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوگا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوگا وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا ——

پھر آپ نے چھتری نما قبہ پر پردہ لٹکا دیا اور سفر جاری کر دیا —— جو اہل قلم اور اہل دیوان یہ حدیث لکھ رہے تھے انہیں شمار کیا گیا تو وہ بیس ہزار سے زیادہ تھے —— علامہ مومن بن حسن سبلنجی رحمۃ اللہ علیہ نے امام مناوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب شرح کبیر علی الجامع الصغیر سے اس حدیث شریف کو نقل کیا ہے —— (نور الابصار ص ۳۶۲)

یہ اسناد پاگلوں کے لیے شفا ہے

حضرت امام احمد رضی اللہ عنہ نے فرمایا —— کہ اگر یہ اسناد پاگل پر پڑھی جائے تو اس کو جنون یعنی پاگل پن سے نجات ملے گی اور آرام آجائے گا۔

یہ سند سونے سے لکھائی گئی

جناب ابوالقاسم قشیری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سند کے ساتھ یہ حدیث شریف بعض امرائے سامانیہ کو پہنچی ان میں سے ایک نے اس سند کو سونے سے لکھا اور وصیت کی کہ اسے اس کی قبر میں اس کے ساتھ دفن کیا جائے چنانچہ اس کے فوت ہونے کے بعد اسے نیند میں (یعنی خواب میں) دیکھا گیا —— پوچھا گیا —— کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ

Marfat.com

کیا برتاؤ کیا —— اس نے کہا کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھنے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرنے کے باعث اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کردی ہے —— (حوالہ ایضاً)

چند اور ارشادات

امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد علیہم السلام سے روایت بیان کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِحَوْضِیْ فَلَا اَوْرَدَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی حَوْضِیْ وَمَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِشَفَاعَتِیْ فَلَا اَنَا لَہُ اللّٰہُ شَفَاعَتِیْ —— ثُمَّ قَالَ: اِنَّمَا شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ فَاَمَّا الْمُحْسِنُوْنَ فَمَا عَلَیْھِمْ مِنْ سَبِیْلٍ ——

جو شخص میرے حوض کوثر پر ایمان نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ اس کو میری شفاعت سے محروم رکھے گا —— پھر فرمایا —— میری شفاعت میری امت کے بڑے بڑے گنہگار (اہل کبائر) کے لیے ہوگی اور احسان کرنے والے مخلص اور نیک لوگوں کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

(نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص ۳۶۲)

جس نے شعبان کا ایک روزہ رکھا

حضور امام علی رضا علیہ السلام تک جو آپ کے آباؤ اجداد سے جو احادیث وارشادات پہنچے ان میں سے کچھ یہ بھی ہیں —— آپ نے فرمایا:

مَنْ صَامَ مِنْ شَعْبَانَ یَوْمًا وَاحِدًا اِبْتِغَاءَ ثَوَابِ اللّٰہِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ ——

Marfat.com

جس نے ثواب کے لیے شعبان کا ایک روزہ رکھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(حوالہ ایضاً ص ۳۶۳)

جو استغفار کرے

امام الائمہ امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

وَمَنْ اِسْتَغْفَرَ اللّٰہَ تَعَالٰی فِیْ کُلِّ یَوْمٍ مِنْہُ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً حُشِرَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ زُمْرَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ وَوَجَبَتْ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ الْکَرَامَۃُ ——

جو شخص ایک دن ستر مرتبہ استغفار کرے وہ قیامت کے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جماعت میں اٹھے گا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی عزت وتکریم کی جائے گی —— (حوالہ ایضاً)

جو صدقہ کرے

نیز ارشاد فرمایا:

وَمَنْ تَصَدَّقَ فِیْ شَعْبَانَ بِصَدَقَۃٍ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ حَرَّمَ اللّٰہُ جَسَدَہٗ عَلَی النَّارِ ——

جو "مسلمان" شخص شعبان کے مہینے میں صدقہ کرے اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہی دے اللہ تعالیٰ اس کا جسم دوزخ پر حرام کر دے گا —— (حوالہ ایضاً)

رجب کا روزہ

سیّدنا امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم علیہما السلام فرماتے ہیں:

مَنْ صَامَ اَوَّلَ یَوْمٍ مِنْ رَجَبٍ رَغْبَۃً فِیْ ثَوَابِ اللّٰہِ وَجَبَتْ لَہٗ

Marfat.com

الْجَنَّةُ ۔ وَمَنْ صَامَ يَوْمًا مِنْ وَّسَطِهٖ شَفَعَ فِيْ مِثْلِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ ـــــ وَمَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ اٰخِرِهٖ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِنْ اَمْلَاكِ الْجَنَّةِ ـــــ وَشَفَعَهُ فِيْ اُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَاَخَوَاتِهٖ وَاَعْمَامِهٖ وَعَمَّاتِهٖ وَاَخَوَاتِهٖ وَخَالَاتِهٖ وَمَعَارِفِهٖ وَجِيْرَانِهٖ وَاِنْ كُنَّ فِيْهِمْ مَنْ هُوَ مُسْتَوْجِبُ النَّارِ ـــــ

جو شخص اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل ہونے کی وجہ سے رجب کا پہلا روزہ رکھے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے ـــــ اور جو اس کے درمیان والے دن میں روزہ رکھے تو قبیلہ ربیعہ اور مضر کے افراد کے برابر لوگوں کی شفاعت کرے گا جو قبول ہوگی ـــــ اور جو رجب کے آخری دن روزہ رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے فرشتوں میں کرے گا ـــــ اور اس کے ماں، باپ، بھائی، چچے، پھوپھیاں، ماموں، خالائیں، دوست اور ہمسایہ داروں کے بارے میں شفاعت قبول کرے گا۔ اگر چہ ان میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جن پر دوزخ کا عذاب ضروری ہو گیا ہوگا۔ (نور الابصار ص ۳۶۳)

امام رضا کی شادی

مامون رشید نے ۲۰۲ ہجری میں اپنی بیٹی ـــــ اُمّ حبیب ـــــ کا نکاح امام علی رضا سے کر دیا اور خود عراق چلا گیا ـــــ ایک دفعہ عید کے دن مامون رشید کی طبیعت ناساز ہوگئی ـــــ اور عید کی نماز کے لیے جانے میں بوجھ محسوس کیا ـــــ تو مامون رشید نے ـــــ امام علی رضا کی خدمت میں عرض کیا کہ اٹھئے! اور گھوڑے پر سوار ہو کر عید گاہ میں جا کر نماز پڑھائیں ـــــ امام رضا نے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ جو شرط میرے اور

Marfat.com

تمہارے درمیان طے ہوئی ہے لہٰذا آپ مجھے نماز پڑھانے پر مجبور نہ کریں۔

مامون رشید نے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ آپ کی تشہیر کروں اور یہ امر شہرت پا جائے کہ آپ میرے ولی عہد ہیں ــــــ اور میرے بعد خلیفہ منتخب ہیں ــــــ اور اس امر پر زور اور خوب اصرار کیا۔ آپ نے فرمایا اگر آپ نماز پڑھانے کے لیے مجبور کرتے ہیں ــــــ تو میں نماز کے لیے اس حالت میں عیدگاہ جاؤں گا جس حال میں جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نماز کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے ــــــ مامون نے کہا جس طرح آپ چاہیں تشریف لے جائیں ــــــ اور ساتھ ساتھ چلنے والوں ــــــ لشکر اور ارکان حکومت کو حکم دیا کہ آپ کے ساتھ سوار ہو کر عیدگاہ جائیں ــــــ لوگ گھوڑوں پر سوار ہو کر آپ کے گھر کی طرف روانہ ہوئے ــــــ قاری، مؤذن اور مکبر سب آپ کے دروازہ پر جمع ہو کر آپ کے باہر تشریف لانے کے منتظر کھڑے ہوئے تھے ــــــ

شہزادۂ رسول نماز کے لیے نکلتا ہے

سیّدنا امام علی رضا علیہ السلام باہر تشریف لائے ــــــ جبکہ آپ نے غسل کر کے فاخرانہ لباس پہنا ہوا تھا ــــــ سر مبارک پر عمامہ تھا ــــــ جس کی ایک طرف کندھے پر ڈالی ہوئی تھی ــــــ خوشبو لگائی ہوئی تھی ــــــ اور عصا ہاتھ میں لیے ہوئے ــــــ پیدل باہر تشریف لائے اور گھوڑے پر سوار نہ ہوئے اور اپنے موالی ــــــ اور متبعین ــــــ اور خادموں سے فرمایا کہ جیسے میں نے کیا ہے ــــــ ایسے ہی سب کرو! ــــــ ان سب نے ایسا ہی کیا ــــــ اور شروق شمس کے وقت تکبیر و تہلیل سے آوازیں بلند کرتے ہوئے آپ کے آگے آگے روانہ ہوئے ــــــ جب ساتھ چلنے والوں اور لشکریوں نے یہ حال دیکھا تو ان کو گھوڑوں سے اترنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا ــــــ وہ بھی آپ کے آگے آگے پیدل

Marfat.com

چلنے لگے اور اپنی سواریاں لوگوں کے پیچھے پیچھے غلاموں کے حوالے کر دیں —— جب بھی امام رضا تکبیر فرماتے تو لوگ آپ کے ساتھ تکبیر کہتے —— جب آپ تہلیل فرماتے تو لوگ آپ کے ساتھ تہلیل کرتے —— جبکہ وہ آپ کے سامنے عید گاہ کی طرف جا رہے تھے۔

حَتّٰی خُيِّلَ لِلنَّاسِ اَنَّ الْحِيطَانَ وَالْجِدْرَانَ تَجَاوَبَهُمْ بِالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَارْتَفَعَ الْبُكَاءُ وَالصَّرَاخُ ——

یہاں تک کہ لوگوں کو یہ محسوس ہوتا تھا کہ دیواریں اور مکانات ان کے ساتھ ساتھ تکبیریں پڑھتے ہیں، لوگ بلند آوازوں سے آہ وزاری کر رہے تھے——

جب یہ کیفیت مامون رشید کو پہنچی —— تو فضل بن سہل نے کہا اگر اسی حال میں علی رضا عید گاہ تک چلے گئے تو سب لوگ فتنہ میں پڑ جائیں گے —— اور ہمارے لیے زندہ رہنا مشکل ہو جائے گا —— ہمیں اپنے خون اور جانوں کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے —— آپ خود تشریف لے جائیں اور کسی شخص کو بھیج کر علی رضا کو واپس بلالیں۔

مامون رشید نے حضرت امام علی رضا کو پیغام بھیجا —— کہ اے ابوالحسن (ابوالحسن آپ کی کنیت ہے) ہم نے آپ کو بہت تکلیف دی ہے۔—— ہم آپ کو تکلیف دینا پسند نہیں کرتے —— آپ اپنے گھر تشریف لے آئیں جو شخص پہلے نماز پڑھایا کرتا تھا —— وہی عید کی نماز پڑھائے گا —— سیّدنا امام علی رضا گھر لوٹ آئے، اور مامون گھوڑے پر سوار ہو کر عید گاہ پہنچا اور لوگوں کو عید پڑھائی۔ (الفصول المہمہ ص ۲۶۱، نور الابصار ص ۱۷۳)

سندھی میں گفتگو

جناب ابو اسماعیل سندھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں —— کہ میں حضرت امام رضا

Marfat.com

بھی نہیں آتی تھی ـــــ میں نے انہیں سندھی میں سلام کیا ـــــ آپ نے سندھی زبان میں جواب ارشاد فرمایا ـــــ میں نے اپنی زبان سندھی میں کئی سوال کیے آپ نے تمام سوالوں کا جواب سندھی زبان میں دیا ـــــ پھر میں نے آتے وقت عرض کی "حضور!" مجھے عربی نہیں آتی ـــــ آپ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے اس عربی زبان ملہم فرمادے (یعنی مجھے بذریعہ الہمام عربی زبان عطا کرے) آپ نے اپنا دست اقدس میرے ہونٹوں پر پھیرا تو اسی وقت میں نے عربی بولنا شروع کر دی ـــــ (شواہد النبوۃ مترجم ص ۲۴۹، ۲۵۰)

علیہ السلام کی زیارت کے لیے گیا تو مجھے عربی زبان ـــــ الف ـــــ با ـــــ

چڑیا کی فریاد

امام جامی لکھتے ہیں ـــــ کہ ایک راوی کا بیان ہے کہ میں ایک دن حضرت امام رضا علیہ السلام کے ساتھ ایک باغ میں باتیں کر رہا تھا کہ اچانک ایک چڑیا زمین پر آ کر گر پڑی ـــــ اور اضطراب کی حالت میں آہ وفغاں کرنے لگی ـــــ حضرت امام نے فرمایا ـــــ تجھے معلوم ہے یہ کیا کہتی ہے ـــــ میں نے عرض کی ـــــ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابن رسول خوب جانتے ہیں ـــــ آپ نے فرمایا ـــــ یہ کہتی ہے کہ اس گھر میں ایک سانپ ظاہر ہوا ہے، جو چاہتا ہے کہ میرے بچوں کو کھا جائے آپ نے مجھے فرمایا ـــــ اٹھو! اور اس گھر میں جا کر سانپ کو مار دو میں اٹھا اور اس گھر میں جا کر دیکھا تو سانپ چکر کاٹ رہا تھا، میں نے اسے ہلاک کر دیا ـــــ (شواہد النبوۃ مترجم ص ۲۵۰)

وصال پر ملال

ہرثمہ بن اعین سے روایت ہے اور وہ خلیفہ عبداللہ مامون کے خدام میں سے تھا اور سیدی رضا کی خدمت کرتا تھا۔ اس نے کہا ایک دن مجھے سیدی ابوالحسن رضا نے بلایا اور

Marfat.com

فرمایا ہرثمہ میں تجھے ایک امر کی اطلاع دیتا ہوں، اسے صیغہ راز میں رکھنا اور میری زندگی میں اسے ظاہر نہ کرنا، اگر تو نے اسے میری زندگی میں ظاہر کیا تو میں اللہ تعالیٰ کے پاس تیرے ساتھ جھگڑا کروں گا۔ میں نے قسم کھائی کہ آپ کا راز آپ کی زندگی میں کسی کو نہیں بتاؤں گا ـــــ فرمایا ہرثمہ سنو! میرا دنیا سے کوچ اور آباؤ اجداد سے حوق مرتب ہو گیا ہے اور میری وفات کا وقت قریب آ گیا ہے میں انگور اور انار کے ٹکڑے کھاؤں گا اور فوت ہو جاؤں گا، خلیفہ کوشش کرے گا کہ میری قبر اپنے باپ ہارون رشید کی قبر کے پیچھے بنائے، اللہ تعالیٰ اس پر قادر کرے گا۔ مگر زمین سخت تر ہو جائے گی اس میں گورکن کام نہ کر سکیں گے اور وہ قبر نہ کھود سکیں گے۔

ہرثمہ سنو! فلاں لحد کی طرف میرے دفن کی جگہ ہے۔ ''آپ نے وہ جگہ معین فرمائی''۔ جب میں فوت ہو جاؤں اور تجہیز و تکفین ہو جائے تو جو کچھ میں نے تجھے کہا ہے لوگوں کو اس کی خبر کر دینا، پھر تمہیں میری قدر معلوم ہو جائے گی اور اس کی بصیرت ہو گی اور مامون سے کہنا، جب مجھے چارپائی پر رکھا جائے، تمہارے پاس ایک عربی شخص آئے گا، جو اونٹنی پر سوار ہو گا وہ جنگل کی طرف سے دوڑتا آئے گا اور اپنی اونٹنی بٹھائے گا، پھر اس سے اتر کر میری نماز جنازہ پڑھائے گا۔ تم سب نے اس کے ساتھ نماز پڑھنا ہو گی۔ جب تم میری نماز جنازہ سے فارغ ہو جاؤ اور مجھے مدفن کی طرف لے جایا جائے جس کو میں نے معین کیا ہے تو اس زمین کی سطح سے تھوڑی سی مٹی اٹھاؤ گے تو ایک پوری کی پوری قبر نظر آئے گی۔ اس کے نچلے حصہ میں سفید پانی ہو گا جب پانی کے چند تھال بھر کر باہر کرو گے تو پانی بالکل خشک ہو جائے گا۔ وہ میرے دفن کی جگہ ہو گی۔ اس میں مجھے دفن کر دینا''۔

ہرثمہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، اس کی فی الحال کسی کو خبر نہ دینا، ہرثمہ نے کہا اللہ کی قسم

Marfat.com

زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ آپ نے خلیفہ کے پاس سے انار اور انگور کھائے اور فوت ہو گئے۔

ابوصلت ہروی سے روایت ہے۔اس نے کہا میں علی رضا رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ جب کہ آپ مامون الرشید کی طرف سے باہر تشریف لا رہے تھے۔فرمایا! ابا صلت! انہوں نے کہا وہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور تمہید کہنا شروع کی، آپ اس کے بعد صرف دو دن ٹھہرے اور تیسرے روز فوت ہو گئے۔

ہرثمہ نے کہا جب خلیفہ مامون کو ابوالحسن رضا کی وفات کی خبر ملی تو میرے ساتھ ان کے پاس گیا میں نے اس کے ہاتھ میں ایک رومال دیکھا جب کہ وہ رورہا تھا۔میں نے کہا یا امیر المومنین ایک بات ہے مجھے کہنے کی اجازت ہے؟ اس نے کہا بیان کرو! میں نے وہ سارا واقعہ اول سے آخر تک خلیفہ مامون سے بیان کیا جو مجھے سیدی علی رضا نے فرمایا تھا۔یہ سن کر مامون حیران رہ گیا۔پھر اس نے تجہیز و تکفین کا حکم دیا۔پھر آپ کا جنازہ لے کر جنازہ گاہ کی طرف نکلے۔ہم نے نماز میں تھوڑی سی تاخیر کی۔اچانک ایک عربی شخص اونٹنی پر سوار جنگل کی طرف سے آیا جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا۔وہ اونٹنی سے اترا اور کسی سے کلام نہ کیا اور نماز جنازہ پڑھانا شروع کی لوگ بھی اس کے ساتھ نماز پڑھنے لگے، پھر وہ شخص چلا گیا۔

خلیفہ مامون الرشید نے حکم دیا کہ اس عربی شخص کو تلاش کریں مگر اس کا نشان تک نہ ملا اور نہ ہی اس کے اونٹ کا پتہ چلا۔

پھر خلیفہ مامون الرشید نے کہا کہ ہارون رشید کے پیچھے آپکی قبر بنائیں تاکہ جو کچھ تمہیں کہا ہے وہ دیکھیں، چنانچہ زمین مضبوط پتھر سے زیادہ سخت تھی لوگ قبر کھودنے سے عاجز آگئے۔سب حاضر لوگ ششدر رہ گئے اور جو کچھ میں نے مامون سے کہا تھا، وہ

Marfat.com

درست اور سچا ہوا۔

مامون الرشید نے کہا مجھے وہ مقام دکھائیں جس کی طرف آپ نے اشارہ کیا تھا۔ میں ان کو وہاں لے گیا۔ زمین کی سطح سے تھوڑی سی مٹی ہٹائی تو طبقات ظاہر ہونے لگے۔ ہم نے ان کو اٹھایا تو ایک عمارت شدہ قبر ظاہر ہوئی جس کے نیچے سفید پانی تھا۔ مامون نے اسے غور سے دیکھا پھر اسی وقت وہ پانی خشک ہو گیا۔ ہم نے اس قبر شریف میں سیدی علی رضا کو دفن کیا اور طبقات اپنے حال پر واپس رکھ دیئے۔ خلیفہ نے جو کچھ دیکھا اور مجھ سے سنا تھا وہ اس سے متعجب ہوا اور افسوس کرتا ہوا نادم ہوا۔

میں جب بھی تنہائی میں اس کے پاس ہوتا تو مجھے کہتا ہرثمہ! ابوالحسن علی رضا نے تجھے کیسے فرمایا تھا۔ میں اس سے سارا واقعہ ذکر کرتا وہ سن کر بہت افسوس کرتا اور کہتا:

"اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ" (حوالہ ایضاً)

آپ نے ۲۰۲ھ صفر کے آخر میں وفات پائی بعض کے نزدیک آپ کی عمر شریف ۵۵ سال تھی، آپ کی وفات سناباد گاؤں میں ہوئی جو خراسان میں طوس کے مضافات میں ہے۔ آپ کی قبر شریف ہارون الرشید کی قبر کے آگے ہے۔ (نورالابصار ص ۳۷۵)

اولاد

ابن خشاب نے اپنی کتاب "موالید اہل بیت" میں لکھا ہے کہ امام رضا کے پانچ بیٹے اور ایک صاحبزادی تھی۔ محمد، حسن، جعفر، ابراہیم اور صاحبزادی کا نام عائشہ ہے۔ (علیہم السلام)

Marfat.com

باب مناقب

امام محمد تقی علیہ السلام

Marfat.com

رباعی

Marfat.com

سیّدنا امام محمد تقی جواد علیہ السلام

عکس حسن علی ہیں جواد ہے
حشر تک جس کا دربار آباد ہے
جس کے مرقد سے آباد بغداد ہے
اس کے فیض کرامت کی کیا بات ہے

(خضر)

حسن و عزت آل پیغمبر ــــ فخر دودمان حیدر ــــ خیر النساء کے اختر ــــ محبوب رب اکبر ــــ پیشوائے سروراں ــــ سلطان سلاطین اقالیم عارفاں ــــ قطب زماں ــــ نواسہ وجہ تخلیق کائنات ــــ صاحب کرامات ــــ حضرت سیّدنا و مولانا امام محمد تقی جواد علیہ السلام ــــ دنیائے طریقت و شریعت کے نانویں امام ہیں ــــ آپ کو ابو جعفر ثانی کہا جاتا ہے ــــ دنیائے علم کے سلاطین آپ کے آگے زانوئے ادب و تلمذ تہہ کرنا باعث فخر تصور کرتے تھے ــــ قاضی یحییٰ بن اکثم جیسے نامور فقیہ بھی آپ کی فقاہت کا لوہا مان گئے۔

ولادت

آپ کی ولادت ۱۹۵ھ رمضان کی ۱۹ تاریخ کو مدینہ منورہ میں ہوئی ــــ بعض نے رجب المرجب لکھا ہے۔

اسم گرامی

آپ کا اسم گرامی محمد بن علی ــــ بن موسیٰ کاظم بن جعفر صادق بن محمد الباقر بن علی

Marfat.com

زین العابدین بن امام حسین بن علی المرتضیٰ بن ابو طالب علیہم السلام ہے۔

والدہ

آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی ——سکینہ مریسیہ ہے۔

کنیت

آپ کی کنیت ابو جعفر ہے۔ امام باقر کا نام محمد اور کنیت ابو جعفر ہے —— نانویں امام (یعنی محمد تقی جواد) کی کنیت اور نام بھی پانچویں امام پر ہے۔

القاب

آپ کے القاب —— قَانِعُ (قناعت کرنے والا) —— مرتضیٰ، تقی —— اور جواد ہیں —— مشہور ترین لقب تقی اور جواد ہے۔

شاعر

آپ کے شاعر کا نام —— حماد —— ہے۔

چوکیدار

آپ کا چوکیدار —— عمر بن فرات تھا۔

انگوٹھی

آپ کی انگوٹھی کا نقش۔ نِعْمَ الْقَادِرُ اللّٰہُ تھا۔

معاصر

آپ کے معاصر، مامون رشید اور معتصم باللہ تھے۔

قدرت کا سمندر اور چھوٹی چھوٹی مچھلیاں

امام ابن صباغ مالکی (علی بن محمد بن احمد) علامہ مومن بن حسن شبلنجی —— علامہ ابن

Marfat.com

حجر مکی —— علامہ امام عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہم نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے
—— کہ امام محمد تقی جواد کے والد امام علی رضا علیہ السلام کے وصال کے ایک سال کے بعد
مامون الرشید بغداد آیا —— تو اتفاق سے ایک روز مامون رشید شکار کے لیے نکلا ——
اور شہر کے ایک راستہ سے گزر رہا تھا وہاں کچھ بچے کھیل رہے تھے ان کے پاس محمد تقی جواد
کھڑے تھے —— جب مامون آیا تو بچے دوڑ گئے —— اور امام محمد تقی جواد وہیں کھڑے
رہے، اس وقت آپ کی عمر نو سال تھی —— جب مامون رشید ان کے قریب آیا تو ان پر نظر
پڑتے ہی اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں آپ کی محبت ڈال دی —— مامون رشید نے کہا:
اے لڑکے! —— تجھے اپنے ساتھیوں کی طرح دوڑ جانے سے کس چیز نے روکا۔

آپ نے جلدی سے جواب دیا —— اے مسلمانوں کے بادشاہ، راستہ تنگ نہیں
کہ میں تمہارے لیے وسیع کروں اور نہ ہی کوئی میرا جرم ہے کہ میں تم سے ڈر کر بھاگ
جاؤں —— اور ہمارا تمہارے ساتھ حسن ظن ہے کہ تم بے گناہوں کو تکلیف نہیں دیتے
—— مامون کو آپ کا کلام اور خوبصورت چہرہ خوب پسند آیا —— اور کہا تیرا نام کیا ہے؟
—— اور تمہارے باپ کا نام کیا ہے؟ —— آپ نے فرمایا —— ہمارا نام محمد بن علی رضا
ہے۔

مامون رشید نے آپ کے باپ پر سلام بھیجا اور رحمت کی دعا کی —— اور گھوڑا
اپنے مقصد کی طرف چلایا —— مامون کے ساتھ شکاری باز تھے —— جب وہ آبادی سے
دور چلا گیا، تو ایک باز پرندہ (امام جامی نے چکور —— علامہ ابن حجر نے تیتر لکھا ہے) کے
پیچھے چھوڑا —— اور وہ اس کی نظروں سے غائب ہو گیا —— اور پھر فضا سے واپس آیا
—— اور اس کی چونچ میں ایک چھوٹی سی مچھلی تھی —— جو آخری سانس لے رہی تھی

Marfat.com

—— مامون اس امر سے بہت زیادہ متعجب ہوا —— اور شکار سے واپس آیا تو بچوں کو اسی حالت میں دیکھا —— اور امام محمد تقی جواد ان بچوں کے پاس کھڑے تھے —— سب بچے دوڑ گئے اور آپ اسی جگہ پر کھڑے رہے —— مامون رشید آپ کے پاس آیا اور آپ کا نام مبارک لے کر کہنے لگا۔

یَا مُحَمَّدُ مَا فِیْ یَدِیْ؟ اے محمد! بتا میرے ہاتھ میں کیا ہے؟

آپ نے ارشاد فرمایا —— اے مسلمانوں کے امیر!

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ فِیْ بَحْرِ قُدْرَتِہٖ سَمْگًا صَغِیْرًا یَصِیْدُھَا بَازَاتُ الْمُلُوْکِ وَالْخُلَفَاءِ فَیَخْتَبِرُ بِھَا سَلَالَۃَ اَھْلِ بَیْتِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے سمندر میں چھوٹی چھوٹی مچھلیاں پیدا کی ہیں جنہیں بادشاہوں اور خلیفوں کے باز شکار کرتے ہیں تاکہ ان کے ساتھ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کا امتحان لیں۔ مامون رشید نے آپ سے کہا:

اَنْتَ اِبْنُ الرِّضَا حَقًّا —— آپ واقعی امام رضا کے بیٹے ہیں۔

مامون نے امام تقی علیہ السلام کو ساتھ لیا اور آپ سے بہت اچھا سلوک کیا —— اور اپنے قریب کرتے ہوئے بے پناہ آپ کی عزت وتوقیر کی اور جب چھوٹی عمر میں آپ کی فضیلت، علم، کمال، عقل اور براہین کا ظہور دیکھا تو اس کے دل میں آپ کی محبت نے جگہ لے لی —— اور اپنی بیٹی اُمّ فضل کا آپ سے نکاح کرنے کا عزم راسخ کر لیا —— مگر عباسیوں نے مامون کو ایسا کرنے سے روکا —— ان کو یہ خوف تھا کہ وہ آپ سے وہی عہد

Marfat.com

کرلیں گے جو آپ کے والد سے کیا تھا۔

جب مامون نے ان سے یہ ذکر کیا کہ وہ آپکو اس لیے پسند کرتا ہے، کہ وہ کم سن ہونے کے باوجود علم وفضل اور معرفت اور بردباری میں تمام اہل علم وفضل سے ممتاز ہیں۔ تو انہوں نے مامون کو امام محمد تقی کے اوصاف حمیدہ کے ذکر سے منع کیا —— پھر انہوں نے مامون سے عہد کیا ان کے پاس کوئی شخص بھیجے جو آپ کا امتحان لے۔

(الصواعق المحرقۃ ص ۳۱۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت سن اشاعت ۱۹۸۳ء۔ نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار مطبوعہ در المعرفۃ ص ۳۷۷ سن اشاعت ۲۰۰۵ء بیروت لبنان۔ الفصول المہمہ (امام ابن صباغ مالکی علی بن محمد احمد) ص ۲۶۷ مطبوعۃ العدل فی النجف سن اشاعت ۱۳۷۵ھ۔ شواہد النبوۃ مترجم ص ۳۵۵، ۳۵۶، مطبوعہ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور سن اشاعت۔۱۹۷۵ء)

امام تقی کا قاضی یحییٰ بن اکثم سے مناظرہ

مامون رشید نے یحییٰ بن اکثم کو بلایا —— اور اس سے اس شرط پر انعام واکرام کا وعدہ کیا کہ وہ یعنی قاضی یحییٰ امام تقی بن امام رضا علیہما السلام کو قوت علم سے عاجز کردے —— اور ان کو شرمندہ کردے —— مامون اور اسی کے ارکان حکومت سب آئے —— جبکہ ان میں یحییٰ بن اکثم بھی تھے۔ مامون رشید نے سیّدنا امام محمد تقی جواد کے بیٹھنے کے لیے بہت اچھا فرش تیار کیا جس پر آپ بیٹھ گئے۔

یحییٰ بن اکثم نے آپ سے کئی سوال پوچھے —— آپ نے ان کے جواب دیئے —— اور سوالات کی خوب وضاحت فرمائی —— مامون رشید نے کہا —— اے ابو جعفر! (امام تقی) آپ نے خوب خوب جواب دیئے ہیں —— اگر آپ مناسب سمجھیں قاضی یحییٰ سے بھی کوئی ایک مسئلہ پوچھیں —— امام محمد تقی جواد علیہ السلام نے یحییٰ سے صرف ایک

Marfat.com

مسئلہ پوچھا جس کا یحییٰ کے پاس جواب نہ تھا ـــــ جس سے وہ شرمندہ ہوگیا۔

ام فضل سے نکاح

اس موقع پر کہ جب مناظرہ ہو رہا تھا تو مامون رشید نے عباسیوں سے کہا جن باتوں سے تم انکار کرتے تھے اب تم نے ان کو سمجھ لیا ـــــ اور پھر اسی مجلس میں مامون الرشید نے اپنی بیٹی اُمّ فضل کا نکاح حضرت امام محمد تقی جواد سے کر دیا ـــــ پھر آپ کی بیوی کو آپ کے ساتھ مدینہ منورہ بھیج دیا۔

مدینہ شریف پہنچ کر اُمّ فضل نے اپنے باپ مامون رشید سے شکایت کا خط لکھا کہ امام جواد نے ایک اور شادی کر لی ہے ـــــ تو اس کے باپ نے جواب دیا کہ ہم نے تمہاری شادی ان کے ساتھ اس لیے نہیں کی کہ ہم ان پر حلال کو حرام کر دیں۔

(نورالابصار ص ۳۷۸، الصواعق المحرقہ ص ۳۱۱ ـــــ شواہد النبوۃ ص ۲۵۵)

بیری کا ایک درخت

نورالابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ـــــ میں ہے کہ حضرت امام ابوجعفر محمد تقی علیہ السلام مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوئے ـــــ تو آپ کے ساتھ بہت سے لوگ آپ کو روانہ کرنے گئے ـــــ آپ سفر طے کرتے ہوئے کوفہ پہنچے ـــــ اور سورج غروب ہونے کے ساتھ دار میسّب پہنچے اور وہاں ٹھہرے ـــــ اور وہاں کی ایک پرانی مسجد بنی ہوئی تھی، مسجد کے صحن میں ایک بیری کا درخت تھا ـــــ جس کو کبھی بھی پھل نہیں آتا تھا ـــــ اور وہ درخت کبھی بار آور نہ ہوا تھا ـــــ آپ نے پانی کا کوزہ طلب فرمایا اور اس درخت کی جڑ کے پاس وضو فرمایا ـــــ اور نماز کے لیے تشریف لے گئے ـــــ لوگوں نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، پھر آپ نے چار رکعت نفل پڑھے ـــــ اور ان کے

Marfat.com

بعد سجدہ شکر ادا کیا اور اٹھ کر لوگوں کو الوداع کیا اور تشریف لے گئے ـــــ وہ درخت رات ہی رات بہترین پھل سے بھر گیا۔

فَرَاٰهَا النَّاسُ وَقَدْ تَعَجَّبُوْا مِنْ غَايَةِ الْعَجَبِ ۔

جب سب لوگوں نے دیکھا اور اس سے بہت زیادہ متعجب ہوئے۔

(نور الابصار ص ۳۸۱)

تیس مہینے بعد

مامون الرشید کا انتقال ہوا تھا تو امام محمد تقی جواد علیہ السلام نے فرمایا ـــــ میرا انتقال آج سے تیس ماہ بعد ہوگا۔ جب مامون الرشید کی وفات کو تیس مہینے گزر گئے تو آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ (شواہد النبوۃ مترجم ص ۲۵۸)

کفن کا ملتجی

ایک شخص کا بیان ہے کہ میں حضرت امام تقی جواد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ فلاں صلاح نے آپ سے کفن کے لیے کپڑے کا ملتجی ہے ـــــ امام محمد تقی جواد نے فرمایا ـــــ وہ ان باتوں سے مستغنی ہو چکا ہے۔ "راوی کہتے ہیں" ـــــ یہ سن کر میں باہر آ گیا ـــــ لیکن مجھے آپ کے ارشاد کی کچھ سمجھ نہ آئی۔ آخر پتہ چلا کہ وہ اس سے تیرہ چودہ روز پہلے ہی مر چکا ہے ـــــ (شواہد النبوۃ ایضاً)

باہر نہ جاؤ

ایک شخص کا بیان ہے کہ ہم آپ کے اصحاب میں سے ایک کے ساتھ سفر پر جانے کا ارادہ رکھتے تھے ـــــ سفر اختیار کرنے کے پیشتر ہم حضرت امام تقی جواد کی خدمت میں حاضر ہوئے ـــــ تا کہ الوداع کہیں ـــــ آپ نے فرمایا ـــــ آج باہر مت جاؤ، کل

Marfat.com

تک رو کے رہو۔ راوی کہتا ہے ہم باہر آئے تو میرا ساتھی کہنے لگا ــــ میں تو جا رہا ہوں ــــ کیونکہ میرا دوست تو باہر جا چکا ہے ــــ یہ سن کر میں حیران و پریشان کھڑا رہ گیا اور وہ چلتا بنا ــــ رات کو جس وادی میں ٹھہرا تھا وہاں سخت سیلاب آیا اور وہ ڈوب کر مر گیا ــــ (شواہد النبوۃ مترجم ص ۲۵۸)

مندرجہ بالا واقعات و کرامات پر بار بار غور فرمائیں تو آپ کو خانہ رسول کے پاکیزہ افراد کی عظمتوں اور اعلیٰ ترین روحانی قوتوں کا علم حاصل ہوگا اور دل میں محبت کا نور پیدا ہوگا ــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک گھرانے کی بلندیوں کی ایک پوری کائنات سامنے دکھائی دے گی ــــ اور یہ بات بھی حاشہ خیال میں رہے کہ ان روایات کا تعلق آنے والے گزرنے والے حالات ہے ــــ جو لوگ یہ کہتے ہیں نبی اکرم کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں وہ اپنے اس عقیدے پر غور فرمائیں ــــ تاکہ عاقبت خراب نہ ہو ــــ اور ہدایت کا نور میسر ہو۔

ایک شخص کو جیل میں کیوں ڈالا

جناب ابو خالد سے روایت ہے ــــ انہوں نے کہا ــــ میں لشکر میں تھا، مجھے خبر ملی کہ یہاں ایک شخص جیل (کے تہ خانے) میں محبوس ہے ــــ جس کو شام سے لوہے کی زنجیروں میں جکڑ کر لایا گیا ہے ــــ لوگ کہتے ہیں کہ ــــ وہ نبی بنا ہوا ہے (یعنی اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے) ابو خالد کہتے ہیں کہ میں قید خانہ کے دروازے پر گیا ــــ اور جیل کے دارونہ کو کوئی شے دے کر ــــ میں اس کے پاس چلا گیا۔

وہ شخص نہایت سمجھ دار تھا ــــ عقلمند اور نہایت سنجیدہ تھا ــــ ابو خالد کہتے ہیں ــــ میں نے اسے کہا ــــ اصل میں واقعہ کیا ہے؟ ــــ اس نے کہا، میں شام

Marfat.com

میں ایسی جگہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا ــــ جس سے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہاں امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک دفن کیا گیا ہے ایک رات میں اپنی جگہ محراب میں متوجہ ہو کر اللہ کا ذکر کر رہا تھا ــــ کہ میں نے اپنے سامنے ایک شخص کو دیکھا ــــ اس نے مجھے کہا کھڑے ہو جاؤ! ــــ میں اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا ــــ وہ تھوڑا سا چلا ــــ تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ ہم کوفہ کی مسجد میں ہیں۔

اس نے کہا اس مسجد کو پہچانتے ہو! میں نے کہا جی ہاں ــــ یہ کوفہ کی مسجد ہے ــــ اس نے کہا نماز پڑھو! ــــ میں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی ــــ پھر وہ وہاں سے چل پڑا ــــ میں بھی اس کے ساتھ ہو گیا ــــ ابھی تھوڑا ہی دور گئے ہوں گے کہ ہم مکہ مکرمہ کی مسجد میں موجود تھے ــــ اس نے بیت اللہ کا طواف کیا، میں نے بھی اس شخصیت کے ساتھ طواف کیا ــــ پھر وہ باہر چلا گیا ــــ میں بھی اس کے ساتھ باہر گیا ــــ ابھی تھوڑا ہی گئے ہوں گے کہ میں اپنی جگہ پر تھا جس جگہ اللہ تعالیٰ کی شام میں عبادت کرتا تھا، پھر وہ شخص مجھ سے غائب ہو گیا ــــ میں اس منظر سے سال بھر حیران رہا ــــ جب دوسرا سال آیا تو وہی شخص میرے سامنے آیا ــــ میں اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔

اس نے مجھے بلایا ــــ میں حاضر ہو گیا ــــ تو جس طرح گزشتہ سال کیا تھا اسی طرح اس دفعہ بھی کیا ــــ جب انہوں نے مجھ سے جدا ہونے کا ارادہ کیا تو میں نے ان کی خدمت میں عرض کی:

بِحَقِّ الَّذِیْ اَقْدَرَکَ عَلٰی مَا رَأَیْتُ مِنْكَ اِلَّا اَخْبَرْتَنِیْ مَنْ اَنْتَ؟

فَقَالَ ــــ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ الرِّضَا بْنِ مُوْسٰی بْنِ جَعْفَرَ ــــ

اس خدائے پاک کی قسم ہے جس نے آپ کو اس بات پر قادر کیا ہے، جو میں

Marfat.com

نے آپ سے دیکھا ہے، مجھے بتایئے کہ آپ کون ہیں؟

آپ نے فرمایا —— میں محمد ''تقی جواد'' بن علی رضا بن موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق ہوں! —— ابوخالد کہتے ہیں مجھے اس قیدی شخص نے کہا —— جو شخص میرے پاس اس جگہ آیا کرتا تھا —— میں نے اس کو یہ بتایا —— اس نے اس کی خبر محمد بن عبدالملک زیات کو پہنچائی۔ اس نے میرے پاس ایک شخص بھیجا جس نے مجھے اس جگہ سے گرفتار کرلیا اور لوہے کی زنجیروں سے باندھ کر مجھے عراق لے گیا اور مجھے قید کر دیا، آپ دیکھ ہی رہے ہیں —— اور اس شخص نے مجھ پر محال (ان ہونی) چیز کا بہتان لگا دیا (یعنی نبی ہونے کا دعویٰ کرنے کا بہتان باندھا) ابوخالد کہتے ہیں کہ —— میں نے اس قیدی سے کہا —— میں یہ واقعہ محمد بن عبدالملک زیات کو بتاؤں؟ —— اس نے کہا ہاں ٹھیک ہے —— اس بات کا ذکر کردو! —— کہتے ہیں، میں نے اس کا سارا واقعہ لکھ لیا اور اس میں اس امر کی خوب وضاحت کر کے محمد بن عبدالملک کے پاس لے گیا —— تو اس کی پشت پر لکھا ہوا پایا گیا ——

قُلْ لِلَّذِیْ اَخْرَجَكَ مِنَ الشَّامِ اِلٰی هٰذِهِ الْمَوَاضِعِ الَّتِیْ ذَكَرْتُهَا بَخْرُجُ مِنَ السِّجْنِ ۔

''اس شخص سے کہو جس نے تم کو شام سے ان مقامات کی طرف نکالا ہے۔ جن کا تو نے ذکر کیا ہے، وہ تجھے قید سے نکالے گا''۔

ابوخالد نے کہا —— میں بہت زیادہ غمزدہ ہوا اور وہ رقعہ میرے ہاتھ سے گر گیا —— دل میں خیال آیا کہ کل اس (قیدی) کے پاس جاؤں گا —— اور اس کو صبر کی تلقین کروں گا اور اسے کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ سے خلاصی اور خوشی طلب کرے —— جب دوسرا

Marfat.com

دن ہوا تو میں علی الصبح قید خانہ کی طرف گیا —— وہاں سپاہی اور جیل کے محافظ اور دیگر سارے عملے کے لوگ حیران و پریشان تھے —— میں نے پوچھا کیا واقعہ ہوا ہے؟ —— مجھے بتایا گیا کہ جس شخص نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا —— اور اسے شام سے پکڑ کر یہاں لایا گیا تھا وہ تنہا جیل سے غائب ہوگیا ہے —— اور اس کی قیود (ہتھکڑیاں وغیرہ) اور گلے کے طوق جیل میں پڑے رہ گئے —— معلوم نہیں وہ ان سے کس طرح خلاصی پا گیا ہے! —— اس کو بڑا تلاش کیا ہے اس کا کوئی نشان تک نہیں ملا اور نہ ہی کوئی خبر سنی گئی ہے۔

وَلَا یَدْرُوْنَ اَنَزَلَ فِی الْاَرْضِ اَمْ عُرِجَ بِهٖ اِلَی السَّمَآءِ .

''ہم نہیں جانتے وہ زمین کے اندر چلا گیا ہے، یا آسمان پر چڑھ گیا ہے''۔

ابو خالد کہتے ہیں —— کہ میں یہ سن کر حیران ہوا —— اور میں نے دل میں کہا —— کہ ابن زیات کی اس امر کی تحقیر (یعنی امر کرامت کی تحقیر) اور اس واقعہ سے استہزاء (مذاق) نے اس کو جیل سے رہا کیا ہے۔

(نور الابصار ص ۳۷۹ تا ۳۸۰ مطبوعہ دار المعرفت بیروت سن اشاعت ۲۰۰۵ء، الفصول المہمہ ص ۲۷۱ تا ۲۷۲ مطبوعہ مطبۃ العدل نجف سن اشاعت ۱۳۷۵ ہجری)

وصال

حضرت سیّدنا امام محمد تقی جواد مدینہ منورہ سے نکل کر بغداد تشریف لائے —— معتصم نے آپ کو بغداد طلب کیا —— بعض نے کہا ہے کہ مدینہ سے نکل جانے کا حکم دیا تھا —— بعض نے لکھا ہے کہ دو راتوں کی اجازت لے کر معتصم کے ساتھ آئے —— یہ واقعہ ۲۰ محرم ۲۲۰ ہجری کا ہے۔ آپ اسی سال ذوالحجہ کی ۲۶ بروز بدھ آپ کا بغداد میں انتقال ہوا —— کہا جاتا ہے کہ معتصم باللہ نے آپ کو زہر سے شہید کروایا —— آپ اپنے جد امجد امام موسیٰ

Marfat.com

کاظم کے روضہ میں دفن کیے گیے ـــــ آپ کی عمر شریف اس وقت پچیس سال تھی ـــــ
(الصواعق المحرقۃ ص ۳۱۲)

اولاد

آپ کے دو صاحبزادے ـــــ اور دو صاحبزادیاں تھیں۔

صاحبزادے

علی نقی ـــــ موسیٰ علیہما السلام۔

صاحبزادیاں

سیّدہ فاطمہ ـــــ سیّدہ امامہ سلام اللہ علیہما۔

Marfat.com

باب مناقب

سیّدنا امام علی نقی ہادی

علیہ السلام

Marfat.com

منقبت

سادات کا ہے نوری ستارا علی نقی
ہے بے بسوں کے دل کا سہارا علی نقی

غم مٹ گئے تو مشکلیں آسان ہوگئیں
جب بھی کسی نے رو کے پکارا علی نقی

میری طرف بھی وا ہو علی چشم فیض بار
میں ہوں غریب تمہارا علی نقی

قید الم کی تلخیوں سے نیم جاں ہوں
میری طرف بھی ایک اشارہ علی نقی

جام نظر عطا ہو عمر بھر کے واسطے
کردہ خضر بیمار کا چارہ علی نقی

○

Marfat.com

امام علی نقی ہادی علیہ السلام

تاج فرق امامت امام نقی
نور شاہ ولایت امام نقی
نوریوں زباں پر ہے نام نقی
شہر یار شرافت امام نقی

(خضر)

پیکر تقویٰ وطہارت ـــــ چشمہ جود وسخاوت ـــــ زینت مسند امامت ـــــ مجسمہ حسن وشرافت ـــــ شہسوار عرصہ طریقت ـــــ تاجدار کشور شریعت ـــــ فخر آلِ نبی ـــــ نور جان علی ـــــ ولی ابن ولی ـــــ قطب جلی ـــــ حضرت سیّدنا ومولانا امام علی نقی ہادی علیہ السلام ـــــ بہت بڑے سخی ـــــ بردبار، عالم شریعت وطریقت تھے۔

نام نامی

علی بن محمد تقی بن علی رضا بن موسیٰ کاظم بن جعفر صادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابوطالب علیہم السلام۔

القاب

نقی ـــــ ہادی ـــــ ناصح ـــــ مرتضیٰ ـــــ فقیہ ـــــ امین ـــــ طیب ـــــ
سب سے مشہور لقب نقی اور ہادی ہیں ـــــ نسبی لقب عسکری ہے۔

Marfat.com

رنگ

آپ کا رنگ گندمی تھا ــــ آپ کو ایک نسبت کے اعتبار سے بھی عسکری کہا جاتا ہے۔

کنیت

آپ کی کنیت ابوالحسن عسکری ہے۔

شاعر

آپ کے شاعر عوفی اور دیلمی تھے۔

چوکیدار

آپ کے چوکیدار کا نام عثمان بن سعید ہے۔

انگوٹھی

امام علی نقی ہادی علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا۔

اَللّٰهُ رَبِّیْ وَهُوَ عِصْمَتِیْ مِنْ خَلْقِهٖ۔

معاصر

آپ کے معاصر بادشاہ (یعنی ہم عصر) واثق پھر متوکل ــــ منتصر ــــ پھر مستعین۔

والدہ ماجدہ

آپ کی والدہ ماجدہ سلام اللہ علیہا کا اسم گرامی سمانہ غربیہ تھا۔

عسکری

آپ کا عسکری لقب، جو آپ کے بیٹے حسن پر بھی بولا جاتا ہے۔ اس لقب کا ایک

Marfat.com

سبب ہے جسے علامہ دمیری نے اپنی مشہور ترین کتاب ''حیوۃ الحیوان'' میں بیان کیا ہے ــــــ وہ اس طرح کہ آپ کو عسکری اس لیے کہا ہے کہ معتصم کے بیٹے جعفر جس کا لقب متوکل تھا، کے پاس آپ کی رغبتیں زیادہ ہونے لگیں ــــــ اور بادشاہ کا قرب حاصل کرنے کی خاطر، آپ کے بارے اس کے کان بھرنے لگے۔

تو متوکل عباسی نے آپ کو مدینہ منورہ سے بلوایا ــــــ اور سرمن رائی میں جلاوطن کردیا۔

خیال رہے کہ ''سرمن رائی'' کو عسکر کہا جاتا ہے کیونکہ معتصم نے جب سرمن رائی کی بنیاد رکھی تو اپنا لشکر لے کر وہاں منتقل ہوگیا۔ اس لیے اس کو عسکر کہنے لگے ــــــ ''تاریخ فرمالی'' ــــــ میں ہے کہ سرمن رائی، اصل میں ''سامرا'' تھا ــــــ یہ دریا کے مشرقی جانب تکریت اور بغداد کے درمیان ایک بہت بڑا شہر تھا ــــــ اس کو معتصم نے ۲۲۱ھ میں بنوایا تھا اور لشکر سمیت اس میں سکونت پذیر ہوا ــــــ حتیٰ کہ وہ بہت بڑا شہر بن گیا جو آہستہ آہستہ منہدم ہوتا چلا گیا ــــــ چونکہ لشکر کو عربی میں عسکر کہتے ہیں اس لیے آپ کے وہاں قیدی کی حیثیت میں رہنے کی وجہ سے عسکری لقب پڑ گیا ــــــ (نورالابصار ص ۳۸۵)

متوکل نے امام نقی کو اپنے پاس کیوں بلوایا؟

علامہ سبط ابن جوزی نے اپنی کتاب ''تذکرۃ الخواص'' میں ارقام فرماتے ہیں کہ متوکل نے آپ کو مدینہ منورہ سے بغداد اس لیے بلایا تھا کہ متوکل حضرت مولا علی سے اور ان کی اولاد سے بہت بغض رکھتا تھا ــــــ اسے خبر ملی کہ مدینہ شریف میں امام علی نقی کا مقام بہت بلند و برتر ہے ــــــ اور یہ کہ لوگ آپ کی طرف بکثرت مائل ہیں جس سے متوکل کو ایک خاص خوف لاحق ہوا ــــــ اس نے یحیٰ بن ہرثمہ کو بلایا اس سے کہا کہ مدینہ جاؤ اور

Marfat.com

ان کے حالات کا معائنہ کرو اور انہیں ہمارے پاس لے آؤ۔

یحییٰ کا کہنا ہے کہ میں مدینہ منورہ گیا اور جب شہر رسول میں داخل ہوا تو ــــــ

فَلَمَّا دَخَلْتَهَا ضَجَّ اَهْلُهَا ضَجِيْجًا عَظِيْمًا مَا سَمِعَ النَّاسُ بِمِثْلِهٖ ــــــ

اہل مدینہ کی چیخ و پکار اس قدر بلند ہوئی کہ اہل مدینہ نے اس سے پہلے کبھی نہیں سنی تھی ــــــ

ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے لوگوں پر قیامت ٹوٹ پڑی ہو کیونکہ آپ اہل مدینہ کے بہت زیادہ محسن تھے ــــــ امام علی نقی مسجد میں رہتے تھے آپ کا میلان دنیا کی طرف بالکل نہ تھا ــــــ یحییٰ بن ہرثمہ کہتے ہیں کہ میں اہل مدینہ کو سکون واطمینان کی تلقین کرتا اور قسمیں کھاتا کہ مجھے حضرت امام نقی سے متعلق کوئی برا حکم نہیں دیا گیا ــــــ اور آپ پر کوئی خوف نہیں۔

پھر میں نے آپ کے گھر کی تلاشی لی ــــــ تو اس میں چند صحیفوں ــــــ دعاؤں ــــــ اور کتب علمی کے علاوہ کچھ نہ تھا ــــــ بس آپ کی عظمت میری نظروں میں بیٹھ گئی ــــــ اور میں خود ان کی خدمت کرتا ہوا اور آپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہوا جب ان کو لے کر بغداد پہنچا ــــــ تو سب سے پہلے اسحاق بن ابراہیم طاہری کے پاس گیا وہ بغداد کا حاکم تھا تو اس نے مجھ سے کہا: اے یحییٰ یقیناً یہ وہ شخص ہے جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنم دیا ہے ''یعنی یہ اولاد رسول ہے'' اور متوکل کو تو جانتا ہے اگر تو نے اس کو ان کے خلاف اکسایا ــــــ تو متوکل آپ کو شہید کر دے گا ــــــ اور قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے دشمن ہوں گے، تو میں نے کہا خدا کی قسم! میں نے ان سے امر جمیل

Marfat.com

کے علاوہ کچھ نہیں دیکھا۔

پھر میں آپ کو لے کر سامرہ پہنچا اور سب سے پہلے وصیف ترکی سے ملا اور اسے خبر دی کہ امام نقی آ گئے ہیں ـــــ اس پر جناب وصیف نے فرمایا ـــــ خدا کی قسم! اگر ان کا بال بھی بیکا ہوا تو اس کا مواخذہ (قیامت کے دن) تجھ سے ہی کیا جائے گا ـــــ یحییٰ کہتے ہیں مجھے اس بات پر تعجب ہوا کہ کس قدر جناب وصیف کی بات جناب اسحاق کے موافق تھی۔

جب میں متوکل کے پاس گیا تو اس نے آپ سے متعلق سوال کیا ـــــ میں متوکل کے سامنے آپ کا حسن سیرت اور سلامتی ـــــ طریق اور ورع اور پرہیزگاری کی خبر دی اور یہ کہ میں نے آپ کے گھر کی تلاشی لی تو مجھے ان کے گھر سے مصاحف اور علمی کتابوں کے سوا کچھ نہیں ملا اور اہل مدینہ آپ پر خوف اور ڈر محسوس کرتے تھے۔ متوکل نے آپ کی تکریم کی اور احسان بھی کافی کیا اور سامرہ (سرہ من رائے) میں اپنے گھر کے قریب ہی رہنے کو مکان دیا۔

(تذکرۃ الخواص ص ۳۲۲ موسسۃ اہل بیت بیروت لبنان (علامہ سبط ابن جوزی وابوالمظفر یوسف بن فرعلی بن عبداللہ بغدادی، سبط حافظ ابوالفرج عبدالرحمٰن ابن جوزی حنفی) سن اشاعت ۱۹۸۱ء)

آدم علیہ السلام کے سر کے بال کس نے کاٹے

جناب یحییٰ بن ہبیرہ نے بیان کیا ہے کہ فقہاء نے متوکل کے سامنے مذاکرہ کیا کہ کس نے حضرت آدم علیہ السلام کا سر مونڈا ـــــ لیکن ان فقہاء پر اس امر کا انکشاف نہ ہو سکا کہ حضرت آدم کا سر کس نے مونڈا تھا ـــــ تو متوکل نے کہا کہ ـــــ کسی کو علی بن محمد بن رضا علیہم السلام کی طرف بھیجو! اور انہیں اس مجلس میں بلاؤ! آپ تشریف لائے تو آپ

Marfat.com

سے یہی سوال کیا گیا ــــ آپ نے فرمایا، مجھے میرے والد نے اپنے جدامجد سے ــــ انہوں نے اپنے جد بزرگوار سے، انہوں نے اپنے باپ سے حدیث بیان کی ــــ آپ نے فرمایا کہ ــــ

اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَ جِبْرَئِیْلَ اَنْ یَّنْزِلَ بِیَا قُوْتَۃٍ مِّنْ یَّوَاقِیْتِ الْجَنَّۃِ فَنَزَلَ بِھَا فَمَسَحَ بِھَا رَاْسَ آدَمَ فَتَنَاثَرَ الشَّعْرَ مِنْہُ فَحَیْثُ بَلَغَ نُوْرَھَا صَارَ حَرَمًا ۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ جنت کے یواقیت میں سے ایک یاقوت لے کر آئے اور اس یاقوت کو آدم علیہ السلام کے سر پر پھیرے (اور اس یاقوت کے سر پر پھیرنے سے) آدم علیہ السلام کے سر کے بال صاف ہو گئے ــــ جہاں تک اس یاقوت کا نور پہنچا وہ جگہ حرم ہو گئی۔ (ایضاً ص۳۲۳)

لاعلاج مرض کا علاج

ایک بار متوکل بیمار ہو گیا ــــ اس کے جسم پر پھوڑا نکل آیا جس کے علاج و معالجہ سے اطبا عاجز آ گئے ــــ متوکل کو موت نظر آنے لگی ــــ ایک دن فتح بن خاقان جو متوکل کے مقربین میں سے تھا ــــ کہنے لگا ــــ کسی کو امام نقی ہادی کے پاس بھیجو! شاید وہ کوئی ایسی چیز جانتے ہوں جو منفعت بخش ہو ــــ چنانچہ ایک شخص کو آپ کی خدمت میں بھیجا گیا ــــ آپ نے فرمایا ــــ فلاں چیز کو اس کے پھوڑے پر رکھ دو انشاءاللہ نفع آور ثابت ہو گی۔ مجوزہ چیز کو متوکل کے پاس لایا گیا تو حاضرین ٹھٹھا، مذاق اور مخول کرنے لگے۔

Marfat.com

فتح بن خاقان کہنے لگا تجربہ کرنے میں کیا حرج ہے؟ لاؤ وہ چیز! خادموں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی فرمودہ دوائی حاضر کی جسے پھوڑے پر رکھ دیا گیا ——— بس دوائی رکھنے کی دیر تھی کہ پھوڑا بہنے لگا ——— اور تمام گند مادہ خارج ہو گیا ——— متوکل کی صحت یابی کی خبر سن کر اس کی ماں کے گوش گزار کر دی گئی ——— متوکل کی ماں نے دس ہزار دینار ایک ہمیانی (تھیلی) میں کیے اور اس پر مہر لگائی سیّدنا امام علی نقی ہادی علیہ السلام کی خدمت میں بطور نذر بھیج دی۔ (شواہد النبوۃ ص ۳۰۶ مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور سن اشاعت ۱۹۷۵ء)

غریب پروری

نور الابصار ——— الصواعق المحرقۃ ——— شواہد النبوۃ ——— میں ہے کہ امام علی نقی ایک غریب دیہاتی آپ کو ملنے آپ کے گھر آیا ——— اور آپ کو نہ پایا ——— کسی نے کہا کہ آپ فلاں جگہ تشریف لے گئے ہیں ——— وہ غریب دیہاتی وہاں کی طرف روانہ ہوا ——— جب اس جگہ پہنچا تو آپ نے فرمایا کیا کام ہے؟

اس نے عرض کی میں کوفہ کے اعرابیوں میں سے ہوں، جو آپ کے جدِ امجد سیّدنا علی بن ابی طالب کے عطایا سے گزارہ کیا کرتے تھے ——— میں بہت مقروض ہو گیا ہوں ——— قرض کے بوجھ سے نڈھال ہو چکا ہوں ——— اب قرض ادا کرنے کے لیے کوئی شخص نظر نہیں آتا جسے اس امر سے آگاہ کروں۔

سیّدنا ابوالحسن امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا تمہارا کتنا قرضہ ہے ——— اعرابی نے عرض کی حضور! دس ہزار درہم ——— آپ نے فرمایا خوش ہو جا، غم نہ کر! انشاء اللہ تمہارا قرضہ ادا ہو جائے گا ——— اور اپنے پاس ٹھہرنے کے لیے حکم فرمایا ——— جب صبح ہوئی تو فرمایا ——— اے اعرابی! میں تم سے ایک کام کا ارادہ کرتا ہوں ——— اس میں میری نافرمانی

Marfat.com

نہ کرنا، جو میں کہوں ضرور کرنا، انشاء اللہ تمہاری حاجت پوری ہوگی۔

عربی نے عرض کیا آپ جو بھی حکم فرمائیں گے میں اس کی نافرمانی ہرگز نہیں کروں گا ——— سیّدنا ابوالحسن امام علی نقی علیہ السلام نے کاغذ لیا اور اس پر اپنے قلم سے اپنے ذمہ عربی کا قرض لکھ دیا ——— اور اسے فرمایا یہ کاغذ اپنے پاس رکھو! جب میں سر من رائے (سامرہ) جاؤں اور مجھے عام مجلس میں بیٹھا دیکھے اور لوگ وہاں موجود ہوں تو رقعہ میرے پاس لے کر آنا اور مجھ سے قرض طلب کرنا ——— اور مطالبے میں سخت کلام کرنا ——— ہرگز نہ ڈرنا تمہیں کچھ نہیں کہا جائیگا ——— جو کچھ میں نے کہا ہے، اس میں میری مخالفت نہ کرنا، جب سیّدنا علی نقی علیہ السلام سر من رائے پہنچے اور عام مجلس قائم کی ——— اور اکابر کی ایک جماعت اور بادشاہ متوکل کے درباری وہاں حاضر ہوئے ——— تو اس اعرابی نے رقعہ نکال کر دس ہزار درہم کا مطالبہ کیا اور مطالبہ میں سخت کلام کیا۔ حضرت امام نقی اس سے معذرت کرنے لگے ——— اور اس کے ساتھ نرم کلامی سے اسے خوش کرنا چاہا ——— اور قرض ادا کرنے کا اس سے وعدہ فرمایا ——— اس طرح خاص لوگ بھی اعرابی سے معذرت وغیرہ کرنے لگے۔

آپ علیہ السلام نے اس سے تین دن کی مہلت لی اور جب مجلس ختم ہوئی تو اس واقعہ کی امیر متوکل کو خبر پہنچی تو اس نے فوراً تیس ہزار درہم سیدی ابوالحسن امام علی نقی ہادی علیہ السلام کو دینے کا حکم دیا ——— جب آپ کے پاس تیس ہزار درہم آئے ——— تو ان کو جوں کا توں رہنے دیا حتیٰ کہ وہ اعرابی آیا ——— اور آپ نے اسے فرمایا یہ ساری رقم اٹھالو! ——— اعرابی نے عرض کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے! میرا انتہائی مقصد اور آخری حاجت یہ تھی کہ میرا قرض اتر جائے۔

Marfat.com

آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ سارا لے جاؤ! ـــــ اللہ تعالیٰ نے یہ تجھے دیا ہے ـــــ اگر اس سے زیادہ ہوتے، تو اس سے ایک درہم بھی کم نہ کرتے۔ اعرابی تیس ہزار درہم لے کر یہ کہتا ہوا چلا گیا۔

اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ .

اللہ تعالیٰ اپنی رسالت کے مقام کو بہت جانتا ہے۔

(نور الابصار ص ۳۸۶، الصواعق المحرقۃ ۲۱۳، شواہد النبوۃ ص ۲۶۰)

قارئین کرام! مندرجہ روایت میں ہے کہ وہ اعرابی یہ کہتا ہوا جا رہا تھا ـــــ اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رسالت کے مقام کو خوب جانتا ہے ـــــ یہ قرآن مجید کی آیت جس کا تھوڑا حصہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے ''الصواعق المحرقۃ'' میں لکھا ـــــ اور علامہ شبلنجی نے ایک اور حصہ لکھا ہے پوری آیت اور اس کی شان نزول مفسرین نے اس طرح بیان فرمائی ہے آیت یہ ہے:

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ○

اور جب ان کے پاس کوئی نشانی آئے تو کہتے ہیں کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے، جب تک ہمیں بھی ویسا ہی نہ ملے جیسا کہ اللہ کے رسول کو ملا۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جہاں وہ اپنی رسالت کو قائم کرے ـــــ عنقریب مجرموں کو اللہ کے یہاں ذلت پہنچے گی اور ان کے مکر کے بدلے سخت ترین عذاب ملے گا ـــــ (پ ۸ س انعام آیت ۱۲۴)

Marfat.com

شانِ نزول

ولید بن مغیرہ نے کہا تھا کہ اگر نبوت حق ہو تو اس کا زیادہ مستحق میں ہوں —— کیونکہ میری عمر سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ ہے —— اور مال بھی —— اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ نبوت کی اہلیت اور اس کا استحقاق کس کو ہے اور کس کو نہیں عمر اور مال سے کوئی مستحق نبوت نہیں ہو سکتا —— اور یہ نبوت کے طلب گار حسد —— مکر —— بدعہدی وغیرہ قبائح افعال —— اور رذائل خصال میں مبتلا ہیں یہ کہاں اور نبوت کا منصب کہاں —— (تفسیر خزائن العرفان ص ۲۱۷)

کون ولید بن مغیرہ؟

ولید بن مغیرہ بہت بڑا مال دار تھا نو ہزار مثقال سونے کا مالک تھا (مثقال سوا چار ماشہ کا ہوتا ہے) ابن مغیرہ کے دس لڑکے تھے —— وہ انہیں اور اپنے رشتہ داروں اور تابع داروں کو کہتا تھا کہ "سیّد عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے دین سے کوئی فائدہ نہیں —— اس کا طائف میں ایک باغ تھا —— اپنے قریبیوں کو کہتا تھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے گا میں اپنے مال میں اسے کچھ نہیں دوں گا۔

ولید بن مغیرہ نے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے آپ کو مجنون کہا تھا —— اللہ تعالیٰ نے اس کے اس جھوٹے کلمہ اور بکواس کا جواب دیتے ہوئے اس کافر کے دس عیب ظاہر فرما دیئے جو اس میں واقعی ہی پائے جاتے تھے —— جس سے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت اور شان محبوبیت معلوم ہوتی ہے —— ارشاد خداوندی ہے۔

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ○ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ○ وَاِنَّ

Marfat.com

لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ○ وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ○ فَسَتُبْصِرُ
وَيُبْصِرُوْنَ ○ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ○ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ
سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ○ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ○ وَدُّوْا
لَوْتُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ○ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ○ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ
بِنَمِيْمٍ ○ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ○ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ○ اَنْ كَانَ
ذَا مَالٍ وَّ بَنِيْنَ ○ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○
سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ○ (پارہ ۲۹ سورۃ القلم آیت ایک سے سولہ تک)

ترجمہ: ن اور قلم کی قسم! اور جو کچھ وہ لکھتے ہیں —— آپ اپنے ربّ کے فضل ونعمت سے مجنون نہیں ہیں —— اور یقیناً آپ کے لیے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا —— اور بے شک آپ عظیم الشان خلق کے مالک ہیں —— عنقریب آپ دیکھیں گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے —— کہ تم میں سے واقعی مجنون کون ہے؟ —— بے شک آپ کا رب خوب جانتا ہے —— کہ جو اس راہ سے بہک گئے ہیں —— اور انہیں بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت یافتہ ہیں —— پس آپ بات نہ مانیں ان جھٹلانے والوں کی —— وہ تو تمنا کرتے ہیں کہ کہیں آپ (دین میں) نرمی اختیار کریں —— تو وہ بھی نرم پڑ جائیں۔ اور نہ بات مانیں کسی (جھوٹی) قسمیں کھانے والے ذلیل شخص کی جو بہت طعنے دینے والا، اور چلتا پھرتا چغل خور ہے، نیکی سے بہت روکنے والا ہے۔ گناہوں میں حد سے بڑھنے والا ہے —— بدخو ہے —— اس کے علاوہ حرام زادہ ہے، جب اس کے سامنے ہماری آیات تلاوت کی

Marfat.com

جاتی ہیں، تو کہتا ہے یہ پہلے لوگوں کے جھوٹے قصے ہیں —— ہم عنقریب اس سونڈ پر داغ لگا دیں گے ——

(۱) ن —— حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صفاتی ناموں میں سے ایک نام ہے۔

(۲) نون —— یونس علیہ السلام کو اپنے پیٹ میں چالیس دن رکھنے والی مچھلی کو کہتے ہیں —— یہی وجہ ہے کہ حضرت یونس کا نام اللہ نے ذوالنون رکھا ہے۔

(۳) نون —— بعض علماء نے کہا ہے کہ اس سے مراد وہ مچھلی ہے جس کی پیٹھ پر زمین ہے —— اور وہ مچھلی اس دریا میں ہے جو زمین کے نیچے ہے اور اس کا نام برہوت ہے —— مولائے کائنات علی علیہ السلام نے فرمایا:

مَالِیْ اَرَاکُمْ کُلُّکُمْ سَکُوْتًا

وَاللّٰہُ رَبِّیْ خَلَقَ اَبْرَهُوْتًا

میں تمہیں خاموش دیکھتا ہوں کیا وجہ ہے —— مجھے اللہ تعالیٰ رب عالم کی قسم! جس نے برہوت کو پیدا فرمایا:

قلم: قلم وہ جس سے لکھا جائے —— جس سے بے پناہ فوائد حاصل ہوتے ہیں —— ن —— اور قلم —— کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔

جناب ابوالطیب صدیق بن حسن بن علی حسینی قنوجی بخاری (نواب صدیق الحسن بھوپالی قنوی غیر مقلد) نے اپنی تفسیر ''فتح البیان'' میں لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ النُّوْنَ وَھِیَ الدَّوَاۃَ —— وَخَلَقَ الْقَلَمَ ——

فَقَالَ: اُکْتُبْ قَالَ: وَمَا اَکْتُبُ؟ قَالَ: اُکْتُبْ مَا ھُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ

Marfat.com

الْقِيَامَةِ ۔

"بے شک اللہ تعالیٰ نے نون کو پیدا فرمایا، اور وہ دوات ہے اور قلم کو پیدا فرمایا ـــــ اور قلم کو حکم دیا کہ لکھ ـــــ قلم نے عرض کی کیا لکھوں؟ اللہ نے فرمایا ہر وہ چیز لکھ دے جو قیامت تک ہونے والی ہے"۔

(فتح البیان ج ۷ ص ۴۸)

دوسری روایت

امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے حکیم ترمذی کے حوالے سے ایک اور راویت نقل فرمائی ـــــ لکھتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ـــــ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ شَیْءٍ خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ ۔ ثُمَّ خَلَقَ النُّوْنَ، وَهِيَ الدَّوَاةُ ۔ ثُمَّ قَالَ لَهٗ: اُكْتُبْ، قَالَ اُكْتُبْ؟ قَالَ: مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، مِنْ عَمَلٍ اَوْ اَثَرٍ اَوْ رِزْقٍ، فَكَتَبَ مَا يَكُوْنُ وَمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔ (درمنثور ج ۶ ص ۳۸۸ ـــــ نوادر الاصول ص ۴۱)

کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا ـــــ پھر نون کو پیدا فرمایا اور اس سے مراد دوات ہے۔ پھر قلم کو حکم دیا کہ تو لکھ ـــــ قلم نے عرض کی: کیا لکھوں؟ فرمایا جو کچھ ہو چکا ہے اور جو قیامت تک ہونے والا ہے سب کچھ لکھ دے۔ خواہ وہ عمل ہو یا اثر (تاثیر و نشان، کھوج، نتیجہ، اکرام واحترام) یا رزق۔ پس قلم نے جو کچھ ہو رہا ہے اور جو قیامت تک ہو گا سب کچھ لکھ دیا۔

Marfat.com

خیال رہے کہ نواب صدیق الحسن بھوپالی اور دیگر کئی مفسرین اس روایت میں کہ مَا کَانَ جو کچھ ہو چکا کے الفاظ کو چھوڑ گئے ہیں جس کا معنی بنتا ہے جو اکھڑ ہو چکا ہے —— مان کــان (جو کچھ ہو چکا ہے) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قلم کی تخلیق سے پہلے بھی کچھ ہوا تھا —— اور یہ حدیث شریف کہ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ ۔

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا کیا (مــا کان) یہ امر ہی مراد لیا جا سکتا ہے۔ (روح البیان ج ۲ ص ۳۷۰ مطبوعہ کوئٹہ امام اسماعیل حقی حنفی)

تیسری روایت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا اور اسے حکم دیا کہ لکھ! قلم نے عرض کیا کیا لکھوں —— فرمایا جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے وہ سب کچھ لکھ!

وَهُوَ قَلَمٌ مِّنْ نُوْرٍ طُوْلُهٗ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۔

وہ قلم نور سے بنا ہے اس کی لمبائی زمین و آسمان کے درمیانی مسافت کے برابر ہے ——

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ:

لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمَ، نَظَرَ اِلَيْهِ فَانْشَقَّ نِصْفَيْنِ ۔

جب اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا تو قلم کی طرف نظر فرمائی تو وہ دو حصوں میں تقسیم ہو گئی ——

پھر قلم کو حکم فرمایا لکھ! تو قلم نے عرض کی کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو کچھ قیامت

Marfat.com

تک ہونے والا ہے اس کو لوح محفوظ پر لکھ دے۔

(التفسیر الکبیر (امام طبرانی) ج ۶ ص ۳۲۰ مطبوعہ دار الکتاب الثقافی اردن)

چوتھی روایت

جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اَقْسَمَ اللّٰہُ بِالْقَلَمِ وَھُوَ قَلَمٌ مِّنْ نُّوْرٍ طُوْلُہٗ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ـــــ

اللہ تعالیٰ نے قلم کی قسم اٹھائی وہ قلم نور کا ہے، اس کی لمبائی آسمان وزمین کی مسافت کے برابر ہے۔ (تفسیر ابن عباس ص ۶۰۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

پانچویں روایت

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن آپ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف (سوالیہ انداز میں) دیکھ رہے تھے ـــــ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا آپ کو کوئی حاجت ہے؟ یعنی آپ کے ذہن میں کوئی سوال ہے؟ ـــــ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی (یا رسول اللہ) جس وقت حلیمہ رضی اللہ عنہما نے آپ کو اٹھایا ہوا تھا ـــــ جبکہ آپ صرف چالیس دن کے تھے ـــــ

رَاَیْتُكَ تُخَاطِبُ الْقَمَرَ وَیُخَاطِبُكَ بِلُغَۃٍ لَمْ اَفْھَمْھَا ـــــ

میں نے دیکھا آپ چاند سے باتیں کر رہے تھے اور وہ آپ سے باتیں کر رہا ہے اور آپ ایسی زبان میں باتیں فرما رہے تھے جو میری سمجھ سے بالاتر تھی ـــــ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ اے میرے چچا! میرا پنگوڑا دائیں

Marfat.com

جانب جھکا تو میں نے رونے کا ارادہ کیا ـــــ تو چاند نے مجھ سے کہا آپ نہ روئیں ـــــ اگر آپ کے آنسو کا ایک قطرہ بھی زمین پر گرا تو اللہ تعالیٰ زمین کی شادابی کو خاک میں تبدیل فرمادے گا (یعنی زمین سرسبز و شاداب نہ رہے گی) یہ سن کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (خوشی سے تالی کی صورت میں) ہاتھ پر ہاتھ مارا۔

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ـــــ اے میرے چچا! کیا اس سے بھی زیادہ بتاؤں؟ ـــــ حضرت عباس نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ضرور مہربانی فرمایئے ـــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ پھر مجھے پنگوڑے میں بائیں جانب باندھا گیا ـــــ ''بایں وجہ'' میں بے چین ہو کر رونے والا ہی تھا کہ چاند نے مجھے کہا:

لَا تَبْكِ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ فَاِنْ وَقَعَ مِنْ دُمُوْعِكَ قَطْرَةً عَلَى الْاَرْضِ لَمْ تَنْشَقَّ عَنِ الْخَضْرَاءِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَسَكَتُّ شَفْقَةً عَلٰى اُمَّتِىْ، فَصَفَقَ الْعَبَّاسُ ـ

اے اللہ کریم کے حبیب آپ نہ روئیں اگر آپ کے آنسوؤں کا ایک قطرہ بھی زمین پر گر گیا تو زمین سبزہ اگانے کے لیے نہیں پھٹے گی ـــــ میں خاموش ہو گیا ـــــ اپنی امت پر مہربانی کرتے ہوئے ـــــ جناب عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ پر دوسرا ہاتھ مارا ـــــ اور ساتھ ہی عرض کیا یا رسول اللہ! ـــــ کیا آپ جانتے تھے حالانکہ آپ کی عمر مبارک صرف چالیس دن تھی؟ ـــــ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يَا عَمِّ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَقَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ صَرِيْرَ الْقَلَمِ عَلَى اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ ـــــ

Marfat.com

اے میرے چچا! مجھے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یقیناً میں لوح محفوظ پر چلنے والے قلم کی آواز بھی سنتا تھا ——

(الحاوی للفتاوی (امام سیوطی) ج ۲ص ۴۰ تا ۴۱ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی مسجد گلبرگ کالونی فیصل آباد)

قارئین! بات بہت دور نکل گئی —— بات ہو رہی تھی اس سائل کی جو امام علی نقی کی بارگاہ میں برائے بھیک حاضر ہوا اور امام نے اس کو تیس ہزار درہم عنایت فرمائے —— اور وہ کہتا جاتا تھا —— اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ ''کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت کو قائم کرے'' ——

یہ آیت قرآن کا حصہ ہے جس کی شان نزول پیچھے بیان ہو چکی ہے —— کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا —— مجھے قلم، دوات کی قسم! ولید بن مغیرہ حرامی ہے۔

چونکہ ولید بن مغیرہ کہتا تھا کہ میں بڑا مالدار ہوں اگر نبوت ملنی ہوتی تو مجھے ملتی اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت زیادہ گستاخی کرتا تھا —— اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت زیادہ پریشان کرتا تھا —— تو اللہ نے فرمایا —— ولید بن مغیرہ مفقود النسب ہے —— یعنی حرامی ہے —— وہ اپنے باپ کا نہیں ہے مجھے قسم ہے قلم اور دوات کی —— اس سے معلوم ہوا کہ حضور کی گستاخی وہی کرتا ہے جو حرامی ہو —— حلالی حضور علیہ السلام کی گستاخی کر ہی نہیں سکتا —— سرکار کا بغض بھی صرف حرامی کے دل میں ہوتا ہے۔

تیسری روایت میں ہے کہ قلم نور کا تھا اور اس کی لمبائی زمین سے لے کر آسمان تک ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے اس پر اپنی نظر فرمائی تو وہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا —— اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں —— تاہم میرے ناقص ذہن میں یہ بات آئی ہے کہ جب قلم بنایا جائے تو اس کے قط کے درمیان ایک چیرا سا دیا جاتا ہے تا کہ وہ الفاظ کی صورت

Marfat.com

آسانی سے بنا سکے۔ پیچھے سے قلم ایک ہی آ رہا ہے —— اس کے لکھنے والے قط کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا —— اور اس نے قیامت تک کی تقدیروں کو لکھ دیا۔

پیچھے حدیث بیان ہو چکی ہے کہ میں اور علی ایک ہی نور سے ہیں —— دوسری حدیث میں ہے کہ میں اور علی ایک ہی نور ہیں عبدالمطلب تک ایک ہی تھے —— پھر دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ایک حصہ حضرت عبداللہ اور ایک حصہ ابو طالب کو ملا ایک سے میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —— اور دوسرے سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔ معلوم ہوا کہ اپنی تقدیر بنانے کے لیے ان دونوں ہستیوں سے رابطہ و محبت بہت زیادہ ضروری ہے —— کیونکہ ان کے بغیر حصول مقامات ناممکن ہے۔

پرندے

متوکل کے گھر میں بہت سے پرندے تھے —— جن کی چہچہاہٹ سے کسی کو کسی کی بات کی سمجھ نہ آتی تھی۔ لیکن حضرت امام علی نقی علیہ السلام جس وقت بھی اس کے ہاں جاتے تو وہ پرندے خاموش ہو جاتے —— اور جب آپ وہاں سے اٹھ کر گھر سے باہر آتے تو اسی وقت وہ بولنا شروع کر دیتے۔ (شواہد النبوۃ، ص۳۶۲)

چہچہاہٹ

پرندوں کی نغمہ سرائی کو کہا جاتا ہے —— پرندے بھی اس امر سے واقف ہیں کہ رسول خدا کے بیٹے کے سامنے خوشی کے ترانے گانا بے ادبی ہے لیکن میرے دور کے لوگوں کو پتہ نہیں کیا ہو یا ہے کہ جب آئمہ اہل بیت کا نام آ جائے تو یہ تقریر کے نام پر چیخنا شروع کر دیتے ہیں —— وہ پرندے کس قدر با ادب تھے کہ امام نقی کے آتے ہی خاموش ہو جاتے تھے۔

Marfat.com

درندوں نے تعظیم کی

متوکل کے سامنے ایک عورت نے سیدانی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا، متوکل نے دریافت کیا کہ کوئی ایسی صورت ہے جس سے اس عورت کی اس دعویٰ میں آزمائش کی جائے ـــــ لوگوں نے کہا اس بارے میں امام علی نقی ہادی سے دریافت کیا جائے۔ چنانچہ متوکل نے امام نقی کو بلوا کر اپنے تخت پر بٹھایا اور اس عورت کے دعویٰ سیادت میں امتحان کی صورت پوچھی ـــــ حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا ـــــ خدا تعالیٰ نے درندوں پر امام حسین علیہ السلام کی اولاد کا گوشت حرام کیا ہے؟ تم اسے درندوں کے سامنے ڈال دو! ـــــ یہ سن کر اس عورت نے اپنے جھوٹ کا اقرار کرلیا۔

تب لوگوں نے متوکل سے کہا کہ تم حضرت امام علی نقی کا امتحان بھی اس طرح لو! متوکل نے تین درندے محل کے صحن میں چھوڑے ـــــ اور پھر حضرت کو محل میں داخل کر کے دروازہ بند کر دیا ـــــ اور خود چھت پر چڑھ کر تماشا دیکھنے لگا ـــــ جب درندوں نے دروازہ کھلنے کی آواز سنی تو خاموش ہو گئے اور جب آپ صحن میں آئے تو درندے گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گئے آپ نے ان کے سروں اور پشتوں پر ہاتھ پھیرا۔

دیوار میں چنوا دیا

اسی قسم کا ایک اور واقعہ ہارون رشید کے زمانے میں پیش آیا ـــــ سیدی یحییٰ بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن سبط رسول علیہم السلام ـــــ جب دیلم کی طرف چلے گئے ـــــ پھر انہیں رشید کے پاس لایا گیا ـــــ اور اس نے آپ کے قتل کا حکم دیا ـــــ تو آپ کو ایک گہرے گڑھے میں ڈالا گیا جس میں درندے تھے جنہیں بھوکا رکھا گیا تھا ـــــ وہ درندے آپ کو کھانے سے رکے رہے اور آپ کے پہلو میں پناہ لے کر بیٹھ گئے ـــــ تو

Marfat.com

ہارون رشید نے آپ کے اوپر پتھر اور گچ سے عمارت بنادی ـــــ وَھُوَ حَیٌّ ـــــ آپ اس وقت زندہ تھے ـــــ یعنی حضرت یحییٰ بن عبداللہ محض کو ہارون رشید نے زندہ دیوار میں چنوا دیا۔ (الصواعق المحرقۃ ص ۳۱۳، تاریخ مسعودی مترجم ج ۳ ص ۴۱۲)

امام نقی، شیر قالین اور ایک شعبدہ باز

ایک ہندوستانی شعبدہ باز متوکل کے ہاں آیا ہوا تھا ـــــ جو عجیب وغریب شعبدے دکھاتا تھا ـــــ ایک دن متوکل نے اس ہندوستانی شعبہ باز سے کہا کہ اگر تو امام علی نقی کو شرمندہ وخجل کر دو تو میں تمہیں ایک ہزار دینار دوں گا ـــــ شعبدہ باز نے کہا، اچھا چند پتلی پتلی روٹیاں دسترخوان پر رکھ دو اور مجھے ان کے پہلو میں بٹھادو متوکل نے ایسا ہی کیا ـــــ سیّدنا امام نقی ہادی نے روٹی پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو اس شعبدہ باز نے ایک ایسا عمل کیا ـــــ جس کے اثر سے روٹی اڑ کر حضرت امام نقی سے دور چلی جاتی ـــــ اس شعبدہ باز نے اس طرح تین مرتبہ کیا، جس سے اہل مجلس ہنسنے لگے ـــــ وہاں ایک قالین تھا جس پر شیر کی شکل کھنچی ہوئی تھی ـــــ امام علی نقی نے اس شیر کو اشارہ کیا کہ اسے پکڑلو! وہ شیر سچ مچ کا شیر بن گیا ـــــ پھر اس شعبہ باز پر جست لگائی اور اسے زمین میں گاڑ دیا ـــــ اور پھر اسی قالین پر واپس چلا گیا۔

متوکل نے ہر چند عرض کی کہ شعبدہ باز کو زمین سے نکال لیں مگر آپ نے یہ امر قبول نہ فرمایا ـــــ اور یہ ارشاد فرمایا خدا کی قسم! تم اب اس شعبدہ باز کو پھر کبھی نہ دیکھو گے ـــــ پھر وہ مجلس سے باہر آ گیا اور اس کے بعد اسے کسی نے نہ دیکھا۔ (ماخوذ از شواہد النبوۃ مترجم ص ۳۶۲)

ایک گستاخ اور بے باک لڑکا

ایک دعوت ولیمہ جس میں امام نقی بھی موجود تھے ـــــ اور اس میں ارباب اقتدار کی

Marfat.com

اولاد بھی آئی ہوئی تھی ــــــ بہت سے لوگ ان کی تعظیم وخوشامد کے لیے جمع تھے، اس مجلس میں ایک ایسا نوجوان بھی موجود تھا جو طریقہ ادب وآداب سے بالکل عاری تھا اور اسکی باتوں میں بیہودگی کا عنصر نمایاں تھا اور اس کی ہنسی میں بھی ایک خاص قسم کا استہزہ تھا ــــــ حضرت امام علی نقی ہادی علیہ السلام نے اپنے چہرۂ انور اس کی طرف کر کے فرمای تم ہنسی کے گول گپے کیوں بنے جاتے ہو ــــــ تمہیں اللہ کریم کا ذکر بھول گیا ہے ــــــ یادرکھو! تم تین دن کے بعد اہل قبور میں سے ہوگے، یہ سن کر وہ نوجوان اس قسم کی بے ادبی سے باز آ گیا ــــــ لیکن اس نے کھانا کھایا تو بیمار ہو گیا اور تیسرے دن فوت ہو گیا۔

(ماخوذ از شواہد النبوۃ ص ۳۶۳)

ایک اور دعوت ولیمہ میں

کسی اور دن اہل سامرہ کے ہاں دعوت ولیمہ تھی ان میں سے بھی ایک لڑکا ایسا تھا جو بے ادب تھا اور مجلس میں بیہودہ گوئی کرتا تھا اور آپ کی عزت کرنے سے بھی عاری تھا۔ آپ نے فرمایا یہ شخص اس کھانے سے کچھ نہ کھا سکے گا۔ اس کے کپڑوں سے یہ پتہ چل جائے گا کہ زندگی اس پر تلخ ہو چکی ہے کھانا آیا تو اس شخص نے کچھ کھانے کے لیے ہاتھ دھوئے لیکن اس کا غلام روتا ہوا اندر آ کر کہنے لگا تمہاری ماں چھت سے گر پڑی ہے۔ جلدی کرو وہاں چلو تا کہ اسے زندہ رکھ سکو، وہ شخص بغیر کھانا کھائے اٹھ کر چل دیا۔

(ماخوذ از شواہد النبوۃ ص ۳۶۴)

دست اقدس کا اشارہ

جب متوکل نے امام علی نقی ہادی علیہ السلام کو مدینہ منورہ سے عراق کی طرف طلب کیا تو آپ سرمن رائے میں ایک ایسی جگہ قیام پذیر ہوئے جسے ــــــ خان الصعاليك

Marfat.com

(خان فارسی میں خاقان کا مخفف ہے جو چین اور ترک بادشاہوں کا لقب تھا۔ ہر رئیس کو خان کہا جاتا ہے عربی خان سرائے کو کہتے ——— صعالیک عربی میں چوروں اور فقیروں کے رہنے کی جگہ کو کہتے ہیں ——— اصطبل کے معنوں میں بھی آتا ہے) کہتے تھے ——— یہ قیام گاہ کچھ اچھی نہ تھی ——— آپ کے متوسلین میں سے صالح بن سعید نامی شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ——— اے ابن رسول اللہ! ——— آپ کے قربان جاؤں ——— یہ گروہ تو آپ کی قدر و منزلت کو پردۂ اخفاء میں رکھنے اور آپ کی آب و تاب کو مٹانے کے در پے ہے ——— اسی لیے آپ کو اس مکان میں قیام کے لیے ٹھہرایا گیا ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا ——— اے ابن سعید! تو بھی تو اسی جگہ ہے چنانچہ آپ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا ——— ''تو پھر کیا تھا'' نہایت عمدہ قسم کے باغات ——— بہتی ہوئی ندیاں ——— اور ایسے جن میں باعفت ——— حسین و جمیل عورتیں ——— اور چمکتے دمکتے موتیوں کی طرح غلمان ظاہر ہو گئے ——— صالح بن سعید کہتے ہیں کہ میں مغلوب حیرت ہو گیا ——— آپ نے فرمایا! اے ابن سعید! ہم جہاں بھی ہوں یہ چیزیں ہمارے ساتھ ہوتی ہیں۔ یاد رکھو ہم خان الصعالیک میں نہیں ہیں ———

(ماخوذ از شواہد النبوۃ ص ۳۶۱)

وصال پر ملال

امام علی نقی ہادی علیہ السلام کا وصال جمادی الآخر بروز پیر ۲۵۴ھ میں چالیس سال کی عمر میں سر من رائے (سامرہ) میں ہوا ——— علامہ سبط ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب تذکرۃ الخواص میں لکھتے ہیں:

قِیْلَ اِنَّہٗ مَاتَ مَسْمُوْمًا

Marfat.com

کہا جاتا ہے کہ آپکا وصال زہر سے واقع ہوا۔ (تذکرۃ الخواص ص ۳۲۴)

اولاد

حضرت امام نقی ہادی علیہ السلام کے تین بیٹے تھے ـــــ حسن (عسکری)، حسین اور جعفر علیہم السلام۔

ایک صاحبزادی جن کا اسم گرامی عالیہ تھا ـــــ علامہ مومن بن حسن شبلنجی نے ان کا نام عائشہ لکھا ہے۔ (سلام اللہ علیہا)

Marfat.com

Marfat.com

باب مناقب

امام حسن عسکری

بن امام علی نقی ہادی
بن امام تقی جواد
علیہم السلام

Marfat.com

منقبت امام حسن عسکری علیہ السلام

دین نبیؐ کی عزت و توقیر عسکریؑ
سلطان دو جہان کی تنویر عسکریؑ

سرو حسین تر ہے، وہ باغ بتولؑ کا
مولائے کائنات کی تصویر عسکریؑ

سلطان عابداں ہے، سر خیل عارفاں
ہر آیہ قرآن کی تفسیر عسکریؑ

میروں ہے امیر، فقیروں کا داد رس
ہر صاحب کرم کا شہ وپیر عسکریؑ

اہل نظر کے واسطے قندیل مستنیر
اہل ہوس کے واسطے شمشیر عسکریؑ

تیرے سوا میں وارث حیدرؑ کہوں کسے
خم غدیر آپ کی جاگیر عسکریؑ

خضر غریب پر اے غریب وطن کرم
کردے طفیل چادر تطہیر عسکریؑ

Marfat.com

سیّدنا امام حسن عسکری علیہ السلام

جن کو زیبا دو عالم کی ہے سروری
ہیں وہ سلطان میرے حسن عسکری
جس نے جھیلے زمانے کے جور وجفا
اس شہید محبت کی کیا بات ہے

(خضر)

نازش اولاد مصطفیٰ ___ پرتو زرومرتضیٰ ___ چراغ حجرۂ خیر النساء ___ سیّد اتقیاء ___ سرور اصفیاء ___ زبدۃ العارفین ___ قدوۃ السالکین ___ امام العاشقین ___ عترت یٰسین ___ بہار چمن ___ زہد کا بانکپن ___ نور خدا کی کرن ___ سیمیں بدن ___ امام حسن عسکری علیہ السلام ___ سخاوت کا پیکر ___ بردباری کا پہاڑ ___ اور عطا کا سمندر ہیں۔

اسم گرامی

آپ کا اسم گرامی حسن عسکری ابن امام علی نقی بن امام محمد تقی بن امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام علی زین العابدین بن امام حسین بن امام علی المرتضیٰ بن حضرت ابوطالب علیہم السلام۔

کنیت

آپ کی کنیت ___ ابو محمد ہے۔

Marfat.com

القاب

آپ کے القاب —— عسکری —— خالص —— سراج —— اور مشہور ترین لقب عسکری ہے۔

والدہ کا نام

آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی سوسن ہے

عسکری

آپ کا لقب عسکری اس لیے مشہور ہوا کہ آپ سر من رائے میں جس مقام پر ٹھہرے —— متوکل کے لشکر کی وجہ سے اس جگہ کا نام عسکر پڑھ گیا —— بعض نے لکھا ہے آپ جس محلّہ میں قیام پذیر تھے اس محلے کا نام عسا کر تھا۔

رنگ

آپ کا رنگ گندمی تھا۔

شاعر

آپ کے شاعر کا نام ابن رومی تھا۔

چوکیدار

آپ کے چوکیدار کا نام عثمان بن سعد تھا۔

انگوٹھی

آپ کی انگوٹھی کا نقش:

سُبْحَانَ مَنْ لَّهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ . تھا۔

Marfat.com

معاصر

معتز ـــــ مہتدی ـــــ معتمد ـــــ تھے۔

ولادت

آپ کی ولادت ۲۳۴ھ ۲۲ ربیع الثانی مدینہ منورہ میں ہوئی۔

امام حسن عسکری اور حضرت بہلول

''دارالاصداف'' میں ہے کہ آپ ایک روز لڑکوں کے قریب کھڑے، رو رہے تھے۔ بچپن کا زمانہ تھا ـــــ دوسرے لڑکے کھیل کود میں مصروف تھے۔ اتفاقاً ادھر سے جناب بہلول کا گزر ہوا ـــــ حضرت بہلول نے عرض کی آپ نہ روئیں میں آپ کے لیے کھلونے خرید لاتا ہوں ـــــ آپ نے فرمایا:

یَا قَلِیْلَ الْعَقْلِ مَا لِلَعَبٍ خَلَقْنَا،فَقَالَ لَهٗ فَلِمَا ذَا خُلِقْنَا؟

قَالَ :لِلْعِلْمِ وَالْعِبَادَةِ ـــــ

اے کم عقل! ہم کھیل کود کے لیے پیدا نہیں ہوئے، جناب بہلول نے آپ کی خدمت میں عرض کی، پھر ہم کس لیے پیدا ہوئے ہیں؟ آپ نے فرمایا علم اور عبادت کے لیے ہم پیدا ہوئے ـــــ بہلول قدس سرہ العزیز نے عرض کی یہ امر آپ علیہ السلام کو کیسے معلوم ہوا؟ ـــــ آپ نے فرمایا قرآن مجید سے ـــــ پھر آپ نے سورۂ مومن کی آیت نمبر ۱۱۵ تلاوت فرمائی۔

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ۝

کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ ہم نے تمہیں بیکار پیدا کیا ہے اور تم ہمارے پاس نہ لوٹو گے؟ ـــــ

Marfat.com

پھر جناب بہلول نے عرض کی حضور! مجھ کو کچھ نصیحت ارشاد فرمائیں ——— تو حضرت امام حسن عسکری نے بطور نصیحت انہیں چند اشعار سنائے ——— تو بے ہوش ہو کر گر پڑے ——— آپ ہوش میں آئے تو بہلول رحمتہ اللہ تعالیٰ نے عرض کی ——— آپ کو کیا فکر لاحق ہوئی ہے ابھی تو آپ بچے ہیں ——— اور گناہوں سے محفوظ ہیں۔ آپ نے جناب بہلول سے فرمایا ——— اے بہلول بس جاؤ! میں نے اپنی امی کو دیکھا ہے ——— وہ بڑی لکڑیوں کے ساتھ آگ جلاتی تھیں مگر وہ چھوٹی لکڑیوں کے بغیر نہ جلتی تھیں ——— میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میں جہنم کی آگ کی چھوٹی لکڑیوں میں نہ بن جاؤں۔

(نور الابصار ص ۳۹۰ مطبوعہ دار المعرفتہ بیروت لبنان، الصواعق المحرقتہ ص ۳۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلیمۃ)

ایک راہب کی چالاکی

جناب ابو ہاشم داؤد بن قاسم سے روایت ہے ——— فرماتے ہیں کہ سیّدنا امام حسین عسکری علیہ السلام کی قید کی مدت میں ——— سری من رائے (سامرہ) میں سخت ترین قحط پڑنے کی وجہ سے زیادہ لمبی نہ ہوئی تھی ——— تفصیل کچھ اس طرح ہے ——— کہ قحط کی شدت کو دیکھتے ہوئے معتمد عباسی بن متوکل نے لوگوں کو نماز استسقاء کے لیے باہر نکلنے کا حکم دیا مسلمان تین دن تک باہر نکل کر نماز استسقاء پڑھتے رہے مگر بارش نہ ہوئی۔

چوتھے روز یہودی پوپ جنگل کی طرف نکلا اور اس کے ساتھ نصاریٰ اور راہب بھی نکلے۔ ان میں ایک راہب تھا ——— جب وہ اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرتا تو موسلا دھار بارش ہونے لگتی ——— پھر وہ دوسرے دن بھی باہر نکلے اور پہلے روز کی طرح اس فعل سے مولا دھار بارش ہونے لگی ——— اس سے لوگ حیرت زدہ ہوئے ——— یہاں تک کہ بعض لوگوں کے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا ہونے لگے ——— اور بعض لوگوں نے

Marfat.com

عیسائی مذہب اختیار کرلیا ــــــ بادشاہ معتمد کے لیے مشکل پیدا ہوگئی ــــــ اور وہ گھبرایا ہوا اور قید خانہ کے داروغہ جس کا نام صالح بن یوسف تھا کو پیغام بھیجا کہ ــــــ امام حسن عسکری کو جیل سے باہر نکال کر میرے پاس لائے ــــــ جب امام حسن عسکری علیہ السلام تشریف لائے تو معتمد نے کہا اپنے نانا کی امت کو بچا لیجئے، ان پر عظیم مصیبت نازل ہوئی ہے ''یعنی لوگ بے دین ہو رہے ہیں'' اور راہب والا قصہ بھی سنایا ــــــ امام نے فرمایا ــــــ ان کو تیسرے دن پھر باہر نکلنے کا حکم دو ــــــ بادشاہ نے کہا لوگ بارش سے مستغنی ہو چکے ہیں اور بارش کافی ہو چکی ہے ــــــ اب باہر نکلنے کا کیا فائدہ؟ آپ نے فرمایا ــــــ میں لوگوں کے شبہات دور کردوں گا جس میں وہ مبتلا ہیں۔

بادشاہ نے اسی یہودی عالم اور راہبوں کو حکم دیا کہ وہ حسب عادت تیسرے روز بھی باہر نکلیں اور لوگ بھی نکلیں، عیسائی جنگل کی طرف نکلے اور ان کے ساتھ امام حسن عسکری بھی نکلے اور آپ کے ساتھ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی جماعت بھی تھی ــــــ حسب سابق بارش طلب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ راہب بھی تھا ــــــ اس نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھایا اس کے ساتھیوں راہبوں اور عیسائیوں نے بھی ہاتھ اٹھائے تو اسی وقت آسمان پر بادل چھا گیا اور بارش ہونے لگی۔

امام حسن عسکری علیہ السلام نے راہب کا ہاتھ پکڑنے کا حکم دیا اور جو کچھ ہاتھ میں تھا وہ اسی راہب سے پکڑ لیا ــــــ دیکھا تو اس کی انگلیوں میں آدمی کی ہڈی تھی ــــــ امام نے اس کو لے کر کپڑے میں لپیٹ دیا ــــــ پھر عیسائیوں اور راہب سے فرمایا ــــــ اب بارش کی دعا کرو ــــــ مگر پھر کچھ نہ ہوا ــــــ بلکہ بادل چھٹ گئے اور سورج نکل آیا ــــــ اس سے لوگ حیران ہوئے۔

Marfat.com

بادشاہ معتمد نے حیران ہو کر عرض کی ـــــ اے ابو محمد! حسن عسکری یہ کیا ہے؟ ـــــ آپ نے فرمایا، یہ نبی علیہ السلام کی ہڈی ہے ـــــ جس کو یہ لوگ کسی نبی علیہ السلام کی قبر سے نکال لائے ہیں ـــــ فرمایا آسمان کے نیچے جس نبی علیہ السلام کی ہڈی ننگی کردی جائے تو فوراً موسلا دھار بارش شروع ہو جاتی ہے ـــــ اس کرامت سے لوگ بہت خوش ہوئے ـــــ اور اس ہڈی کا امتحان لیا تو ایسا ہی ہوا، جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا ـــــ پھر آپ نے اپنے ساتھیوں کی جیل سے رہائی کا بادشاہ کو حکم دیا ـــــ بادشاہ نے آپ کے تمام ساتھی قیدیوں کو رہا کر دیا۔ (نور الابصار ص ۳۹۱ تا ۳۹۲، الصواعق المحرقہ ص ۳۱۳)

قارئین کرام! خیال رہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام سے متعلق مندرجہ بالا روایت میں ہڈی کا ذکر ہوا ہے ـــــ ایک بات ذہن میں رکھیں کہ آپکے گرد شور مچانے والوں کی ایک اچھی خاصی تعداد ہے ـــــ وہ لوگ منبروں پر بیٹھ کر اس بات پر چنگھاڑتے ہوئے کہیں کہ نبیوں علیہ السلام کے جسم مٹی کھا گئی ـــــ نبی علیہ السلام مٹی میں ملکر مٹی ہو جاتے ہیں (نعوذ باللہ)

ایسے لوگوں کو یہ تک خبر نہیں کہ بنی اسرائیل نے ہزاروں کی تعداد میں انبیاء علیہم السلام کو شہید کیا ـــــ حضرت زکریا علیہ السلام کو آرے سے چیر کر شہید کر دیا ـــــ اور کئی نبیوں کو شہید کرنے کے بعد چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا ـــــ ان میں سے ہڈی کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا کہیں سے مل گیا ہوگا ـــــ جس سے وہ لوگوں کو اپنی طرف اور اپنے مذہب کی طرف اس چیز سے بلانے کی کوشش میں مصروف تھا ـــــ اور اس کا پردہ امام حسن عسکری نے فاش کر دیا۔

خیال رہے کہ ہوسکتا ہے کہ تبلیغ نما مخلوق میں سے کوئی ہڈی کے لفظ پر بحث و تکرار

Marfat.com

کے لیے زبان درازی کا مظاہرہ کرے تو ایسا کرنے سے پہلے مندرجہ ذیل احادیث رسول پر ایک نظر ضرور ڈال لے ——— اس لیے کہ دوزخ کی آگ میں بہت زیادہ شدت اور تابکاری ہے ——— اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہمارے دلائل کو دیکھنے کے بعد راہ حق کی طرف مبذول ہونے سے قسمت کا ستارہ چمکنے لگے۔

پہلے قرآن مجید

فرمان خداوندی ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ○ (پارہ۴سورہ آل عمران آیت نمبر۱۶۹)

ترجمہ: اور ہرگز یہ خیال نہ کرو کہ جو قتل کیے گئے ہیں اللہ کی راہ میں وہ مردہ ہیں۔ بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب ک پاس اور رزق دیئے جاتے ہیں۔

صاحب تفسیر خزائن العرفان ——— عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ○ ——— کے تحت لکھتے ہیں کہ ——— زندوں کی طرح کھاتے پیتے ہیں ——— عیش کرتے ہیں ——— سیاق آیت اس بات پر دلالت کرتا ہے ——— کہ حیات روح اور جسم دونوں کے لیے ہے۔۔حیات شہداء کے متعلق صاحب روح المعانی علامہ امام سیّد محمود آلوسی بغدادی ——— فرماتے ہیں کہ ——— بزرگان دین ——— اور سلف صالحین کی اکثریت کا یہی مذہب ہے ——— کہ

اِنَّهَا حَقِيْقَةٌ بِالرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

کہ ”شہداء کی زندگی“ روحانی اور جسمانی دونوں طرح کی ہے۔

(تفسیر روح المعانی ج۲ص۲۰)

Marfat.com

جناب علامہ مفسر قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ نے اپنی تفسیر مظہری میں بیان کیا ہے کہ علماء کی جماعت (منکرین شان رسالت) کا خیال ہے کہ یہ زندگی شہداء کے ساتھ مختص ہے ـــــ ''فرماتے ہیں کہ حق یہ ہے کہ یہ زندگی جسے قرآن مجید نے بیان کیا''۔ یہ شہیدوں کے ساتھ خاص نہیں۔

بَلْ حَیَاۃُ الْاَنْبِیَاءِ اَقْوٰی مِنْھُمْ وَاَشَدُّ ظُھُوْرًا آثَارِھَا فِی الْخَارِجِ حَتّٰی لَا یَجُوْزُ النِّکَاحُ بَاَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِہٖ بِخَلَافِ الشَّھِیْدِ ـــــ

بلکہ انبیاء کرام کی حیات، شہداء کی حیات سے زیادہ قوی تر، اور ظہور میں (شہداء سے) بہت زیادہ بڑھ کر ہے ـــــ (تفسیر مظہری ج اول ص ۱۵۲)

قاضی پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۱۵۴ کے ضمن میں ارقام فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُعْطِیْ لِاَرْوَاحِھِمْ قُوَّۃَ الْاَجْسَادِ فَیَذْھَبُوْنَ مِنَ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَالْجَنَّۃِ حَیْثُ یَشَآؤُوْنَ وَیَنْصُرُوْنَ اَوْلِیَاءَ ھُمْ وَیُدَمِّرُوْنَ اَعْدَآءَ ھُمْ ـــــ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی ۔ (مظہری ایضاً)

بے شک اللہ تعالیٰ ان کی روحوں کو جسموں کی قوت عطا فرماتا ہے وہ زمین و آسمان اور جنت میں جہاں چاہیں جاتے ہیں اور وہ اپنے دوستوں کی مدد کرتے ہیں اور دشمنوں کو ہلاک کرتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے قاضی پانی پتی فرماتے ہیں۔

لَا تَاْکُلُ الْاَرْضُ اَجْسَادَھُمْ وَلَا اَکْفَانَھُمْ ۔

Marfat.com

یعنی زمین ان کے جسموں اور کفنوں کو نہیں کھاتی ۔ (تفسیر مظہری ایضاً)

مفسر قرآن علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی:

وَاَنَّ الْاَرْضَ لَا تَاْكُلُ الْاَنْبِيَآءَ وَالشُّهَدَآءَ وَالْعُلَمَاءَ وَالْمُؤَذِّنِيْنَ الْمُحْتَسِبِيْنَ وَحَمَلَةَ الْقُرْآنَ ۔

(تفسیر قرطبی ج۴ص۲۷۰مطبوعہ داراحیاء التراث العربی)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ——— نے ''الحاوی للفتاویٰ'' میں حدیث شریف نقل فرمائی ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ——— فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلْاَنْبِيَآءُ اَحْيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ ۔

انبیائے کرام علیہم السلام زندہ ہیں اور اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔

(۱) الحاوی للفتاویٰ ص۵۵۴ مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت سن اشاعت ۲۰۰۵ء مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ج ۲ ص ۱۴۷۔

(۲) خصائص کبریٰ (سیوطی) ج۲ص۲۸۱۔

(۳) شرح الصدور ۸۲ مطبوعہ مدینہ منورہ۔

امام سیوطی نے امام ابونعیم کے کتاب ''الحلیہ'' اور امام بیہقی اور ابوداؤد کے حوالوں سے حدیث نقل فرمائی ہے جو حضرت اوس بن اوس ثقفی سے مروی ہے ——— فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ ۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔

(الحاوی للفتاویٰ ایضاً)

Marfat.com

بات بہت دور نکل گئی —— بات ہو رہی تھی امام حسن عسکری علیہ السلام کی کرامت کی کہ آپ نے ایک راہب کی چالاکی کو لوگوں کے سامنے عیاں کر دیا جس سے سامرہ کے لوگوں کے ایمان بچ گئے —— اور شکوک اور شبہات کی دنیا سے نکل آئے —— اس میں انبیاءؑ میں سے کسی نبی علیہ السلام کی ہڈی کا ذکر ہوا —— کتاب آلِ رسول کی اشاعت اول مین یہ روایت موجود ہے تھی —— اس پر کئی لوگوں کو علمی ہیضہ ہوا اور انہیں علم فلسفہ کی الٹیاں آنے لگیں —— دلوں میں چھپے ہوئے اہل بیت رسول کے بغض وعناد کا ایک شدید طوفان ہے جو تھمنے کا نام نہیں لیتا —— اس لئے مندرجہ بالا احادیث بطور دلائل لکھ دی ہیں —— تا کہ اہل ایمان کا ایمان محفوظ رہے —— اللہ کریم میری ملت پر رحم فرمائے اور فرقہ واریت کے زہر سے بچائے رکھے۔ آمین بحرمت سیّد المرسلین۔

لڑکے کے لیے دعا فرمائی

جناب علی بن ابراہیم بن ہشام نے اپنے باپ سے اور اسنے عیسیٰ بن فتح سے روایت بیان کی، انہوں نے کہا جب سیّدنا حسن عسکری علیہ السلام ہمارے پاس تشریف لائے تو مجھے فرمایا —— اے عیسیٰ تیری عمر ۶۵ سال ایک مہینہ دو دن ہو چکی ہے —— عیسیٰ بن فتح فرماتے ہیں کہ میرے پاس کتاب تھی جس پر میری ولادت کی تاریخ لکھی ہوئی تھی —— میں نے وہ دیکھی تو جو آپ نے فرمایا وہی تھی —— پھر فرمایا تمہارا لڑکا ہے؟ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی نہیں —— آپ نے ان الفاظ میں

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ وَلَدًا يَكُوْنُ لَهٗ عِنْدَ فَنِعِمَّا لِعَضُدِ الْوَلَدِ ۔ (نور الابصار ص ۳۹۲)

اے اللہ! اس کو لڑکا عطا فرما جو اس کا مددگار ہو لڑکا اچھا مددگار ہوتا ہے۔ (پھر یہ کلام پڑھا):

Marfat.com

مَنْ كَانَ ذَاعَضُدٍ يُدْرِكُ ظَلَامَتَهٗ اِنَّ الذَّلِيْلَ الَّذِیْ لَيْسَ لَهٗ عَضُدٌ

جس کے مددگار ہوں وہ اپنا انتقام پا لیتا ہے۔ ذلیل وہ ہے جس کا کوئی مددگار نہ ہو ——— (ایضاً ص ۳۹۴)

عیسیٰ بن فتح کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا حضور! ——— کیا آپ کا کوئی صاحبزادہ ہے؟ ——— آپ نے فرمایا ——— ''عنقریب میرا بچہ پیدا ہو گا''۔

وَاللّٰهِ سَيَكُوْنُ لِیْ وَلَدٌ يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا وَاَمَّا الْاٰنَ فَلَا۔ (ایضاً)

اللہ تعالیٰ کی قسم جو روئے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا ——— اس وقت میرا کوئی لڑکا نہیں ——— (ایضاً)

وہی ہوا جو آپ نے فرمایا تھا

حضرت اسماعیل بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس (عم رسول) رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے ——— انہوں نے بیان کیا کہ سیّدنا حسن عسکری علیہ السلام کے دروازے پر بیٹھا تھا ——— آپ باہر تشریف لائے تو میں سامنے کھڑا ہو گیا اور اپنی حاجت پیش کی ——— اور میں نے قسم کھائی کہ میرے پاس ایک درہم بھی نہیں۔

آپ نے فرمایا قسم کھاتے ہو؟ ——— اور تم نے دو سو درہم زمین میں دفن کر رکھے ہیں ——— فرمایا میں یہ اس لیے نہیں کہہ رہا ہوں ——— کہ تجھ سے عطیہ روکنا چاہتا ہوں ——— (آپ نے اپنے غلام کو حکم دیا) اے غلام! جو کچھ تمہارے پاس ہے اسے دے دو ——— راوی کہتے ہیں، آپ نے مجھے ایک سو دینار دیئے ——— میں نے آپ کا شکریہ ادا کیا

Marfat.com

اور واپس ہوا تو آپ نے فرمایا —— مجھے ڈر ہے کہ تو دو سو دینار (جو تو نے زمین میں دفن کر رکھے ہیں) گم پائے گا —— جن کا تو بہت محتاج ہے۔ کہتے ہیں کہ میں وہاں گیا اور دینار تلاش کرنے شروع کیے تو وہ اپنی جگہ پر موجود تھے! —— میں نے وہ دینار دوسری جگہ منتقل کر کے وہاں دفن کر دیئے جس کی کسی کو خبر نہ تھی —— پھر ایک لمبی مدت میں نے ان کا خیال نہ کیا —— اچانک مجھے ضرورت پڑی تو اس جگہ تلاش کرنے لگا —— مگر وہ نہ ملے —— میں غمناک ہوا اور اس کا مجھے بہت صدمہ ہوا —— کیا دیکھتا ہوں کہ میرے لڑکے نے وہ جگہ پہچان لی اور دینار نکال کر لے گیا ——

وَلَمْ اَحْصُلْ مِنْهَا عَلٰی شَیْءٍ وَّکَانَ کَمَا قَالَ

اور مجھے کچھ حاصل نہ ہوا جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا وہی ہوا۔

(نور الابصار ص ۳۹۳ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان)

ایک لاکھ درہم کی خوشخبری

جناب محمد بن حمزہ دُورِی سے روایت ہے —— کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہاشم داؤد بن قاسم کے ہاتھ لکھ کر حضرت امام حسن عسکری کی جناب میں بھیجا —— ابو ہاشم حضرت کے گہرے دوست تھے —— اس خط میں دعا کی گزارش تھی کہ آپ میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے غنی کر دے —— جبکہ میں بہت غریب و مفلس تھا اور رسوائی سے خائف تھا۔

آپ نے ابو ہاشم کے ہاتھ جواب بھیجا کہ خوش ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم کو غنا پہنچ چکی ہے —— کہ تمہارا چچا کا بیٹا یحییٰ بن حمزہ فوت ہو گیا ہے —— اس کا ایک لاکھ درہم ترکہ ہے اور تمہارے سوا اس کا کوئی وارث نہیں —— یہ مال عنقریب تمہیں مل جائے

Marfat.com

گا —— اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو —— متوسط خرچ کرنا —— اسراف سے بچنا اور اس میں اللہ کا حق ادا کرنا —— کہتے ہیں کہ میں اپنے بھائیوں سے نیکی کی کچھ ان پر خرچ کیا اور باقی محفوظ رکھ لیا —— حالانکہ اس سے پہلے میں فضول خرچ تھا۔ (ایضاً)

وصال

''الفصول المہمہ'' میں ہے کہ آپ کے وصال کی خبر مشہور ہوئی تو سر من رائی (سامرہ) میں کہرام بپا ہو گیا۔ سرزمین سامرہ رونے کی آوازوں سے گونج اٹھی جیسے قیامت کا منظر ہو، آپ کا وصال آٹھ ربیع الاول بروز جمعہ ۲۶۰ھ میں ''سر من رائی'' میں ہوا آپ کو اسی مکان میں دفن کیا گیا جہاں آپ کے والد ماجد مدفون تھے۔ آپ کا ایک ہی صاحبزادہ ہے جس کا نام کتابوں میں محمد لکھا ہے۔

بعض نے لکھا ہے کہ آپ کو معتمد عباسی نے یکم ربیع الاول کو زہر دلوایا اور جس سے آپ آٹھ ربیع کو شہید ہو گئے۔ آپ کی عمر ۲۸ یا ۲۹ سال تھی۔

Marfat.com

Marfat.com

باب: ذکر مناقب

امام مہدی علیہ السلام

Marfat.com

منقبت امام مہدی علیہ السلام

اندھیرا چار سو پھیلا ہوا ہے اس زمانے میں
بہت ہی شور وشر ہے ظالموں کے بادہ خانے میں
چلی ہیں آندھیاں ظلم وستم کی تیز تر جب سے
عنادل چھپ گئے ہیں اپنے اپنے آشیانے میں
خزاں کا دور ہے مرجھا گیا اسلام کا گلشن
نظر آتے ہیں ہر جانب یزید وشمر کے لچھن
جہاں میں غل مچاتے پھر رہے ہیں حرمل وخولی
علی کی آل کے اعداء، نبیؐ کے دین کے دشمن
حدیث مصطفیٰ ہے، ظلم جب دنیا میں چھائے گا
محمد نام کا مہدی جری سلطان آئے گا
وہ آئے گا اجالوں کے جلو میں اس جہاں اندر
بفضل رب! جفا وکفر کی گردن اڑائے گا
آل فاطمہ جانے کہاں ہے مستقر تیرا
کسی کو بھی نہیں آتا رخ انور نظر تیرا
یہی نعرہ ہے آؤ! ظلمتیں کافور ہو جائیں
زمانہ منتظر ہے، اے امام منتظر تیرا
دعا مانگو مسلمانو! تمہارا تاجدار آئے
گل و گلزار مہکیں، باغ ہستی میں بہار آئے
وہ آیا تو لٹیروں سے خضر کی جان چھوٹے گی
وہ آجائے تو پھر زہرا کے بیٹوں کو قرار آئے

Marfat.com

امام مہدی علیہ السلام

دی رسول مکرم نے اسکی خبر
جس کو کہتے ہیں سب مہدی منتظر
رکن کعبہ کہے گا اسے دیکھ کر
رکن بیت امامت کی کیا بات ہے

(خضر)

مہدی

مہدی کا معنی رہنما ـــــ پیشوا ـــــ ہدایت دینے والا ـــــ سیدھے راستے پر چلانے والا ـــــ اہل بیت کے بارہویں امام ـــــ امام محمد مہدی موعود علیہ السلام ہیں۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام سے متعلق مسلمانوں کے اندر کافی اختلاف پایا جاتا ہے ـــــ بعض نے محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کو مہدی موعود تصور کیا ـــــ اور بعض نے کہا ہے کہ وہ بنو عباس سے ہوں گے ـــــ اور بعض نے کہا ہے امام مہدی امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہوں گے ـــــ اکثریت نے امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے مانا ہے ـــــ ایک جماعت نے مرزا غلام احمد قادیانی کو مہدی موعود اور نبی مانا ـــــ اور دنیائے اسلام کو خیر باد کہہ کر کفر کی وادیوں کو اپنا مسکن بنالیا ـــــ شیعوں کے ایک گروہ ''اثناء عشری'' کا عقیدہ یہ ہے کہ امام محمد بن حسن (مہدی) علیہ السلام کو مہدی موعود تسلیم کیا ہے ـــــ ان کا کہنا ہے کہ محمد بن حسن پانچ سال کی عمر میں سامرہ میں ایسے غائب ہوئے کہ پھر

Marfat.com

کسی کو کوئی خبر نہ ہوئی کہ آپ کہاں گئے۔

نام

آپ کا اسم گرامی ـــــ محمد بن امام حسن عسکری ہے۔

کنیت

آپ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔

والد

امام حسن عسکری بن امام علی نقی۔

والدہ

آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی نرجس (نرگس) کرامیہ شیعوں نے آپ کو ـــــ حجت ـــــ مہدی ـــــ خلف ـــــ صالح ـــــ قائم ـــــ منتظر ـــــ اور صاحب زمان کے القاب دیئے، آپ کا سب سے مشہور لقب مہدی ہے۔

آپ کا چہرہ مبارک اور بال بہت خوبصورت تھے ـــــ آپ کے بال کندھوں تک لمبے ـــــ ناک لمبی اور چہرہ منور تھا ـــــ ان کے نزدیک بارہ اماموں میں یہ آخری امام ہیں۔ (نورالابصار شبلنجی)

الفصول المہمہ (امام ابن صباغ مالکی) میں ہے کہ کہا جاتا ہے کہ آپ سرنگ میں غائب ہوئے۔ ابن صباح مالکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

وَاَمَّا كُنِيَّتُهٗ فَاَبُوا الْقَاسِمِ، وَاَمَّا لَقَبُهٗ فَالْحُجَّةُ وَالْمَهْدِىُّ وَالْخَلْفُ الصَّالِحُ وَالْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ وَصَاحِبُ الزَّمَانِ وَاَشْهَرُهَا الْمَهْدِىُّ .

آپ کی کنیت ابوالقاسم، لقب ـــــ حجت ـــــ مہدی ـــــ اور خلف صالح

Marfat.com

— قائم منتظر — مشہور ترین لقب مہدی ہے۔

علامہ ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب ''الصواعق المحرقۃ'' میں ارقام فرماتے ہیں۔

وَيُسَمّٰى الْقَاسِمَ الْمُنْتَظَرَ قِيلَ لِاَنَّهٗ سُتِرَ بِالْمَدِيْنَةِ وَغَابَ فَلَمْ يُعْرَفْ اَيْنَ ذَهَبَ . (الصواعق المحرقۃ ص ۳۱۴)

آپ کو قاسم منتظر بھی کہتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ مدینہ میں روپوش ہو کر غائب ہو گئے اور پتہ نہ چلا کہ آپ کہاں چلے گئے ہیں۔ ''نور الابصار'' میں ہے — علامہ شیخ محمد ابن بطوطہ نے اپنی رحلت (دوران سفر) میں کیا ہے — پھر میں ''مدینۃ الحلہ'' پہنچا یہ دریائے فرات کے ساتھ ساتھ ایک لمبا شہر ہے۔ اس شہر کے رہنے والے سارے امامیہ اثنا عشریہ ہیں۔ وہاں ایک مسجد ہے، جس کے دروازے پر ریشمی پردہ ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ محمد بن حسن عسکری اس مسجد میں داخل ہوئے اور وہیں غائب ہو گئے — ان کے نزدیک امام مہدی منتظر ہیں — ان میں ہر روز ایک سو شخص مسلح رہتے تھے — اور مسجد کے دروازے پر آتے ہیں — ان کے ساتھ ایک گھوڑا ہوتا ہے جس پر کاٹھی پڑی ہوتی ہے اور اس کے منہ میں لگام دی ہوتی ہے اور ان کے پاس ڈھول اور سنگھ ہوتے ہیں، وہ کہتے ہیں:

اُخْرُجْ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ فَقَدْ كَثُرَ الظُّلْمُ وَالْفَسَادُ وَهٰذَا اَوَانُ خُرُوْجِكَ لِيُفَرِّقَ اللّٰهُ بِكَ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ ۔

''اے صاحب زمان باہر تشریف لایئے ظلم اور فساد برپا ہو گیا ہے اور آپ کے خروج اور باہر آنے کا وقت ہے تاکہ آپ کے سبب اللہ تعالیٰ حق و باطل میں امتیاز کرے''۔

Marfat.com

وہ رات تک کھڑے رہتے ہیں اور شام کو واپس چلے جاتے ہیں یہ ان کی عادت ہمیشہ سے رہی ہے۔ (نورالابصار ص ۳۹۵)

اہل سنت

سیّدنا امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں اہل سنت کے تین گروہ ہیں ــــ ایک گروہ کا عقیدہ ہے کہ امام مہدی! حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہوں گے، وہ ابوداؤد شریف کی اس حدیث کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں ــــ کہ جناب ابواسحاق سے روایت ہے ــــ وہ فرماتے ہیں کہ مولا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے ــــ کہ:

اَنَّہٗ نَظَرَ اِلٰی اِبْنِہِ الْحَسَنِ فَقَالَ: اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ کَمَا سَمَّاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ وَسَیَخْرُجُ مِنْ صُلْبِہٖ رَجُلٌ یُّسَمّٰی بِاِسْمِ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ یُشْبَہُ فِی الْخُلْقِ، وَلَا یُشْبَہُ فِی الْخَلْقِ ثُمَّ ذَکَرَ قِصَّۃً یَمْلَاءُ الْاَرْضَ عَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا (الحاوی للفتاویٰ ص ۶۶ ۴)

سیّدنا علی علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے امام حسن علیہ السلام کی طرف دیکھ کر فرمایا یہ میرا بیٹا سیّد ہوگا، جیسا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا ہے اور اس کی نسل سے ایک شخص پیدا ہوگا ــــ جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا۔ وہ عادت وسیرت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ ہوگا ــــ لیکن صورت میں مشابہ نہیں ہوگا ــــ اس کے بعد ان کے عدل وانصاف کا ذکر فرمایا کہ وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم وجور سے بھری ہوئی تھی۔۔

Marfat.com

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ امام مہدی سیّدنا امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے ہوں گے ——— اور اس حدیث کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں ——— حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ وَاحِدٌ يُطَوِّلُ اللّٰهُ ذَالِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ رَجُلًا مِّنْ وَّلَدِىْ اِسْمُهٗ كَاِسْمِىْ ——— فَقَالَ سَلْمَانُ مِنْ اَىِّ وَلَدِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: مِنْ وَّلَدِىْ هٰذَا وَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلَى الْحُسَيْنِ ۔

اگر دنیا میں ایک دن بھی باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کردے گا یہاں تک کہ میری اولاد سے ایک شخص کو بھیجے گا ——— جس کا نام میرے نام کی طرح ہوگا ——— یہ سن کر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے کس بیٹے کی اولاد سے مہدی ہوگا؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسین علیہ السلام پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا، میرے اس بیٹے سے ——— (ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ ص ۱۳۶ تا ۱۳۷)

ایک اور حدیث

جناب سلیم بن قیس ہلالی نے حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے ——— فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں حاضر ہوا ——— کیا دیکھتا ہوں کہ حسین بن علی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں زانوں پر بیٹھے ہیں ——— رسول کریم بھی ان کے رخسار پر بوسہ دیتے ہیں اور کبھی ان کا منہ چومتے ہیں اور ساتھ یہ بھی فرماتے ہیں ———

Marfat.com

اَنْتَ سَیِّدُ بْنُ سَیِّدٍ اَخُوْ سَیِّدٍ، وَاَنْتَ اِمَامٌ بْنُ اِمَامٍ اَخُوْ اِمَامٍ، وَاَنْتَ حُجَّةُ بْنُ حُجَّةٍ اَخُوْ حُجَّةٍ، وَاَنْتَ اَبُوْ حُجَجٍ تِسْعَةٍ تَاسِعُهُمْ قَائِمُهُمْ ۔

(اے حسین) تم لوگوں کے سردار ہو، سردار کے بیٹے ہو، سردار کے بھائی ہو، اور تم امام ہو، امام کے فرزند ہو، امام کے بھائی ہو، اور تم حجت ہو، حجت کے بیٹے ہو، حجت کے بھائی ہو، تم نو حجتوں کے باپ ہو، ان میں نواں قائم ہے (یعنی امام مہدی) (ینابیع المودہ ج ۳ ص ۱۰۵)

نوٹ: اس حدیث کی تفصیل او حجت کے معانی وغیرہ تیسری جلد میں فضائل امام حسین علیہ السلام کے باب میں دیکھیں۔

اہل سنت کے علماء میں پھر دو گروہ پائے جاتے ہیں ـــــ ایک گروہ کا نظریہ یہ ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی قرب قیامت ولادت ہوگی ـــــ اور دوسرا گروہ، وہ ہے جو حضرت محمد بن حسن عسکری کی غیبت کا قائل ہے، ان میں بڑے بڑے محدثین اور صوفیاء کی ایک جماعت ہے ـــــ جیسا کہ امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ العزیز وغیرہ ہیں۔

اور جو علماء امام محمد مہدی بن حسن عسکری علیہما السلام کے غیب ہو جانے کے قائل ہیں ـــــ وہ مندرجہ ذیل واقعات کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں ـــــ جیسا کہ علامہ سبط ابن جوزیؒ نے "تذکرۃ الخواص" ـــــ میں ـــــ فَصْلٌ فِیْ ذِکْرِ الْحُجَّةِ الْمَهْدِیِّ کے عنوان کے تحت لکھا ہے ـــــ فرماتے ہیں:

وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

Marfat.com

(عَلَيْهِمُ السَّلَامُ) وَكُنْيَتُهُ اَبُوْعَبْدُاللهِ وَاَبُوالْقَاسِمِ وَهُوَ الْخَلَفُ الْحُجَّةُ صَاحِبُ الزَّمَانِ الْقَائِمُ وَالْمُنْتَظَرُ ۔

وہ (امام مہدی) محمد بن حسن عسکری بن علی نقی بن محمد تقی بن علی رضا بن موسیٰ کاظم بن جعفر صادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین بن علی المرتضیٰ بن ابی طالب علیہم السلام ہیں۔آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور ابوالقاسم ہے اور خلف حجت صاحب زمان اور قائم ومنتظر ہیں ــــ اسے عبدالعزیز بن محمود بن بزار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ــــ اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے ــــ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

يَخْرُجُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ رَجُلٌ مِّنْ وَّلَدِيْ اِسْمُهٗ كَاسْمِيْ وَكُنْيَتُهٗ كَكُنْيَتِيْ يَمْلَاءُ الْاَرْضَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا فَذَالِكَ هُوَ الْمَهْدِيُّ

میری اولاد سے آخری زمانے میں ایک مرد نکلے گا، اس کا نام میرے نام کی طرح اور اس کی کنیت میری کنیت کی طرح ہوگی اور وہ ظلم سے بھری ہوئی زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا اور وہ مہدی علیہ السلام ہوگا۔

(تذکرۃ الخواص (سبط ابن جوزی متوفی ۶۵۴ھ) ص ۳۲۵ مطبوعہ موسسۃ اہل بیت بیروت، لبنان سن اشاعت ۱۹۸۱ء)

امام ابوداؤد ــــ امام زہری رحمۃ اللہ علیہما نے حضرت مولا علی علیہ السلام سے اس طرح روایت بیان کی ہے ــــ اس میں مزید یہ ہے کہ اگر زمانے کا صرف ایک دن باقی

Marfat.com

رہ گیا ——

لَبَعَثَ اللّٰہُ مِنْ اَھْلِ بَیْتِیْ مَنْ یَّمْلَاءُ الْاَرْضَ عَدْلًا —— وَذَکَرَہ فِیْ رِوَایَاتٍ کَثِیْرَۃٍ —— وَیُقَالُ لَہٗ ذُوالْاِسْمَیْنِ مُحَمَّدٌ وَّ اَبُوالْقَاسِمِ ——

کہ اللہ تعالیٰ میری اہل بیت سے اس مرد کو بھیجے جو زمین کو عدل سے بھر دے گا —— اس حدیث کے علاوہ کثیر تعداد میں احادیث نقل کی ہیں —— اور ان کو (امام مہدی کو) دو ناموں والا یعنی محمد اور ابوالقاسم کہا جائے گا۔

(تذکرۃ الخواص ۳۲)

امام سدی کہتے ہیں:

یَجْتَمِعُ الْمَھْدِیُّ وَعِیْسٰی بْنُ مَرْیَمَ فَیَجِیْءُ وَقْتُ الصَّلٰوۃِ، فَیَقُوْلُ الْمَھْدِیُّ لِعِیْسٰی تَقَدَّمْ، فَیَقُوْلُ عِیْسٰی اَنْتَ اَوْلٰی بِالصَّلٰوۃِ فَیُصَلِّیْ عِیْسٰی وَرَاءَہٗ مَاْمُوْمًا ——

کہ حضرت امام مہدی اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہم السلام اکٹھے ہوں گے اور نماز کا وقت آ جائے گا —— امام مہدی علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہیں گے کہ آگے ہو کر نماز پڑھائیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آپ بہتر ہیں نماز کے ساتھ —— چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے ماموم ہو کر —— (حوالہ ایضاً)

علامہ سبط ابن جوزی (ابوالمظفر شمس الدین یوسف بن فرغلی بن عبداللہ بغدادی سبط (نواسہ) حافظ ابوالفرج عبدالرحمٰن ابن جوزی حنفی) کہتے ہیں کہ میرے نزدیک اس

Marfat.com

کی دو وجہیں ہیں —— وہ یہ کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھاتے —— اور امام مہدی علیہ السلام پیچھے نماز پڑھتے تو وہ امامت سے خارج ہو جاتے —— اور دوسری وجہ یہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے:

لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَقَدْ نُسِخَ جَمِیْعُ الشَّرَائِعِ ۔

میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور بے شک تمام شریعتیں منسوخ ہو گئیں۔ (حوالہ ایضاً)

علامہ شبلنجی نے ''نور الابصار'' میں شیخ ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن محمد کے حوالے سے لکھا ہے کہ وہ اپنی کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان —— میں لکھتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام کے غیب ہونے کے بعد زندہ اور باقی رہنے کی دلیل یہ ہے کہ ان کی —— اور عیسیٰ بن مریم خضر اور الیاس علیہم السلام کی بقا —— اور کانے دجال —— اور ابلیس لعین —— جو اللہ کے دشمن ہیں کی بقا کو نہیں روکا گیا —— کتاب وسنت سے ان کی بقا ثابت ہے۔ (نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص ۳۹۶)

راس المفسرین امام ابن جریر طبری فرماتے ہیں

اَلْخِضرُ وَالْاِلْیَاسُ بَاقِیَانِ یَسِیْرَانِ فِی الْاَرْضِ ۔

حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السلام زندہ زمین میں سیر کرتے ہیں۔

مولا علی اور حضرت خضر علیہما السلام

حضرت سفیان ثوری جناب عبداللہ بن محرز رحمتہ اللہ علیہم سے اور وہ مولا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ مولا علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ایک رات کعبہ شریف کا طواف کر رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ اچانک ایک شخص بیت اللہ شریف کے غلاف کو تھامے ہوئے ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگ رہا ہے۔

Marfat.com

يَا مَنْ لَا يُشْغِلُهُ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ يَامَنْ لَّا تَغْلِطُهُ الْمَسَائِلُ يَامَنْ يَّبْرَمُهُ اِلْحَاحُ الْمُلْحِيْنَ اُرْزُقْنِىْ بَرْدَ عَفْوِكَ وَحَلَاوَةَ رَحْمَتِكَ ۔

اے وہ ذات! جسے ایک سماعت، دوسری سماعت سے مشغول نہیں کرتی (یعنی لاتعداد آوازیں اور دعائیں بیک وقت سننے والی ذات لاشریک) اے وہ ذات جس ذات کو مانگنے والے اکتا نہیں سکتے ــــــ اور آہ وزاری کرنے والوں کی آوازیں جس کے سامنے بالکل ظاہر ہوتی ہیں ــــــ مجھے اپنے عفوودرگزر کی ٹھنڈک اور اپنی رحمت کی حلاوت (مٹھاس) عطا فرما۔

راوی کہتے ہیں کہ مولائے کائنات علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! اپنی دعا کو دوبارہ پڑھ انہوں نے فرمایا کیا تم نے یہ دعا سن لی ہے؟ مولا علی المرتضیٰ نے فرمایا: ہاں ــــــ ''میں نے یہ دعا سن لی ہے'' اس شخصیت نے فرمایا:

وَالَّذِىْ نَفْسُ الْخِضْرِ بِيَدِهٖ ـ قَالَ وَكَانَ هُوَ الْخِضْرُ ــــــ مَا مِنْ عَبْدٍ يَّقُوْلُهُنَّ فِىْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَّكْتُوْبَةٍ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ رَمْلٍ عَالِجٍ اَوْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ اَوْ وَرَقِ الشَّجَرِ ــــــ

مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں خضر کی جان ہے ــــــ مولا علی فرماتے ہیں وہ خضر علیہ السلام تھے ــــــ جو شخص بھی فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتا ہے تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں ــــــ اگرچہ وہ ریت کے ذروں کے برابر ہوں ــــــ یا سمندر کی جھاگ کی مثل ہوں ــــــ یا درختوں کے پتوں کے برابر ہوں ــــــ

Marfat.com

ایک دوسری روایت جس میں یزید بن اصم ہیں یعنی انہوں نے مولا علی سے روایت کیا ہے اس میں یہ الفاظ بھی ہیں —— فرماتے ہیں: وَعَدَدِ النُّجُوْمِ —— اگرچہ ''آسمانی'' ستاروں کے برابر ہوں۔

(تاریخ دمشق الکبیر (امام ابن عساکر) ج ۱۸ ص ۳۰۷ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان سن تاریخ ۲۰۰۱ء، تفسیر الحسنات ج ۳ ص ۹۷۶ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور)

خضر و الیاس روزے رکھتے ہیں

جناب ابن ابی رواد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ——

قَالَ اِلْیَاسُ وَالْخِضْرُ یَصُوْمَانِ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِیْ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ وَیَحُجَّانِ فِیْ كُلِّ سَنَةٍ وَیَشْرَبَانِ مِنْ زَمْزَمَ شَرْبَةً تَكْفِیْهِمَا اِلٰی مِثْلِهَا مِنْ قَابِلٍ۔

فرماتے ہیں کہ الیاس اور خضر علیہما السلام رمضان شریف کے روزے بیت المقدس میں رکھتے ہیں —— ہر سال حج کرتے ہیں —— اور زمزم سے صرف ایک مرتبہ پانی پیتے ہیں، جو پورا سال ان کے لیے کافی رہتا ہے

—— (تاریخ دمشق الکبیر ج ۱۸ ص ۳۰۸)

جناب خضر ہر سال حج کرتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا فرمان ہے:

یَلْتَقِی الْخَضِرُ وَالْیَاسُ كُلَّ عَامٍ فِی الْمَوْسُوْمِ فَیُحَلِّقُ كُلُّ اَحَدٍ مِّنْهُمَا رَأْسَ صَاحِبِهٖ وَیَتَفَرَّقَانِ عَنْ هٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ بِسْمِ اللّٰهِ مَا

Marfat.com

شَآءَ اللّٰہُ لَا لَسُوْقُ الْخَبْرَ اِلَّا اللّٰہُ، مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا یَصْرِفُ السُّوْءَ اِلَّا اللّٰہُ، مَا شَآءَ اللّٰہُ مَا کَانَ مِنْ نِّعْمَۃٍ فَمِنَ اللّٰہُ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ——

کہ حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السلام ہر سال حج کے دنوں میں ملا کرتے ہیں —— اور یہ دونوں ایک دوسرے کا حلق کرتے ہیں (یعنی ایک دوسرے کا سر مونڈتے ہیں —— اور یہ کلمات پڑھتے ہوئے ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں —— شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے —— ماشاء اللہ بھلائی اور خیر صرف اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے —— ماشاء اللہ، برائی اور مصیبت کو صرف اللہ تعالیٰ ہی دور فرماتا ہے —— ماشاء اللہ، ہر نعمت اللہ کی طرف سے ہے، ماشاء اللہ، اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر نہ نیکی کرنے کی طاقت ہے اور نہ ہی برائی سے بچنے کی طاقت ہے ——

(تاریخ امام ابن عساکر ج ۱۸ ص ۳۰۸ حدیث نمبر ۴۰۸۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص ان کلمات کا صبح وشام تین تین مرتبہ ورد کرے گا اللہ پاک غرق، جلنے اور چوری سے اس کی حفاظت فرمائے گا —— اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ شیطان بادشاہ (کے جبر وظلم) اور سانپ اور بچھو سے محفوظ رکھے گا۔ (حوالہ ایضاً)

عرفات کے مقام پر

سیّدنا امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

يَجْتَمِعُ كُلَّ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ جِبْرِيْلَ وَمِيكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَالْخَضِرُ ———

ہر عرفہ کے دن، عرفات کے مقام پر جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور خضر علیہم السلام جمع ہوتے ہیں۔ پس

جبرئیل کہتے ہیں مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

میکائیل ان پر لوٹاتے ہیں مَا شَآءَ اللّٰهُ كُلُّ نِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ

اسرافیل ان پر لوٹاتے ہیں مَا شَآءَ اللّٰهُ اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ بِيَدِ اللّٰهِ

اور خضر کہتے ہیں مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا يَصْرِفُ السُّوْٓءَ اِلَّا اللّٰهُ ———

ثُمَّ يَتَفَرَّقُوْنَ عَنْ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ .

پھر وہ ان کلمات (کے کہنے کے بعد) سے جدا ہو جاتے ہیں۔

وظیفہ

مولا علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ——— رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:

فَمَا مِنْ اَحَدٍ يَقُوْلُ هٰٓؤُلَآءِ الْاَرْبَعَ مَقَالَاتٍ حِيْنَ يَسْتَيْقِظُ مِنْ نَوْمِهٖ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ اَرْبَعَةً مِّنَ الْمَلَائِكَةِ يَحْفَظُوْنَهٗ صَاحِبَ مَقَالَةِ جِبْرِيْلُ مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَاحِبَ مَقَالَةِ مِيكَائِيْلُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ——— وَصَاحِبَ مَقَالَةِ اِسْرَافِيْلُ عَنْ يَسَارِهٖ ——— وَصَاحِبَ مَقَالَةِ الْخَضِرُ مِنْ خَلْفِهٖ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ مِنْ كُلِّ آفَةٍ وَعَاهَةٍ وَعَدُوٍّ وَّظَالِمٍ وَحَاسِدٍ

Marfat.com

کہ جو انسان ان چار کلمات کو پڑھتا ہے اور جب وہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملہ چار ملائکہ کے سپرد کر دیتا ہے —— اور صاحب مقال (یعنی پڑھنے والا) کی حفاظت کرتے ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام سامنے کی جانب سے اور حضرت میکائیل دائیں جانب سے اور حضرت اسرافیل بائیں جانب سے اور حضرت خضر پیچھے کی جانب سے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے —— ہر آفت ہر مصیبت ہر دشمن ہر ظالم اور حاسد سے —— نیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَمَا مِنْ اَحَدٍ یَقُوْلُهَا فِیْ یَوْمِ عَرْفَةَ مِائَةَ مَرَّةٍ مِنْ قَبْلِ غُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَّا نَادَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ فَوْقِ عَرْشِهٖ اَیْ عَبْدِیْ قَدْ اَرْضَیْتَنِیْ وَقَدْ رَضِیْتُ عَنْكَ فَسَلْنِیْ مَا شِئْتَ فَبِعِزَّتِیْ خَلَفْتُ لَاُعْطِیَنَّكَ

کہ جو انسان عرفہ کے دن سورج غروب ہونے سے پہلے سو مرتبہ ان کلمات کو پڑھتا ہے تو اللہ رب العزت اپنے عرش سے اسے پکارتا ہے —— اے میرے بندے تو نے مجھے راضی کر لیا ہے، اور میں تجھ سے راضی ہو گیا ہوں —— تو جو چاہے مجھ سے مانگ میری عزت کی قسم! میں تجھے ضرور عطا فرماؤں گا ——

(تاریخ ابن عساکر ج ۱۸ ص ۳۰۸ حدیث نمبر ۴۰۸۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۱ء)

حضرت خضر علیہ السلام اپنا علاج خود کرتے ہیں

صاحب نبراس جامع معقول و منقول عمدۃ المتکلمین علامہ محمد عبد العزیز فرہاری قدس

Marfat.com

سرہ ـــــ رقمطراز ہیں ـــــ کہ شیخ عارف باللہ حضرت علاؤ الدولہ سمنانی فرماتے ہیں کہ

حضرت خضر علیہ السلام ایک سو بیس (۱۲۰) سال کے بعد بہت زیادہ بیمار ہو جاتے ہیں اور

اپنی دوا سے خود اپنا علاج فرماتے ہیں:

وَيَتَجَدَّدُ اَعْضَاءُهُ اور جدت پیدا ہو جاتی ان اعضاء میں (یعنی پھر جوان ہو جاتے)

وَهُوَ حَسَنَ الْخُلْقِ جَوَّادٌ اور وہ اچھے خلق والے ہیں بہت بڑے سخی ہیں۔

يُعْطِى النُّقُوْدَ وَالثِّيَابَ ـــــ عَالِمٌ بِالْكِمْيَا ـــــ وَيَتَزَوَّجُ

وَيُوْلَدُ لَهُ ـــــ وَلَا يَعْرِفُهُ الزَّوْجَاتُ ـــــ وَلَا الْاَوْلَادُ

کپڑے اور پیسے دیتے ہیں ـــــ کیمیا (سونا بنانا) کے علم کے عالم ہیں

ـــــ اور آپ شادی بھی کرتے ہیں اور آپ کی اولاد بھی ہوتی ہے، اور

آپ کی بیویاں اور آپ کے بچے آپ کو نہیں پہچانتے (یعنی آپ کی ازواج

واولاد نہیں جانتے کہ یہ خضر علیہ السلام ہیں)

آپ بازار جاتے ہیں، خرید و فروخت کرتے ہیں۔ بالخصوص منا کے بازار میں

ـــــ آپ بہت کم کھاتے ہیں ـــــ اور بہت کم سوتے ہیں ـــــ

حضرت خضر علیہ السلام قوالی بھی سنتے ہیں

علامہ فرہاری سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں:

وَيُحِبُّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ وَيَلْحَقُهُ فِى السَّمَاعِ وَرَقْصٌ وَّوَجْدٌ

وَرُبَمَا بَقِىَ مَغْلُوْبًا يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَيُوَاظِبُ عَلٰى قَوْلِهٖ ـــــ يَاحَىُّ

يَا قَيُّوْمُ، يَا لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُحْيِىَ قَلْبِى بِمَعْرِفَتِكَ

اَبَدًا ـــــ

Marfat.com

اور آپ اچھی آواز کو پسند فرماتے ہیں اور آپ کو سماع (قوالی) میں شمولیت سے آپ پر رقص اور وجد کی کیفیت طاری ہوتی ہے —— اور بہت مرتبہ یہ حالت آپ پر غالب رہتی ہے پورا دن اور پوری رات اور آپ ہیشگی کرتے ہیں اپنے اس قول پر (یعنی یہ قول آپ کے وظائف میں ہمیشہ رہتا ہے)

یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ، یَا لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِمَعْرِفَتِكَ اَبَدًا ——

اے حی و قیوم! اے ذات پاک نہیں کوئی الہ مگر صرف تو ہے، میں سوال کرتا ہوں تیری بارگاہ میں یہ کہ تو زندہ کر میرے دل کو اپنی معرفت کے ساتھ ہمیشہ کے لیے۔

(۱) النبراس، شرح، شرح العقائد ص۵۲۲ تا ۵۲۳ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ پاکستان،

(۲) النبراس (علامہ عبدالعزیز فرہاری) ص۳۱۴ تا ۳۱۵ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ ملتان پاکستان)

قارئین کرام! مندرجہ بالا چند روایات اس لیے بیان کی گئی ہیں تاکہ منکرین حیات وبقائے خضر علیہ السلام کو پتہ چل سکے کہ حضرت خضر علیہ السلام ہزاروں سال سے زندہ ہیں علماء کی ایک چھوٹی سی جماعت ان امور کا انکار کرتی ہے۔

ابلیس لعین

ابلیس لعین کی بقاء اور زندہ رہنے کی دلیل قرآن مجید میں موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ——

قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ۔ (پارہ۸-سورہ اعراف آیت نمبر ۱۵)

فرمایا یقیناً تجھے قیامت تک کے لیے مہلت ہے۔

Marfat.com

امام مہدی علیہ السلام

امام مہدی علیہ السلام کی بقاء اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پاک کی تفسیر ہے۔

لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ○

(پارہ ۲۸ سورۃ الصف آیت ۹)

تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرک برا منائیں——

جناب سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ وہ حضرت مہدی علیہ السلام ہیں —— جس نے یہ کہا کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں وہ اس کے منافی نہیں —— کیونکہ وہ ان کے موافق اور مددگار ہوں گے۔

قیامت کی نشانی

جناب مقاتل بن سلیمان اور اس کی تفسیر کی متابعت کرنے والے مفسرین نے اس آیت مبارکہ:

وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ (پارہ ۲۵ سورہ زخرف آیت ۶۱)

''وہ یقیناً قیامت کی نشانی ہے''

میں کہا ہے کہ وہ مہدی علیہ السلام ہیں —— جو آخر زمانے میں تشریف لائیں گے —— اور ان کی تشریف لانے کے بعد قیامت کی نشانیاں رونما ہوں گی —— اور قیامت برپا ہوگی۔ (نور الابصار ص ۳۹۷ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

امام مہدی —— از روئے حدیث

(۱) مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ارشاد گرامی ہے۔

Marfat.com

لَوْ لَمْ يَبْقَ اِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰی رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ بَيْتِی لَمَلَؤَهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا ۔

اگر بالفرض دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت سے ایک شخص کو بھیجے گا جو دنیا کو عدل سے بھر دے گا جبکہ وہ ظلم سے بھر ہوئی ہوگی (اس حدیث کو امام ابوداؤد نے سنن میں بیان کیا ہے)

(نور الابصار ص ۳۹۹ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان)

حسن امام مہدی

(۲) سنن ابوداؤد اور امام ترمذی نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

اَلْمَهْدِیُّ مِنِّیْ اَجْلِیُ الْجِبْهَةِ اَقْنٰی الْاَنْفِ يَمَادُ الْاَرْضُ قِسْطًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَّظُلْمًا ۔

کہ مہدی مجھ سے اور اس کا چہرہ خوبصورت ناک اونچی ہوگی —— وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا جبکہ وہ ظلم سے بھری ہوگی —— (ایضاً ص ۳۹۸)

حسین ترین

(۳) سیّد شبلنجی نے —— الفردوس (دیلمی ابن شیرویہ) میں —— الف اور لام کے باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ذکر کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلْمَهْدِیُّ طَاءُوْسُ اَهْلِ الْجَنَّةِ

کہ مہدی اہل جنت کا طاؤس، یعنی نہایت حسین وجمیل ہے۔ (ایضاً ص ۳۹۹)

Marfat.com

کوکب دری

(۴) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کونین نے

فرمایا:

اَلْمَهْدِیُّ رَجُلٌ مِنْ وُّلْدِیْ وَجْهُهٗ كَالْكَوْكَبِ الدُّرِّیِّ

کہ مہدی میری اولاد سے ہوگا اس کا چہرہ کوکب دری جیسا ہوگا ''یعنی روشن ترین ستارے جیسا ہوگا ـــــ

(الحاوی للفتاوی ص ۲۷۴ مطبوعہ دار الکتب العربی سنن اشاعت ۲۰۰۵ء)

قمر دری

(۵) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلْمَهْدِیُّ وَلَدِیْ وَجْهُهٗ كَالْقَمَرِ الدُّرِّیِّ وَاللَّوْنُ مِنْهُ لَوْنٌ عَرَبِیٌّ وَالْجِسْمُ جِسْمٌ اِسْرَائِیْلِیٌّ یَمْلَاءُ الْاَرْضَ كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا یَرْضٰی بِخِلَافَتِهٖ اَهْلُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّیْرُ فِی الْجَوِّ ـــــ

کہ مہدی میرا بیٹا ہے، اس کا چہرہ روشن ترین قمر کی طرح ہوگا ـــــ ''یعنی اس میرے بیٹے کا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا ہوگا'' اور اس کا رنگ اور جسم اسرائیلی ہوگا یعنی اس کا جسم لمبا ہوگا وہ زمین کو انصاف سے بھر دے گا جبکہ وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی ـــــ وہ اپنے خلافت کے باعث زمین اور آسمانوں والوں ـــــ اور خلا میں پرندوں سے راضی ہوگا۔

(نور الابصار ص ۳۹۹ ـــــ الفصول المہمہ ص ۲۹۴)

Marfat.com

تمہارا امام

(۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ

تم کس قدر خوش نصیب ہو جبکہ تم میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے اور نماز میں تمہارا امام تم سے ہوگا (اس حدیث کو مسلم و بخاری نے روایت کیا ہے)(نور الابصار ص ۴۰۰)

(۷) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يُقَسِمُ الْمَالَ وَيَعُدُّهُ عُدًّا ۔

آخر زمانے میں خلیفہ ہوگا جو مال تقسیم کرے گا اور اسے شمار نہ کرے گا۔(ایضاً)

مال تقسیم کرے گا

(۸) شبلنجی نے ''نور الابصار'' میں ''مسند امام احمد'' کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اُبَشِّرُكُمْ بِالْمَهْدِيِّ يَمْلَاءُ الْاَرْضَ قِسْطًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا يَرْضٰى عَنْهُ سُكَّانُ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ يَقْسِمُ الْمَالَ صِحَاحًا ــــــ

''کہ میں تم سب کو مہدی کی خوشخبری دیتا ہوں، جو زمین کو عدل و انصاف

Marfat.com

سے بھر دے گا جبکہ وہ ظلم وستم سے بھری ہوگی —— زمین وآسمان کے رہنے
والے اس سے راضی ہوں گے —— لوگوں میں برابر اور صحیح طور پر تقسیم
کرے گا''۔

فرمایا —— محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے دل غنا سے بھر دے گا
—— اس کا عدل عام ہوگا —— یہاں تک کہ منادی ندا دے گا کہ جس کو مال کی ضرورت
ہو وہ آکر مال لے جائے۔

لوگوں میں سے صرف ایک شخص کھڑا ہوگا —— جو کہے گا میں محتاج ہوں ——
آپ اسے فرمائیں گے، میرے خازن کے پاس جاکر کہو کہ مہدی تجھے حکم دیتا ہے کہ مجھے
مال دو —— وہ اس کے کپڑے مال سے بھر دے گا —— حتیٰ کہ وہ شخص نادم ہوکر رہیگا میرا
نفس ساری امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ حریض اور ان کی طاقت ووسعت سے
عاجز تر ہے —— یہ کہہ کر وہ مال خازن کو واپس کر دے گا —— خازن اسے قبول نہ کرے
گا اور کہے گا ——

اَنَا لَا نَاْخُذُ شَیْئًا مِمَّا اَعْطَیْنَاہُ

جو چیز ہم عطا کر دیں پھر واپس نہیں لیا کرتے۔

(نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص ۴۰۰ تا ۴۰۱ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

عطا آسان ہوگی

(۹) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ——
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یَکُوْنُ عِنْدَہُ انْقِطَاعٍ مِنَ الزَّمَانِ وَظُھُوْرٍ مِّنَ الْفِتَنِ رَجُلٌ ——

Marfat.com

يُقَالُ لَهٗ: اَلْمَهْدِیُّ عَطَاءُهٗ هَیِّنًا ـــــ

زمانہ کے ختم ہونے اور فتنوں کے ظاہر ہونے کے وقت ایک شخص ظاہر ہوگا، جسے مہدی کہا جائے گا ـــــ اس کی عطا بہت آسان ہوگی۔

امام ہم سے ہی ہوگا

(۱۰) نور الابصار میں امام ابونعیم کے حوالے سے حدیث شریف منقول ہے جس کے راوی مولائے ارضین وسماوات سیّد علی بن ابی طالب ہیں ـــــ مولا علی فرماتے ہیں میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کی:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَمِنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ الْمَهْدِیُّ اَوْ مِنْ غَیْرِنَا؟ ـــــ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَابَلْ مِنَّا یَخْتِمُ اللّٰہُ بِہِ الدِّیْنَ کَمَا افْتَتَحَ بِنَا وَبِنَا یُنْقَذُوْنَ مِنَ الْفِتْنَۃِ کَمَا نُقِذُوْا مِنَ الشِّرْكِ وَبِنَا یُؤَلِّفُ اللّٰہُ قُلُوْبَهُمْ بَعْدَ عَدَاوَۃِ الْفِتْنَۃِ کَمَا اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ بَعْدَ عَدَاوَۃِ الْفِتْنَۃِ کَمَا اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ بَعْدَ عَدَاوَۃِ الشِّرْكِ وَبِنَا یُصْبِحُوْنَ بَعْدَ عَدَاوَۃِ الْفِتْنَۃِ اِخْوَانًا فِیْ دِیْنِهِمْ۔ (حوالہ ایضاً)

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہماری امامت آلِ محمد سے مہدی کرے گا یا ہمارا غیر، کوئی اور شخص امامت کرے گا ـــــ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ ہم سے ہی امام ہوگا ـــــ اللہ تعالیٰ اس پر دین ختم کردے گا، جیسے ہم سے شروع ہوا ـــــ وہ ہمارے سبب فتنہ سے خلاصی پائیں گے ـــــ جیسے ہمارے باعث وہ شرک وکفر سے نکلے ـــــ ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ عداوت فتنہ کے بعد ان کے دلوں کو جوڑے گا جیسے عداوت شرک کے

Marfat.com

بعد ان کے دلوں کو یک جا کیا تھا ـــــ ہماری برکت سے وہ فتنہ کی عداوت کے بعد آپس میں دینی بھائی ہو جائیں گے۔

(یہ حدیث حسن طبرانی نے معجم اوسط ـــــ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں اور جناب عبدالرحمٰن بن حماد نے اپنی عوالی میں ذکر کی)

یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے

(۱۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ وَعَلٰى رَأْسِهٖ غَمَامَةٌ فِيْهَا مَلَكٌ يُنَادِيْ هٰذَا خَلِيْفَةُ اللهِ الْمَهْدِيّ فَاتَّبِعُوْهُ ۔ (حوالہ ایضاً)

مہدی (علیہ السلام) آئے گا ـــــ اس کے سر پر بادل ہوگا جس میں فرشتہ آواز دے گا یہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی تابعداری کرو ـــــ

نوٹ: نور الابصار مطبوعہ دار المعرفۃ سن اشاعت ۲۰۰۵ء میں لفظ غمامۃ ـــــ پر نقطہ رہ گیا ـــــ کتابت کی غلطی ہے ـــــ یا پھر جان بوجھ کر ایسا کیا گیا ہے ـــــ اگر ایسا ہے تو یہ بہت بڑی خیانت ہے "نور الابصار" مطبوعہ دار الفکر بڑے سائز والی میں نقطہ موجود ہے اور اس کے حاشیہ پر اسعاف الراغبین (محمد بن علی صبان) ہے کے صفحہ نمبر ۱۸۹ ـــــ پر یہ حدیث موجود ہے ـــــ

قسطنطنیہ اور کوہ دیلم

(۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

Marfat.com

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی لِمَلَكَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يَفْتَحُ الْقُسْطَنْطِيَة وَجَبَلَ الدَّيْلَمِ وَلَوْ لَمْ يَبْقَ اِلَّا يَوْمٌ طَوَّلَ اللهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰی يَفْتَحَهَا ۔

جب تک میرے اہل بیت سے ایک شخص زمین کا مالک نہ ہوگا۔ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہو سکے گی وہ قسطنطنیہ اور دیلم کے پہاڑ فتح کرے گا۔ اگر بالفرض قیامت سے پہلے صرف ایک دن باقی رہ جائے۔ اللہ تعالیٰ اس دن کو طول کر دے گا ـــــ حتیٰ کہ وہ قسطنطنیہ کر لے گا"۔

(الفصول المہمہ ص ۲۹۸ ـــــ نور الابصار ص ۴۰۱)

امام مہدی اور نعمتیں

(۱۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

تَتَنَعَّمُ اُمَّتِيْ فِيْ زَمَنِ الْمَهْدِيِّ نِعَمَةً لَمْ يَتَنَعَّمُوْا مِثْلَهَا قَطُّ يَّرْسُلُ السَّمَاءُ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا وَّلَا تَدَعُ الْاَرْضُ شَيْئًا مِّنْ نَبَاتِهَا اِلَّا اَخْرَجَتْهُ ـــــ

کہ مہدی (علیہ السلام) کے زمانہ میں میری امت نعمتوں سے خوب مالا مال ہوگی۔ "ایسی نعمتیں انہوں نے کبھی نہ دیکھی ہوں گی" ـــــ ان پر آسمان خوب بارش برسائے گا ـــــ زمین اپنی ساری برکتیں باہر نکالے گی۔ (الفصول المہمہ ص ۲۹۸ تا ۲۹۹ نور الابصار ص ۴۰۲)

مہدی میرے گھر والوں سے ہوگا

(۱۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

سَيَكُوْنُ بَعْدِىْ خُلَفَاءُ وَمِنْ بَعْدِ الْخُلَفَاءِ اُمَرَاءُ وَمِنْ بَعْدِ الْاُمَرَاءِ مُلُوْكٌ جَبَّابِرَةٌ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ مِنْ اَهْلِ بَيْتِىْ يَمْلَاءُ الْاَرْض عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا ——

میرے بعد خلفاء ہوں، خلفاء کے بعد امراء ہوں گے، امراء کے بعد جابر بادشاہ ہوں گے —— پھر میرے خاندان سے مہدی ہوگا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم سے بھری ہوئی ہوگی ——

(الفصول المہمہ ص ۲۹۸، نور الابصار ص ۴۰۲)

عرب کا مالک

(۱۵) ابوداؤد نے ذر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكُ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِىْ يُوَاطِئُى اِسْمُهُ اِسْمِىْ ——

دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص سارے عرب کا مالک ہوگا اس کا نام میرے نام جیسا ہوگا (یعنی امام مہدی نام بھی محمد ہوگا)

(نور الابصار ص ۴۰۲)

مہدی خاتون جنت کی اولاد سے ہوگا

(۱۶) حضرت اُمّ المومنین اُمّ سلمہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا:

يَذْكُرُ الْمَهْدِيْ فَقَالَ: نَعَمْ هُوَ حَقٌّ وَهُوَ مِنْ بَنِىْ فَاطِمَةَ ——

Marfat.com

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: جی ہاں —— وہ برحق امر ہے کہ وہ فاطمہ ''سیّدہ'' سلام اللہ علیہا کی اولاد میں سے ہوگا ——

(المستدرک علی الصحیحین فی الحدیث (امام ابوعبداللہ محمد) بن عبداللہ حاکم نیشاپوری) ج ۴ص ۵۵۷)

ایضاً

(۱۷) اُمّ المومنین اُمّ سلمہ سلام اللہ علیہا بیان فرماتی ہیں:

ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ اَلْمَهْدِيَّ، فَقَالَ: هُوَ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ .

کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے مہدی کا ذکر کیا اور فرمایا وہ ''سیّدہ'' فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کی اولاد میں سے ہوگا —— (حوالہ ایضاً)

ایک سال دس سال کے برابر

علامہ شبلنجی نے صواعق محرقہ کے حوالے سے لکھا ہے —— کہ زیادہ ظاہر یہی ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا تشریف لانا سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہوگا —— اِنَّ السَّنَةَ مِنْ سَنِيْهِ مِقْدَارُ عَشَرَ سِنِيْنَ —— ان کے زمانے کا سال دس سال کے برابر ہوگا۔

جب آپ تشریف لائیں گے

جب سیّدنا امام مہدی تشریف لائیں گے —— تو آپ کے تابع —— تین سو تیرہ ۳۱۳ کی تعداد میں جمع ہوں گے —— آپ سب سے پہلے اس آیت کی تلاوت فرمائیں گے۔

Marfat.com

بَقِيَّةُ اللهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کا بقیہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم مومن ہو۔

پھر آپ فرمائیں گے:

اَنَا بَقِيَّةُ اللهِ وَخَلِيْفَةُ وَحُجَّتُهُ عَلَيْكُمْ ۔

میں بقیہ اللہ ہوں اور اس کا خلیفہ ہوں، اور تم پر حجت ہوں۔

جو بھی آپ کو سلام کہے گا —— وہ اس طرح کہے گا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَقِيَّةَ اللهِ فِي الْاَرْضِ ۔

زمین میں اللہ تعالیٰ کے بقیہ تم پر سلام ہو۔ (نور الابصار ص ۴۰۳)

علماء کا اختلاف

علماء کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام سیّدنا امام حسن سبط رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد سے ہیں —— یا سیّدنا امام حسین سبط رسول کی اولاد سے ہیں۔

امام ابوداؤد رحمتہ اللہ علیہ نے سنن میں روایت کی ہے —— اور امام مناوی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی کبیر میں یہی راہ اختیار کی ہے کہ آپ امام حسن سبط رسول کی اولاد سے ہیں —— لکھتے ہیں کہ اس میں راز یہ ہے کہ آپ نے امت پر شفقت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے لیے خلافت کو ترک کرنا ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ آپ سیّدنا حسین سبط رسول کی اولاد سے ہیں —— علامہ سیّد مومن بن حسن شبلنجی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ صحیح بھی یہی ہے —— کہ آپ امام حسین کی اولاد سے ہیں۔

Marfat.com

فرماتے ہیں ـــــ کہ قطب شعرانی (شیخ عبدالوہاب بن احمد بن علی شعرانی حنفی) رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی مشہور ترین کتاب ''الیواقیت والجواہر'' میں ذکر کیا ہے:

اَلْمَهْدِيُّ وَلَدُ الْحَسَنِ عَسْكَرِيِّ .

کہ امام مہدی علیہ السلام ـــــ امام حسن عسکری علیہ السلام کے بیٹے ہیں ـــــ

''آپ کی ولادت پندرہ شعبان ۲۵۵ھ ہے''

وَهُوَ بَاقٍ اِلٰى اَنْ يَّجْتَمِعُ بِعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ)

(نورالابصارص ۳۹۸)

اور وہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے زمانے تک باقی رہیں گے۔

کریمہ گاؤں

(۱۸) امام ابونعیم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت بیان کی ہے ـــــ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ مِنْ قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا كَرِيْمَةَ

مہدی ایک گاؤں سے باہر تشریف لائیں جس کا نام کریمہ ہوگا۔ (نورالابصارص ۴۰۰)

صاحب امر کون ہوگا؟

علامہ عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب شواہد النبوۃ میں ایک روایت نقل فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بیان کیا ہے ـــــ کہ ایک دن میں حضرت ابومحمد حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا ـــــ میں نے آپ کی دائیں جانب ایک گھر دیکھا جس پر پردہ پڑا ہوا تھا ـــــ میں نے عرض کیا ـــــ اے آقا! آپ کے بعد صاحب امر کون ہوگا؟ ـــــ آپ نے فرمایا ـــــ ذرا پردہ اٹھاؤ ـــــ میں نے پردہ اٹھایا ـــــ تو

Marfat.com

ایک چھوٹا سا بچہ نہایت پاکیزہ اور مطہر جس کے دائیں رخسار پر تل تھا ـــــ گیسو کندھوں پر بکھرے ہوئے تھے ـــــ وہ بچہ باہر آیا اور حضرت ابو محمد حسن عسکری کی گود میں بیٹھ گیا۔

حضرت امام ابو محمد حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا ـــــ یہ تمہارا صاحب امر ہے ـــــ اس کے بعد وہ بچہ آپ علیہ السلام کے زانو سے اٹھا، حضرت امام حسن عسکری نے اس بچے سے کہا ـــــ اے میرے بیٹے داخل ہو جاؤ وقت مقررہ تک چنانچہ وہ بچہ گھر چلا گیا ـــــ میں اسے دیکھتا رہا ـــــ کچھ دیر بعد حضرت ابو محمد امام حسن عسکری نے فرمایا ـــــ اٹھو اور دیکھو کہ گھر میں کون ہے؟ میں نے دیکھا تو گھر میں کوئی بھی نہ تھا۔

(شواہد النبوۃ مترجم ص ۳۶۸ تا ۳۶۹)

ایک گڑھا نظر آیا

علامہ جامیؒ نے لکھا ہے کہ ایک اور شخص کا بیان ہے کہ بادشاہ معتصد باللہ (احمد بن موفق عباسی) نے مجھے دو اور اشخاص کے ساتھ طلب کیا ـــــ اور کہا کہ حسن عسکری بن علی نقی علیہما السلام سرمن رائے میں انتقال کر گئے ہیں جلدی جاؤ اور ان کے گھر میں جس شخص کو بھی دیکھو اس کا سر میرے پاس لے آؤ ـــــ ہم آپ کے مکان میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ مکان نہایت پاکیزہ اور صاف ستھرا تھا گویا کہ اس کی تعمیر سے ابھی ابھی فارغ ہوئے تھے ـــــ ہم نے اس مکان پر پردہ پڑا ہوا دیکھا ـــــ پردہ اٹھایا تو ایک گڑھا نظر آیا ـــــ وہاں آئے تو یہ گڑھا ہمیں دریا نظر آیا جس کے اوپر بوریا بچھا ہوا تھا ـــــ اور ایک خوبصورت شخص اس پر قیام کی صورت میں نماز پڑھ رہا تھا ـــــ اس شخص نے ہماری طرف کوئی توجہ نہ دی ـــــ میرے ساتھیوں میں سے ایک آگے بڑھا تا کہ آپ تک رسائی حاصل کرے، لیکن وہ پانی میں غرق ہو کر پھڑکتا رہا ـــــ آخر میں نے اس کا ہاتھ پکڑا تو وہ ڈوبنے سے بچ گیا ـــــ اس کے بعد ایک اور شخص نے آپ تک پہنچنے کی کوشش کی لیکن اس کا بھی یہی

Marfat.com

حال ہوا —— اور میں نے اسے خلاصی دلائی —— میری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔

میں نے صاحب خانہ سے معذرت کرتے ہوئے عرض کیا خدا کی قسم مجھے اس صورت حال سے آگاہی نہ تھی —— اور نہ ہی یہ پتہ تھا کہ ہم کہاں آرہے ہیں —— میں نے جو کچھ کیا ہے اس کے لیے خداوند قدوس کی طرف رجوع کر کے معافی مانگتا ہوں —— میں نے جو کچھ کہا اس نے اس کی پرواہ نہ کی —— ہم معتصد باللہ کے ہاں واپس چلے گئے اور تمام قصہ سنا دیا —— معتصد کہنے لگا اس راز کو پوشیدہ ہی رہنے دو —— اگر لوگوں کو پتہ چل گیا تو وہ تمہاری گردن ماردیں گے —— ان واقعات وحالات سے قاریوں کو ان کی جلالت شان کا پتہ چل گیا ہوگا —— (ایضاً ص ۳۶۹)

پیر حیات المیر

علامہ فیض احمد فیض رحمتہ اللہ علیہ گولڑوی نے مہر منیر میں غیبت سے متعلق ایک واقعہ نقل فرمایا ہے جو غوث پاک کے ایک فرزند سے متعلق ہے —— لکھتے ہیں کہ آپ کے ایک فرزند سیّد جمال اللہ —— المعروف پیر حیات المیر، زندہ پیر —— کو اپنے جد بزرگوار حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی دعا سے حیات جاوید حاصل ہوئی —— وہ آنجناب یعنی غوث الاعظم کے وصال کے کچھ عرصہ بعد ہی عام لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہو گئے تھے۔

جناب غوث الاعظم اپنے اس پوتے کے حال پر بے حد شفقت فرماتے تھے —— کتب —— خزینۃ الاصفیاء —— تحفۃ القادریہ —— اور اقتباس الانوار وغیرہ میں مذکورہ ہے کہ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ان کو گود میں لے کر پیار فرماتے اور کہتے بیٹا! —— جب امام آخر الزماں حضرت مہدی علیہ السلام سے ملاقات ہو تو میرا اسلام کہنا۔

(مہر منیر ص ۴۹ سن اشاعت ۲۰۱۱ء (علامہ فیض احمد فیض)

Marfat.com

سیّد علی بغدادی

علمائے دیو بند کے شیخ جناب اشرف علی صاحب تھانوی اپنی کتاب ''امداد المشتاق'' میں لکھتے ہیں ۔۔۔ کہ مکہ مکرمہ میں بہت سے بزرگ ہیں کہ ان کو دعویٰ ہے کہ ہم مہدی آخر الزماں ہوں گے اور بعض ظہور امام کے منتظر ہیں منجملہ منتظرین کے سیّد علی بغدادی ہیں ۔۔۔ وہ اکثر ہمارے پاس آمد ورفت رکھتے ہیں ۔۔۔ ان کی کشف کرامت اہل مکہ میں مشہور ہے ۔۔۔ ان کے حساب سے امام مہدی کے ظہور میں ایک یا دو سال باقی ہیں ۔۔۔ انہوں نے امام مہدی کو رکن یمانی کے پاس نماز پڑھتے بھی دیکھا ہے ۔۔۔ اور ان سے مصافحہ بھی کیا ہے ۔۔۔ اس وقت امام صاحب کی عمر قریب چالیس سال کے معلوم ہوتی تھی ۔۔۔ سیّد علی صاحب کہتے ہیں کہ میں بموجب ارشاد جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ انتظار امام مہدی علیہ السلام مقیم ہوں ۔۔۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق ص ۱۴۱ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ)

گزشتہ صفحات میں تمام احادیث وروایات بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قارئین کو اس امر سے آگاہی ہو سکے کہ امام محمد مہدی علیہ السلام سے متعلق محققین کے درمیان کس قدر اختلاف ہے کسی کا فرمان ہے کہ آپ امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہوں گے ۔۔۔ اور کوئی کہتا ہے کہ آپ امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں، کوئی کہتا ہے کہ آپ کی ولادت ہوگی ۔۔۔ کسی کی تحقیق یہ ہے کہ آپ کی ولادت ہو چکی ہے۔

اہل سنت کا ایک گروہ آپ کی غیبت کا قائل ہے ۔۔۔ اور ایک گروہ کا خیال ہے کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام سے قبل آپ کی ولادت ہوگی۔ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آپ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائیں گے۔ یعنی آپ علیہ السلام جماعت کرائیں

Marfat.com

گے اور عیسیٰ علیہ السلام آپ کے پیچھے نماز ادا کریں گے۔

ابن خلدون

مورخ ابن خلدون اور ان کے پیروکار —— اور دیگر خوارج نے امام مہدی علیہ السلام کا بڑے زور وشور سے انکار کیا ہے، موجودہ دور کے خارجیوں نے بھی امام مہدی علیہ السلام کا نامناسب طریقے سے انکار کیا ہے —— لیکن ابن خلدون سے لے کر آج تک جتنے بھی منکرین امام مہدی گزرے ہیں —— ان تمام کے نظریہ کو علمائے امت نے تسلیم نہیں کیا —— اور آئندہ پیدا ہونے والے منکرین امام مہدی کا حشر بھی ماضی وحال کے منکرین کی طرح ہوگا۔ (انشاءاللہ)

درازی عمر

گزشتہ صفحات میں کچھ روایات وواقعات گزر چکے ہیں کہ جو علمائے اہل سنت، حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت کے قائل ہیں —— وہ حضرت امام مہدی کی درازی عمر پر اٹھنے والے سوال کا جواب دیتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ —— حضرت خضر والیاس علیہما السلام کی کتنی عمر ہے یہ کسی کے علم میں نہیں —— علامہ سبط ابن جوزی حنفی (ابومظفر شمس الدین یوسف بن فرغلی بن عبداللہ بغدادی) رقمطراز ہیں:

وَفِي التَّوْرَاةِ اَنَّ ذَاالْقَرْنَيْنِ عَاشَ ثَلَاثَةَ آلَافِ سَنَةً ۔

اور تورات میں ہے کہ حضرت ذوالقرنین تین ہزار سال (دنیا میں) زندہ رہے ——

جناب محمد بن اسحاق فرماتے ہیں:

عَاشَ عَوْجُ بْنُ عَنَقٍ ثَلَاثَةَ الَافِ سَنَةً وَّسِتُّ مِائَةٍ وُلِدَ فِي حِجْرِ

Marfat.com

اٰدَمَ وَعَنَاقُ اُمُّهٗ وَقَتَلَهٗ مُوْسَی بْنُ عِمْرَانَ وَاَبُوْهُ سَیْحَانُ ——

کہ عوج بن عنق تین ہزار چھ سو سال زندہ رہا، وہ حضرت آدم علیہ السلام کی گود میں پیدا ہوا اور اس کی ماں عناق تھی —— اور اس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قتل کیا تھا اور اس کا باپ سیحان تھا ——

(تذکرۃ الخواص ص ۳۲۵ مطبوعہ موسسۃ اہل البیت بیروت، لبنان سن اشاعت ۱۹۸۱ء)

علامہ سبط ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ نے امامیہ —— کا مسلک بیان کیا ہے —— اور ان کی طرف جو استدلال پیش کیا گیا، اس کو بیان کرتے ہوئے —— تورات کے حوالے سے حضرت ذوالقرنین —— اور محمد بن اسحاق کے حوالے سے عوج بن عنق کی عمریں لکھیں —— علمائے اہل سنت میں سے کئی حضرات امام مہدی علیہ السلام کی غیبت کی طرف رجحان رکھتے ہیں —— حقیقت یہ ہے کہ اس امر سے متعلق اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

ام المومنین اُمّ سلمہ سلام اللہ علیہا سے روایت

(۱۹) حضرت اُمّ المومنین اُمّ سلمہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ ایک خلیفہ (بادشاہ) کے فوت ہونے پر اختلاف پیدا ہوگا —— اہل مدینہ سے ایک آدمی بھاگ کر مکہ مکرمہ چلا جائے گا —— اہل مکہ اس کی خدمت میں حاضر ہو کر اسے باہر نکالیں گے جبکہ وہ (اس امر کو) ناپسند کرتا ہوگا۔

فَیُبَایِعُوْنَهٗ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَیُبْعَثُ اِلَیْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَیُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَیْدَاءِ بَیْنَ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ فَاِذَا رَاَی النَّاسُ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَیُبَایِعُوْنَهٗ بَیْنَ الرُّکْنِ

Marfat.com

وَالْمَقَامِ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْاَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ ۔

پس یہ لوگ اس سے مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان بیعت کریں گے ـــــ اور ان کی طرف ایک شام سے لشکر بھیجا جائے گا جس کو مقام بیداء جو مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہے۔ زمین میں دھنسا دیا گیا ـــــ جب لوگ اس بات کو دیکھیں گے تو ملک شام کے ابدالی اور عراق کی جماعتیں اس کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کریں گی۔ پھر قریش کا ایک آدمی بنو کلب کا بھانجا، اس کی طرف لشکر بھیجے گا تو وہ اس لشکر پر غالب آئیں، یہ بنو کلب کا لشکر ہوگا وہ لوگوں میں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق معاملہ کرے گا۔ اسلام اپنی گردن زمین میں ڈال دے گا، پس وہ سات سال رہ کر وفات پائے گا اور مسلمان اس پر نماز جنازہ پڑھائیں گے۔

(مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۳۵۸ مطبوعہ شرکۃ دار الارقم بن ابی الارقم بیروت لبنان ـــــ رواہ ابوداؤد)

علامہ نواب محمد قطب الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے تحت لکھا ہے ـــــ کہ جس ہستی کا ذکر کیا گیا ہے اس سے حضرت امام مہدی (علیہ السلام) کی ذات گرامی مراد ہے ـــــ اس کی دلیل یہ ہے کہ ابوداؤد نے اس روایت کو "باب المہدی"

Marfat.com

میں نقل کیا ہے۔ مدینہ منورہ سے مراد یا تو مدینہ طیبہ ہے، یا وہ شہر مراد ہے جہاں مذکورہ خلیفہ یا سربراہ حکومت کا انتقال ہوگا اور اس کے جانشین کے انتخاب پر لوگوں میں اختلاف ونزاع پیدا ہو جائے گا اس موقع پر امام مہدی علیہ السلام کا مکہ بھاگ جانا، مذکورہ اختلاف ونزاع کے فتنہ سے بچنے کے لیے ہوگا، اور مکہ چلے جانے کو ترجیح اس لیے دیں گے کہ وہ شہر مقدس نہ صرف یہ کہ ہر شخص کے لیے جائے امن ہے جو اس میں پناہ لینے کا طالب ہو بلکہ سکون وعافیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہنے کی سب سے بہتر جگہ بھی ہے —— بیداء اصل میں جنگل اور ہموار زمین کو کہتے ہیں اور مکان پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے لیکن یہاں حدیث میں بیداء سے ایک مقام مراد ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے —— شام کے لشکر سے مراد سفیانی کا لشکر ہے، نیز اس لشکر کا امام مہدی علیہ السلام کے خلاف محاذ آرائی کے لیے آنا دراصل سفیانی حکومت کا پیدہ کردہ ایک فتنہ ہوگا جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظاہر ہونے کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے اس بارے میں تقریباً تواتر کے ساتھ متعدد احادیث منقول ہیں ان میں سے ایک صحیح حدیث وہ ہے جس کو امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس طرح نقل کیا ہے کہ —— وہ سفیانی (جو آخر زمانہ میں شام کے علاقوں پر قابض وحکمراں ہوگا) نسلی طور پر خالد ابن یزید ابن معاویہ ابن ابوسفیان کی پشت سے تعلق رکھتا ہوگا، وہ بڑے سر اور چیچک زدہ چہرے والا ہوگا، اس کی آنکھ میں ایک سفید دھبہ ہوگا، دمشق کی طرف اس کا ظہور ہوگا اس کے تابعداروں کی جماعت زیادہ تر قبیلہ کلب سے تعلق رکھنے والے لوگوں پر مشتمل ہوگی۔ لوگوں کا خون بہانا اس کی خاص عبادت ہوگی، یہاں تک کہ وہ حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کر کے بچوں کو ہلاک کر دیا کرے گا۔ وہ جب حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی خبر سنے گا تو ان سے جنگ

Marfat.com

کرنے کے لیے ایک لشکر بھیجے گا جو شکست کھا جائے گا، اس کے بعد وہ سفیانی بذات خود ایک لشکر لے کر امام مہدی علیہ السلام کے مقابلہ کے لیے چلے گا لیکن وہ مقام بیداء پر پہنچ کر اپنے تمام لشکر والوں کے ساتھ زمین میں دھنس جائے گا اور کوئی بھی شخص زندہ نہیں بچے گا۔ صرف ایک وہ شخص بچ جائے گا جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کو سفیانی اور اس کے لشکر کے عبرتناک حشر کی خبر پہنچائے گا۔

ابدال

اولیاء اللہ کے ایک گروہ کو کہتے ہیں جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کائنات کے نظام کو برقرار اور استوار رکھتا ہے دنیا میں کل ابدال کی تعداد ستر رہتی ہے، اس میں چالیس ابدال تو شام میں رہتے ہیں اور تیس ابدال باقی ملکوں میں ان اولیاء اللہ کو ابدال اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کی ادلی بدلی ہوتی رہتی ہے یعنی جب ان میں سے کوئی مر جاتا ہے تو اس کے بدلے میں کوئی دوسرا مقرر کر دیا جاتا ہے یا ان کو ابدال اس اعتبار سے کہتے ہیں کہ وہ ایسی مقدس ہستیاں ہیں جو عبادت و ریاضت کے ذریعے اپنے اندر سے تمام بری عادتیں اور ناپسندیدہ خصلتیں ختم کر دیتے ہیں اور ان کے بدلے میں اچھی عادتیں اور اعلیٰ اخلاق پیدا کر لیتے ہیں! اس مقدس گروہ کے بارے میں احادیث میں ذکر آیا ہے گو سیوطیؒ نے سنن ابوداؤد کی شرح میں لکھا ہے کہ ابدال کا ذکر صحاح ستہ میں نہیں آیا ہے علاوہ ابوداؤد کی اس حدیث کے جو یہاں نقل ہوئی ہے، اس حدیث کو حاکم نے بھی نقل کیا ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ تاہم سیوطی نے صحاح ستہ کے علاوہ دوسری مستند و معتبر کتابوں سے ایسی بہت سی احادیث کو جمع الجوامع میں نقل کیا ہے جن میں ابدال کا ذکر ہے، ان میں سے اکثر احادیث میں چالیس کا عدد مذکور ہے اور بعض میں تیس کا انہوں نے حضرت علی علیہ السلام کی ایک یہ

Marfat.com

روایت بھی نقل کی ہے کہ ابدال نے جو یہ اعلیٰ درجہ پایا ہے وہ بہت زیادہ نماز روزہ کرنے کی وجہ سے نہیں پایا ہے اور نہ ان عبادتوں کی وجہ سے ان کو تمام لوگوں سے ممتاز کیا گیا ہے بلکہ انہوں نے اتنا اعلیٰ درجہ سخاوت نفس، سلامتی دل اور مسلمانوں کی خیر خواہی رکھنے کی وجہ سے پایا ہے۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی! میری امت میں ایسے لوگوں کا وجود کہ جو ابدال کی صفت کے حامل ہوں، سرخ گندھک سے بھی زیادہ نادر ہے یعنی جس طرح سرخ گندھک بہت کامیاب چیز ہے اسی طرح دنیا میں ابدال بھی کم ہیں ـــــ ایک اور حدیث میں جو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، یہ فرمایا گیا ہے کہ جس شخص میں تین صفتیں یعنی رضا بالقضاء، ممنوعات سے کلی احتراز اور خدا کے دین کی خاطر غصہ کرنا، پائی جائیں اس کا شمار ابدال کی جماعت میں ہوتا ہے؟ نیز امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں نقل کیا ہے کہ جو شخص روزانہ تین مرتبہ یہ دعا پڑھنے کا التزام رکھے اس کے لیے ابدال کا درجہ لکھا جا سکتا ہے، دعا یوں ہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ تَجَاوَزْ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ۔

''اے اللہ! امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مغفرت فرما، اے اللہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحم فرما، اے اللہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گناہوں کو درگزر فرما ـــــ

حاصل یہ کہ جو شخص اپنے اندر سے تمام انسانی واخلاقی برائیاں بدل ڈالے اپنے نفس کو پوری طرح پاکیزہ اور مہذب بنالے اور مخلوق خداوندی کا خیر خواہ ہو جائے، تو اس کا شمار ابدال کی جماعت میں ہوگا۔

Marfat.com

عصائب

بھی اولیاء اللہ کے ایک گروہ کا نام ہے جیسا کہ ابدال حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ ابدال شام کے ملک میں رہتے ہیں، عصائب عراق کے ملک میں اور نجبا مصر کے ملک میں (ابدال اور عصائب کی طرح نجباء بھی اولیاء اللہ کی قسموں میں سے ایک قسم ہے) نیز بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ ''عصائب'' ان لوگوں کو کہتے ہیں جو اپنے معاشرہ میں سب سے زیادہ عابد و زاہد اور نیک ہوں یہ وضاحت غالباً لغوی معنی کے اعتبار سے ہے کیونکہ لغت میں ''عصب القوم'' قوم کے نیک ترین لوگوں کو کہتے ہیں ـــــ قبیلہ کلب کی لشکر آرائی اور اس کی طرف سے قتل وقتال کا واقع ہونا آخر زمانہ میں ایک ''فتنہ'' کے طور پر ظاہر ہوگا اور یہ فتنہ بھی حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے ـــــ

''اور مسلمانوں کا دین اپنی گردن پر رکھ دے گا'' کا مطلب یہ ہے کہ دین اسلام قائم اور پائیدار ہو جائے گا، شریعت کی فرمانروائی پورے سکون واطمینان کے ساتھ جاری ہو جائے گی اور تمام مسلمان آسودگی واطمینان کے ساتھ زندگی گزاریں گے۔ واضح رہے کہ ''جران'' اونٹ کی گردن کے اس اگلے حصہ کو کہتے ہیں جو ذبح کی جگہ سے نحر کی جگہ تک ہوتا ہے۔ اونٹ جب چلتے چلتے ٹھہر جاتا ہے اور آرام لینے کے لیے بیٹھتا ہے تو اپنی گردن کے اس حصہ کو زمین پر دراز کر دیتا ہے جس سے اس کو بہت راحت ملتی ہے۔ پس یہاں دین کو اونٹ کی گردن سے تشبیہ دینے کا مقصد اس طرف اشارہ کرنا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام کو ثابت وقرار مل جائے گا کہ مسلمانوں کے درمیان کوئی خلفشار نہیں ہوگا، باہمی مخالفت ومناقشت اور جنگ وجدال کا نام ونشان تک مٹ جائے گا، دین

Marfat.com

اسلام کی برتری احکام سنت کی پابندی اور ملی نظام کی خوشحالی واستحکام کا دور دورہ ہوگا۔
(مظاہر حق جدید ج ۵ ص ۳۹ تا ۴۱ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی طباعت ۲۰۱۰ء)

''خیال رہے کہ مظاہر حق جدید —— مشکوٰۃ شریف کی شرح ہے جسے علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلوی نے ارقام فرمایا —— اور اس کی تزئین وترتیب علامہ عبداللہ جاوید غازی پوری فاضل دیوبند نے کی ہے —— جس میں جدت پیدا کی گئی ہوگی اور کچھ اپنی طرف سے الفاظ کا چناؤ بھی کیا ہوگا —— لہٰذا قارئین اس کا خیال رکھیں''۔

سفیانی کا نام؟

سفیانی کا نام عبداللہ ہوگا —— نہایت بدصورت اور آنکھ کا کانا ہوگا —— اور ایک آنکھ میں سفید دھبہ ہوگا —— ظالم ایسا ہوگا کہ عورتوں کے پیٹ چاک کر کے بچوں کو ہلاک کرے گا۔

امام مہدی علیہ السلام کا پیچھا بھی کرے گا —— خون یزیدیت کس قدر زہریلا ہے —— کہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی نس نس میں دوڑنے والے خون میں وافر مقدار میں پائی جاتی ہے —— امام علی علیہ السلام سے لے کر امام حسن عسکری علیہ السلام تک ایک امام بھی طبعی طور پر فوت نہیں ہوا —— کسی کو تلوار سے کسی کو زہر سے شہید کیا گیا —— آخر میں امام مہدی علیہ السلام کو شہید کرنے کے لیے سفیانی جیسا ناپاک آدمی لشکر جرار لے کر چڑھ دوڑا —— اور وہ لشکر سمیت زمین میں دھنسا دیا گیا —— یہ امام مہدی کی عظیم کرامت ہے۔

مختلف ادوار میں آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چن چن کے شہید کیا گیا —— اور

Marfat.com

چھوٹے چھوٹے بچوں کی گردنیں اڑائی گئیں ـــــ بچوں کا قتل کرنا سفیانی کے پیروکاروں کا ہی کام ہے، امام مہدی علیہ السلام کے پیروکار وہ ہوں گے جن کے دلوں میں تراحم کا نور ہوگا ـــــ ظلم و جور ـــــ قتل و غارت گری سفیانیوں کی عادت ہے۔ کتاب ''ظہور مہدی تک'' ـــــ میں لکھا ہے کہ ـــــ سفیانی ایک جابر حکمران کی حیثیت سے ظاہر ہوگا ـــــ جو اہل بیت کو قتل کرے گا اور یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت امام مہدی کے ظہور سے چند ماہ پہلے اسکی حکومت ملک شام کے کسی علاقہ میں قائم ہو جائے گی یہاں تک کہ کوفہ پر بھی قبضہ کرلے گا۔ (ظہور مہدی تک ص ۷۷ جدید ایڈیشن ۲۰۱۲ء مطبوعہ مکتبہ الحسن)

حارث و منصور

(۲۰) مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے ـــــ فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

يَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَآءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلٰى مُقَدِّمَتِهٖ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ مَنْصُوْرٌ يُوَطِّنُ اَوْ يُمَكِّنُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهٗ اَوْ قَالَ: ''اِجَابَتُهٗ''

کہ ماوراء النہر سے ایک شخص نکلے گا، جس کو حارث، حراث کہا جائے گا۔ اس کے مُقَدَّمَةُ الْجَيْشِ (لشکر کے اگلے حصے) پر ایک شخص ہوگا جس کا نام منصور ہوگا وہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے ہی جگہ دے گا جیسے قریش نے اللہ تعالیٰ کے رسول کریم کو ٹھہرنے کے لیے جگہ دی تھی۔ ہر مسلمان پر اس کی مدد کرنا واجب ہے یا یہ فرمایا کہ اس شخص کی بات کو قبول کرنا ہر مومن

Marfat.com

پر واجب ہے۔

(مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۳۵۹ مطبوعہ دار الارقم بیروت۔ (۲) سنن ابوداؤد شریف ص ۶۷۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان سن اشاعت ۲۰۰۱ء)

مندرجہ بالا حدیث شریف میں امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے علاوہ دیگر قیامت کی علامات بھی شامل ہیں۔

حارث

مندرجہ بالا حدیث شریف میں —— حارث، حراث کا ذکر آیا ہے —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ اس شخص کا نام حارث ہوگا —— اور لقب حراث —— حراث کہتے ہیں کھیتی باڑی کرنے والے کو —— خیال رہے کہ —— سنن ابوداؤد شریف، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت سن اشاعت ۲۰۰۱ء میں اَلْحَارِثُ بْنُ حَرَّاثٍ —— (حارث بن حراث) لکھا ہوا ہے۔ مشکوٰۃ شریف —— اور سنن ابوداؤد مطبوعہ ایچ، ایم سعید کمپنی ادب منزل کراچی کی جلد دوم صفحہ نمبر ۲۳۳ میں اَلْحَارِثُ حَرَّاثٌ —— لکھا ہوا ہے ——

منصور

ماوراء النہر (ماوراء النہر کے معنی ہیں وہ علاقے نہر کے پیچھے ہیں اور اس سے مراد وہ خطہ ہے جس میں بخارا اور سمرقند وغیرہ شہر واقع ہیں) سے امام مہدی کی مدد کے لیے نکلنے والے شخص حارث حراث کے لشکر کے اگلے حصہ پر مامور شخص کا نام منصور ہوگا —— ''مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ'' میں ہے —— کہ منصور نامی شخص اس (حارث) کی فوج کا کمانڈر ہوگا ——

حضرت خواجہ عبیدہ سمرقندی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

Marfat.com

اَلْمَنْصُوْرُ هُوَ الْخَضِرُ، وَمِثْلُ هٰذَا لَمْ يَصْدُرْ عَنْهُ اِلَّا بِنَقْلٍ، قَالَ: اَوْ كَشْفِ حَالٍ ـــــ

کہ منصور ہی حضرت خضر علیہ السلام ہیں ــــ لیکن یہ بات تو کسی نقلی دلیل سے کہی جاسکتی ہے یا کشف کی بنیاد پر کہی جاسکتی ہے۔

(مرقات شرح مشکوٰۃ (علامہ علی قاری) ج ۱۰ ص ۹۸ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ پاکستان)

آلِ محمد کو جگہ دی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان پاک ہے ــــ کہ حارث نے آلِ محمد اور امام مہدی کو رہنے کے لیے جگہ اور ٹھکانہ دے گا۔

يُمَكِّنُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

وہ (حارث) آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رہنے کے لیے جگہ دے گا جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قریش کے لوگوں نے ٹھکانہ دیا تھا ــــ

''مظاہر حق جدید'' کے صفحہ نمبر ۴۲ جلد ۵ میں ــــ حکیم الامت مفتی احمد یار خاں رحمتہ اللہ علیہ نے ''مراۃ المناجیح'' جلد نمبر ۷ ص نمبر ۲۲۳ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ لاہور میں ــــ لکھا ہے کہ یہاں قریش سے مراد ابوطالب، حمزہ اور دوسرے وہ قریش حضرات ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دل وجان سے خدمت وحفاظت کرتے رہے ــــ اگرچہ اہل سنت کے نزدیک ابوطالب کا ایمان ثابت نہیں ان دونوں حضرات مفتی صاحب اور نواب صاحب نے یہ بات علامہ علی بن سلطان محمد قاری متوفی ۱۰۱۴ھ ــــ کی مرقات

Marfat.com

شرح مشکوۃ سے لی ہے۔ ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔

وَالْمُرَادُ من آمن مِنهُمْ و دخل فِی التَّمْکِیْنِ اَبُوْطَالِبٍ اَیْضًا،
وَاِنْ لَّمْ یُؤْمِنْ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ

قریش کے لوگوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے تھے ''اور جگہ دینے والوں میں'' ابوطالب بھی ہیں۔ اگرچہ اہل سنت کے نزدیک وہ ایمان نہیں لائے تھے۔ (مرقات ج ۱۰ ص ۹۸)

خیال رہے کہ ملا علی قاری نے چند محلِ نظر روایات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ لکھ دیا ہے ـــــ حقیقت یہ ہے کہ اہل سنت کے بے شمار علماء جو تبحر علمی میں اپنی مثال آپ ہیں ـــــ ایمان ابی طالب کے قائل ہیں اور آپ کا بے حد احترام کرتے ہیں۔

سب سے بڑھ کر ـــــ میرے شیخ کریم شیخ الاسلام والمسلمین ـــــ امام اہل سنت ـــــ شیخ المحدثین ـــــ مرشد مفسرین ـــــ سرخیل اولیائے کاملین ـــــ خواجہ کاملاں ـــــ غوث زماں ـــــ حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی علیہ السلام کی ذات گرامی ہے ـــــ جو ایمان ابی طالب کے قائل ہیں ـــــ دیگر اہل سنت کے محدثین و مفسرین کی ایک پوری جماعت بھی حضرت ابوطالب کے ایمان کی قائل ہے۔

شیخ الاسلام سیالوی کا فرمان

علامہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب ایمان ابی طالب پر آپ کا فتویٰ مبارکہ موجود ہے ـــــ جو عربی زبان میں ہے۔ بندۂ ناچیز اس عظیم ترین عبارت کا صرف ترجمہ ارقام کرتا ہے۔

فرماتے ہیں ـــــ ہم سے ہمارے بعض احباب نے پوچھا ہے ـــــ کہ نجات ابی

Marfat.com

طالب کا عقیدہ درست ہے یا نہیں ـــــ ہمارا جواب یہ ہے کہ یہ تو طے شدہ مسئلہ ہے کیونکہ جلیل القدر علماء ـــــ اللہ تبارک وتعالیٰ (ان جیسوں کی کثرت فرمائے) نجات ابی طالب کے متعلق کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، مثلاً اسنیٰ المطالب فی نجات ابی طالب ـــــ اور اس کے علاوہ دیگر کتب ہیں ـــــ مگر اس کے برعکس بھی روایات موجود ہیں جو اس کے خلاف پر دلالت کرتی ہیں ـــــ جیسا کہ ابوطالب کا یہ قول بیان کیا جاتا ہے ـــــ کہ جب حضور رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آپ لا الٰہ الا اللہ ـــــ کی گواہی دیں تو انہوں نے کہا کہ میں عار پر نار کو ترجیح دیتا ہوں۔

چنانچہ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ روایت تصدیق توحید و رسالت پر دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ ابوطالب اس پر اعتقاد رکھتے تھے کہ جو کلمہ کا اقرار نہ کرے وہ آگ میں جائے گا ـــــ اور یہی ان کے ایمان کی دلیل ہے ـــــ کیونکہ ایمان دل سے تصدیق کرنے کا ہی نام ہے ـــــ دوسری بات یہ ہے کہ یہ قول جناب ابوطالب کا آخری کلام نہیں، ممکن ہے یہ بات آپ نے اپنی موت کے وقت سے پہلے کہی ہو۔

اور حق بات یہ ہے کہ سیّدنا رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے صاحب اختیار ہیں۔ آپ جسے چاہیں پاک کریں اور جسے چاہیں ایمان عطا فرمائیں ـــــ حتیٰ کہ سنگ ریزوں، چوپایوں اور پتھروں کو بھی ـــــ تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ نے اپنے چچا کے قلب کو پاک نہیں فرمایا ـــــ اور ان کے سینے کو نور ایمان سے منور نہیں فرمایا۔

اس کے علاوہ جو دیگر روایات ہیں وہ غیر معتبر ہیں اور یہ بات اسانید حدیث کی اتباع کرنے والے محققین پر پوشیدہ نہیں (واللہ ورسولہ اعلم) (ایمان ابی ج اول ص ۴۰ تا ۴۲)

Marfat.com

میرے شیخ، شیخ الاسلام سیالوی کی تقریظ معظّمہ

علامہ صائم چشتی (جو راقم کے شاعری میں استاد ہیں) کی کتاب ''ایمان ابی طالب'' پر تقریظ ارقام فرمائی ہے اور کتاب لکھنے پر خوشی کا اظہار فرمایا —— حمد وثناء کبریا —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوۃ والسلام کے بعد لکھا —— امابعد —— میں نے مولوی صائم چشتی صاحب کی تالیف شدہ کتاب کی بعض سطور کا مطالعہ کیا ہے —— جس میں سیّدنا ابوطالب کے ایمان کے ثبوت میں بہت بابرکت دلائل دیئے گئے ہیں۔ تو مجھے ان قلیل بلکہ معدوم قلم کاروں سے علیحدہ روش نے بہت خوش کیا ہے، جو حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد گرامی، حضرت ابوطالب کے عدم ایمان پر شور مچاتے رہتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت ابوطالب کے ایمان وایقان کے دلائل اس مقام پر پہنچ چکے ہیں کہ انہیں تسلیم کیے بغیر چارہ ہی نہیں —— چنانچہ اس کے متعلق ایک کتاب اسنیٰ المطالب فی نجات ابی طالب تصنیف کی گئی ہے —— جو مصر میں طبع ہو چکی ہے —— اور جو کچھ اس کے خلاف بیان کیا گیا ہے وہ ان کے انکار ایمان پر دلالت نہیں کرتا جیسا کہ غور وفکر سے کام لینے والے پر یہ بات ظاہر اور عیاں ہے۔ واللہ اعلم ورسولہ۔

(ایمان ابی طالب ج ۲ ص ۶ مطبوعہ چشتی کتب خانہ فیصل آباد)

قرآن مجید اور ایمان ابی طالب

خالق کائنات نے قرآن شریف ارشاد فرمایا ہے:

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَاٰوٰى (پارہ ۳۰ سورۃ الضحیٰ آیت نمبر ۶)

ہم نے آپ کو یتیم پایا تو عزت کی جگہ دی۔

یہ ترجمہ حضرت سیّد محمد رفاعی قدس سرہ العزیز کی تفسیر رفاعی سے لکھا ہے۔ سیّد محمد

Marfat.com

عرب رفاعی نے اس آیت کا بہترین ترجمہ کیا ہے —— فرمان خداوندی ہے —— اے حبیب! ''جب'' ہم نے تجھے یتیم پایا تو ''رہنے کے لیے'' عزت کی جگہ عطا فرمائی —— مطلب یہ ہے کہ جب آپ کی والدہ سیّدہ آمنہ سلام اللہ علیہا —— اور آپ کے دادا خواجہ عبدالمطلب کا انتقال ہوگیا تو اس یتیمی کے عالم میں آپ کو عزت والا ٹھکانہ عنایت فرمایا۔

اس بات کا ساری امت کے علماء کو علم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے گھر میں رہنے کے لیے عزت کی جگہ جناب ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیش کی —— جگہ ابوطالب نے دی —— اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں نے جگہ دی۔

اور یہ امر متکلمین کے سامنے روز روشن سے بھی زیادہ واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی کافر کے فعل کو اپنی طرف منسوب نہیں فرماتا —— چنانچہ یہ آیت مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سیّدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ مومن تھے —— بھلے مانسو! رسالت کی خدمت کا صلہ کفر نہیں ہوتا —— استاد محترم حضرت علامہ صائم چشتی قدس سرہ العزیز نے نہایت خوبصورت اور نفیس ترین پیرایہ میں —— رسول کریم کے چچا سیّدنا ابوطالب کی جناب میں نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے —— لکھتے ہیں:

خدا کی پاک امانت سنبھالنے والے
حصار شاہ رسالت بنا ابوطالب
خدا کے نور کے جلوؤں کو لے دامن میں
خدا کا دین بچاتا رہا ابوطالب
اول سے شان رسالت کا وہ مصدق تھا
دلیل بلکہ رسالت کی تھا —— ابوطالب

Marfat.com

رسول پاک کی رحمت نواز نے آئی
زبان عشق سے جب بھی کہا ابوطالب!
مثال اس کی یقیناً محال ہے صائم
ہوئے حضورؐ پہ جیسے فدا ابوطالب

○

بات دور نکل گئی —— ذکر ہو رہا تھا، حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا —— اور آپ کی شان و عظمت اور آپ کے ظاہر ہونے کی علامات کا ——

ظہور مہدی تک

"ظہور مہدی تک" —— یہ ایک کتاب کا نام ہے —— جو جناب ابوعبداللہ آصف مجید نقشبندی صاحب کی تالیف ہے —— اور اس کی طباعت پر خاص توجہ دی گئی ہے —— اور کافی مال خرچ کیا گیا ہے، یعنی طباعت کے اعتبار سے بہت خوبصورت ہے —— اسلوب بیان میں بھی ٹھہراؤ پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے —— اور امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں کافی احادیث بیان کی ہیں —— حالانکہ مؤلف کے قبیل میں آلِ رسول کے ساتھ مؤدت نہ ہونے کے برابر ہے —— آپ ہر روایت بیان کرنے کے بعد —— فائدہ —— کے عنوان کے ضمن میں احادیث کی شرح —— یا —— اپنی رائے تحریر فرماتے ہیں۔

اس کتاب میں ایک روایت بیان کی گئی ہے —— اور فائدہ کے عنوان کے تحت تشریح پر غور فرمائیں گے —— تو آپ کی آنکھیں کھل جائیں گی —— اور یہ کتاب کیوں لکھی گئی؟ —— حقیقت نکھر کر سامنے آجائے گی —— اور کتاب تحریر فرمانے کا اصل

Marfat.com

مقصد واضح ہو جائے گا۔

نفس زکیہ کی شہادت

جناب آصف مجید نقشبندی صاحب ''مصنف ابن ابی شیبہ'' کے حوالے سے رقمطراز ہیں ——— کہ امام مجاہد رحمتہ اللہ علیہ ——— ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ——— کہ انہوں نے کہا کہ ''نفس زکیہ'' کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا ——— جس وقت نفس زکیہ قتل کر دیئے جائیں گے ——— تو زمین و آسمان والے ان قاتلین پر غضب ناک ہوں ——— بعد ازاں لوگ مہدی کے پاس آئیں گے ——— اور انہیں آراستہ و پیراستہ کریں گے ——— وہ (امام مہدی) زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، زمین اپنی پیداوار کو اگا دے گی اور آسمان خوب برسے گا ——— اور ان کے دور خلافت میں امت اس قدر خوشحال ہوگی کہ ایسی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔

فائدہ

(کے عنوان کے ضمن میں رقمطراز ہیں) نفس زکیہ کون ہیں؟ اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا ——— البتہ یہ کوئی بزرگ ہستی ہوں گے جن سے زمین و آسمان والے بہت محبت کرتے ہوں گے ——— ہوسکتا ہے ——— وہ امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد ہوں ——— یا شیخ اسامہ بن لادن ہوں ——— یا ہوسکتا ہے تبلیغی جماعت کے کوئی بڑے بزرگ ہوں ——— یا اہل تصوف کی کوئی بڑی ہستی ——— ہوسکتا ہے ان کی شہادت اس سال (جب حج بغیر امیر کے ادا کیا جائے گا) جمرہ عقبہ کے قریب ہو ——— اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

(ظہور مہدی تک ص ۶۸ تا ۶۹ جدید ایڈیشن ۲۰۱۲ء مطبوعہ مکتبہ الحسن ۳۳ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان)

اللہ اکبر! دیکھا آپ نے کہ جناب مؤلف نے کس احتیاط کے ساتھ ——— کتاب

Marfat.com

"ظہور مہدی تک" کی تالیف وتحریر کا اصل مقصد سپرد قلم فرمایا —— اور استعاروں کی زبان میں ایک ایسا تاثر قائم کرنے کی کوشش ناتمام فرمائی جو بہر عنوان مستحسن نہیں —— یہ بات جناب مؤلف کے علم میں ہوگی —— کہ بعض قلم کاروں نے ملت اسلامیہ کو جو نقصان پہنچایا ہے —— وہ سب طاغوتی طاقتیں مل کر نہیں پہنچا سکیں۔

تم نے تو احتیاط سے توڑا تھا پھول کو
شاخوں کا احتجاج بڑا درد ناک تھا

(۲۱) یہ وہی حدیث شریف ہے جو حضرت آصف مجید صاحب نے اپنی کتاب "ظہور مہدی تک" —— میں لکھی جس کا آپ نے صرف ترجمہ نقل کیا ہے —— بندہ اس حدیث شریف کا عربی متن لکھنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

راوۃ: اس حدیث کے راوی حضرات یہ ہیں —— عبداللہ بن نمیر —— موسیٰ جہنی —— عمر بن قیس الماصر —— فرماتے ہیں:

قَالَ حَدَّثَنِیْ مُجَاهِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ فُلَانٌ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ: اَنَّ الْمَهْدِیَّ لَا یَخْرُجُ حَتّٰی تُقْتَلَ النَّفْسُ الزَّکِیَّةُ فَاِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزَّکِیَّةُ غُضِبَ عَلَیْهِمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ، فَاَتَی النَّاس الْمَهْدِیَّ، فَزَفُّوْهُ کَمَا تُزَفُّ الْعُرُوْسُ اِلٰی زَوْجِهَا لَیْلَةَ عرسها، وَهُوَ یَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، وَتُخْرِجُ الْاَرْضُ نَبَاتِهَا، وَتُمْطِرُ السَّمَآءُ مَطَرَهَا، وَتَنْعَمُ اُمَّتِیْ فِیْ وِلَایَتِهٖ نِعْمَةً لَمْ تَنْعَمْهَا قَطُّ ——

(المصنف لابی شیبۃ (امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ عیسیٰ کوفی متوفی ۲۳۵ھ رضی اللہ عنہ) ج ۲۱

Marfat.com

ص ۲۹۴ مطبوعہ المجلس العلمی ـــــ دار قرطبہ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۶ء) تخریج محمد عوامہ ـــــ حدیث نمبر ۳۸۸۰۸

مندرجہ بالا حدیث شریف کا ترجمہ جو مؤلف ''ظہور مہدی تک'' نے کیا ہے وہ بطور مفہوم تقریباً ٹھیک ہے ـــــ اس حدیث میں حضرت مجاہد کہتے ہیں ـــــ حدثنی فلان ـــــ یعنی اس صحابی کا نام نہیں لیا ـــــ خیال رہے کہ بنوعباس کی بادشاہت ۱۳۲ھ میں قائم ہوئی اور ۳۳۲ھ تک ان کی حکومت کے دوسو سال بنتے ہیں ـــــ اور امام ابن ابی شیبہ ۲۳۵ھ میں انتقال فرما گئے ـــــ اور بنوعباس کے دور حکومت میں علی کریم کرم اللہ وجہہ سے کوئی حدیث روایت کرنا اس وقت کے شاہی فرمان کے مطابق سنگین جرم تھا جس کی سزا موت تھی ـــــ ہوسکتا ہے اس حدیث کے راوی مولا علی علیہ السلام ہوں۔

رہا بنوامیہ کا دور حکومت تو اس دور میں اگر کوئی مسلمان اپنے بچے کا نام علی رکھتا تو اس بچے کو قتل کر دیا جاتا ـــــ امام ذہبی قدس سرہ العزیز اپنی کتاب سیر اعلام النبلاء میں ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے لکھتے ہیں ـــــ

كَانَتْ بَنُوْ اُمَيَّةَ اِذَا سَمِعُوْا بِمَوْلُوْدٍ اِسْمُهٗ عَلِيٌّ قَتَلُوْهُ

(سیر اعلام النبلاء ج ۵ ص ۶۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

نفس زکیہ کون؟

کتاب ''ظہور مہدی تک'' کے مؤلف اس معاملہ میں تحریری طور پر بہت پریشان نظر آتے ہیں ـــــ اس لیے ان کی خدمت میں عاجزانہ گزارش ہے کہ آپ انگنت فرقوں میں نفس زکیہ کی تلاش ترک فرما دیں ـــــ ان جہانوں میں آپ کی تلاش رائیگاں جائے گی اتنے بڑے اژدھام میں آپ کو نفس زکیہ نظر نہیں آسکیں گے ـــــ ایک نفس زکیہ تو وہ ہیں جن کا تذکرہ مختلف کتب میں پایا جاتا ہے ـــــ وہ ہیں ـــــ سیّدنا محمد بن عبداللہ محض

Marfat.com

بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن علی بن ابی طالب (علیہم السلام) امام المورخین ابوالحسن بن حسین بن علی مسعودی کے مطابق ——— محمد بن عبداللہ محض کو ان کے زہد وعبادت کی وجہ سے نفس زکیہ کہا جاتا تھا ——— وہ امام حسن علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں ——— آلِ رسول ہیں ——— خاتون قیامت کے لختِ جگر ہیں ——— آپ بہت بڑے صاحب علم ——— زاہد اور متقی تھے (ماخوذ از تاریخ مسعودی مترجم)

نفس زکیہ کی شہادت

جب حضرت نفس زکیہ نے ابوجعفر منصور (جس کا نام عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تھا) کے خلاف علم بلند فرمایا ——— تو ابوجعفر منصور عباسی نے ——— عیسیٰ بن موسیٰ کو ایک بہت بڑا لشکر دے کر سیّدنا نفس زکیہ علیہ السلام کے مقابلے کے لیے بھیجا ——— مدینہ شریف میں گھمسان کا رن پڑا ——— آپ کی فوج اور ساتھیوں نے عیسیٰ بن موسیٰ کے لشکر کے ساتھ جرات کے ساتھ مقابلہ کیا ——— آخر کار عراقی غالب آئے ——— اور نماز عصر کے بعد انہوں نے مسجد نبوی پر سیاہ جھنڈا بلند کر دیا۔

حضرت نفس زکیہ کے ساتھیوں نے یہ دیکھ کر ایک دوسرے کو آواز دی کہ مدینہ منورہ چھن گیا ہے ——— وہ جان بچانے کی فکر میں ادھر ادھر بھاگ گئے ——— نفس زکیہ کے پاس نہایت ہی چھوٹی سی جماعت باقی رہ گئی ——— پھر وہ اکیلے رہ گئے ——— اور ان کے ہاتھ میں سونتی ہوئی تلوار تھی ——— جو شخص آپ کے قریب آتا اسے موت کی نیند سلا دیتے ——— یہاں تک کہ حضرت نفس زکیہ علیہ السلام نے اہل عراق کے بہت بڑے بہادروں کو قتل کر دیا۔

ذوالفقار حیدری

حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کہ اس جنگ میں جو تلوار (آپ کے ہاتھ میں تھی) وہ

Marfat.com

ذوالفقار تھی۔

وَيُقَالُ اِنَّهٗ كَانَ فِيْ يَوْمَئِذٍ ذُو الْفِقَارِ ۔

''کہتے ہیں کہ اس دن آپ کے ہاتھ میں ذوالفقار (حیدری) تھی''۔

(البدایۃ والنہایۃ ج ۱۰ ص ۹۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت سن اشاعت)

لوگوں نے آپ پر ہجوم کر دیا ـــــ اور ایک شخص نے آگے بڑھ کر آپ کے دائیں کان کی لو کے نیچے تلوار ماردی ـــــ اور اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑے ـــــ اور فرمایا

وَيْحَكُمْ اِبْنُ نَبِيِّكُمْ مَجْرُوْحٌ مَظْلُوْمٌ ۔

تم ہلاک ہو جاؤ! تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا زخمی اور مظلوم ہے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۹۲)

اسی دوران میں حمید بن محطبہ (خبیث نے دنیا اور انعام کی خاطر) آپ کا سر کاٹ لیا اور منصور کے پاس بھیج دیا ـــــ آپ نے رمضان شریف ۱۴۵ھ بروز پیر عصر کے بعد ''احجاز الزیت'' کے پاس شہادت پائی ـــــ آپ کی تلوار ذوالفقار بنو عباس رضی اللہ عنہ کے پاس چلی گئی ـــــ اور وہ یکے بعد دیگرے اس کے وارث بنتے رہے ـــــ

آپ کا سر مبارک کاٹ کر، عیسیٰ بن موسیٰ نے ابن ابی کرام کے ہاتھ منصور عباسی کے پاس بھیجا ـــــ اور جسم کو دفن کرنے کا حکم دیا ـــــ اور آپ کو جنت البقیع میں دفن کر دیا گیا، نفس زکیہ کا سر جب منصور کے پاس لایا گیا ـــــ تو اس نے سر انور کو سامنے رکھا اور حکم دیا ـــــ

فَطَافَ بِهٖ فِيْ طَبَقٍ اَبْيَض، ثُمَّ
طِيْفَ بِهٖ فِى الْاَقَالِيْمِ بَعْدَ ذَالِكَ

کہ اس سر کو ایک سفید طشتری (تھالی) میں رکھ کر اسے گھمایا جائے، پس

Marfat.com

اسے گھمایا گیا، پھر اسے مختلف ملکوں، صوبوں میں گھمایا گیا۔

(البدایہ والنھایہ ج ۱۰ ص ۹۳)

خیال رہے کہ امیوں کے بعد عباسی حکمرانوں نے بھی آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مظالم وشدائد —— اور جور و جفا کی انتہاء کردی —— سیّدنا نفس زکیہ علیہ السلام کا سر کاٹ کر مختلف شہروں میں پھرایا گیا —— اور اپنی قلم رو میں گھما کر اولاد بتول اور خون رسول کی توہین کی گئی —— اور اس قسم کا سلوک آج تک جاری ہے اور شائد قیامت تک جاری رہے۔

اس کی وجہ فقط نفاق کی کثرت ہے —— اور یہ امر حقیقت کے قریب تر ہے —— اور احادیث رسول بھی ان امور پر شاہد ہیں کہ منافقت کی سب سے بڑی علامت رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل سے بغض وعناد رکھنا ہے —— جو کئی مسالک کے کئی افراد کے سینوں کے اندر وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔

آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے ایک لڑکے کی شہادت

بات چل رہی تھی کہ نفس زکیہ کی کہ وہ کون ہوسکتا ہے —— تو راقم نے ایک زکیہ کا مختصر ترین تعارف پیش کردیا ہے کہ وہ محمد بن عبداللہ محض بن حسن بن علی علیہم السلام ہیں —— اور دوسرے کا آگے ذکر ہوگا —— لیکن جناب علامہ آصف نقشبندی صاحب فرماتے ہیں —— کہ وہ ملا عمر —— اسامہ بن لادن —— یا تبلیغی جماعت کا کوئی بڑا ہوسکتا ہے۔

شاید ان کا اشارہ جناب حاجی عبدالوہاب صاحب کی طرف ہو کیونکہ وہی آج کل تبلیغی جماعت کے امیر اور بڑے ہیں —— جناب ابوعبداللہ صاحب کی خدمت میں عرض

Marfat.com

ہے کہ آپ بالکل پریشان نہ ہوں—— انشاء اللہ ان حضرات میں سے کوئی بھی شخص نفس زکیہ نہیں ہوسکتا اور نہ ہوگا اس کی دلیل یہ ہے—— کہ ظہور امام مہدی علیہ السلام سے قبل رسول کریم علیہ الصلوٰۃ التسلیم کی آل میں سے ایک لڑکا رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان شہید کردیا جائے گا اور اس کے بعد امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا، جب تشریف لائیں گے تو کعبہ شریف کے ساتھ تکیہ لگائیں گے—— علامہ مومن بن حسن شبلنجی شافعی رحمتہ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

وَقُتِلَ غُلَامٌ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَصَاحَ صَائِحٌ مِنَ السَّمَاءِ بِاَنَّ الْحَقَّ مَعَهٗ وَمَعَ اَتْبَاعِهٖ۔

سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل میں سے ایک لڑکا رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان قتل کیا جائے گا۔ آسمان سے آواز آئے گی کہ وہ لڑکا اپنے ساتھیوں سمیت حق پر ہے—— (نور الابصار ص ۳۰۴ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

ہاشمی مرد

اسی طرح کی ایک اور روایت ہے جسے امام ابن صباغ مالکی رحمتہ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ہے—— آپ علامات ظہور امام مہدی کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

وَقُتِلَ نَفْسٌ زَكِيَّةٌ تَظْهَرُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنَ الصَّالِحِيْنَ وَذُبِحَ رَجُلٌ هَاشِمِيٌّ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَهُدِمَ حَائِطُ مَسْجِدِ الْكُوْفَةِ

—— (الفصول المہمۃ ص ۳۰۰ فی معرفۃ احوال الائمۃ مطبوعہ العدل نجف)

اور شہید کردیا جائے گا حضرت نفس زکیہ کو ان کے ستر صالحین کے جلو

Marfat.com

میں (یعنی ان ستر ساتھیوں سمیت آپ کو شہید کر دیا جائے گا) جبکہ ایک ہاشمی مرد کو رکن و مقام کے درمیان ذبح کر دیا جائے گا اور کوفہ کی مسجد کی دیواروں کو گرا دیا جائے گا (یعنی مسجد کوفہ کو منہدم کر دیا جائے گا)

مندرجہ بالا روایات میں بھی جس نفس زکیہ کا ذکر ہے وہ خاندان نبوت سے ہوگا اور ایک ہاشمی مرد کو رکن و مقام کے درمیان ذبح کر دیا جائے گا، مسجد کوفہ کو گرا دیا جائے گا ــــ کتاب ''ظہور مہدی تک'' کے مؤلف کی خدمت میں گزارش ہے کہ آپ نفس زکیہ کی تلاش ترک فرما دیں ــــ آپ جس جہان نامعتبر میں نفس زکیہ کو تلاش فرما رہے ہیں وہاں دور دور تک حضرت نفس زکیہ کا نام و نشان تک نہیں ملے گا اور آپ اس چیز سے پوری طرح واقف ہیں کہ اس جہاں سے آپ کو کچھ نہیں ملے گا ــــ اگر آپ تلاش و جستجو کا ذوق فراواں رکھتے ہیں تو پھر وادی پرنور کی طرف توجہ فرمائیں ــــ

کرو تلاش نہ فانی جمال کے پیکر
کرو تو حسن ازل کی چمک تلاش کرو
ستارے، چاند بھی جن کے رہین منت ہیں
وہ حسن و نور کا مرکز! فلک تلاش کرو

ظلم و ستم عام ہوگا

حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ (امام مہدی کا ظہور اور قیام قیامت کی علامات بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں (قیامت اور ظہور مہدی کا زمانہ وہ ہوگا)

اِذَا تَشَبَّهَ الرِّجَالُ بِالنِّسَاءِ — جب مرد عورتوں کی مشابہت کریں گے۔

وَالنِّسَاءُ بِالرِّجَالِ — اور عورتیں مردوں کی مشابہت کریں گی۔

Marfat.com

وَرَكِبَتْ ذَوَاتُ الْفُرُوْجِ السُّرُوْجَ	عورتیں گھوڑوں کی سواری کریں گی۔
وَاَمَّتِ النَّاسَ الصَّلٰوٰات	اورعورتیں نمازوں میں امام ہوں گی۔
وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ	اورلوگ خواہشات کے پیچھے لگ جائیں گے۔
وَاسْتَخَفُّوْا بِالدِّمَاءِ	خوں ریزی آسان سمجھنے لگیں گے۔
وَتَعَامَلُوْا بِالرِّبَا	سودی کاروبار کریں گے۔
وَتَظَاهَرُوْا بِالزِّنَا	زنا کاری عام ہوگی۔
وَشَيَّدُوْا الْبِنَاءِ	مکان مضبوط بنائیں گے۔
وَاسْتَحَلُّوا الْكِذْبَ	جھوٹ حلال جانیں گے۔
وَاَخَذُوا الرُّشَا	رشوت عام ہوگی۔
وَاتَّبَعُوا الْهَوٰى	خواہشات کی پیروی کریں گے۔
وَبَاعُوا الدِّيْنَ بِالدُّنْيَا	دین کو دنیا کے بدلے فروخت کریں گے۔
وَقَطَعُوْا الْاَرْحَامَ	قطع رحمی کریں گے۔
وَضَنُّوْا بِالطَّعَامِ	طعام کھلانے میں بخل کریں گے۔
وَكَانَ الْحِلْمُ ضُعْفًا	نرمی اور بردباری کمزور ہو جائے گی۔
وَالظُّلْمُ فَخْرًا	ظلم کرنا فخر بن جائیں گے۔
وَالْاُمَرَاءُ فَجَرَةٌ	امراء (حکمران) فاجر ہوں گے۔
وَالْوُزَرَاءُ كَذَبَةٌ	وزیر جھوٹے ہوں گے۔
وَالْاُمَنَاءُ خَوَنَةٌ	امین خائن ہوں گے۔
وَالْاَعْوَانُ ظُلْمَةٌ	مددگار ظالم ہوں گے۔

Marfat.com

وَالْقُرَّاءُ فَسَقَةٌ	قاری فاسق ہوں گے۔
وَظَهَرَ الْجَوْرُ	ظلم وستم عام ہوگا۔
وَكَثُرَ الطَّلَاقُ	طلاق زیادہ ہوگی۔
وَبَدَا الْفُجُوْرُ	فجور عام ہوگا۔
وَقُبِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ	جھوٹی گواہیاں قبول ہوں گی۔
وَ شُرِبَتِ الْخُمُوْرُ	اور شرابیں پی جائیں گی
وَرَكِبَتِ الذُّكُوْرُ الذُّكُوْرَ	مرد مردوں پر سواری کریں گے (لواطت کریں گے)
وَاسْتَغْنَتِ النِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ	عورت عورتوں کیساتھ مستغنی —— ہوں گی۔
وَاتُّخِذَ الْفَيْءُ مَغْنَمًا	مال فے کو مال غنیمت شمار کریں گے۔
وَالصَّدَقَةَ مَغْرَمًا	صدقہ کو بوجھ محسوس کریں گے۔
وَاتُّقِيَ الْاَشْرَارُ مَخَافَةَ اَلْسِنَتِهِمْ	شرارتی لوگوں سے ان کی زبانوں کے ڈر سے پرہیز کیا جائے گا۔

وَخَرَجَ سُفْيَانِيْ مِنَ الشَّامِ —— سفیانی شام سے اور یمنی یمن سے نکل جائیں

وَالْيَمَانِ مِنَ الْيَمَنِ وَخُسِفَ گے —— مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام بیداء

بِالْبَيْدَاءَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ میں لوگ (سفیانی کا لشکر) زمین میں دھنس جائیں گے۔

(نور الابصار ص۴۰۲ تا ۴۰۳ مطبوعہ دار المعرفۃ سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

Marfat.com

ایک ایسا وقت بھی آئے گا

علامہ امام علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی متوفی ۹۷۵ھ اپنی مشہور ترین کتاب ''کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال'' میں ابن ابی امامہ سے روایت کرتے ہیں ——— کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——— کہ

تَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ فَزْعَةٌ فَيَصِيرُ النَّاسُ
اِلٰى عُلَمَائِهِمْ فَاِذَا هُمْ قِرَدَةٌ وَّخَنَازِيْرُ

میری اُمت میں حرام زادے ہوں گے ——— پس لوگ اپنے علماء کے پاس جائیں گے تو وہ بندر اور خنزیر بن چکے ہوں گے۔

(کنز العمال ج ۱۴ص ۲۴۲مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت سن اشاعت ۱۹۹۸ء)

مندرجہ بالا حدیث کے تیور بتا رہے ہیں کہ ظہور امام مہدی علیہ السلام اور قرب قیامت کی علامات ونشانات یہ ہیں ——— کہ اُمت میں حرام زادوں کی تعداد کافی ہوگی ——— اور لوگ بعض امور کے پیش نظر علماء کے پاس جائیں گے تو آگے سے بندروں اور خنزیروں کی شکلیں نظر آئیں گی۔

بیعت امام مہدی

ام المومنین اُمّ سلمہ سلام اللہ علیہا سے مروی ہے:

يُبَايَعُ لِرَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ كَعِدَّةِ اَهْلِ بَدْرٍ، فَتَأْتِيْهِ عَصَبُ الْعِرَاقِ وَاَبْدَالُ الشَّامِ، فَيَأْتِيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ، ثُمَّ يَسِيْرُ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهُ كَلْبٍ فَيَهْزِمُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَكَانَ يُقَالُ: اَلْخَائِبُ

Marfat.com

مَنْ خَابَ غَنِيمَةَ كَلْبٍ ———

میری امت کے ایک مرد کے لیے رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان بعیت لی جائے گی اس مریدین کی تعداد اصحاب بدر رضی اللہ عنہم کی تعداد کے برابر (۳۱۳) ہوگی۔ اس (امام مہدی) کے پاس شام کے ابدال اور عراق کے سردار آئیں گے ——— اور پھر ان کے پاس (جنگ کرنے کے لیے) شام کا لشکر آئے گا ——— جب وہ مقام بیداء میں ہوں گے تو انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا ——— پھر قریش کا ایک شخص اس شخصیت پر چڑھائی کرے گا جس کے ماموں بنوکلب ہوں گے ——— اللہ تعالیٰ انہیں بھی شکست دے گا ——— تو یہ کہا جانے لگے گا کہ جس نے بنوکلب کی غنیمت نہیں لوٹی وہ نقصان میں رہا۔

(کنز العمال ج ۱۴ ص ۱۲۱ بحوالہ ابن ابی شیبہ ——— طبرانی ابن عساکر)

اولین مددگار ——— ۳۱۳

مندرجہ بالا حدیث شریف میں یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی ——— کہ حضرت سیّدنا امام مہدی علیہ السلام کے اولین مددگار ——— وہ تین سو تیرہ اصحاب بدر کی تعداد کے برابر ہوں گے جو رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان امام مہدی کے دست اقدس پر بیعت کریں گے کتاب ''ظہور مہدی تک'' کے مؤلف لکھتے ہیں کہ شاہ رفیع الدین رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ——— بیعت کے وقت آسمان سے یہ ندا آئے گی۔

هٰذَا خَلِيفَةُ اللهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَاَطِيْعُوْا ———

یہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہیں، ان کی بات سنو اور اطاعت کرو۔

(ظہور مہدی تک ص ۵۰ مطبوعہ مکتبہ الحسن حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

Marfat.com

''ظہور مہدی تک'' کے مؤلف جناب ابوعبداللہ صاحب نے اس کتاب پر کافی محنت فرمائی ہے ــــ کتاب لکھنے کے اصل مقصد کو پوشیدہ رکھنے کے لیے امام مہدی علیہ السلام کے نام کو استعمال فرما کر اپنے قبیل کے پرانے اسلوب بیان کو برقرار رکھا ہے ــــ احادیث کی عربی عبارتوں سے پرہیز کیا گیا ہے اور زیادہ تر ترجمہ پر اکتفا کیا گیا ہے ــــ طباعت اعلیٰ معیار کی ہے۔

ایک حدیث شریف جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کتاب میں صرف اسکا ترجمہ لکھا گیا ہے ــــ اس کے آخری الفاظ سپرد قلم کرتا ہوں ــــ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ طالقان (قندھار کا ایک علاقے کا نام ہے) سے اپنا خزانہ نکالیں گے ــــ اور اس کے ذریعے سے دین کو زندہ کریں گے ــــ جبکہ اس سے پہلے دین کو مٹایا گیا ہوگا ــــ (ظہور مہدی تک ص ۳۴)

اس حدیث کے تحت فائدہ کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ ــــ اس حدیث میں طالبان کے لیے بڑی بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا خزانہ فرمایا ہے ــــ ان کو مٹے ہوئے دین کو زندہ کرنے کا ذریعہ بنائے گا ــــ اور یہی حضرت امام مہدی کے اولین مددگار ہوں گے ــــ (ظہور مہدی تک ص ۳۴)

اللہ اکبر ــــ حضرت آصف سے ایک سوال کیا جا سکتا ہے ــــ کہ جناب! کیا؟ امام مہدی علیہ السلام امت کے ستر ہزار کے لگ بھگ لوگوں کو بے دردی سے قتل کرنے والوں ــــ اور چھوٹے معصوم بچوں اور خواتین کے قاتلوں کو اپنی فوج میں بھرتی فرمائیں گے؟؟ ــــ گلیوں اور بازاروں ــــ مسجدوں میں ــــ اور بزرگان دین ــــ اللہ کریم کے ولیوں ــــ داتا علی ہجویریؒ ــــ بابا فرید گنج شکرؒ ــــ عبداللہ شاہ غازیؒ اور

Marfat.com

دیگر صوفیائے دین وملت کے مزارات میں آتشیں بارود سے دھماکے کرنے والوں کو امام مہدی اپنی جماعت میں داخل ہونے دیں گے؟

امام احمد بن حنبل اور دیگر فقہاء ——— اور آئمہ اسلام آج تک یزید پر لعنت بھیج رہے ہیں ——— کہ اس نے آلِ رسول کو شہید کر کے ان کے سروں کو نیزوں کی انیوں پر اُچھالا ——— لیکن یہاں تو مسلمانوں اور غازیوں کے سر کاٹ کر فٹ بال بنا کر کھیلا گیا ——— حجر بن عدی کندی صحابی رسول رضی اللہ عنہ کو قبر سے نکال کر بے حرمتی کی گئی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف پہنچائی گئی ——— اور سینکڑوں ہزاروں ظلم کی داستانیں رقم کرنے والوں کو امام مہدی سے ملا رہے ہیں ——— کالے جھنڈوں کا ذکر آئے تو فرماتے ہیں کہ القائدہ کے جھنڈے کالے ہیں ——— آپ کس طرف جا رہے ہیں ——— آپ تو خود کو صاحب طریقت بھی کہتے ہیں ——— طریقت کی دنیا تو محبت آگیں ہوتی ہے ——— محبت کی خوشبو بکھیرنا ہی طریقت کی علامت ہے ——— اہل طریقت ظلم اور جور سے نفرت کرتے ہیں ——— کسی شاعر نے بے چارگی کے عالم میں ایک شعر کہا ہے:

چمن کے رنگ وبو نے اس قدر دھوکے دیئے مجھ کو
کہ میں نے ذوق گل بوسی میں کانٹوں پر زبان رکھ دی

آپ نے سیّدنا محمد مہدی علیہ السلام کے نام کے ساتھ ——— لفظ امام لکھا جو بہت اچھا لگا ——— حالانکہ آپ کے قبیل کے لوگ امام علی ——— امام حسن ——— امام حسین علیہم السلام کے اسمائے گرامی کے ساتھ امام نہیں لکھتے ——— نہ تقریر میں نہ تحریر میں ——— بندہ آپ کو اس امر پر تحسین پیش کرتا ہے ——— مندرجہ بالا پاک ہستیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود امام کے لفظ سے یاد فرمایا ہے ——— ہم ہیں کہ بخاری سے لے کر

Marfat.com

فاضل بریلوی تک ـــــ شیخ شوکانی سے لے کر شیخ تھانوی تک کو امام کہہ کر پکارتے ہیں ـــــ لیکن چادر تطہیر کے سایہ میں استراحت فرمانے والوں کے لیے لفظ امام تو رہا ایک طرف ''سیّدنا'' کا لفظ استعمال کرنے سے پرہیز کرتے ہیں۔

آپ کے ماخذ ـــــ ہر مجدون (امین محمد جمال الدین مصری) جس کا ترجمہ جناب پروفیسر خورشید عالم قرآن کالج لاہور نے فرمایا ہے ـــــ کو دیکھنے کا اتفاق ہوا ـــــ ان دونوں حضرات نے دجال ـــــ طاغوتی قوتوں کو قرار دیا ہے اور امام مہدی علیہ السلام کا بہت کم ذکر کیا ہے ـــــ طاغوتیوں کو دجالی قوتیں لکھا ہے ـــــ جو معنوی اعتبار سے ٹھیک بھی ہے ـــــ کیونکہ وہ طاقتیں مسلمانوں کو مسلمانوں سے قتل کروارہی ہیں ـــــ اور اس بات کا بھی کوئی باہوش انسان انکار نہیں کر سکتا کہ سارا اسلحہ اور مال ڈالر وغیرہ انہیں طاقتوں کا استعمال ہو رہا ہے۔

میر کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں

میرے بعد میرے اہل بیت پر مظالم توڑے جائیں گے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے فرمایا:

اِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ اِخْتَارَ اللّٰهُ لَنَا الْاٰخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا، وَاَنَّ اَهْلَ بَيْتِيْ سَيَلْقُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ بَلَاءً وَّتَشْرِيْدًا وَّتَطْرِيْدًا، حَتّٰى اَتٰى قَوْمٌ من قَبْلِ الْمَشْرِقِ مَعَهُ رَايَاتٌ سُوْدٌ فَيَسْأَلُوْنَ الْحَقَّ فَلَا يُعْطُوْنَهُ، فَيُقَاتِلُوْنَ فَيُنْصَرُوْنَ فَيُعْطُوْنَ مَا سَأَلُوْا فَلَا يَقْبَلُوْنَهُ حَتّٰى يَدْفَعُوْهَا اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اِسْمِيْ وَاِسْمُ اَبِيْهِ اِسْمَ

Marfat.com

اَبِیْ، فَیَمْلِکُ الْاَرْضَ فَیَمْلَؤُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا کَمَا مَلَؤُهَا جَوْرًا وَظُلْمًا، فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ اَوْ اَعْقَابِکُمْ فَلْیَاْتِهِمْ وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الثلج فَاِنَّهَا رَایَاتُ هُدًی ——

ہم اہل بیت کے لیے اللہ تعالیٰ نے دنیا کے مقابلہ میں آخرت کو پسند فرمایا ہے —— اور میرے (وصال) کے بعد میرے اہل بیت مصیبت میں مبتلا ہوں گے —— میرے اہل بیت کو دھتکارا جائے گا —— میرے اہل بیت کو (ظلم وجور کے ساتھ) جلاوطن کیا جائے گا، یہاں تک کہ مشرق کی جانب سے ایک قوم آئے گی، جن کے پاس کالے جھنڈے ہوں گے۔ وہ حق وصداقت کا مطالبہ کریں گے (یعنی حق والوں کے حق کا مطالبہ کریں گے) لیکن ان کو (ان کا حق نہیں) دیا جائے گا —— اس لیے وہ جنگ کریں گے پھر ان کی (حق تعالیٰ کی طرف سے) مدد کی جائے گی —— پس وہ جو کچھ مانگیں گے انہیں دیا جائے گا —— یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو نہیں دیا جائے گا —— تو وہ (ان کے متبعین) قبول نہیں کریں گے —— وہ میرا ہم نام ہوگا —— اور اس کا والد میرے والد کا ہم نام ہوگا —— وہ زمین کا مالک وحاکم ہوگا اور زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جیسے وہ ظلم وستم سے بھری ہوگی —— پس جو کوئی تم میں سے یا تمہاری اولاد میں سے یہ زمانہ پائے تو اس کے پاس آجائے اگرچہ برف پر گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے، کیونکہ وہ ہدایت کے جھنڈے ہیں۔ (کنز العمال ج۱۴ص۱۱۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

Marfat.com

مندرجہ بالا حدیث شریف میں بتایا گیا ہے کہ ہم اہل بیعت کے لیے اللہ کریم نے دنیا کے مقابلے میں آخرت کو پسند فرمایا ہے اور یہ بھی کہ میرے وصال کے بعد میرے اہل بیت پر بے پناہ مظالم توڑے جائیں گے ـــــ آلِ رسول کو بہت زیادہ مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑے گا ـــــ اور ملک بدر کیا جائے گا ـــــ دردر کی ٹھوکریں کھانی پڑیں گی ـــــ ان کے سر کاٹ کر نیزوں پر اچھالے جائیں گے ـــــ ان کی نسل کشی میں کسی قسم کی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جائے گی ـــــ انہیں ہر قسم کے شدائد کا سامنا کرنا پڑے گا۔

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ اس دور پر آشوب میں یہی کچھ ہو رہا ہے ـــــ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بغض سینوں میں آتش فشاں کی صورت اختیار کر گیا ہے ـــــ افسوس کہ بعض علماء اور ان کے متبعین کے دل آتش بغض کے شعلوں سے سیاہ ہو چکے ہیں ـــــ اور یہ منافقت کی سب سے بڑی دلیل ہے ـــــ ان ہستیوں کا ذکر کرنا اور ان کی عظمت و شان بیان کرنا اس دور میں مشکل ترین امر ہے ـــــ

قارئین! یہ تمام امور کے ساتھ ساتھ یہ ظلم بھی کیا گیا ـــــ اہل بیت رسول کی قبروں کو مسمار کیا گیا ـــــ ان پر پانی چھوڑ کر نشان قبور مٹانے کی ناکام کوشش کی گئی۔ سیّدہ اُمّ المومنین خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کی پختہ قبر شریف پر گولیاں چلائی گئیں ـــــ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ سیّدہ آمنہ امینہ سلام اللہ علیہا کی قبر شریف کی بے حرمتی کی گئی۔ جنت بقیع کی حالت زار دیکھ لیں ـــــ وہاں سیّدہ عالم خاتون جنت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری صاحبزادی کی قبر شریف کی حالت دیکھ لیں ـــــ وہاں امام حسن مجتبیٰ ـــــ امہات المومنین کے مزارات آپ کو نظر نہیں آئیں گے۔

ان قبور کی خستہ حالی کو جب شورش کاشمیری مرحوم نے دیکھا تو ان کی رگ شاعری

Marfat.com

بے تاب ہوگئی ——— اور سینہ قرطاس پر قلم چلنے لگا ——— اس نظم میں سے چند اشعار آپ بھی دیکھیں!

خیال و ہے کہ جناب شورش کاشمیری صاحب آزاد تخیل کے مالک تھے وہ کسی خاص فرقہ کے ساتھ نہ تھے ——— ان کی کتاب ''شب جائے کہ من بودم'' ان لوگوں پر لکھی گئی ہے جو مزارات کے دشمن سمجھے جاتے ہیں ——— وہ جلال میں آکر لکھتے ہیں۔

اس سانحہ سے گنبد خضریٰ ہے پر ملال
لخت دلِ رسول کی تربت ہے خستہ حال
دل میں ٹھٹک گیا کہ نظر میں سمٹ گیا
اس جنت البقیع کی تعظیم کا خیال
طیبہ میں ہے یہ آل پیمبرؐ پہ ابتلا
اس ابتلا سے خاطر کونین ہے نڈھال۔
سوئے ہوئے ہیں ماں کی لحد کے وہ آس پاس
پور خلیل، سبط پیمبر، علی کے لال
اڑتی ہے، دھول مرقد آلِ رسول پر
ہوتا ہے دیکھتے ہی طبیعت کو اختلال
افتادگان خواب ہیں آل ابوتراب
اب تک وہی ہے گردش دوراں کی چال ڈھال
فرش ہی روا ہے پیمبر کے دین میں
لیکن حرام شئی ہے مقابر کی دیکھ بھال؟

Marfat.com

اسلام اپنے مولد و منشا میں اجنبی
تیرا غضب کہاں ہے؟ خداوند ذوالجلال
تو ندیں بڑھی ہوئی ہیں غریبوں کے خون سے
محلوں کی آب و تاب ہے حکام پر حلال
جس کی نگہ میں بنت نبیؐ کی حیا نہ ہو
اس شخص کا نوشتۂ تقدیر ہے زوال
کب تک رہے گی آل پیمبر لٹی پٹی
کب تک رہیں گے جعفر و باقر گستۂ حال
کیا؟ یوں ہی خاک اڑے گی مزارات قدس پر
فیصل کی سلطنت سے ہے شورش کا یہ سوال

○

دجال

قرب قیامت کی علامات میں ایک فتنہ دجال بھی ہے ـــــ وہ کافر نہایت فریب کار ہوگا ـــــ اس کے بارے میں سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو خبر دار کیا ہے اور فتنہ دجال سے بچنے سے متعلق ارشادات فرمائے:

لفظ دجال کے معانی

لفظ دجال دجل سے ماخوذ ہے ـــــ جس کا معنی ہے چھپانا اور ڈھانپ لینا ـــــ جھوٹ بولنا ـــــ برتن پر سونے کا پانی چڑھانا ـــــ زمین میں کھاد ڈالنا ـــــ بہت زیادہ جھوٹا ـــــ ملمع ساز ـــــ اوپر کی سجاوٹ ـــــ شارح مسلم علامہ غلام رسول سعیدی، علامہ ابن درید کے حوالے سے لکھتے ہیں ـــــ کیونکہ دجال حق کو باطل کے سبب چھپائے گا

Marfat.com

—— اس لیے اس کو دجال کہتے ہیں —— ایک قول یہ ہے کہ کیونکہ وہ سفر کے ذریعے تمام روئے زمین کو ڈھانپ لے گا اس لیے اس کو دجال کہا جائے گا ——

کیا دجال حضور کے عہد میں موجود تھا؟

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے —— فرماتی ہیں —— کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز عشاء میں تاخیر فرمائی —— پھر تشریف لائے تو فرمایا کہ مجھے تمیم داری رضی اللہ عنہ کی بات نے روکے رکھا، جوانہوں نے ایک آدمی کے حوالے سے بیان کی —— کہ وہ سمندری جزیروں میں سے ایک جزیرے میں ایک عورت کے پاس پہنچا جو اپنے بالوں کو کھینچ رہی تھی —— کہا تو کون ہے؟ اس نے کہا —— اَنَا الْجَسَّاسَةُ —— میں جساسہ (جاسوسی کرنے والی) ہوں —— کہا کہ اس محل کی طرف جاؤ —— میں گیا تو ایک آدمی اپنے بالوں کو کھینچ رہا تھا —— وہ طوق اور زنجیروں میں جکڑا ہوا —— زمین وآسمان کے درمیان پھڑک رہا تھا ——

فَقُلْتُ مَنْ اَنْتَ؟ —— فَقَالَ: اَنَا الدَّجَّالُ —— اَخَرَجَ نَبِیُّ الْاُمِّیِّیْنَ بَعْدُ؟ —— قُلْتُ نَعَمْ —— قَالَ: اَطَاعُوْهُ اَمْ عَصَوْهُ؟ —— قُلْتُ بَلْ اَطَاعُوْهُ —— قَالَ: ذَاتَ خَیْرٌ لَّهُمْ۔

"تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں" میں نے کہا تو کون ہے؟ —— اس نے کہا میں دجال ہوں —— کیا امیوں کے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ظہور ہو گیا ہے؟ —— میں نے کہا ہاں —— اس نے کہا کہ لوگوں نے اس کی اطاعت کی ہے یا نافرمانی؟ —— میں نے کہا کہ اطاعت کی ہے اس نے کہا کہ یہ ان کے لیے بہتر ہے۔

Marfat.com

(سنن ابوداؤد ص ۶۷۹ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان، سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۲۴۶ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ ملتان پاکستان)

یہ طیبہ ہے

مندرجہ بالا حدیث امام ابوداؤد قدس سرہ العزیز نے اپنی سنن میں اختصار کے ساتھ بیان کی ـــــ اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں اسی سلسلے کی ایک لمبی حدیث بیان کی ہے ـــــ جس میں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تمام واقعہ بیان کیا ہے ـــــ اس کا ایک تھوڑا سا حصہ بطور خلاصہ بیان کیا جاتا ہے۔

فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منادی کی ندا سنی کہ نماز کی جماعت ہونے والی ہے ـــــ میں مسجد میں گئی ـــــ تو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ـــــ میں عورتوں کی اس صف میں تھی ـــــ جو مردوں کی صف سے متصل تھی ـــــ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھا دی تو آپ مسکراتے ہوئے منبر پر جلوہ افروز ہوئے ـــــ آپ نے فرمایا ہر شخص اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہے ـــــ پھر آپ نے فرمایا:

اَتَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ .

کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں اکٹھا کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی جانتے ہیں ـــــ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم ـــــ میں نے تم کو کسی چیز کی رغبت دلانے یا کسی چیز سے ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا ـــــ میں نے تم کو صرف اس لیے جمع کیا ہے ـــــ کہ تمیم داری ایک نصرانی (عیسائی) شخص تھے ـــــ انہوں نے آ کر مجھ سے

Marfat.com

بیعت کی اور مسلمان ہو گئے۔

وَحَدَّثَنِیْ حَدِیْثًا وَافَقَ الَّذِیْ کُنْتُ اُحَدِّثُکُمْ عَنْ مَسِیْحِ الدَّجَّالِ ــــــ

انہوں نے مجھے ایک خبر دی جو اسی بات کے مطابق ہے ـــــ جو میں تم لوگوں کو مسیح دجال سے متعلق بیان کر چکا ہوں ـــــ

تمیم داری نے مجھے بتایا کہ وہ بنو لخم اور بنو جذام کے تیس آدمیوں کے ساتھ ایک بحری جہاز میں سوار ہوئے ـــــ ایک ماہ تک سمندر کی موجوں کے تلاطم خیز تھپیڑوں نے جہاز کو ادھر سے ادھر دھکیلتے رہے۔ پھر ایک دن غروب آفتاب کے وقت وہ ایک جزیرے پر پہنچے ـــــ یہ سب لوگ چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرہ کے اندر داخل ہوئے ـــــ وہاں انہیں ایک جانور ملا ـــــ جس کے بال بہت موٹے اور گھنے تھے ـــــ بالوں کی زیادتی کی وجہ سے اس کے منہ اور پیٹھ کا پتہ نہیں چلتا تھا ـــــ

فَقَالُوْا وَیْلَكَ مَا اَنْتَ؟ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا وَمَا الْجَسَّاسَةُ ـــــ قَالَتْ اَیُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوْا اِلٰی هٰذَا الرَّجُلِ فِی الدَّیْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰی خَبَرِکُمْ بِالْاَشْوَاقِ ۔

ساتھیوں نے کہا ارے بدبخت تو کون ہے؟ ـــــ اس نے کہا میں جساسہ ہوں (جاسوسی کرنے والی) انہوں نے کہا کیسا جساسہ ـــــ اس نے کہا اس بت خانے میں چلے جاؤ اس شخص کے پاس جو تمہاری خبر کا بہت شوق رکھتا ہے جب اس نے ایک آدمی کا نام لیا تو ہم ڈرے کہ کہیں یہ شیطان نہ ہو، پھر ہم جلدی جلدی گئے اور بت خانے میں داخل ہوئے تو وہاں واقعی ایک بہت بڑا (بدشکل) ایک آدمی تھا ـــــ ہم نے اتنا بڑا (بدنما) آدمی اس

Marfat.com

سے پہلے نہیں دیکھا تھا ـــــ اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے تھے ـــــ اور وہ گھٹنوں سے لے کر ٹخنوں تک لوہے کی زنجیروں سے جکڑا ہوا تھا ـــــ ہم نے کہا او بدبخت تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ تم میرا حال جاننے پر قادر ہو ہی گئے ہو ـــــ

فَاَخْبِرُوْنِی مَا اَنْتُمْ؟ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ ۔

''اب یہ بتاؤ تم لوگ کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم عرب لوگ ہیں''

ہم ایک سمندری جہاز میں سوار ہوئے تھے ـــــ اتفاق سے ان دنوں سمندر بہت جوش میں تھا ـــــ ایک ماہ تک ہمیں سمندری موجیں دھکیلتی رہیں بالاخر ہم تمہارے اس جزیرہ تک پہنچ گئے، پھر ہم چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرہ کے اندر داخل ہوئے ـــــ پھر ہمیں بہت موٹے اور گھنے بالوں والا ایک جانور ملا ـــــ بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے منہ اور پیٹھ کا پتہ نہیں چلتا تھا ـــــ ہم نے اس سے پوچھا او تو ہلاک ہو جائے تو کون ہے؟ ـــــ اس نے کہا میں جساسہ (جاسوس) ہوں ـــــ ہم نے پوچھا کیسا جساسہ ہے ـــــ نے کہا اس دیر (بت خانہ، گرجا، مندر) میں جو شخص ہے اس کی طرف جاؤ ـــــ اس کو تمہاری خبریں معلوم کرنے کا بہت شوق ہے ہم جلدی جلدی تمہارے پاس آئے ـــــ ہم اس جانور سے خوفزدہ تھے ہمیں اس کے شیطان ہونے کا اندیشہ تھا۔

اس شخص (دجال) نے ہم سے کہا ـــــ مجھ کو بیسان کے نخلستان سے متعلق خبر دو! ـــــ ہم نے پوچھا تم اس کی کس بات کی خبر معلوم کرنا چاہتے ہو ـــــ اس نے کہا میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ کیا اس کی کھجوروں میں پھل آ گئے ہیں؟ ـــــ ہم نے اس سے کہا ہاں! ـــــ اس نے کہا سنو، اب عنقریب اس میں پھل نہیں آئیں گے ـــــ اس نے پوچھا مجھے طبرستان کے سمندر کی خبر دو، ہم نے کہا تم اس کی کس چیز کی خبر چاہتے ہو ـــــ اس نے

Marfat.com

پوچھا کیا اس میں پانی ہے؟ ——
قَالُوْا هِیَ كَثِیْرَةُ الْمَآءِ —— قَالَ اَمَا اِنَّ مَآءَ هَا یُوْشِكُ اَنْ یَّذْهَبَ

''انہوں نے کہا اس میں بہت پانی ہے —— اس نے جواباً کہا عنقریب اس کا پانی خشک ہو جائے گا''۔

اس (دجال) نے کہا مجھے زغر کے چشمہ کی خبر دو کیا؟ وہاں کے لوگ چشمہ کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں —— ہم نے کہا وہاں بہت پانی ہے اور وہاں کے لوگ اس پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں —— اس نے پوچھا مجھے امیین کے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے متعلق بتاؤ وہ کیا کر رہے ہیں —— ہم نے کہا وہ مکہ سے نکل کر مدینہ منورہ میں قیام فرمایا ہے۔

اس نے پوچھا کیا عربوں نے اس سے جنگ کی؟ —— ہم نے کہا ہاں! —— اس نے پوچھا پھر کیا ہوا؟ —— ہم نے کہا وہ اپنے قریب کے عربوں پر فتح یاب ہو گئے اور انہوں نے آپ کی اطاعت کر لی —— اس نے کہا یہ ہو گیا ہے؟ ہم نے کہا ہاں! اس نے کہا ان کے لیے اس (نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی اطاعت کرنا بہتر تھا —— اور میں تم کو اپنے متعلق یہ خبر دیتا ہوں کہ ——

اِنِّیْ اَنَا الْمَسِیْحُ وَاِنِّیْ اُوْشِكُ اَنْ یُّؤْذَنَ لِیْ فِی الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجَ فَاَسِیْرُ فِی الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ قَرْیَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِیْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً غَیْرَ مَكَّةَ وَطَیْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَیَّ .

''میں مسیح ہوں (یعنی زمین پر سیر کرنے والا) اور عنقریب مجھے خروج کی

Marfat.com

اجازت دی جائے گی اور میں نکل کر تمام روئے زمین کی سیر کروں گا (اور وہ بھی صرف) چالیس دنوں میں ——— سوائے مکہ اور مدینہ منورہ کے ہر بستی میں جاؤں گا ——— کیونکہ ان دونوں جگہ پر داخل ہونا میرے لیے حرام کردیا گیا ہے''۔

جب بھی میں ان دونوں میں سے کسی ایک جگہ جانا چاہوں گا تو فرشتہ تلوار سونت کر مجھے روکے گا ——— اور ان دونوں شہروں کی ہر گھاٹی پر فرشتے پہرہ دے رہے ہیں ——— حضرت فاطمہ بنت قیس فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگلی شریف منبر پر مار کر تین مرتبہ فرمایا:

هٰذِهٖ طَيِّبَةُ هٰذِهٖ طَيِّبَةُ هٰذِهٖ طَيِّبَةُ

یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے۔

(یعنی مدینہ شریف طیبہ ہے) سنو کیا میں نے تم کو پہلے ہی سے یہ باتیں بیان نہیں کی تھیں؟ ——— لوگوں نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا مجھے تمیم داری کی اس خبر سے خوشی ہوئی ——— کیونکہ یہ خبر اس خبر کے مطابق ہے جو میں تمہیں دے چکا ہوں۔

(صحیح مسلم ص ۱۱۲۷ تا ۱۱۲۸ ——— مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

مندرجہ بالا حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت تمیم الداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو پہلے ایک نصرانی تھے ——— بعد میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت ہوئے ——— اسلام قبول کیا، مقام صحابیت حاصل ہوا ——— انہوں نے آنکھوں دیکھا حال بیان فرمایا ——— آقا علیہ السلام نے لوگوں کے سامنے یہ واقعہ بیان فرمایا ——— اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ میں نے تمہارے سامنے دجال سے متعلق ہر چیز بیان کردی تھی

Marfat.com

——اور تمیم داری کی بات سے اس امر کی تصدیق ہوگئی ہے—— اور آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ دجال مکہ اور طیبہ میں داخل نہ ہو سکے گا—— اور اپنے منبر شریف پر انگلی مارتے ہوئے فرمایا کہ یہ طیبہ ہے یعنی مدینہ منورہ طیبہ ہے اور اس کی ہر گلی کے موڑ پر فرشتے تلواریں سونت کر پہرہ دے رہے ہیں—— تاکہ دجال طیبہ میں داخل نہ ہو سکے۔

جساسہ

جساسہ جاسوسی کرنے والی کو کہتے ہیں—— علامہ شیخ سعیدی شرح مسلم میں ارقام فرماتے ہیں—— کہ اس جانور کو جساسہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ دجال کے لیے جاسوسی کرتا تھا—— نیز فرماتے ہیں کہ دجال عہد رسالت میں بھی موجود تھا—— اور بعض جزائر میں مقید تھا۔

دجال کی جسامت

جناب ابودھما اور ابوقتادہ فرماتے ہیں کہ ہم ہشام بن عامر کے پاس سے گزر کر حضرت عمران بن حصین کے پاس جاتے تھے رضی اللہ عنہم ایک دن انہوں نے فرمایا تم مجھے چھوڑ کر ایسے لوگوں کے پاس جاتے ہو—— جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والے نہیں تھے—— اور نہ ہی ان کو مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کا علم ہے

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ ۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک کوئی مخلوق دجال سے (جسامت

Marfat.com

میں) بڑی نہیں ہے۔

(مسلم شریف ص۱۱۲۹ حدیث نمبر ۲۹۴۶ ـــــ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، سن اشاعت ۲۰۰۸ء)

ہر کافر ہر منافق

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں ـــــ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ اور مدینہ کے علاوہ دجال ہر شہر میں جائے گا۔ حرمین شریفین کے راستوں میں سے ہر راستے پر فرشتے صف باندھے ہوئے پہرہ دے رہے ہوں گے پھر وہ (دجال) دلدلی زمین پر اترے گا ـــــ مدینہ منورہ تین مرتبہ لرزے گا۔

يَخْرُجُ اِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَّ مُنَافِقٍ

اور اس سے ہر کافر اور ہر منافق نکل کر دجال کے پاس چلا جائے گا۔ (حوالہ ایضاً)

مسلم شریف کی اگلی حدیث میں ہے کہ دجال اپنی خیمہ جرف کی شور زمین میں لگائے گا۔

فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَّمُنَافِقَةٍ

پس تمام منافق مرد اور ہر منافقہ عورت اس کے پاس چلے جائیں گے ـــــ

(حوالہ مسلم شریف ایضاً)

شیخ الحدیث حضرت علامہ شیخ غلام رسول سعیدی دامت برکاتہم العالیہ رقمطراز ہیں کہ ـــــ اس باب کی احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دجال پیدا ہو چکا ہے اور کسی جزیرے میں مقید ہے البتہ اس کا خروج قرب قیامت میں ہوگا ـــــ رہا یہ کہ آج کی مہذب دنیا کو اس کا پتہ نشان نہیں ملا ـــــ تو یہ کوئی ایسی وجہ نہیں ہے ـــــ جس کی وجہ سے ان احادیث صحیحہ کا انکار کیا جائے ـــــ کیونکہ یہ بات قطعی نہیں ہے کہ دنیا کے تمام جزائر کو چھان لیا گیا ہو ـــــ (شرح مسلم ج ۷ ص ۸۳۵ مطبوعہ فرید بک ڈپو)

Marfat.com

دجال خراسان سے نکلے گا

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

اَلدَّجَّالُ یَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ یُقَالُ لَھَا خَرَاسَانُ یَتْبَعُہٗ اَقْوَامٌ کَاَنَّ وُجُوْھَھُمُ الْمَجَّانُ الْمُرْقَطَۃُ ۔

دجال سرزمین مشرق سے نکلے گا جسے خراسان کہا جائے گا اس کے پیروکار ایسے لوگ ہوں گے جن کے چہرے تہہ بہ تہہ ڈھال کی طرح ہوں گے۔

(جامع ترمذی (امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی) ص ۸۸۷ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت، لبنان سن اشاعت ۲۰۰۲ء)

خیال رہے کہ افغانستان کا پرانا نام خراسان ہے —— سارا افغانستان اور پاکستان میں بلوچستان اور خیبر پختون خواہ (سرحد) کا کچھ علاقہ بھی خراسان میں شامل ہے۔

جناب آصف مجید نقشبندی صاحب کی جغرافیائی تحقیق کچھ اس طرح ہے —— کہ وسطی ایشیاء کے بیچ میں ایک بڑا دریا بہتا ہے جسے ''دریائے آمو'' کہتے ہیں —— اس دریا کا دوسرا نام جیحون ہے اس دریا کی پرلی طرف جو علاقہ ہے اسے —— ماوراء النہر —— کہتے ہیں۔ اس میں ازبکستان —— ترمذ —— بخارا —— سمرقند —— اور تاشقند —— یہ چاروں شہر اسی میں آتے ہیں —— دریا کے اس جانب خراسان ہے —— جس کا موجودہ نام افغانستان ہے —— دریائے آمو سے لے کر دریائے کابل تک ان دریاؤں کے بیچ کا علاقہ خراسان ہے۔ جغرافیائی اصطلاح کے حوالے سے یہ مابین النہرین —— یعنی دو دریاؤں کے بیچ کا علاقہ کہلاتا ہے —— یہ کچھ افغانستان اور کچھ پاکستان میں شامل ہو گیا ہے —— اور کچھ ایران میں ''نیشاپور'' تک —— آپ یوں سمجھئے! دریائے آمو سے ادھر افغانستان —— پاکستان میں اٹک تک —— اور ایران میں نیشا پور تک کا علاقہ

Marfat.com

خراسان ہے۔۔۔۔۔۔ (ظہور مہدی تک ص۳۱ تا ۳۲)

امام مہدی علیہ السلام کے پیروکار جن کے پاس کالے پرچم ہوں گے وہ بھی خراسان سے نکلیں گے۔۔۔۔۔۔ اور ہر قسم کی خیر سے محروم دجال خبیث بھی خراسان یعنی افغانستان سے نکلے گا اور چالیس دنوں میں ساری بستیوں کو پامال کرتا ہوا گزرے گا اور مدینہ منورہ اور مکہ معظّمہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔

خضر علیہ السلام اور دجال

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے فرماتے ہیں۔۔۔۔۔۔ کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں دجال سے متعلق بہت طویل حدیث بیان فرمائی۔۔۔۔۔۔ اس حدیث کے اثناء میں آپ نے یہ فرمایا۔۔۔۔۔۔ دجال نکلے گا۔۔۔۔۔۔ اور مدینہ شریف کی گھاٹیوں میں داخل ہونا اس پر حرام ہوگا۔۔۔۔۔۔ وہ مدینہ منورہ کے قریب بعض بنجر زمینوں میں چلا جائے گا۔۔۔۔۔۔

فَیَخْرُجُ اِلَیْهِ یَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَیْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ فَیَقُوْلُ لَهٗ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِیْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَدِیْثَهٗ ۔۔۔۔۔۔

''ایک دن اس کے پاس ایک ایسا شخص آئے گا جو سب میں بہتر (یا فرمایا) سب لوگوں سے بہتر ہوگا۔۔۔۔۔۔ وہ ''دجال'' سے یہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو دجال ہے۔۔۔۔۔۔ جس کے متعلق ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا تھا''۔۔۔۔۔۔

(دجال یہ کہے گا۔۔۔۔۔۔ (اے لوگو!) یہ بتاؤ کہ اگر میں اس شخص کو قتل کر کے پھر زندہ

Marfat.com

کر دوں ـــــ تو کیا تم میرے متعلق شک کرو گے؟ ـــــ لوگ کہیں گے نہیں ـــــ راوی فرماتے ہیں ـــــ کہ دجال اس شخص کو قتل کر کے پھر زندہ کر دے گا ـــــ جب دجال اس کو زندہ کر دے گا ـــــ تو وہ شخص کہے گا ـــــ خدا کی قسم مجھے تیرے متعلق جتنی بصیرت اب ہے پہلے کبھی نہ تھی (یعنی مجھے پہلے سے زیادہ یقین ہو گیا ہے کہ تو دجال ہے) راوی کہتے ہیں کہ دجال پھر اس کو قتل کرنے کا ارادہ کرے گا ـــــ تو اس پر قابو نہ پا سکے گا۔

قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ: یُقَالُ اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ هُوَ الْخَضِرُ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔

حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ وہ شخص حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے (دجال جن کو قتل کر کے زندہ کر دے گا وہ خضر علیہ السلام ہوں گے)

(صحیح مسلم امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشا پوری متوفی ۲۶۱ھ، ص ۱۱۲۴ تا ۱۱۲۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت سن اشاعت ۲۰۰۸ء)

دجال کی آنکھ

حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اَلدَّجَّالُ عَیْنُهٗ خَضْرَاءُ۔

دجال کی آنکھ سبز ہو گی۔ (کنز العمال ج ۱۴ ص ۱۳۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ـــــ فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

اَلدَّجَّالُ مَمْسُوْحُ الْعَیْنِ مَكْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْهِ كَافِرٌ ثُمَّ تَهَجَّاهَا۔ ك، ف، ر۔ یَقْرَؤُهٗ كُلُّ مُسْلِمٍ۔

Marfat.com

کہ دجال کی ایک آنکھ کانی ہوگی اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا۔ پھر آپ نے اس کے ہجے کیے۔ ک، ف، ر۔ اس کو (یعنی لفظ کافر کو) ہر مسلمان پڑھ لے گا۔ (مسلم شریف ص ۱۱۲۲ مطبوعہ بیروت)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے —— فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعْرِ، مَعَهٗ جَنَّةٌ وَّنَارٌ، فَنَارُهٗ جَنَّةٌ وَجَنَّةٌ نَارٌ ——

دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی اور بال گھنے ہوں گے، اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی —— اس کی دوزخ (درحقیقت) جنت ہے —— اور اس کی جنت (حقیقت میں) دوزخ ہے۔

دجال بے اولاد ہوگا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اَلدَّجَّالُ لَا يُوْلَدُ لَهٗ وَلَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَلَا مَكَّةَ ۔

دجال کی نہ اولاد ہوگی نہ وہ مدینہ منورہ اور مکہ معظّمہ میں داخل ہوگا۔

(کنز العمال ج ۱۴ ص ۱۳۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

دجال کی اصلی اولاد نہیں ہوگی —— لیکن معنوی اولاد تھی —— ہے —— اور ہوگی —— چونکہ دجال —— دجل سے ہے —— جس کے معنی ہیں چھپانا، چھانپنا، فریب کار، دغا باز، کذاب —— جس جس میں یہ چیزیں پائی جائیں وہ دجال کی معنوی اولاد کے مترادف ہے۔

Marfat.com

دجال کی جائے پیدائش

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلدَّجَّالُ تَلِدُهُ اُمُّهُ وَهِيَ مَنْبُوْذَةٌ فِيْ قَبْرِهَا، فَاِذَا وَلَدَتْهُ حَمَلَتِ النِّسَاءُ بِالْخَطَائِيْنِ ——

دجال کی ماں، دجال کو اس وقت جنم دے گی جب اسے قبر میں ڈالا جائے گا۔ "اس کی ماں" جب اسے جن لے گی تو عورتیں اسے دونوں قدموں سے اٹھالیں گی۔ (کنز العمال ج ۱۴ ص ۱۳۲)

دجال کے ماں باپ

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں —— کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— دجال کے ماں باپ کے ہاں تیس سال تک کوئی اولاد نہیں ہوگی —— پھر ان کے ہاں ایک کانا بچہ پیدا ہوگا —— جو سب سے زیادہ نقصان دہ ہوگا —— اور کم ترین نفع بخش ہوگا۔

تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ .

"اس کی آنکھیں سوئیں گی، دل نہیں سوئے گا"

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے والدین کا حلیہ بتایا —— آپ نے فرمایا —— اس کا باپ طویل القامت (لمبے قد والا) اور چھریرے بدن والا ہوگا —— ناک پرندے کی چونچ کی طرح ہوگی۔

وَاُمُّهُ اِمْرَأَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيْلَةُ الثَّدْيَيْنِ -

Marfat.com

''اور اس کی ماں موٹے بدن والی اور لمبے پستانوں والی ہوگی''

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں —— میں نے سنا کہ یہود مدینہ کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے —— چنانچہ میں اور حضرت زبیر بن عوام وہاں چلے گئے —— یہاں تک کہ ہم اس کے والدین تک پہنچے —— تو دیکھا (تو اسکے والدین) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے حلیے کے مطابق ہیں —— ہم نے پوچھا کیا تمہارا کوئی بیٹا ہے؟ —— انہوں نے کہا —— تیس سال تک ہمارے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی —— پھر ہمارے ہاں ایک کانا بچہ پیدا ہوا ہے —— جس سے بڑھ کر نقصان دہ کوئی چیز نہیں —— اور وہ سب سے کم نفع بخش ہے —— اس کی آنکھیں سوتی ہیں، دل نہیں سوتا۔

راوی کہتے ہیں —— پھر ہم ان (دجال کے والدین) کے پاس سے چلے گئے تو دیکھا کہ وہ لڑکا ایک روئیں دار چادر میں (لپٹا ہوا) دھوپ میں پڑا ہوا کچھ بڑبڑا رہا ہے —— اتنے میں اس نے اپنے سر سے چادر اٹھائی اور ہم سے پوچھا تم نے کیا کہا —— ہم نے کہا —— تو نے ہماری بات کو سن لیا ہے؟

قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِیْ .

وہ کہنے لگا ہاں! میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

(جامع ترمذی ص۸۹۲ (ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ متوفی ۲۹۷ھ) مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان، سن اشاعت ۲۰۰۲ء)

جامع ترمذی شریف کی مندرجہ بالا حدیث شریف سے چند امور واضح دکھائی دیتے ہیں —— جس سے معلوم ہوتا ہے کہ —— ہر قسم کی خیر سے محروم، دجال لعین —— سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات میں پیدا ہو چکا تھا —— اور سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا اور اس کے ماں باپ کا حلیہ تک بیان فرما دیا تھا —— اور یہ بھی بتا دیا کہ

Marfat.com

اس سے بڑھ کر کوئی چیز نقصان دہ نہیں ـــــ اور اس امر کی خبر بھی دی کہ اس کی آنکھیں سوتی ہیں ـــــ دل نہیں سوتا۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خالق کلیات وجزئیات نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کلی علم غیب سے نوازا ہے ـــــ جو مخلوق خداوندی میں صرف رسول کریم کا خاصہ ہے ـــــ ایک اور حدیث اس امر کی طرف اشارہ کرتی ہے ـــــ اس حدیث شریف کے راوی حضرت عمران بن حصین ہیں۔

لَقَدْ اَکَلَ الدَّجَّالُ الطَّعَامَ وَمَشٰی فِی الْاَسْوَاقِ ۔

دجال کھانا کھاچکا اور بازاروں میں پھر چکا۔

(کنز العمال ج ۱۴ ص ۱۳۲ مطبوعہ دار الکتب العملیۃ)

اس حدیث سے بھی یہ معلوم ہوا کہ دجالِ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری زمانہ حیات میں پیدا ہو چکا تھا۔

دجال کے پنجے اور ایڑیاں

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنِّیْ قَدْ حَدَّثْتُکُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ لَّا تَعْقِلُوْا اَنَّ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ رَجُلٌ قَصِیْرًا فَحَجٌّ جَعْدٌ اَعْوَرُ مَطْمُوْسُ الْعَیْنِ لَیْسَتْ بِنَاتِئَۃٍ وَّلَا حَجْرَاءَ فَاِنْ اَلْبَسَ عَلَیْکُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّکُمْ لَنْ تَرَوْا رَبَّکُمْ حَتّٰی تَمُوْتُوْا ـــــ

میں نے تم سے دجال کا حال بیان کر دیا ہے، یہاں تک کہ مجھے یہ خدشہ

Marfat.com

ہونے لگا کہ تم مسیح دجال کو نہ سمجھ سکو گے (یاد رکھنا) وہ ٹھگنا آدمی ہوگا۔اس کے پنجے قریب اور ایڑیاں دور ہوں گی، بال گھنگریالے ہوں گے وہ کانا ہوگا۔آنکھ سپاٹ، نہ ابھری ہوئی اور نہ پتھر جیسی۔اگر پھر بھی تمہیں سمجھ نہ آئے تو جان لینا کہ تمہارا رب کانا نہیں۔اور تم اپنے رب کو وفات سے پہلے نہیں دیکھ سکتے ——— (کنز العمال ج۱۴ص۱۳۲)

مسیح

مندرجہ بالا حدیث میں ——— مسیح ——— کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے معانی میں سے یہ بھی ہے ——— بہت زیادہ سیر کرنے والا ——— اور مردوں کو زندہ کرنے والا ——— حضرت عیسیٰ علیہ السلام بطور معجزہ مردوں کو زندہ فرماتے تھے ——— آپ نے چار مردے زندہ فرمائے ——— اور آپ علیہ السلام جنگلوں میں ذکر خداوندی میں مشغول رہتے اور دور دور تک سیاحت فرماتے تھے اس لیے یہ لفظ آپ کا لقب ہے۔

رہا دجال لعین تو وہ بھی بطور استدراج مردوں کو زندہ کر کے دکھائے گا اور لوگوں کو اپنی طرف بلائے گا ——— اور ساری دنیا میں پھرے گا شہر شہر قریہ قریہ جائے گا سوائے چند مقامات کے ——— اس حدیث شریف میں لفظ مسیح استعمال ہوا ہے ——— خیال رہے کہ اللہ کا دشمن کافر بطور استدراج مردوں کو زندہ کرسکتا ہے تو پھر بطور کرامت اللہ کریم کا برگزیدہ بندہ ——— کامل ولی اللہ تعالیٰ کے اذن سے ایسا کیوں نہیں کرسکتا؟

تیس دجال

علامہ علی متقی ہندی برہان پوری رحمتہ اللہ علیہ مسند احمد کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

نے فرمایا:

اِنَّ بَیْنَ یَدِی السَّاعَۃِ ثَلَاثِیْنَ دَجَّالًا کَذَّابًا ۔

قیام قیامت سے پہلے تیس جھوٹے دجال ہوں گے۔

(کنز العمال ج ۱۴ ص ۱۳۳ مطبوعہ بیروت)

یعنی بڑے دجال سے پہلے تیس دجال ہوں گے ـــــ اپنے دجل وفریب سے لوگوں کو گمراہ کریں گے ـــــ ان میں سے چند میرے علم میں بھی ہیں۔

نزول عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے سے مراد ان کا آسمان سے زمین پر اترنا ہے ـــــ چنانچہ یہ بات صحیح احادیث کے ذریعہ بالتحقیق ثابت ہے کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُتر کر دنیا میں تشریف لائیں گے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی اتباع کریں گے ـــــ اور اپنے تمام احکام وفرامین شریعت محمدی کے مطابق جاری ونافذ کریں گے۔

(مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ (علامہ نواب محمد قطب الدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ) ص ۹۲ ج ۵ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی سن اشاعت ۲۰۱۰ء مارچ)

حدیث شریف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ـــــ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمْ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسُرَ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَۃَ وَیُفِیْضَ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلَہٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَۃُ الْوَاحِدَۃُ خَیْرًا

Marfat.com

مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ——— (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عنقریب تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام عادل حاکم کی صورت میں نازل ہوں گے ـــــ پس صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کریں گے اور بے حساب مال تقسیم کریں گے، یہاں تک کہ اسے کوئی قبول نہیں کرے گا۔ اس وقت ایک سجدہ دنیا اور دنیا کی ساری متاع و دولت سے بہتر معلوم ہوگا۔

(بخاری و مسلم)، (مشکوۃ شریف (امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب متوفی ۷۴۲ھ) ج ۲ ص ۳۷۲ کتاب الفتن باب نزول عیسیٰ علیہ السلام مطبوعہ دار الارقم بیروت لبنان)

خیال رہے کہ ـــــ صلیب ـــــ اصل میں دو مثلث لکڑیوں کا نام ہے جو جمع کی شکل میں ہوتی ہیں ـــــ اور یہ شکل ایسا ظاہر کرتی ہے جیسے کسی شخص کو سولی پر لٹکا رکھا ہے ـــــ عیسائیوں کا عقیدہ کچھ اس طرح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی چڑھا دیا گیا تھا ـــــ اور پھر خدا نے ان کو زندہ کر کے اپنے پاس آسمان پر بلا لیا ـــــ اس لیے انہوں نے سولی کی شکل کو اپنا مذہبی نشان بنالیا ہے ـــــ اور یہ مذہبی نشان ان کی ہر چیز میں نمایاں رہتا ہے ـــــ جس طرح اہل ہنود (ہندو) اپنے گلے میں زنار ڈالتے ہیں ـــــ اسی طرح عیسائی بھی سولی کا نشان اپنے گلے میں (ٹائی کی صورت میں) لٹکاتے ہیں ـــــ صلیب توڑ دینے سے مراد یہ ہے کہ عیسائیت ختم ہو جائے گی ـــــ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نصرانیت (عیسائی مذہب) کو باطل اور کالعدم قرار دیں گے اور شریعت محمدی ہی کو جاری اور نافذ فرمائیں گے ـــــ آپ کا ہر حکم ہر فیصلہ دین محمدی کے مطابق ہوگا۔ (ماخوذ از مظاہر حق)

خنزیر کو قتل کرنے سے مراد یہ ہے ـــــ کہ خنزیر کا پالنا ـــــ اور کھانا مطابق حرام

Marfat.com

وممنوع ہوگا ـــــ اور اس کو مار ڈالنا مباح کردیں گے

جزیہ کو موقوف کردینے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے زمانے میں مال و دولت کی فراوانی ہوگی ـــــ یہاں تک کہ اس کا کوئی بھی خواہش مند نہ رہے گا ـــــ

حدیث شریف

مندرجہ بالا حدیث شریف بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

وَاللهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَيَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ اِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ اَحَدٌ ـــــ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا ـــــ قَالَ: كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ ـــــ

خدا کی قسم ـــــ ابن مریم علیہما السلام تم میں ضرور نازل ہوں گے ـــــ عادل حاکم کی صورت میں ـــــ وہ ضرور صلیب کو توڑیں گے ـــــ خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کریں گے ـــــ جو ان اونٹنیوں کو کھلی چھوڑ دیں گے ـــــ ان سے محنت کا کوئی کام نہیں لیا جائے گا ـــــ دشمنی ـــــ آپس میں بغض رکھنا ایک دوسرے سے حسد کرنا ختم ہو جائے گا ـــــ وہ مال کی طرف لوگوں کو بلائیں گے ـــــ لیکن کوئی قبول نہیں کرے گا (مسلم شریف) بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں فرمایا ـــــ کہ عیسیٰ بن مریم

Marfat.com

نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ (ایضاً)

حدیث شریف

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ فَیَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فَیَقُوْلُ اَمِیْرُهُمْ تَعَالِ صَلِّ لَنَا فَیَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَآءُ، تَکْرِمَةُ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ ۔

میری امت کا ایک گروہ قیامت تک غلبے کے ساتھ ہمیشہ حق کی خاطر لڑتا رہے گا ——— فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے تو ان کا (اہل ایمان کا) امیر (امام مہدی علیہ السلام) کہے گا: آیئے ہمیں نماز پڑھایئے ——— تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے، نہیں تم ہی آپس میں ایک دوسرے کے امام ہو (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) یہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عزت بخشی ہے۔ (ایضاً)

خیال رہے کہ اس حدیث میں ہے کہ میری امت کا ایک گروہ قیامت تک غلبہ حق کے لیے لڑتا رہے گا ——— اس سے مراد وہ لوگ ہرگز نہیں جن کو دہشت گرد کے نام سے پکارا جاتا ——— یہ وہ لوگ ہیں جو کفار کے آلہ کار بن کر مالی منفعت کے لیے مسلمانوں اور مسلمانوں کے معصوم بچوں کا خون بہا رہے ہیں ——— عورتوں، جوانوں اور اہل ایمان کو شہید کر کے تسکین محسوس کرتے ہیں ——— یہ لوگ قرآنی حکم کے مطابق دوزخی ہیں ——— اور ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

Marfat.com

اہل ہوس نے عارضی راحت خرید لی
بے زر نے، زور بیچ کر غربت خرید لی
رندوں نے جانے جام میں کیا کیا ملا دیا
دنیا کو سمجھا شیخ کہ جنت خرید لی
دولت بھی کیسی چیز ہے، دولت کے زور پر
کتنوں کی ایک شخص نے قسمت خرید لی

(خضر)

حدیث شریف

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے —— فرماتے ہیں کہ رسول کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَهٗ وَیَمْکُثُ خَمْسًا وَّاَرْبَعِیْنَ سَنَةً ثُمَّ یَمُوْتُ فَیُدْفَنُ مَعِیَ فِیْ قَبْرِیْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فِیْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَیْنَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ

(رواہ بن الجوزی فی کتاب الوفاء)

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام زمین کی طرف نازل ہوں گے، پس شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی اور ۴۵ سال رہ کر وصال فرمائیں گے، وہ میرے ساتھ میری قبر میں دفن کیے جائیں گے —— پس میں اور عیسیٰ بن مریم دونوں ایک ہی قبر سے ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) کے درمیان اٹھیں گے (اس حدیث کو ابن جوزی نے کتاب الوفا میں بیان کیا ہے)

(مشکوٰۃ شریف ایضاً)

Marfat.com

فی قبری ''میری قبر میں'' ــــ سے مراد گنبد خضریٰ ہے یعنی عیسیٰ علیہ السلام میرے مقبرے میں دفن ہوں گے ــــ میں اور عیسیٰ علیہ السلام اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما قیامت کے دن اپنی اپنی قبروں میں سے ایک ساتھ اٹھیں گے۔

خیال رہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں سے زمین کی طرف تشریف لائیں گے ــــ تو ان کے اوپر دو رنگدار کپڑے ہوں گے ــــ آپ کے سر اقدس سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے ــــ اگرچہ آپ علیہ السلام نے پانی والی کوئی چیز استعمال نہیں کی ہوگی ــــ ایسے محسوس ہوگا جیسے آپ کے سر سے موتی جھڑ رہے ہیں ــــ (کنز العمال)

عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے

امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب قدس سرہ العزیز متوفی ۷۴۲ھ نے مشکوٰۃ المصابیح ــــ میں ایک طویل حدیث شریف نقل فرمائی ہے ــــ جس کے آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے اور دجال لعین کو قتل کرنے کے بارے میں ــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک کچھ اس طرح ہے ــــ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔

فَاِذَا رَاٰہُ عَدُوُّ اللّٰہِ ذَابَ کَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ فَلَوْ تَرَکَہٗ لَانْذَابَ حَتّٰی یَھْلِكَ وَلٰكِنْ یَّقْتُلُہُ اللّٰہُ بِیَدِہٖ فَیُرِیْھِمْ دَمَہٗ فِیْ حَرْبَتِہٖ ۔ (رواہ مسلم)

جب اللہ کا دشمن (دجال) ان کو (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو) دیکھے گا تو ایسے پگھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک پگھلتا ہے ــــ اگر عیسیٰ علیہ السلام اسے چھوڑ دیتے تو وہ پگھل جاتا یہاں تک کہ ہلاک ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ اسے

Marfat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے ہلاک کرے گا ـــــ تو آپ حضرت عیسیٰ لوگوں کو اس کا خون اپنے نیزے میں دکھائیں گے۔

(مسلم شریف) (مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۳۵۱ مطبوعہ شرکۃ دار الارقم بیروت لبنان)

خیال رہے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کی سانس میں مردے زندہ کرنے کی تاثیر تھی اب جو آئیں گے تو ان کی سانس میں زندہ کافروں کو مردہ کرنے کی تاثیر ہوگی۔ جہاں تک آپ کی نگاہ پہنچے گی وہاں تک آپ کی سانس پہنچے گی اور وہاں تک کے کفار مریں گے۔ دجال آپ کی سانس کی ـــــ یا نگاہ کی تاثیر سے گھلنے لگے گا ـــــ مگر آپ جلدی سے اس تک پہنچ کر قتل کر دیں گے ـــــ اور جو لوگ اس کو خدا مان چکے تھے انہیں اس مردود کا خون دکھائیں گے کہ لو تمہارا خدا مارا گیا ـــــ یہ اس کا خون ہے ـــــ دجال فلسطین یا شام میں مارا جائے گا ـــــ بعض شارحین نے فرمایا کہ اولاً دجال بیت المقدس کا محاصرہ کیے ہوگا ـــــ آپ کو دیکھ کر شام کی طرف بھاگے گا ـــــ شام اور فلسطین کے آخری کنارہ پر مارا جائے گا (شام میں ایک گاؤں جس کا نام لد ہے کے دروازے پر مارا جائے گا)

(مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ج ۷ ص ۱۹۷ تا ۱۹۸، حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ کتب اسلامیہ لاہور)

حدیث شریف

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلْمَھْدِیُّ مِنِّیْ اَجْلَی الْجَبْھَۃِ اَقْنَی الْاَنْفِ یَمْلَاءُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا یَمْلِکُ سَبْعَ سِنِیْنَ۔

مہدی مجھ سے ہے ـــــ کشادہ پیشانی والا اور بلند ناک والا زمین کو عدل

Marfat.com

وانصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و جور سے بھر گئی تھی —— سات سال حکومت کرے گا۔ (مشکوٰۃ شریف ج۲ص ۳۵۸ مطبوعہ ایضاً)

وزیر اعظم اور وزیر دفاع

مندرجہ بالا حدیث کی شرح کرتے ہوئے حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمتہ اللہ علیہ رقمطراز ہیں کہ حضرت امام مہدی (علیہ السلام) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم شکل بھی ہوں گے —— حضور کی جیتی جاگتی تصویر کہ دونوں صفتیں حضور انور کی ہیں —— چوڑی پیشانی، اونچی ناک شریف، کشادہ پیشانی اونچی بینی، انتہائی حسن ہے۔ پتلی اونچی لمبی ناک سبحان اللہ —— معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں حضرت امام مہدی سلطان ہوں گے —— اور جناب عیسیٰ علیہ السلام وزیر اعظم، وزیر دفاع، کیونکہ امام مہدی کو بادشاہ فرمایا گیا ——

(مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ج ۷ص ۲۲۰ مطبوعہ ایضاً)

حضرت سیّدنا امام مہدی علیہ السلام کے باب میں نزول عیسیٰ علیہ السلام اور فتنہ دجال کا مختصر ترین ذکر ہوا۔ جو کہ آپ کے زمانہ سے متعلق ہے —— اب اس باب کو ختم کرتے ہوئے دو حدیثیں نقل کی جاتی ہیں۔

فضیلت امام مہدی علیہ السلام

امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے استاد —— استاد المحدثین —— امام ابن ابی شیبہ (ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ عبسی کوفی متوفی ۲۳۵ھ رضی اللہ عنہ) نے اپنی مشہور زمانہ کتاب المصنف میں فضیلت امام مہدی علیہ السلام سے متعلق ہے۔

حدیث شریف

حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: يَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَلِيْفَةٌ لَا يُفَضَّلُ عَلَيْهِ اَبُوْبَكْرٍ وَّلَا عُمَرَ۔

Marfat.com

ابو اسامہ نے عوف سے، انہوں نے محمد سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں

—— اس امت میں ایک خلیفہ ہوگا جس پر حضرت ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) کو فضیلت نہیں ہوگی (یعنی وہ خلیفہ امام مہدی علیہ السلام) شیخین سے زیادہ فضیلت مآب ہوگا——

(المصنف لابن ابی شیبۃ ج۲۱ص۲۹۳مطبوعہ المجلس العلمی سن اشاعت ۲۰۰۶ء)

مصنف ابن ابی شیبہ کی تخریج —— علامہ محمد عوامہ نے کی ہے اور وہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

رِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَكَوْنَ الشَّيْخَيْنِ الْجَلِيْلَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَا يُفَضَّلَانِ عَلَى الْمَهْدِيِّ —— يَعْنِيْ: فِيْ أَثَرِهٖ وَفِي الْأُمَّةِ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ، وَفِيْ اَشَاعَتِهِ الْعَدْلَ بَيْنَ اَفْرَادِهَا كَمَا شَاعَ الظُّلْمُ وَالْجَوْرُ بَيْنَهُمْ -

اس روایت کے راوی ثقہ (معتبر) ہیں اور شیخین جلیلین رضی اللہ عنہما کا (امام) مہدی پر فضیلت والا نہ ہونا، سے مراد یہ ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے امت میں، اثر میں اور افراد امت کے درمیان عدل پھیلانے میں (ان دونوں ہستیوں کو فضیلت نہ ہوگی) جس طرح امت میں ظلم وجور پھیلا ہے۔

(ایضاً)

علامہ محمد عوامہ —— اسی سلسلے کی ایک اور روایت نقل کرتے ہیں —— جسے دار قطنیؒ نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے——

مِنْ رِوَايَةِ مُؤَمَّلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الثَّقَفِيْ —— عَنْ عَوْفٍ

Marfat.com

—— عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ —— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مَرْفُوْعًا یَکُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ خَلِیْفَةٌ لَا یُفَضَّلُ عَلَیْهِ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ —— وَزَادَ —— قَالَ: یَعْنِیْ فِی الْعَدْلِ ۔

موسیٰ بن عبدالرحمٰن نے عوف سے —— انہوں نے ابن سیرین سے —— اور انہوں نے حضرابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے مرفوعاً روایت بیان کی ہے —— کہ آخری زمانے میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی امام مہدی) جس پر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو فضیلت نہ ہوگی —— اور آخر میں اضافہ فرمایا: کہ عدل میں فضیلت نہ ہوگی (اس امر کو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں)

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲۱ ص ۲۹۳ مطبوعہ المجلس العلمی دار قرطبہ سن اشاعت ۲۰۰۶ء بیروت، لبنان)

علامہ صبان

علامہ شیخ محمد بن علی صبان رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی مشہور ترین کتاب ''اسعاف الرغبین'' —— میں اَلْعَرْفُ الْوَرْدِیْ فِیْ اَخْبَارِ الْمَهْدِیْ —— کے حوالے سے ایک روایت نقل فرماتے ہیں:

تَفْضِیْلُ الْمَهْدِیْ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرٌ بَلْ عَلٰی بَعْضِ الْاَنْبِیَآءِ ۔

امام مہدی علیہ السلام کی جناب ابوبکر وعمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) بلکہ بعض نبیوں پر فضیلت ہے ——

سے متعلق ''عرف وردی'' کے حوالے سے فرمایا ہے کہ اس کی تاویل وہی ہے جو آنے والے فرمان رسول سے ظاہر ہوتی ہے۔ حدیث شریف یہ ہے:

اِنَّ مِنْ وَّرَائِکُمْ زَمَانًا صَبْرٌ لِلْمُتَمَسِّكِ فِیْهِ اَجْرُ خَمْسِیْنَ شُهَدَآءِ

Marfat.com

مِنْکُمْ۔

بے شک تمہارے پیچھے ایک زمانہ آ رہا ہے جس میں حق وصداقت کو مضبوط پکڑنے پر صبر کرنے والے کے لیے تم میں سے پچاس شہیدوں کا اجر ہوگا۔

سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے جناب شیخ صبان ارقام فرماتے ہیں کہ:

وَحَاصِلُہٗ اَنَّ اَفْضَلِیَّتَہٗ مِنْ جِھَۃِ زِیَادَۃِ صَبْرِہٖ فِیْ شِدَّۃِ الْفِتَنِ، وَزِیَادَۃِ الْکُرُوْبِ لِاِتِّفَاقِ الرُّوْمِ عَلَیْہِ وَمُحَاصِرَۃُ الدَّجَّالِ لَہٗ لَا مِنْ جِھَّۃِ زِیَادَۃِ الثَّوَابِ وَالرِّفْعَۃِ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی ——

اور اس تاویل کا حاصل یہ ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی فضیلت فتنوں کی شدت اور مصائب وآلام وکروب کی زیادتی پر صبر کرنے کی وجہ سے ہے —— کیونکہ رومی آپ علیہ السلام کی مخالفت اور دجال آپ کا محاصرہ کرنے پر متفق ہو جائیں گے (آپ کی فضیلت) ثواب کی زیادتی اور اللہ تعالیٰ کے ہاں درجات کی بلندی کی وجہ سے نہیں (اس امر کو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں)

(اسعاف الراغبین علی ہامش نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص ۱۵۱ مطبوعہ دار الفکر)

نوٹ

خیال رہے —— کہ ان نازک ترین جملہ امور میں راقم الحروف (مؤلف) اپنے عظیم المرتبت شیخ مکرم —— امام المتوکلین —— شیخ السلام والمسلمین —— سیّدنا ومولانا حضرت خواجہ خواجگان چشت اہل بہشت حضور خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

وعلیہ السلام کی پیروی کرتا ہے —— اور ہونا بھی ایسا ہی چاہیے —— راقم صرف اپنے شیخ کے عقائد کی اتباع کرتا ہے —— کیونکہ راقم کی نظر میں راقم کے شیخ سے بڑھ کر اس دور میں نہ کوئی محقق ہے اور نہ کوئی مدقق —— آپ اپنے دور کے امام العربی —— اور علم لدنی کے عظیم المرتبت عالم ہیں ——

لوگ کہتے ہیں کہ آپ علمائے خیر آباد کے علوم کے امین ہیں —— میری نظر میں آپ ان علوم وقواعد کے ساتھ ساتھ —— مولائے کائنات کے علوم کے امین و وارث بھی ہیں —— راقم کا ہر ہر متکلم ومحقق کا مؤید ہونا ضروری نہیں —— (امام مہدی کا زمانہ کیسا ہوگا آخر میں صرف ایک حدیث پیش کرنے کے بعد باب امام مہدی کا اختتام ہوتا ہے۔

انسان کی ران بتائے گی

جناب امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی قدس سرہ العزیز نے اپنی مشہور ترین کتاب الجامع الصحیح میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث شریف نقل فرمائی ہے —— کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے —— کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُکَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ —— وَحَتّٰی یُکَلِّمُ الرَّجُلَ عَذَبَۃُ سَوْطِہٖ وَشِرَاکُ نَعْلِہٖ وَتُخْبِرُہٗ فَخِذُہٗ بِمَا اَحْدَثَ اَھْلُہٗ مِنْ بَعْدِہٖ ——

مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ درندے انسانوں سے کلام کریں گے۔ یہاں تک کہ انسان سے اس کے چابک کی رسی اور اس کے جوتے کا تسمہ بھی گفتگو کرے

Marfat.com

گا اور اس کی ران (ٹانگ کا گھٹنے سے اوپر کا حصہ) اسے بتادے گا کہ اس کے (گھر سے باہر جانے کے) بعد اس کے گھر والوں نے کیا کیا کام کیا——

(الجامع الصحیح (امام ترمذی) ص ۸۶۸ باب ما جاء فی کلام السباع مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان سن اشاعت ۲۰۰۲ء)

مندرجہ بالا حدیث شریف کو صاحب مشکوٰۃ شریف نے (مشکوٰۃ کی جلد نمبر ۲ اور صفحہ نمبر ۳۵۹ مطبوعہ دار الارقم بیروت لبنان) بھی نقل کیا ہے۔

عـذبہ کا معنی رسی آسانی کے لیے ہے——عـذبہ کو ہندی میں پھندنا اور پنجابی میں پھمن——پھل اردو میں——پھول——کوڑے (چابک) کی رسی کے کنارے پر لگے ہوئے پھول کو عذبہ کہتے ہیں۔

اس مقام پر ایک ایسی چیز ہے جس پر غور کرنے سے ذہن کو آلودہ کرنے والا غبار خود بخود چھٹ جائے گا——کہ انسان کی ران——اس کی غیر حاضری میں گھر کے اندر ہونے والے تمام افعال بتادے گا——تو جس ہستی نے ان تمام امور کو صدیوں پہلے بتادیا ہے——اسے دیوار کے پیچھے کا علم نہ ہو کیسے ہوسکتا ہے——بعض اذہان کس قدر بخار میں مبتلا ہیں کہ ران کا علم غیب مان لیتے ہیں——نہیں مانتے تو اپنے رسول کریم کے علم کو نہیں مانتے——

روک لے اپنی زبان، اے منکر وصف نبیؐ
سوچ ناداں آگیا ہے سر پہ یوم احتساب

(خضر)

Marfat.com

امام زید بن علی علیہما السلام

جس پہ ہر قسم کا ظلم ڈھایا گیا
جس میت کو سولی چڑھایا گیا
آگ میں جس کا لاشہ جلایا گیا
اس کی دینی حرارت کی کیا بات ہے

(خضر)

سیّد السادات —— صاحب کمالات —— جوشش مولائے کائنات —— حضرت زید بن علی —— جن کی فقاہت پر فقہا ناز کرتے ہیں —— جن کی شجاعت پر بہادری کے کوہسار فخر کرتے ہیں —— جس کا نام سن کر بنو امیہ کے سلاطین کے ماتھوں پر پسینہ آ جاتا تھا —— اور ملوکیت کے ایوانوں میں زلزلہ کی سی صورت دکھائی دینے لگتی —— حاضر جواب ایسا کہ عرب کے فصحاء جس کی دریوزہ گری میں طمانیت محسوس کرتے —— جری ایسا کہ زمانے بھر کے بہادر آپ کے مدحت سرا نظر آتے ہیں۔

اسم گرامی

آپ کا اسم گرامی —— زید —— ہے۔

لقب

آپ کا لقب —— زید الازیاد (زیدوں کا زید) ہے۔

Marfat.com

والد

آپ کے ولادگرامی —— سیّدنا امام علی زین العابدین بن امام حسین بن علی مولائے کائنات بن ابوطالب (علیہم السلام) ہیں۔

والدہ

آپ کی والدہ اُمّ ولد ہیں۔

زبان معجز بیان

آپ کے کلام اور زبان شریں مقال کا یہ عالم تھا کہ بنوامیہ کے بادشاہ عراق کے حاکم کو یہ لکھا کرتے تھے کہ کوفہ والوں کو زید بن امام زین العابدین کی محفل و مجلس میں جانے سے منع کرو۔

فَاِنَّ لَهٗ لِسَانًا اَقْطَعَ مِنْ ظَبَّةِ السَّيْفِ —— وَاَحَدَّ مِنْ شَبَا الْاَسِنَّةِ —— وَاَبْلَغَ مِنَ السِّحْرِ ——

کیونکہ ان کی زبان تلوار کے لوہے سے زیادہ کاٹنے والی ہے —— تیروں کی نوکوں سے زیادہ تیز ہے —— اور جادو سے زیادہ اثر کرنے والی ہے۔

(نورالابصار ۲۴۶ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت، لبنان سن اشاعت ۲۰۰۵)

ہشام نے کہا

ایک دن ہشام بن عبدالملک نے آپ سے کہا —— کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ خلافت کا ارادہ رکھتے ہیں —— آپ اس کے لائق نہیں ہیں —— کیونکہ آپ کنیز کے بیٹے ہیں —— سیّدنا زید نے فوراً جواب ارشاد فرمایا:

قَدْ كَانَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنَ اَمَةٍ —— وَاِسْحَاقُ بْنُ حُرَّةٍ

Marfat.com

——— فَاَخْرَجَ اللّٰہُ مِنْ صُلْبِ اِسْمَاعِیْلَ خَیْرَ وُلْدِ اٰدَمَ ———

سیّدنا اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام کنیز کے بیٹے تھے اور اسحاق علیہ السلام (ابراہیم علیہ السلام کے) خاندان کی عورت کے بیٹے تھے ——— اللہ تعالیٰ نے سیّدنا آدم علیہ السلام کی نسل میں آدم علیہ السلام کی اولاد میں سب سے افضل و بہتر شخصیت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظاہر فرمایا۔

(نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص ایضاً)

ثقہ راوی

حضرت ابوالحسن زید بن علی زین العابدین نے اپنے باپ امام زین العابدین سے حدیث کی روایت کی ہے ——— نیز ابان بن عثمان ——— عبیداللہ بن ابی رافع ——— عروہ بن زبیر سے احادیث کی روایت کی ہے ——— آپ سے محمد بن شہاب زہری ——— زکریا بن ابی زائدہ ——— اور دیگر کثیر لوگوں نے روایت کی ہے ——— ابوداؤد ——— ترمذی ——— نسائی ——— اور ابن ماجہ نے آپ کی روایات ذکر کی ہیں ——— ابن حبان نے آپ کو ثقات رواۃ میں ذکر کیا ہے، ابن حبان نے فرمایا ہے کہ آپ نے کثیر تعداد میں صحابہ کرام کو دیکھا ہے۔ (حوالہ ایضاً)

بہت بڑا فقیہ اور بہادر

امام جعفر صادق بن امام محمد باقر علیہما السلام سے کہا گیا:

اِنَّ الرَّافِضَةَ یَتَبَرَّؤُوْنَ مِنْ عَمِّكَ زَیْدٍ: فَقَالَ: بَرِئَ اللّٰہُ مِمَّنْ تَبَرَّأَ مِنْ عَمِّیْ ———

کہ رافضہ آپ کے چچا سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔

Marfat.com

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا —— جو شخص میرے چچا سے بیزار ہے —— اللہ تعالیٰ اس شخص سے بیزار ہے۔ فرماتے ہیں —— خدا کی قسم! وہ ہم سے زیادہ قاری —— اللہ تعالیٰ کے دین میں بہت بڑے فقیہ —— اور قریبیوں سے صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ اللہ کی قسم! انہوں نے دنیا و آخرت میں اپنی مثل باقی نہیں چھوڑا۔

جناب ابو اسحاق سبیعی نے کہا —— میں نے زید بن علی علیہما السلام کو دیکھا، ان کے خاندان میں ان جیسا میں نے کوئی نہیں دیکھا —— اور ان سے زیادہ کوئی عالم —— اور نہ ہی ان سے کوئی افضل دیکھا ہے، وہ فصیح اللسان اور بہت بڑے زاہد تھے۔

شعبی کہتے ہیں —— خدا کی قسم! کسی عورت نے زید بن علی سے افضل —— ان سے بڑے فقیہہ —— بہادر اور متقی کو جنم نہیں دیا۔

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا —— میں نے زید بن علی زین العابدین کو دیکھا —— جیسے ان کے گھر والے دیکھے —— میں نے اس زمانے میں ان سے بڑا فقیہ —— ان سے بڑا عالم —— اور نہ ہی ان سے بڑا حاضر جواب اور سحر بیان دیکھا ہے —— اس زمانے میں آپ کا مقابل کوئی شخص نہ تھا۔

امام زید کا خروج

حضرت امام زید بن زین العابدین علیہما السلام نے ہشام بن عبدالملک پر خروج کیا —— ہشام کی طرف سے یوسف بن عمر ثقفی عراق کا حاکم —— آپ سے جنگ کرنے آیا تو حضرت زید کے ساتھی شکست کھا کھا کر بھاگ گئے —— اس سے پہلے بھی ان کے ساتھیوں میں سے اکثر نے ان امور سے متعلق آپ کو رسوا کیا۔

کوفہ سے بہت لوگوں نے آپ کی بیعت کی —— اور ساتھ ہی آپ سے مطالبہ کیا

Marfat.com

کہ آپ شیخین ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے بیزاری کا اعلان کریں ـــــ آپ نے فرمایا ـــــ خدا کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہوگا ـــــ انہوں نے کہا پھر ہم آپ کو چھوڑ جائیں گے۔ آپ نے فرمایا:

اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الرَّافِضِيَّةُ [1]

پھر ایک گروہ آیا اور کہا ـــــ ہم شیخین سے محبت کرتے ہیں ـــــ اور جو لوگ ان سے بیزار ہیں ـــــ ہم ان لوگوں سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں، آپ نے ان کو قبول فرمایا ـــــ ان لوگوں نے آپ کے ساتھ مل کر جنگ کی ان کو ''زیدیہ'' کہا جانے لگا۔

(ماخوذ از نور الابصار ص ۴۶۰ تا ۴۶۱)

امام زید کی شہادت

حضرت امام زید علیہ السلام کو دوران جنگ پیشانی مبارک کی بائیں جانب تیر لگا تو دماغ تک پہنچ گیا ـــــ جب طبیب نے تیر کھینچا تو آپ کو سخت تکلیف ہوئی ـــــ آپ ماہ صفر کی دوسری رات کو ۱۲۲ھ میں جام شہادت نوش فرمایا ـــــ اس وقت آپ کی عمر ۴۲ سال تھی ـــــ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔

شہادت کے بعد

امام زید کو ان کے ساتھیوں نے خفیہ مقام پر دفن کیا ـــــ ایک سندی غلام کی مخبری پر ـــــ یوسف بن عمر ثقفی حاکم عراق نے آپ کا سر مبارک کاٹ کر ہشام بن عبدالملک کے پاس بھیجا ـــــ ہشام نے سر مبارک لانے والے کو دس ہزار درہم انعام دیا اور سر انور کو دمشق کے دروازے پر لٹکا دیا پھر اسے مدینہ منورہ بھیجا ـــــ وہاں سے مصر پہنچا دیا گیا۔ (ایضاً)

---

[1] جاؤ تم رافضی (رافضی) امام کو چھوڑ دینے والے کو کہتے ہیں) ہو۔

Marfat.com

مکڑی نے جالا تن دیا

علامہ شبلنجی رحمتہ اللہ علیہ نے امام ابن عساکر رحمتہ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا ہے:

اِنَّ لَعَنْکُبُوْتَ نَسَجَتْ عَلٰی عَوْرَۃِ زَیْدِ ابْنِ عَلِیِّ ابْنِ الْحُسَیْنِ لَمَّا صُلِبَ عُرْیَانًا فِیْ سَنَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ وَمِائَۃٍ، وَکَانَ مَصْلُوْبًا اَرْبَعَ سِنِیْنَ وَکَانُوْا وَجَّھُوْہُ لِغَیْرِ الْقِبْلَۃِ فَدَارَتْ خَشْبَتُہٗ اِلَی الْقِبْلَۃِ ثُمَّ اَحْرَقُوْا خَشْبَتَہٗ وَجَسَدَہٗ ——

جب سیّدنا زید بن علی (علیہما السلام) کو ۱۲۱ھ میں عریاں (برہنہ، ننگا) سولی پر لٹکایا گیا تو مکڑی نے ان کی شرم گاہ پر جالا تن دیا —— آپ چار سال صلیب پر لٹکے رہے (بنوامیہ کے لوگوں) نے آپ کو قبلہ کی طرف سے ہٹ کر غیر قبلہ کی طرف متوجہ کیا —— تو ستون قبلہ کی طرف پھر گیا —— پھر ستون اور آپ کے جسم شریف کو جلا دیا گیا۔

حسین بن زین العابدین کی دعا

حضرت سیدنا عبداللہ بن حسین بن زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب (علیہم السلام) کا بیان ہے سیّدنا عبداللہ (امام زین العابدین کے پوتے) فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھِشَامًا رَضِیَ بِصَلْبِ زَیْدٍ فَاسْلُبْہُ مُلْکَہٗ —— وَاِنَّ یُوْسُفَ ابْنَ عُمَرَ اَحْرَقَ زَیْدًا اَللّٰھُمَّ فَسَلِّطْ عَلَیْہِ مَنْ لَا یَرْحَمُہٗ، اَللّٰھُمَّ وَاَحْرِقْ ھِشَامًا فِیْ حَیَاتِہٖ اِنْ شِئْتَ وَاِلَّا فَاَحْرِقْہُ بَعْدَ مَوْتِہٖ ——

Marfat.com

اے اللہ! ہشام، زید کو صلیب دینے سے راضی ہوگا تو اس سے ملک چھین لے —— اے اللہ! یوسف بن عمر نے زید کو آگ میں جلایا ہے —— اس اس پر اس شخص کو مسلط کر جو اس پر رحم نہ کرے —— اگر تو چاہے تو ہشام کو زندہ آگ میں جلا دے —— ورنہ اس کو مرنے کے بعد اس کو آگ میں جلا۔ (نورالابصار ص ۲۶۲)

راوی (عبداللہ) فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! میں نے ہشام کو جلا ہوا دیکھا جب بنو عباس نے دمشق پر قبضہ کیا —— اور دمشق کے ہر دروازہ پر یوسف بن عمر کے جسم کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے —— فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کی خدمت میں عرض کیا:

يَا اَبَتَاهُ وَافَقَتْ دَعْوَتُكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ۔

''ابا جان! آپ کی دعا نے تو لیلۃ القدر کی موافقت کی ہے''۔

سیّدنا زید علیہ السلام کی شہادت کے بعد بنو امیہ سے ملک کی حکومت نکل کر بنو عباس کے ہاتھ میں آ گئی —— (نورالابصار ایضاً)

سفاح نے ہشام کو جلا دیا

بنو عباس کا پہلا بادشاہ —— سفاح —— تھا۔ وہ عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کا بیٹا تھا —— بنو امیہ کی حکومت ختم ہو جانے کے بعد جب سفاح تخت بادشاہت پر فائز ہوا تو اس نے حکم دیا کہ ہشام بن عبدالملک کو قبر سے باہر نکالا جائے۔ لوگوں نے اس کی قبر کھولی تو وہ جوں کا توں پڑا ہوا تھا —— کیونکہ اس کے جسم پر عنبر لگایا گیا تھا تا کہ اس کی لاش متغیر نہ ہو —— اس کو قبر سے نکال کر کوڑے مارے گئے —— یہاں تک کہ اس کا گوشت ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا —— پھر اسے آگ میں جلا دیا گیا —— جیسے اس نے سیّدنا

Marfat.com

زید بن زین العابدین علیہما السلام کو جلایا تھا ـــــ اس کو (اس کے ظلم کی) پوری سزا ملی۔

(نور الابصار ص ۲۶۲ تا ۲۶۳)

امام ابوحنیفہ کا فتویٰ

امام زید علیہ السلام نے جب ہشام بن عبدالملک کے خلاف خروج کیا تو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے فتویٰ دیا تھا۔

خُرُوْجُهٗ يُضَاهِیْ خُرُوْجَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ ۔

''زید کا خروج ـــــ بدر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جنگ کے مشابہ ہے''۔

اور فرمایا کہ امام زید برحق امام ہیں ـــــ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے دس ہزار درہم امام زید علیہ السلام کی خدمت میں روانہ کیے ـــــ خود بیمار ہونے کی وجہ سے جنگ میں شرکت نہ کر سکے۔

(کتاب امام زین العابدین، مفتی غلام رسول جماعتی رحمتہ اللہ علیہ) ص ۱۹۹ مطبوعہ دار العلوم قادریہ جیلانیہ والتھم سٹو لندن بحوالہ البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۸۲)

رسول اللہ نے زید کی شہادت کی خبر دی

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ـــــ کہ سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف دیکھا اور زار و قطار رونے لگے ـــــ اور فرمایا:

اَلْمَظْلُوْمُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِیْ سُمِّیَ هٰذَا ـــــ وَالْمَقْتُوْلُ فِی اللهِ وَالْمَصْلُوْبُ مِنْ اُمَّتِیْ سُمِّیَ هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ثُمَّ

Marfat.com

قَالَ: اُدْنُ مِنِّیْ یَا زَیْدُ زَادَكَ اللّٰهُ حُبًّا عِنْدِیْ فَاِنَّكَ سُمِّیَ الْحَبِیْبُ مِنْ وَلَدِیْ زَیْدٌ ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید علیہ السلام کی طرف اشارہ فرمایا ـــــ اور فرمایا ـــــ میرے اہل بیت میں سے (ایک) مظلوم کا نام اس کو دیا گیا ہے ـــــ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کیے جانے والے ـــــ اور میری امت میں سے سولی چڑھائے جانے والے کا نام اس کو دیا گیا ہے ـــــ پھر ارشاد فرمایا ـــــ اے زید رضی اللہ عنہ! میرے قریب آؤ ـــــ اللہ تعالیٰ میرے نزدیک (یعنی میرے دل میں) تیری محبت کو زیادہ کرے ـــــ بے شک تیرا نام "زید" میرے محبوب ترین بیٹے کا (نام) ہے۔

(تاریخ دمشق الکبیر (امام ابن عساکر) ج ۲۱ ص ۳۲۴ تا ۳۲۵ ھ مطبوعہ دارالاحیاء التراث بیروت، لبنان سن اشاعت ۲۰۰۱ء)

قارئین کرام! ـــــ اس روایت پر غور فرمائیں ـــــ کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو رونے لگے ـــــ اور فرمایا ـــــ میرے اہل بیت میں سے میرے ایک بیٹے کا نام بھی زید ہوگا ـــــ اور اس مظلوم کو بے دردی سے شہید کیا جائے گا ـــــ اور سولی پر لٹکایا جائے گا ـــــ "اس کا نام بھی زید علیہ السلام ہوگا" اور یہ بھی فرمایا کہ میرے قریب آجا ـــــ اللہ تعالیٰ میرے دل میں تیری محبت کو زیادہ فرمائے (اس لیے کہ تیرا نام بھی زید ہے)

اس سے چند امور روز روشن کی طرح واضح ہو گئے ـــــ جو لوگ یہ کہتے پھرتے ہیں ـــــ کہ رسول کریم کو تو کل تک کی خبر نہیں ان کو اپنے اس نظریہ پر نظر ثانی کی ضرورت ہے ـــــ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی آل واولاد سے بے پناہ محبت

Marfat.com

ہے—— اگر کسی کا نام آپ کے بچوں کے نام پر ہو تو آپ کو اس سے بھی محبت ہوتی ہے —— اور جس سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو محبت ہو اس سے خدا تعالیٰ بھی محبت فرماتا ہے اور یہ بھی کہ آلِ محمد ﷺ کی مصیبت پر رونا سیّد عالم کی سنت ہے۔

پانچ معصوم

حضرت ہاشم بن برید فرماتے ہیں کہ میں حضرت امام زید بن علی زین العابدین سے سنا، انہوں نے فرمایا:

اَلْمَعْصُوْمُوْنَ مِنَّا خَمْسَةٌ: اَلنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ وَعَلِیٌّ، وَفَاطِمَةُ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ (عَلَيْهِمُ السَّلَام)

ہم (آلِ رسول) میں سے پانچ ہستیاں معصوم ہیں —— حضور رسالت مآب کی ذات پاک —— مولا علی —— خاتون جنت —— امام حسن —— امام حسین علیہم السلام۔ (تاریخ دمشق الکبیر (امام ابن عساکر) ج ۲۱ ص ۳۲۹)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَنَا وَعَلِیٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَتِسْعَةٌ مِّنْ وُّلْدِ الْحَسَنِ مُطَهَّرُوْنَ مَعْصُوْمُوْنَ ——

حضور نے فرمایا میں خود —— علی المرتضیٰ —— حسن مجتبیٰ —— حسین شہید کربلا —— اور امام حسین کے فرزندوں میں سے نو (۹) حضرات پاک اور معصوم ہیں —— (ینابیع المودہ ج ۲ ص ۸۳ مطبوعہ موسسۃ الاعلمی بیروت لبنان)

میں نبیوں کا سردار ہوں

حضرت عبایہ بن ربعی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے —— فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَنَا سَیِّدُ النَّبِیِّیْنَ وَعَلِی سَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ اِنَّ اَوْصِیَائِی بَعْدِیْ اِثْنَا عَشَرَ اَوَّلُھُمْ عَلِیٌّ وَاٰخِرُھُمْ الْقَائِمُ الْمَھْدِیُّ ۔

میں تمام انبیاء کا سردار ہوں —— علی تمام اوصیاء کا سردار ہے —— میرے بعد میرے اوصیاء (وہ اشخاص جن کو خاص وصیت کی گئی ہو —— وصیت پر عمل کرنے والے) کی تعداد بارہ ہوگی —— ان سب میں اول علی ہوں گے اور ان میں آخر قائم مہدی (علیہم السلام) ہوں گے۔ (حوالہ ایضاً)

بارہ نقباء

جناب جریر نے اشعث سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے —— اور انہوں نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا ہے —— کہ رسول ہر دوسرا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

قَالَ الْخُلَفَاءُ بَعْدِیْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَةً بِعَدَدِ نَقْبَاءَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ ——

فرمایا میرے بعد بنو اسرائیل کے نقباء (خبر دینے والے —— تشہیر کرنے والے) کی تعداد کے برابر بارہ خلیفے ہوں گے۔ (ایضاً ص ۸۲)

جب رسول خدا نے انصار سے پہلی بیعت لی

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب انصار سے پہلی بار بیعت لی تھی تو فرمایا ——

اَنَا اٰخُذُ عَلَیْکُمْ بِمَا اَخَذَ اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّیْنَ مِنْ قَبْلِیْ اَنْ تَحْفَظُوْنِیْ

Marfat.com

وَتَمْنَعُوْنِیْ عَمَّا تَمْنَعُوْنَ اَنْفُسَکُمْ عِنْدَ وَتَمَنَّعُوْا عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ ——— عَمَّا تَمْنَعُوْنَ اَنْفُسَکُمْ عَنْهُ وَتَحْفَظُوْهُ فَاِنَّهُ الصِّدِّیْقُ الْاَکْبَرُ یَزِیْدُ اللّٰهُ دِیْنَکُمْ ———

میں تم سے اس طرح ''بیعت'' لے رہا ہوں جس طرح مجھ سے پہلے انبیاء نے ''اپنی اپنی امت سے بیعت'' لی تھی۔ میری حفاظت کرنا، مجھے ان باتوں سے بچانا، جن سے اپنے آپ کو بچاتے ہو، اور علی بن ابی طالب کو بھی ان امور سے بچاؤ ——— جن سے اپنی جان کو بچاتے ہو ——— اور اس کی حفاظت کرو ——— وہ صدیق اکبر ہیں ——— اللہ تعالیٰ تمہارے دین کو زیادہ کرے۔

وَاِنَّ اللّٰهَ اَعْطٰی مُوْسٰی الْعَصَا وَاِبْرَاهِیْمَ بَرْدَ النَّارِ ——— وَعِیْسٰی الْکَلِمَاتِ یَحْیٰی بِهَا الْمَوْتٰی وَاَعْطَانِیْ هٰذَا عَلِیًّا ——— وَلِکُلِّ نَبِیٍّ آیَةٌ ——— وَهٰذَا آیَةُ رَبِّیْ ——— وَالْاَئِمَّةُ الطَّاهِرِیْنَ مِنْ وُلْدِهٖ آیَاتِ رَبِّیْ ——— لَنْ تَخْلُوَ الْاَرْضُ مِنْ اَهْلِ الْاِیْمَانِ مَا اَبْقَی اللّٰهُ اَحَدًا مِّنْ ذُرِّیَّتِهٖ وَاحِدًا ۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو عصا عطا فرمایا ——— ابراہیم علیہ السلام کو آگ کو ٹھنڈا کر دینا عطا فرمایا ——— عیسیٰ علیہ السلام کو کلمات عطا فرمائے جن کے ذریعے وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے ——— اور مجھے علی عطا فرمایا ——— ہر نبی کی کوئی نہ کوئی آیت (نشانی) ہوتی ہے ——— یہ علی میرے رب کی آیت ''یعنی نشانی'' ہے۔ اس کے بیٹے سے پیدا ہونے والے آئمہ میرے رب کی آیات (یعنی نشانیاں) ہیں ——— جب تک اس کی اولاد

Marfat.com

میں سے اللہ تعالیٰ ایک فرد کو باقی رکھے گا —— تو دنیا ایمان والوں سے کبھی خالی نہیں ہوگی ——

(ینابیع المودہ ج ۲ ص ۸۳ مطبوعہ موسستہ الاعلمی للمطبوعات بیروت، لبنان)

دین کب بگڑے گا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ان اللہ فتح ھذا الدین بعلی و اذا مات علی فسد الدین و لا یصلحہ الا المھدی بعدہ ۔

اللہ تعالیٰ نے اس دین کی فتح[1] علی علیہ السلام کے ذریعے سے فرمائی جب علی شہید ہو جائیں گے تو دین بگڑ جائے گا —— امام مہدی علیہ السلام کے سوا آپ کے بعد دین کو کوئی شخص درست نہیں کرے گا۔ (ایضاً)

مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ نے علی کریم کے ذریعہ ووسیلہ سے دین اسلام کو فتح حاصل ہوئی —— اور دین کے اسرار ورموز علی کرم اللہ وجہہ کے ذریعے سے ظاہر فرمائے —— مولا علی نے دروازۂ خیبر کو کھولا —— اور اسلام کو غلبہ حاصل ہوا —— آپ کرم اللہ وجہہ نے دین اسلام کی بے پایاں مدد کی —— جس سے کفر کے بڑے بڑے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گئے۔

جو آئے مد مقابل غرور کے کہسار
بنا کے ریت ذرّے اُڑائے مولا علی

---

[1] فتح کا معنی یہ بھی ہے کہ دین کے پوشیدہ اسرار ورموز علی کرم اللہ وجہہ کے ذریعہ سے ظاہر فرمائے۔ غلبہ حاصل کرنا، مدد کرنا، کھولانا کے معنوں میں بھی آتا ہے

Marfat.com

کشتۂ عشق رسالت

پیر سیّد چراغ حسین چشتی

قدس سرہ العزیز

ذاکر کبریا، عاشق مصطفیٰ
نور شبیر، اولاد خیر النساء
عمر بھر جس کی آنکھیں رہیں تر بتر
اس کی ہر وقت رقت کی کیا بات ہے
(خضر)

فخر دودمان حیدر کرار — کشتۂ عشق سیّد الابرار — چراغ حجرۂ علی عریضی — گوہر کان شبیری — گل گلشن زین العابدین — فدائے حسن قائد الغر المجلین — غواص دریائے محبت — پیکر شفقت وشرافت — سیّد السادات — مستجاب الدعوات — صاحب سوز وگداز — عترت سلطان حجاز — فیض درجت والامرتبت — پیر طریقت حضرت پیر سیّد چراغ حسین چشتی قدس سرہ العزیز — ایک ایسے مرد درویش اور صاحب دل بزرگ تھے — جو اپنے حلقوں میں محبت وشفقت — اور حلم وبردباری — اور ایک فیاض ومہربان شخصیت کی حیثیت سے پہچانے جاتے تھے۔

آپ کا نام نامی ان فقیروں کی فہرست میں آتا ہے — جو دنیائے بے ثبات سے

Marfat.com

بے نیاز ہو کر اپنے فقر کی کائنات میں مست رہتے ہیں ——— اور حالات کے سمندر کا مدوجزر ان کی طائع پر اثر انداز نہیں ہوتا ——— آپ کے اندار فاقہ مستی نے دنیا سے محبت کرنے والے اہل دول کو کئی بار شرمندگی و خجالت کے پسینے میں ڈبو دیا۔

آپ کی طبیعت میں جس چیز کا غلبہ تھا ——— وہ تھی حلم کی سطوت اور برداشت کی قوت ——— عجز و نیاز کا نور آپ کے چہرۂ مبارک پر ہر وقت تاباں اور درخشاں رہتا ——— فقیری کی عادت کے مطابق آپ کے مزاج میں رنگ جلالی بھی تھا اور شان جمالی بھی۔

ان تمام امور کے باوصف آپ پر زیادہ تر ——— ''رقت'' ——— کا عالم طاری رہتا ——— کیفیت کا عالم یہ تھا ——— کہ ادھر کسی نے حضور سیّد ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیا تو آنکھوں سے آنسو برسنے لگیں ——— اپنے بیٹوں کو وعظ وتقریر کرتے ہوئے دیکھیں رقت طاری ——— کوئی خوشی کا وقت ہو تو آنکھیں پرنم۔

شبیر کربلا کی یاد آئے تو نالہ وزاری کے ساتھ ساتھ پورے جسم پر لرزا طاری ——— یہاں تک کہ اپنی اولاد کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھیں تو آنکھوں میں ساون کا سماں ——— راقم الحروف ——— یا ——— صاحبزادہ سیّد مزمل حسین کو وعظ وتقریر کرتے دیکھتے تو سر سجدہ میں رکھ کر یوں گریہ کناں ہوتے:

اے میرے مالک! ——— اے اللہ کریم! ——— تیرے فضل وکرم کا کیسے شکریہ ادا کروں ——— مالکا! میرے پاس تو صرف آنسوؤں کے چند قطرے ہیں ——— الفاظ کا ذخیرہ نہیں ——— جن سے تیرا شکر بجا لاؤں ——— اے میرے مولا! ——— مجھ مسکین و نادار پر اتنا کرم ——— کہ میرے بچے تیرے پاک محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر کھڑے ہو کر ——— تیرے رسول کے نغمے گا رہے ہیں ——— اے تمام جہانوں کے

Marfat.com

مالک! تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے — کہ مجھ جیسے بے نوا کی تمنائیں پوری ہوئیں اور آرزوئیں بر آئیں — اے رب اکبر! میری اولاد پر اپنی رحمت کی چادر کا سایہ رکھ —

نام ونسب

آپ کا اسم گرامی — چراغ حسین بن سیّد حاکم حسین ہے — آپ کا نسب حضرت سیّدنا امام جعفر صادق علیہ السلام کے عظیم فرزند ارجمند حضرت علی عریضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔

شجرۂ نسب (حضرت شاہ چراغ سے تا حضرت آدم علیہ السلام)

(۱) حضرت پیر سیّد چراغ حسین چشتی صاحب۔

(۲) بن حضرت سیّد حاکم حسین شاہ صاحب

(۳) بن حضرت قاسم شاہ صاحب

(۴) بن حضرت سیّد حامد شاہ صاحب

(۵) بن حضرت سیّد فضل شاہ صاحب

(۶) بن حضرت سیّد احمد شاہ صاحب۔

(۷) بن حضرت سیّد حر شاہ صاحب۔

(۸) بن حضرت چراغ شاہ صاحب۔

(۹) بن حضرت سیّد محمد شاہ صاحب۔

(۱۰) بن حضرت سیّد نور شاہ صاحب۔

(۱۱) بن حضرت سیّد کمال شاہ صاحب۔

(۱۲) بن حضرت سیّد جمل شاہ صاحب۔

Marfat.com

(۱۳) بن حضرت سیّد غلام شاہ صاحب۔

(۱۴) بن حضرت سیّد نظام الدین شاہ صاحب۔

(۱۵) بن حضرت سیّد محمد شاہ صاحب۔

(۱۶) بن حضرت سید میراں شاہ صاحب۔

(۱۷) بن حضرت سیّد باقی شاہ صاحب۔

(۱۸) بن حضرت سیّد باقر شاہ صاحب۔

(۱۹) بن حضرت سیّد اسماعیل شاہ صاحب۔

(۲۰) بن حضرت سیّد عبدالرحمٰن شاہ صاحب۔

(۲۱) بن حضرت سید نظام دین شاہ صاحب۔

(۲۲) بن حضرت سیّد معین الدین شاہ صاحب عرف سیّد میاں طلنبی صاحب (یہ حضرت طلنبہ (ملتان) سے ہجرت کر کے گجرات تشریف لائے اور آپ کے نام کی نسبت سے گاؤں کا نام معین الدین پور ہے جو آج کل گجرات شہر کا حصہ بن چکا ہے۔

(۲۳) بن حضرت سیّد نشیمن طلنبی شاہ صاحب۔

(۲۴) بن حضرت سیّد جلال دین طلنبی شاہ صاحب۔

(۲۵) بن حضرت سیّد بہاؤالدین شاہ صاحب۔

(۲۶) بن حضرت سیّد جلال الدین شاہ صاحب۔

(۲۷) بن حضرت سیّد حمید الدین ملتانی شاہ صاحب۔

(۲۸) بن حضرت سیّد محمد صدر راجل ملتانی شاہ صاحب۔

(۲۹) بن حضرت سیّد احمد شاہ ملتانی صاحب۔

Marfat.com

(۳۰) بن حضرت سید عبداللہ ملتانی شاہ صاحب۔

(۳۱) بن حضرت سیّد محمد خوارزمی شاہ صاحب۔

(۳۲) بن حضرت سیّد علی مستانہ خوارزمی شاہ صاحب۔

(۳۳) بن حضرت سیّد عبداللہ مصری شاہ صاحب۔

(۳۴) بن حضرت سید حسن بغدادی علیہ السلام۔

(۳۵) بن حضرت سیّد محمد بغدادی علیہ السلام۔

(۳۶) بن حضرت سیّد علی عریضی علیہ السلام۔

(۳۷) بن حضرت امام الائمہ امام جعفر صادق علیہ السلام۔

(۳۸) بن حضرت سیّد امام زماں امام محمد باقر علیہ السلام۔

(۳۹) بن حضرت سیّد سراج الائمہ امام علی زین العابدین عابد علیہ السلام۔

(۴۰) بن سیّد الشہدا حضرت سیّد امام حسین علیہ السلام۔

(۴۱) بن مولا مرتضیٰ علی اسداللہ الغالب کرم اللہ وجہہ۔

(۴۲) بن حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۴۳) بن حضرت خواجہ عبدالمطلب (شبیۃ الحمد)

(۴۴) بن حضرت ہاشم۔

(۴۵) بن جناب عبدالمناف۔

(۴۶) بن جناب قصی۔

(۴۷) بن حضرت کلاب۔

(۴۸) بن جناب مرہ۔

Marfat.com

(۴۹) بن حضرت کعب۔

(۵۰) بن جناب لوی۔

(۵۱) بن جناب غالب۔

(۵۲) بن جناب فہر الملقب بہ قریش۔

(۵۳) بن جناب مالک۔

(۵۴) بن جناب نضر۔

(۵۵) بن جناب کنانہ۔

(۵٦) بن جناب خزیمہ۔

(۵۷) بن جناب مدرکہ۔

(۵۸) بن جناب الیاس۔

(۵۹) بن جناب مضر۔

(٦۰) بن جناب نزار۔

(٦۱) بن جناب معد۔

(٦۲) بن جناب عدنان۔

(٦۳) بن جناب اود۔

(٦۴) بن جناب ہمیسع۔

(٦۵) بن جناب سلامان۔

(٦٦) بن جناب عوص۔

(٦۷) بن جناب بوز۔

Marfat.com

(۶۸) بن جناب قموال۔

(۶۹) بن جناب ابی۔

(۷۰) بن جناب عوام۔

(۷۱) بن جناب ناشد۔

(۷۲) بن جناب حزا۔

(۷۳) بن جناب بلداس۔

(۷۴) بن جناب یدلاف۔

(۷۵) بن جناب طانج۔

(۷۶) بن جناب حاجسم۔

(۷۷) بن جناب ناحش۔

(۷۸) بن جناب ماخی۔

(۷۹) بن جناب عیفی۔

(۸۰) بن جناب عبقر۔

(۸۱) بن جناب عبید۔

(۸۲) بن جناب الدعا۔

(۸۳) بن جناب حمدان۔

(۸۴) بن جناب سنبر۔

(۸۵) بن جناب یثربی۔

(۸۶) بن جناب یحزن۔

Marfat.com

(۸۷) بن جناب یحٰن۔

(۸۸) بن جناب ارعویٰ۔

(۸۹) بن جناب عیضیٰ۔

(۹۰) بن جناب ذیشان۔

(۹۱) بن جناب عیصر۔

(۹۲) بن جناب افناد۔

(۹۳) بن جناب ایہام۔

(۹۴) بن جناب مقصر۔

(۹۵) بن جناب ناحث۔

(۹۶) بن جناب زارح۔

(۹۷) بن جناب سمیٰ۔

(۹۸) بن جناب مزی۔

(۹۹) بن جناب عوض۔

(۱۰۰) بن جناب عرام۔

(۱۰۱) بن جناب میدار۔

(۱۰۲) بن جناب سیّدنا اسماعیل علیہ السلام۔

(۱۰۳) بن سیّد ابراہیم علیہ السلام۔

(۱۰۴) بن جناب تارخ۔

(۱۰۵) بن جناب ناحور۔

Marfat.com

(۱۰۶) بن جناب سروج۔

(۱۰۷) بن جناب رعو۔

(۱۰۸) بن جناب فالج۔

(۱۰۹) بن جناب عابر (ہود علیہ السلام)

(۱۱۰) بن جناب ارفکشار۔

(۱۱۱) بن جناب سام۔

(۱۱۲) بن حضرت نوح علیہ السلام۔

(۱۱۳) بن جناب لامک۔

(۱۱۴) بن جناب متوشالح۔

(۱۱۵) بن جناب اختوح (ادریس علیہ السلام)

(۱۱۶) بن جناب یارد۔

(۱۱۷) بن جناب یلہل ایل۔

(۱۱۸) بن جناب قینان۔

(۱۱۹) بن جناب آنوش۔

(۱۲۰) بن جناب شیث علیہ السلام۔

(۱۲۱) بن حضرت آدم علیہ السلام۔

القاب

خاندان کے بزرگ آپ کو ــــ شاہ چراغ ــــ کے لقب سے ــــ اولاد ــــ شاہ جی کے نام سے ــــ آپ کے مرید آپ کو ــــ شاہ صاحب ــــ سیّد ــــ

Marfat.com

سخی ــــ سرور اور کریم کے خطابات سے پکارتے تھے۔

خواجہ محمد امین کی آغوش کرامت میں

وارث چشتیاں خواجہ خواجگاں ــــ حضرت علامہ زماں ــــ خواجہ شمس الدین، شمس العارفین سیالوی ــــ پیر سیال ــــ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ــــ کے محبوب ترین خلیفہ حضرت خواجہ محمد امین چکوڑوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ــــ حضرت پیر سیّد چراغ حسین چشتی کو شیر خوارگی کے زمانے میں ــــ کئی مرتبہ اپنی آغوش کرامت میں بٹھا کر ــــ چراغ دین (دین کا چراغ) کا لقب عطا فرمایا ــــ جو آپ کے نام کا حصہ ہے۔

چن چراغ

خواجہ محمد امین چکوڑی رضی اللہ عنہ کے محبوب اور نامور خلیفہ مجاز حضرت سیّد عبدالمجید قدس سرہ العزیز جو اپنے مریدوں میں باوا جی کے نام سے مشہور تھے (راقم کے نانا) حضرت والد صاحب کو ــــ ''چن چراغ'' کہہ کر گاہے گاہے پکارا کرتے تھے ــــ اور کبھی کبھی ــــ چنا ــــ (اے چاند) کہتے تھے۔

ولادت

کوشش کے باوجود آپ کے سن ولادت کا پتہ نہ چل سکا ــــ آپ کے قریبی دوست احباب نے آپ کی عمر شریف کم وبیش ۹۰ ــــ ۹۵ سال بتائی ہے ــــ لیکن حاجی فضل احمد لوہار مرحوم ومغفور جو آپ کے قریبی دوستوں میں سے تھے ــــ انہوں نے بتایا کہ حضرت پیر سیّد چراغ شاہ کی عمر مبارک ایک سو ایک (۱۰۱) بنتی ہے۔

بیعت

آپ کی بیعت ــــ حضور شمس العارفین سیالوی رضی اللہ عنہ کے آخری خلیفہ

Marfat.com

حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ صاحب رضی اللہ عنہ سے ہے —— اس وقت آپ کم سن تھے —— جب آپ نے سن بلوغت میں قدم رکھا ہی تھا کہ آپ کی والدہ جو عابدہ —— زاہدہ تھی انہوں نے سنا کہ پیر صاحب لالہ موسیٰ تشریف لا رہے ہیں —— اور ان کے علم میں یہ بات بھی تھی —— کہ حضور شمس العارفین پیر سیال رضی اللہ عنہ کا اب کوئی خلیفہ ظاہری اور ناسوتی حیات کے ساتھ پشت زمین پر موجود نہیں سوائے پیر صاحب گولڑہ شریف کے —— تو مائی صاحبہ نے حاجی فضل احمد لوہار کو ساتھ بھیجا اور پیر صاحب کے دست چشت پر بیعت ہوئے —— چند مرتبہ گولڑہ شریف جانا ہوا پھر پیر صاحب کا وصال ہو گیا۔

مربی

آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ سیالویہ میں خواجہ محمد امین چکوڑوی کے دست کرم پر بیعت کی اور سلسلہ چشتیہ نظامیہ سیالویہ کے وظائف کی اجازت حاصل کی —— چونکہ مائی صاحبہ کے خاندان کا ایک بڑا حصہ سیال شریف اور دوسرا حصہ حضرت خواجہ محمد امین چکوڑوی سے بیعت تھا —— یہی وجہ تھی کہ خاندان کے افراد کے سینوں میں پیر سیال کے ساتھ عقیدتوں کے دریا موج زن رہتے تھے۔

حضرت پیر صاحب گولڑہ شریف کے وصال کے بعد مائی صاحبہ نے اپنے بیٹے کو باوا سیّد عبدالمجید قدس سرہ العزیز کی سرپرستی میں دے دیا —— باوا جی نے نہایت مربیانہ شفقت سے آپ کی تربیت فرمائی —— اور خرقہ خلافت سے بھی نوازا —— مائی صاحبہ کی سیّد عبدالمجید سے قریبی رشتہ داری تھی —— جس کی بناپر —— حضرت پیر سیّد چراغ حسین چشتی قدس سرہ العزیز کی شادی بھی باوا جی کی صاحبزادی سے ہوئی۔

Marfat.com

آپ کے والد

آپ کے والد حضرت سیّد حاکم حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا ـــــ معین الدین پور متصل شہر گجرات ـــــ جو سادات عریضی کا مشہور ترین گاؤں ہے سے تعلق تھا ـــــ اور ان کی شادی ـــــ سلطان فقر حضرت پیر سیّد امام علی شاہ صاحب رضی اللہ عنہ ـــــ المعروف ''بابا امام شاہ'' ـــــ کے صاحبزادے کی بیٹی سے ہوئی ـــــ انہوں نے اپنا گاؤں معین الدین پور چھوڑ کر کوٹلہ سارنگ شریف میں رہائش اختیار فرمائی تھی ـــــ یہی وجہ ہے کہ حضرت والد صاحب اپنے نانا کی گدی کے وارث بنے تھے۔

آپ کی والدہ

آپ کی والدہ ـــــ سیّدہ سیّد بیگم ہیں ـــــ آپ بہت زیادہ عبادت گزار اور شب زندہ دار تھیں ـــــ آپ ہر وقت ورد و وظائف اور ذکر و فکر میں مصروف رہتی تھیں ـــــ بندہ نے اپنی دادی جان مائی صاحبہ کی زیارت کی ہے ـــــ اب بھی تصور کی آنکھوں سے دیکھوں تو ان کا پاکیزہ چہرہ اور نورانی وجود مصلّٰے پر اللہ کریم کے ذکر میں مصروف نظر آتا ہے۔

زہد و تقویٰ

سیّدہ مائی صاحبہ کے زہد و تقوے کا ایک زمانہ گواہ ہے۔ انہوں نے زندگی میں بڑے مصائب و آلام دیکھے ہیں ـــــ لیکن اپنے معمولات میں فرق نہ آنے دیا ـــــ نماز پنج گانہ کے ساتھ ساتھ وظائف چشتیہ ـــــ جن کی شیخ طریقت سے اجازت ملی تھی روزانہ باقاعدگی کے ساتھ پڑھتی تھیں ـــــ جن میں درود مستغاث شریف اور دلائل الخیرات شریف بھی شامل تھے۔

تقوے کا یہ عالم تھا کہ وضو والے کوزے پر اگر کوئی پرندہ کوا وغیرہ بیٹھ جاتا تو کوزے

Marfat.com

کو دھو، دھو کر صاف کرواتیں —— پھر وضو فرماتیں۔ حالانکہ کوزے کے دونوں سوراخ لوہے کے ڈھکنوں سے بند ہوتے تھے۔ بے وضو کسی کو آٹا نہ گوندھنے دیتی تھیں۔

سخاوت

ایک مرتبہ علاقہ بھر میں (جو بارانی ہے) قحط پڑ گیا۔ کھانے کو کچھ نہ ملتا تھا —— یہاں تک کہ لوگ کیڑے مکوڑوں کی بلوں پر جا کر خود رو بوٹیوں کا مٹی میں ملا ہوا دانہ دنکا اکٹھا کر کے لاتے —— اور اس سے اپنے پیٹ کی آگ بجھاتے۔

مائی صاحبہ تہجد کی نماز ادا کرنے کے بعد صبح تک —— سیدہ نساء العالمین سلام اللہ علیہا کی سنت کے مطابق اپنے گھر کی چکی میں آٹا پیستیں —— اور روٹیاں پکا کر بھوکوں اور غریبوں میں تقسیم فرماتیں —— اور اس میں اللہ تعالیٰ برکت ڈال دیتا —— اور لوگ روٹی کے ایک ایک ٹکڑے سے سیر ہو جاتے —— آپ کی اس کرامت سخاوت کے تذکرے آج تک زبان زد عام و خاص ہیں۔

بطور معلّمہ

مائی صاحبہ نے اپنی نگری کی تمام بچیوں کو قرآن مجید کی تعلیم دی —— اور ان کو جسمانی پاکی پلیدی کے مسائل سکھائے —— استاذ الحفاظ حضرت حافظ تاج الدین رحمتہ اللہ علیہ جنہوں نے اپنی زندگی میں قرآن مجید کی بے پناہ خدمت کی ہے —— اور سینکڑوں حفاظ پیدا کیے —— ان کے گھر کی دیوار شہ چراغ کے گھر کی دیوار سے ملی ہوئی تھی —— انہوں نے بچپن میں پہلے مائی صاحبہ سے قرآن کا کچھ حصہ پڑھا۔ پھر سیدہ مخدومہ نے دعا دی —— اور کسی ماہر استاد کی خدمت میں جا کر قرآن حفظ کرنے کا حکم فرمایا —— حافظ تاج الدین صاحب راقم کے بھی استاد ہیں —— آپ فرمایا کرتے تھے کہ میرا حافظہ بہت

Marfat.com

کمزور تھا —— اگر سیّدہ کریمہ کی دعاؤں کا سہارا نہ ہوتا —— تو میں قرآن مجید کبھی نہ حفظ کر پاتا ——

جن عورتوں نے مائی صاحبہ سے قرآن شریف پڑھا ہے وہ تقریباً سب کی سب انتقال کر چکی ہیں —— راقم نے ان سے سنا ہے کہتی تھیں کہ جناب مائی صاحبہ کا ایک ہی کام تھا —— بچیوں کو قرآن پڑھانا اور خود تلاوت میں مصروف رہنا۔

ایسی عظمت مآب ماؤں کے بیٹے بھی عظیم ہوتے ہیں —— حضرت پیر سیّد چراغ حسین چشتی کے مزاج میں اپنی والدہ کی تربیت کے نمایاں اثرات موجود تھے —— جن کا ایک زمانہ گواہ ہے۔

کریمانہ صفات

حضرت پیر سیّد چراغ حسین چشتی رضی اللہ عنہ لطف وکرم —— جود وسخا اور عنایات کا ایک ایسا حسین پیکر تھے —— کہ اپنی ذاتی ضرورت کے باوجود حاجت مندوں کو عطا کرنے کی عادت اپنے آباؤ اجداد سے ورثہ میں ملی تھی۔

آپ اپنے مریدوں کو تکلیف میں اور تنگی میں دیکھ کر تڑپ جاتے تھے —— کسی مرید کو گردش دوراں کی چکی میں پستا دیکھتے تو اس کے لیے رو رو کر دعائیں مانگتے —— صرف مریدوں کے لیے ہی نہیں، کسی بھی مسلمان کو مصیبت میں دیکھ کر آبدیدہ ہو جاتے۔

محمد صادق —— آف وڑائچانوالہ —— آپ کا ایک خاص مرید ہے —— بھائی محمد صادق مرحوم کی عقیدت کا رنگ بھی منفرد تھا —— آپ کے وصال کے بعد اس نے اپنی زندگی تڑپتے ہوئے گزاری —— اس کو اور اس کی اہلیہ کو کئی مرتبہ حضرت کی خواب میں زیارت ہوئی۔

Marfat.com

بھائی محمد صادق کا بیان ہے کہ میں نے ایہ میں آباد کاری کی سرکاری سکیم کے تحت زمین لی —— لیکن میرا اس صحرائی علاقہ میں دل نہ لگتا تھا —— ریت کے ٹیلوں —— اور بادِ صرصر کے تھپیڑوں نے مجھے پریشان کر دیا۔

ایک دن نہایت پریشانی کے عالم میں —— اپنے پیر و مرشد کی یاد آ گئی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے —— اور زبان سے کئی مرتبہ یہ الفاظ نکلے —— اے میرے پیر و مرشد! مجھ کمینے کا تیرے سوا کون ہے جو میری حالت زار پر ترس کھائے —— کہتے ہیں اسی اثناء میں سامنے دیکھا دور ایک ٹبے پر —— سفید کپڑوں میں ملبوس ایک شخص کو آتے دیکھا —— اس کے چلنے کا انداز کچھ مانوس سا نظر آیا —— اور چند ہی لمحوں بعد میرا اشک یقین میں بدل گیا کہ یہ تو میرے شاہ جی ہیں —— کہتے ہیں میری چیخ نکل گئی —— اور میں دوڑ کر آپ کے قدموں سے لپٹ گیا —— اور مجھے روتا دیکھ کر آپ بھی آبدیدہ ہو گئے —— اور فرمایا —— محمد صادق! میں تجھے لینے آیا ہوں۔

اگر یہاں ان جنگلوں میں دل نہیں لگتا تو واپس چلو! —— وہاں خدا تعالیٰ زمین بھی دے گا —— اور رہنے کے لیے جگہ بھی —— محمد صادق مرحوم کہتے تھے —— زندگی میں جب بھی کبھی مجھ پر مصیبت آئی تو حضرت کو اپنے پاس پایا۔

برادرم چوہدری احمد خان نمبردار مرحوم آف کوٹلہ سارنگ شریف کا بیان ہے —— کہ میں بچپن میں تقریباً دس سال آپ کی کفالت اور خدمت میں رہا —— مجھے اپنے باپ چوہدری بہادر خان مرحوم سے اتنی شفقت و محبت اور پیار نہ ملا —— جیتنا میرے شاہ جی صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملا —— آپ میرے دکھوں، غموں اور مصائب و آلام کا ہمیشہ مداوا بنتے رہے۔

Marfat.com

ان کی کرم نوازیوں نے میرا ہمیشہ ساتھ دیا ـــــ کہتے ہیں کہ آج جو میرے گلشن میں بہاریں نظر آتی ہیں ـــــ یہ سب آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے ـــــ اللہ تعالیٰ نے چھ بیٹیاں اور تین بیٹے عطا فرمائے ہیں ـــــ میں اسے شاہ جی صاحب کی نظر رحمت کا ایک کرشمہ تصور کرتا ہوں ـــــ حضرت نے اپنی اولاد کو وصیت کی ہے ـــــ کہ احمد خان مجھے اپنے بیٹوں کی طرح عزیز ہے ـــــ اسے اپنے سے جدا نہ سمجھنا۔

خیال رہے ـــــ کہ سوز و گداز اور محبت و پیار کی دنیا کو آباد کرنے والے اس کائنات ارضی میں جلوہ گر ہوتے رہے ـــــ الفت کی خوشبو فضاؤں میں بکھیر کر راہی ملک بقا ہوئے ـــــ اس اسباب میں مسبب الاسباب کے عطا کردہ مال و اسباب کو اہل حاجت کے لیے وقف کر دینا۔

اس دنیائے دوں کی قلفتوں اور چیرہ دستیوں سے خاطر ازردہ ہوئے بغیر اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہنا ـــــ بادبان اخضر کے نیچے آلام کی باد سموم کے تھپیڑوں سے شکستہ پا نہ ہونا ـــــ اور اقتدار ناپائیدار کے جور و ستم سے کبیدہ خاطر نہ ہونا ـــــ بدی کی کالی آندھیوں کے رخ پر اپنا چراغ جائے رکھنا۔

یہ ان مردان حق کا شیوہ ہے ـــــ جو صحرا کو گلشن بنانے آتے ہیں ـــــ خدا تعالیٰ نے انہیں خلق و حلم کی دولت سے نوازا ہوتا ہے، جس کے اثر سے خارہائے مغیلاں بھی پھولوں کی پتیوں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں ـــــ ایسے اوصاف کے حامل اشخاص میں سے ایک مرد درویش بھی گزرا ہے ـــــ جسے دنیا شاہ چراغ کے نام سے یاد کرتی ہے۔

چمن میں وہ پھول کا کھلنا تو کوئی بات نہیں
زہے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو

Marfat.com

آسمان کی طرف نظریں اٹھا کر دعا کی

مجھے وہ منظر ابھی تک یاد ہے ——— کہ دلانوالہ شریف میں باوا پیر سیّد خاقان (عرف خان شہ) شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا سالانہ عرس مبارک تھا ——— میں بھی مدرسہ سے چھٹی لے کر حاضر ہوا ——— رات کو نعت خوانی اور تقاریر کا پروگرام تھا ——— میں نے بھی تقریر کرنے کا ارادہ کیا ——— جب سٹیج پر کھڑا ہوا ——— چند جملے بولے ——— ذہن میں تیار کی ہوئی تقریر بھول گئی ——— جو لفظوں کی مالا بنا رکھی تھی وہ ٹوٹ کر بکھر گئی ——— طالب علمی کا ابتدائی دور تھا ——— تقریر کا تجربہ نہ تھا، بہت خفت اٹھانی پڑی ——— لڑکوں نے مذاق اڑایا ——— میں شرمندہ ہو کر، اجتماع سے تھوڑا سا ہٹ کر چارپائی پر لیٹے ہوئے ——— حضرت والد صاحب قدس سرہ کے پاس جا بیٹھا۔

آپ نے میری خجالت و ندامت اور پریشانی دیکھ کر شفقت بھری نظروں سے میری طرف دیکھا ——— اور پھر بازوؤں میں لے کر آسمان کی طرف دیکھا ——— اور زیر لب دعا فرمائی ——— اس وقت آپ کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے ——— میں سمجھتا ہوں آپ کی اس وقت کی دعا اور اس جیسی ان گنت دعاؤں کا نتیجہ ہے ——— کہ:

بخت جاگا ہے، چمک اٹھی ہے تقدیر مری
مدحت سرور عالم سے ہے توقیر مری
فیض یہ ان کی نظر کا ہے کہ ہر مرغ چمن
وجد میں آتا ہے، جب سنتا ہے تقریر مری

○

Marfat.com

خلافت

حضرت پیر سیّد چراغ حسین چشتی قدس سرہ العزیز کا سلسلہ خلافت اس طرح ہے۔

سیّد عالم، رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —— مولا علی —— امام حسن بصری —— خواجہ عبدالواحد —— خواجہ فضیل ابن عیاض —— خواجہ ابراہیم بن ادھم —— خواجہ حذیفہ —— خواجہ ابوہبیرہ بصری —— خواجہ ممشاد علو دینوری —— خواجہ ابواسحاق شامی چشتی —— خواجہ سیّد ابواحمد —— خواجہ سیّد ابومحمد —— خواجہ سیّد ابو یوسف —— خواجہ سیّد مودود چشتی —— خواجہ حاجی شریف زندنی —— خواجہ عثمان ہارونی —— خواجہ سیّد معین الدین حسن چشتی —— خواجہ سیّد قطب الدین بختیار کاکی —— خواجہ فرید الدین گنج شکر —— خواجہ سیّد نظام الدین اولیاء —— خواجہ شاہ نصیر الدین چراغ دہلوی —— خواجہ کمال الدین علامہ —— خواجہ سراج الدین —— خواجہ علم الدین —— خواجہ محمود راجن —— خواجہ جمال الدین جمن —— خواجہ حسن —— خواجہ محمد —— خواجہ یحییٰ مدنی —— خواجہ کلیم اللہ —— خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی —— خواجہ مولانا فخر الدین فخر جہاں —— خواجہ نور محمد مہاروی —— خواجہ شاہ سلیمان تونسوی —— خواجہ شمس العارفین شمس الدین سیالوی —— خواجہ محمد امین چکوڑوی —— خواجہ سیّد باوا عبدالمجید —— خواجہ سیّد چراغ حسین چشتی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

وصال

حضرت پیر سیّد چراغ حسین چشتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ۸ جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ —— بمطابق ۱۶ جنوری ۱۹۸۹ء بروز پیر —— رات نو بج کر ۴۵ منٹ پر ہوا —— (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ)

Marfat.com

تاریخ وصال پر اشعار وقطعات

حضرت والد صاحب کے وصال پر نامور شعراء نے اشعار اور قطعات میں مادۂ تاریخ نکالا ہے۔

علامہ صائم چشتی

ملک کے نامور مصنف ــــ محقق ــــ شاعر وادیب حضرت علامہ صائم چشتی قدس سرہ العزیز ــــ ''جو راقم کے شاعری میں استاد بھی ہیں'' نے حضرت کی تاریخ وصال اشعار وقطعات میں اس طرح نکالی ہے۔

سیّد چراغ حسین شاہ سمن حسین

۱۹۸۹ء

یا قطب اولیائے زمن سیّد چراغ حسین شہ

۱۹۸۹ء

رباعی

چھوڑ کر سیّد گئے ہیں یہ جہان آب وگل
ہو کے دنیا سے علیحدہ ہیں گئے خالق سے مل
یہ عطا ہاتف نے صائم ہے کیا سال وصال
''غوث عالم، قطب عالم پاک باز پاک دل''

۱۹۸۹ء

Marfat.com

منقبت

سیّد چراغ حسین ہیں سلطان اولیاء
والد خضر حسین کے، محبوب مصطفیٰ

مولا علی کے چین ہیں زہراء کے نورِ عین
آلِ رسول دوسرا، مخدوم اتقیاء

جو بھی سوالی آ گیا در پر جناب کے
سیّد نے اس کا دامن امید بھر دیا

آتی سلف کی یاد تھی سیرت کو دیکھ کر
صورت میں آپ کی تھا عیاں نور کبریا

قطب زمان بھی تھے وہ غوث جہان بھی
جاری سدا جہاں پہ ہے فیضان آپ کا

تقویٰ و زہد ان کا تھا بے مثل، بے مثال
پیش نظر رہی سدا خالق کی تھی رضا

تصویر دل نشین تھے عشق رسول کی
جلووں میں ان کے تھا چھپا جلوۂ مرتضیٰ

تاریخ صائم آپ جب میں نے کی طلب
آئی ندا کہ ''انجم ومہتاب مرتضیٰ''

۱۹۸۹ء

صاحبزادہ فیض الامین

حضرت صاحبزادہ پیر فیض الامین فاروقی صاحب سجادہ نشین مونیاں شریف ضلع گجرات —— جو حضور شیخ الاسلام والمسلمین سیالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت ہیں —— اور خواجہ محمد امین چکوڑوی رضی اللہ عنہ کے آستان عالی شان سے ایک خاص نسبت ہے، آپ نے حضرت والد صاحب کے وصال کی تاریخ مندرجہ ذیل جملوں اور اشعار میں نکالی۔

Marfat.com

''آفتاب تاباں کوٹلہ شریف''

۱۹۸۹ء

''تاریخ وصالِ شریں طبع''

۱۹۸۹ء

''پیر سیّد چراغ حسین شاہ صاحب''

۱۹۸۹ء

''تاریخ رحلت صاحب حال''

۱۹۸۹ء

''ولی پاک باطن سیّد چراغ

۱۹۸۹ء

منقبت بزبان فارسی

○

عارف حق، پاک دل، روشن خیال   سیّد ذیشاں، چراغ باکمال
فیضاب، از صوفیائے چشتیہ   افتخار دودۂ شیر خدا
سینہ اش گنجینہ انوار حق   گفتگو اش کاشف اسرار حق
ناگہاں آں مرد کامل، باصفا   شد ز دنیا جانب دار البقاء
از طفیل دختر خیر الانام   ابر رحمت بر مزارش صبح وشام

جست چوں فیض (۱) الامین سال وصال
گفت ہاتف ـــــ حبذا سیّد چراغ

(۱) حضرت صاحبزادہ فیض الامین صاحب نے جناب والدہ صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا

Marfat.com

کی تاریخ وصال دو قطعات میں اس طرح نکالی ہے:

پاک طینت بیوہ سیّد چراغ　　شد ز دنیا جانب دار البقاء
سال رحلت جست جو فیض الامیں　　خانم خندہ جبیں آمد نوا

۱۴۱۵ھ

گفت سال رحلتش فیض الامیں　　''حسرتا مخدومہ شیریں زباں''

۱۹۹۴ء

آپ کی اولاد

کشتہ عشق رسالت حضرت پیر سیّد چراغ حسین چشتی قدس سرہ العزیز کے چار صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ہیں —— چھوٹی صاحبزادی بچپن میں انتقال فرما گئی تھیں۔

صاحبزادے

(۱) آپ کے بیٹوں میں سے —— کم ترین بے مایہ و بے بضاعت راقم الحروف ہے —— ناخضر حسین —— سلسلہ طریقت چشتیہ نظامیہ سیالویہ ہے۔
مرشد گرام —— امام المتکلمین —— شیخ الاسلام والمسلمین —— حضور خواجہ محمد قمر الدین علیہ السلام ہیں —— جو اپنے دور کے غوث الاغیاث —— مفسرین کے پیشوا —— محدثین کے رہنما —— اور زبدۃ الکاملین ہیں۔

واقعہ بیعت

خطیب ملت اسلامیہ حضرت علامہ پیر محمد عبد العزیز چشتی صاحب سجادہ نشین آستانہ چشتیہ ہرلانوالی شریف (گوجرانوالہ) —— (راقم کے فن تقریر میں استاد ہیں —— اور

Marfat.com

مثنوی مولانا روم کے کچھ اسباق پڑھے) کے ہمراہ منڈی سکھیکی کے دارالعلوم چشتیہ نظامیہ ––– ''جس کے قبلہ چشتی صاحب بانی ہیں ––– '' میں ایک طالب علم کی حیثیت میں موجود تھا ––– میرے ساتھ علامہ حافظ غلام جیلانی صاحب چشتی صاحب مسجد نور منڈی سکھیکی میں امامت کے فرائض انجام دیتے تھے ––– حافظ نے مجھ بیعت کے بارے میں مشورہ کیا ––– میں نے کہا حافظ! میں نے تو پیر سیال شیخ الاسلام کے دست سخاوت پر بیعت ہونے کی نیت کی ہے ––– حافظ صاحب نے کہا کہ میں بھی حضرت شیخ الاسلام کے ہاتھ پر بیعت کروں گا ––– اور چلو سیال شریف حاضری دیتے ہیں ––– میں نے کہا یار! ––– میرے پاس کرایہ کے لیے پیسے نہیں ہیں ––– حافظ غلام جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا یکم تاریخ تک صبر کرو ––– مجھے ماہانہ تنخواہ ملے گی تو حاضری دیں گے اور پیر سیال کے دست پاک پر بیعت ہوں گے۔

رات کو مشورہ کیا اور صبح ظہر کی نماز کے وقت پیر سیال جامع مسجد نور میں جلوہ افروز ہوئے ––– میں نے حافظ صاحب کو آواز دی ––– کہ ہمارے مقدر کا ستارہ چمک اٹھا ہے کہ پیر سیال ہمیں بیعت فرمانے کے لیے خود تشریف لے آئے ہیں ––– ہم دونوں نے حضرت قبلہ چشتی صاحب کی موجودگی میں ––– پیر سیال کی بیعت کی ہم پر ہر طرف سے مبارک بادی پھول برسائے گئے ––– حافظ غلام جیلانی صاحب رحمتہ اللہ علیہ ایک مدت مدید تک جامع مسجد قطب شہید اسلام آباد میں خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔

تعارف

راقم کا تعارف صرف پیر سیال کی چوکھٹ ہے ––– کوئی لمبا چوڑا تعارف نہیں ––– آستان پیر سیال سے وابستہ ہوں اس سے بڑا تعارف اور کیا ہوسکتا ہے –––

Marfat.com

شاعری کی زبان میں کچھ یوں ہے۔

بندۂ ربِ جہاں، مدحت سرائے مصطفیٰ
ہوں گدائے زہراؓ عالم مرید مصطفیٰ
ماننے والا ہوں صدیقؓ وغنیؓ وفاروقؓ کا
ہے مرا مولا علی شیرِ خدا، خیبر کشا
میری آنکھوں کی ہے ٹھنڈک حضرت شبر سخی
میرے دل کا چین ہے شبیرؑ، شاہ کربلا
ہے مرا مرشد قمرؒ ذیشاں، حمید الدین بھی
میرے یہ لج پال ہیں، دونوں جہاں میں آسرا
عشق بازوں کو مرے نغموں نے دی ہیں مستیاں
چشتیوں کے باغ کی ہوں بلبل رنگیں نوا
بادشاہوں کو بھلا خاطر میں لاؤں کس لیے
خضر کو کہتی ہے دنیا شمسؒ عالم کا گدا

بپاس خاطر عالی شریفاں —— غالب کی زمین میں یوں بھی کہا جا سکتا ہے۔

رہتا ہوں سدا شمس زمانہ کے جہاں میں
کیا چیز ہے یہ اوج ثریا میرے آگے
ہر چال سمجھتا ہوں، میں ہر حال میں تیری
سو بار کیا تو نے تماشا میرے آگے
لوں گا میں سدا نام شہیدان وفا کا
جا! ساری بلاؤں کو بلا لا میرے آگے

Marfat.com

اک سوز کا عالم ہے مری طرز فغاں میں
سن لے تو پگھل جاتا ہے خارا میرے آگے
سر پر میرے سایہ ہے خضر شمسؒ وقمرؒ کا
جب ہی تو کوئی سر نہیں اٹھتا میرے آگے

○

عقیدہ

میرا عقیدہ وہی ہے جو میرے شیخ ــــ امام المتکلمین شیخ الاسلام والمسلمین حضور خواجہ محمد قمر الدین رضی اللہ عنہ کا ہے ــــ اللہ تعالیٰ کا بندہ ــــ رسول خدا کا امتی ــــ صحابہ رضی اللہ عنہم کا غلام ــــ اہل بیت رسول کا حبدار و جاروب کش ــــ مذہباً حنفی ــــ مسلکاً اہل سنت و جماعت ــــ مشرباً چشتی نظامی سیالوی۔

اساتذہ

راقم کے اساتذہ کی کافی تعداد ہے۔

قرآن کریم ــــ حضرت حافظ تاج الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔

فن تقریر ــــ خطیب الاسلام حضرت علامہ عبدالعزیز چشتی سیالوی۔

فارسی ــــ مولانا علامہ غلام مرتضیٰ آف پنڈی گھیپ رحمتہ اللہ علیہ۔

صرف ــــ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد نواز صاحب رضی اللہ عنہ۔

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا نذیر احمد صاحب نقشبندی قدس سرہ العزیز ــــ سب سے زیادہ کتب راقم نے آپ سے پڑھیں ــــ اللہ تعالیٰ آپ کے مزار پر رحمت کی بارش فرمائے ــــ

Marfat.com

شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ غلام فرید ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ۔
شیخ المنطق علامہ محمد شریف ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ۔

راقم کی چھ بیٹیاں اور —— دو بیٹے ہیں —— سیّد قنبر حسین چشتی سیالوی —— سید محمد معین حسین چشتی سیالوی۔

(۲) صاحبزادہ سیّد شبیر حسین چشتی سیالوی —— حضرت شاہ چراغ کے دوسرے بیٹے ہیں۔

مرشد گرامی

شیخ الاسلام والمسلمین —— امام المتکلمین محمد قمر الدین سیالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ —— صاحبزادہ سیّد شبیر حسین چشتی —— بہت ملنسار طبیعت کے مالک —— عفو ودرگزر کی دولت سے مالا مال —— اور ذوق چشتیت کا سراپا —— اور شاہ چراغ کے گلشن کا ایک مہکتا ہوا پھول ہیں۔

سوز وگداز اور محبت والفت —— اور کیف وسرور کے خزانے میں سے وراثتاً حصہ پایا —— دربار شریف اور اس سے ملحقہ مسجد شریف کی تعمیر کے انتظامات —— اور کوٹلہ سارنگ شریف کی جامع مسجد کی تعمیر نو —— اور انتظامات بھی ان کی ذمہ داریوں میں شامل ہیں۔ اور حضرت والد صاحب قدس سرہ العزیز کی خدمت بھی زیادہ تر انہیں کے حصہ میں آئی —— جو بہت بڑی سعادت ہے۔ ان کے دو بیٹے —— ایک صاحبزادی ہے۔

بیٹے —— صاحبزادہ سیّد غلام دستگیر حسین چشتی اور صاحبزادہ سیّد فرخ حسین عرف بھلے شاہ۔

(۳) حضرت شاہ چراغ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے تیسرے صاحبزادے کا نام

Marfat.com

صاحبزادہ سیّد مزمل حسین شاہ صاحب نقشبندی جماعتی ہے۔ سلسلہ طریقت نقشبندیہ مجددیہ جماعتیہ ہے۔

مرشد گرامی —— قدوۃ الفقہاء —— عالم نبیل —— استاد نحو و منطق حضرت پیر سیّد اختر حسین شاہ قدس سرہ العزیز ہیں —— جو محدث علی پوری پیر جماعت علی شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں ——

صاحبزادہ سیّد مزمل حسین جماعتی بلند پایہ خطیب —— سلجھے ہوئے ادیب اور نہایت اعلیٰ طبیعت کے مالک ہیں —— اور سوز و گداز اور درد کی دولت —— اور ذوق سلیم کے مالک ہیں —— بالخصوص شہید کربلا امام حسین علیہ السلام کی محبت و مؤدت اور عقیدت کی شمع دل میں ہمیشہ روشن رہتی ہے —— خطابت کے میدان کے شہسوار ہیں —— اس وقت مانچسٹر برطانیہ میں مقیم ہیں —— مذہبی حلقوں میں قد آور شخصیت کے حامل ہیں —— سخاوت و کرم کی دنیا میں نام رکھتے ہیں۔

اعلیٰ درجے کے مہمان نواز اور دوست پرور ہیں —— والد صاحب قدس سرہ العزیز نے ان کے لیے قدم قدم پر دعائیں فرمائیں —— جن کی بدولت آج وہ اعلیٰ مقامات پر فائز ہیں —— ان کا دل محبت و چاہت کا آئینہ دار ہے —— اور راقم کا حضرت والد صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرح احترام کرتے اور آداب بجالاتے ہیں۔

بلبل باغ نبیؐ، صبح خطابت کا ہے نور
میری آنکھوں کے لیے ٹھنڈک مرے دل کا سرور

عزیزم صاحبزادہ سیّد مزمل حسین کے تین بیٹے —— اور دو صاحبزادیاں ہیں —— بیٹے —— صاحبزادہ سیّد قاسم حسین —— صاحبزادہ سیّد ظفر حسین —— صاحبزادہ سیّد

Marfat.com

مدثر حسین ــــ

(۴) آپ کے چوتھے صاحبزادے کا نام نامی صاحبزادہ سیّد عارف حسین ہے ــــ مرشد گرامی ــــ سیّد سیداں ــــ حضرت پیر سیّد اختر حسین قدس سرہ العزیز علی پور شریف ــــ اپنے گاؤں کوٹلہ شریف میں شاہ چراغ اکیڈمی کے زیر اہتمام ''دارالعلوم شاہ جماعت'' اور بچیوں کے سکول کی نگرانی کرتے ہیں ــــ بہت ملنسار ــــ طبیعت میں انکسار ــــ شاہ کربلا سے بے پناہ عقیدت ہے۔

کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ ذکر شہادت نواسہ رسول سن کر بے ہوش ہو گئے ــــ سینے میں شوق کی دنیا آباد کیے ہوئے اپنے کام میں مگن رہتے ہیں ــــ والد صاحب کی شفقت ومحبت کا مرکز رہے ہیں ــــ اور زندگی بھر ان کے قریب رہ کر خدمت کرتے رہے ــــ اور آپ سے دعائیں لیتے رہے ــــ اور حلم کی دولت ورثہ میں پائی ــــ طبع میں تگ ودو اور ہلچل نہیں ــــ مختصر سا حلقہ احباب رکھتے ہیں ــــ اچھی عادت کے مالک ہیں ــــ ان کا ایک صاحبزادہ اور ایک صاحبزادی ہے ــــ صاحبزادے کا نام صاحبزادہ سیّد امیر حمزہ عریضی چشتی ہے۔

متبنیٰ

چوہدری احمد خان نمبردار کوٹلہ سارنگ شریف مرحوم ــــ احمد خان کے والد چوہدری بہادر خان نمبردار مرحوم کو زندان میں لمبا عرصہ گزارنا تھا ــــ اور اس کا ایک ہی بیٹا احمد خان تھا ــــ جسے اس کے باپ نے حضرت کے حوالے کر دیا ــــ حضرت کی اس وقت کوئی اولاد نہ تھی، آپ نے اسے اپنا بیٹا بنا کر پرورش کی ــــ اور ہر جگہ اپنے ساتھ رکھا ــــ اور باپ کی سی شفقت ومحبت سے پروان چڑھایا۔ چوہدری احمد خان مرحوم کو

Marfat.com

حضرت سے بے پناہ عقیدت تھی۔

چراغِ سادات

خطیب سادات صاحبزادہ سیّد مزمل حسین جماعتی کوٹلہ سارنگ شریف حال مقیم بلیک برن برطانیہ ''چراغ سادات'' کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ ---- مذکورہ بالا عنوان کے تحت چند سطور اور ٹوٹے پھوٹے الفاظ کا نذرانہ لے کر حضرت والد صاحب حضرت پیر سیّد چراغ حسین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ عالی وقار میں حاضر ہو رہا ہوں ؎

کہاں میں اور کہاں یہ نکہت گل
نسیم صبح تری مہربانی

حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ---- جو ایک اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ---- اور عاشق رسول کبریا تھے ---- آپ کی زندگی کا قریب سے مطالع کرنے سے جو تاثرات ذہن کی سطح پر ابھرے ---- ان میں نمایاں ترین چیز ان کا سوز و گداز ہے ---- آپ زہد و تقویٰ ---- اور حلم و بردباری کا کوہ گراں ---- اور شفقت و محبت کا دریائے بے کراں تھے ---- آپ نہایت سادگی کے ساتھ زندگی کی ایک صدی بسر کی ---- عبادت و ریاضت اور ورد و وظائف میں ہمیشہ مصروف رہتے۔ تصنع، بناوٹ اور ظاہر داری کے تکلفات سے بے نیاز ہو کر سلسلہ عالیہ چشتیہ کے ضابطوں اور مشائخ کے بتائے ہوئے راستوں پر گامزن رہتے تھے۔

بندۂ ناچیز کی زندگی میں نشیب و فراز آتے رہے ---- اور خواہشات کے سمندر میں مدو جزر سے بھی واسطہ پڑا ---- مصائب و تکالیف کے نوک دار کانٹوں کی چبھن بھی محسوس کی ---- اور آسائش و آسودگی کی باد نسیم کے جھونکے بھی کئی بار بدن کو چھو کر گزر گئے ----

Marfat.com

یورپ کی خنک سرزمین پر راحت وآرام کے ایام میں بھی اپنے دورِ تگ وتاز کے وہ لمحات نہ بھول سکا جو والد بزرگوار کی معیت میں گزرے ــــــ آپ نے زبان وتکلم سے نہیں ــــــ بلکہ اپنے کردار واطوار سے جو توکل کا درس دیا ــــــ اس کے اثرات ابھی تک دل ودماغ میں تازہ ہیں ــــــ اور ان کی دعاؤں کے پھولوں کی خوشبو ہمیشہ مشامِ جان کو معطر رکھتی ہے۔

ہر باپ اپنی اولاد سے محبت وشفقت سے پیش آتا ہے ــــــ باپ انسانی رشتوں کی زنجیر میں ایک مرکزی کڑی کی حیثیت رکھتا ہے، اس لیے اولاد کا باپ کی تعریف میں رطب اللسان ہونا ایک فطری عمل ہے ــــــ لیکن میں رسمی باتوں سے ہٹ کر والد گرامی کی شخصیت کے ہر پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے ــــــ یہ بات کہنے میں ذرہ برابر بھی باک محسوس نہیں کرتا کہ میرے والد محترم رحمتہ اللہ علیہ آسمان فقر کا ایک چمکتا ہوا ستارہ ــــــ اور حجرۂ سادات بنو زہراء کا روشن چراغ تھے ــــــ اور ان کی کرم نوازی ــــــ لطف مہربانی بحرِ بے کنار کی موجوں کی طرح تھی ــــــ

آپ کے جذبہ تراحم کا یہ عالم تھا کہ لوگوں کو پریشانی کے عالم میں دیکھ کر خود ان سے زیادہ پریشان ہو جاتے ــــــ اور جسم پر کپکپی طاری اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے ــــــ ان کی گفتگو ــــــ کریمانہ خو ــــــ اور انداز دلنواز سے ایسا محسوس ہوتا تھا ــــــ جیسے لوگوں کے دکھ درد کو اپنے سینے میں سمیٹنا چاہتے ہوں ــــــ

آپ کے مریدین ــــــ وابستگان ــــــ متعلقین ــــــ اور اہل قریہ کی زبانوں سے بار بار یہ بات سننے میں آئی کہ آپ کی موجودگی میں ہمیں کسی قسم کا غم ــــــ خوف اور خطرہ محسوس نہ ہوتا تھا۔

Marfat.com

وہ منظر اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے ـــــ اور وہ دعائیہ کلمات ابھی تک میرے کانوں میں رس گھول رہے ہیں ـــــ جو آپ نے ایک سفر کے اختتام پر فرمائے تھے ـــــ وہ اس طرح ـــــ کہ ایک دفعہ اپنے قریبی شہر لالہ موسیٰ تشریف لے گئے ـــــ واپسی پر میں نے آپ کو اپنے موٹر سائیکل پر سوار کیا اور اپنے گاؤں کوٹلہ سارنگ شریف کی طرف چل پڑا۔

جب آپ گاؤں کے قریب سکوٹر سے اترے تو میرے لباس پر پڑا ہوا غبار اپنی چادر مبارک سے صاف کرنے لگے ـــــ اور ساتھ ہی فرمانے لگے ـــــ میرے بیٹے کے لباس پر گرد و غبار پڑا ہوا ہے، اس شفقت بھرے انداز کو دیکھ کر ـــــ میں نے عرض کیا ـــــ حضرت رہنے دیں ـــــ دیکھیں آپ کے پاکیزہ لباس پر مجھ سے بھی زیادہ دھول پڑی ہوئی ہے ـــــ کیونکہ آپ تو بطور ردیف میرے پیچھے سوار تھے ـــــ فرمانے لگے میری خیر ہے، تیرا یہ قیمتی اور خوبصورت لباس گرد سے اٹا ہوا گوارا نہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے اس وقت کے الطاف کریمانہ اور شفقت بھرے انداز میں فرمانا ـــــ کہ میرے بیٹے کے غبار آلودہ کپڑے مجھے گوارا نہیں ـــــ یہ اسی وقت کی دعا کا نتیجہ ہے کہ آج میں اس ملک میں سکونت پذیر ہوں ـــــ جس میں گرد و غبار اور دھول کا نام و نشان تک نہیں ـــــ اور یہ بھی آپ ہی کی دعاؤں کا ثمرہ ہے کہ یورپ کی سرد فضاؤں میں مذہب حقہ کی تبلیغ و ترجمانی کی سعادت حاصل ہے اور عشق مصطفیٰ کریم کی گرمی سے الحاد کی برف پگھل رہی ہے ـــــ اور ذکر رسول ﷺ کے مضراب سے دلوں کے ساز کی تاریں نغمہ سرا ہیں ـــــ نعت کے ترانوں نے سائنس کو خدائی درجہ دینے والی دنیا میں ہلچل مچا دی ہے ـــــ میں اپنی اس مختصر سی تحریر کو جو حضرت والد صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ کے بارے میں ہے، کو اپنے برادر اکبر حضرت پیر سیّد خضر حسین چشتی دامت برکاتہم العالیہ کی ایک رباعی پر ختم کرتا ہوں انہوں نے حضرت ﷺ کی یاد میں کہی:

جس نے رازِ درد سینے میں چھپایا وہ چراغ
جو سدا غم کی گھڑی میں مسکرایا وہ چراغ
جس نے ہے تاریک ذہنوں کو عطا کی روشنی
جس نے رستہ دین کا مجھ کو دکھایا وہ چراغ

(گدائے کوئے بتول سیّد مزمل حسین جماعتی کوٹلہ شریف)

نذرانہ اشعار

بندۂ ناچیز نے آپ کے وصال کے بعد آپ کی یاد میں چند رباعیات لکھی تھیں ــــ ان میں سے کچھ یہ ہیں:

بادۂ الفت سے پُر تھے ان کی آنکھوں کے ایاغ
ان کی خوشبو نے کیا ہر مضطرب کو باغ باغ
ڈھونڈتا ہوں ہاتھ میں لے کر چراغ، ان سا کوئی
پر نہیں ملتا مجھے ان سا کوئی روشن چراغ

O

آپ کا چہرہ تھا گویا رونقِ فصلِ بہار
آپ کی ہر مسکراہٹ میں تھی الفت آشکار
دل میں رِقت اس قدر تھی آنکھ تَر رہتی سدا
بے پناہ تھا پیکرِ سیّد میں عجز وانکسار

Marfat.com

○

موج زن ان کے دل میں عشقِ ربّ لایزال
تھا بہت کم ان کی طبعِ پاک میں رنگ جلال
نرم ہو جاتا بمثلِ موم ہر آتش مزاج
دیکھ کر ان کی حلیمی اور چہرے کا جمال

○

بیٹھ کر مسند پہ رمزِ کیف بتلائے گا کون؟
خود تڑپ کر بزم میں اوروں کو تڑپائے گا کون؟
کون روئے گا کسی کو دیکھ روتا ہوا؟
غم کی دنیا میں مُسرت بانٹنے آئے گا کون؟

○

فخرِ شاہِ کربلا

○

دارالعلوم چشتیہ منڈی بہاؤالدین کے فاضل خطیب ذیشان علامہ ظفر اقبال فاروقی صاحب نے مندرجہ بالا عنوان کے تحت ہدیہ عقیدت یوں پیش کیا ہے لکھتے ہیں:

بندۂ ربِّ جہاں سیّد چراغ ابن شاہ مرسلاں سیّد چراغ
مردِ حق، پور جناب فاطمہ مرتضٰی کے نورِ جاں سیّد چراغ
فخرِ شاہِ کربلا، نازِ عریض شمع بزمِ عارفاں سیّد چراغ

Marfat.com

پیشوائے عاشقاں، شانِ کرم رہنمائے مقبلاں سیّد چراغ
درس الفت جس نے دنیا کو دیا مہرباں، شیریں بیاں سیّد چراغ
کشتۂ عشقِ جناب مصطفٰی میرِ بزمِ چشتیاں سیّد چراغ
اے ظفر وہ تھے سخی لجپال بھی
ساقی بادہ کشاں سیّد چراغ

○

سوہنا حسن جمال

عزیزم محمد اسلم طالب چشتی —— جو پنجابی شاعری کے ایک نامور شاعر جناب دائم اقبال مرحوم کے نواسہ ہیں نے —— حضرت کی یاد میں ایک منقبت لکھی ہے جو ان کی کتاب صدائے درویش میں ہے —— لکھتے ہیں:

سوہنے پیر چراغ دا سوہنا حسن جمال
عامل، کامل، ارفع، اعلیٰ ہے سخی لجپال
کوٹلہ سارنگ چمکیا نکلی نوری لاٹ
اوہدیاں وچ جدائیاں بیٹھک گئے نے سینے پاٹ

○

سوہنی دھرتی اتے ویکھو سوہنا اک چراغ
چانن جگیں ونڈیا تے نظراں وچ ریاغ
گھر گھر دیتے عشق دے اس نے دیوے بال
سوہنے پیر چراغ دا سوہنا حسن جمال

Marfat.com

○

اچے، سچے، سیّد سرور پاک نبی دی آل
اک اشارے نال نے دیندے ساریاں آفتاں ٹال
صبغۃ اللہ والی رنگن چاہڑھ کے کرن نہال
سوہنے پیر چراغ دا سوہنا حسن جمال

○

رہناں اساں مستاں ناہیں کئی سکند گئے
فانی جگت پھنڈارے طالب کئی قلندر گئے
اک قلندر کوٹلے اندر وسدے دھماں نال
سوہنے پیر چراغ دا سوہنا حسن جمال

○

فخرِ اولادِ علی

مولانا محمد الیاس صاحب کی رباعیات میں سے چار رباعیات

مردِ حق، پورِ نبی ہیں شہ چراغ ۔۔۔ نورِ جانِ شہ علی ہیں شہ چراغ
ہیں وہ گل خیر النساء کے باغ کے ۔۔۔ سیّد وسلطاں، ولی ہیں شہ چراغ

○

شہ چراغ ہیں فخرِ اولاد علی ۔۔۔ تاجِ فرق اولیاء، قطبِ جلی
جن کے لب پر ہر گھڑی تھی یہ صدا ۔۔۔ یا علی! یا شاہِ مرداں یا علی

Marfat.com

○

تیرے اپنے ہیں شہا شمس وقمر ہے ترے گھر کا مقدر اوج پر
ایک نسبت ہے مجھے بھی آپ سے ہے مرا دلبر ترا لختِ جگر

○

میرے دل کو بھی بنا دے لالہ زار التجائیں کر رہا ہوں بار بار
ہو نگاہ التفات الیاس پر سیّدِ سادات اے عالی وقار

○

Marfat.com

سید قنبر حسین چشتی رحمتہ اللہ علیہ

اے مرید قمر رضی اللہ عنہ میرے نور نظر
قنبر ذی نشاں، میرے لخت جگر
یاد ہے آج تک تیری ہر ہر ادا
تیری خاموش خصلت کی کیا بات ہے

حضرت سیّد قنبر حسین چشتی سیالوی رحمتہ اللہ علیہ راقم کا بڑا بیٹا ہے —— جوانی میں انتقال کر گیا —— اس نے پیر سیال کے عشق و محبت اور عقیدت میں ناسوتی زندگی گزار دی اور ہر لمحہ اپنے مرشد کو یاد رکھا۔

مرشد گرامی

امام المتکلمین حضور شیخ الاسلام والمسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

والد

راقم کتاب آلِ رسول۔

دادا

پیر طریقت حضرت پیر سیّد چراغ حسین چشتی قدس سرہ العزیز۔

قنبر حسین کے شوق عقیدت کا یہ عالم تھا کہ جب حضور پیر سیال تشریف لاتے تو آپ کے استقبال کے لیے تمام دوستوں کو ساتھ لے کر درجنوں سکوٹروں کے ساتھ آپ کا

Marfat.com

استقبال کرتا تھا۔ خاموش طبیعت کا مالک ——— اور کبھی بھی مجھ سے کسی چیز کا مطالبہ نہ کرتا ——— علم میری خواہش کے مطابق حاصل نہ کر سکا۔

لیکن میری تصانیف کی طباعت واشاعت کے سلسلے میں ہمیشہ مصروف رہتا ——— اور تمام کتب کو اسی نے شائع کیا ——— اہل بیت کی محبت اور احترامِ صحابیت کا جذبہ دل میں موجزن تھا۔

اولاد

قنبر حسین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں ——— بیٹا سیّد مجتبیٰ حسین چشتی سات سال کی عمر کو پہنچنے والا ہے ——— اپنے باپ کا ہم شکل اور عادات واطوار میں اپنے باپ کا عکس ہے ——— میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے متبحر عالم دین بنائے۔ (آمین بحرمت شیخ الاسلام والمسلمین)۔

ولادت

سیّد قنبر حسین کی ولادت ۵ اگست ۱۹۷۶ء میں ہوئی۔

وصال

اور وصال ۱۱ جولائی ۲۰۱۲ء میں ہوا۔

وصال کے کچھ دن بعد کوٹلہ سارنگ شریف کے ایک دوست کو خواب میں ملا ——— اور اس سے پوچھا کہ تو ابھی تک کسی بزرگ کے ہاتھ پر بیعت نہیں ہوا؟ ——— اس کے دوست نے کہا نہیں ——— قنبر حسین نے کہا کہ جا پیر سیال کے ہاتھ پر بیعت ہو جا ——— میں پیر سیال کا مرید ہوں ——— بہت راحت وسکون اور موج میں ہوں۔

میں اور قنبر کی والدہ اسلام آباد ہسپتال میں تیمارداری کے لیے گئے اس کا چھوٹا بھائی

Marfat.com

علامہ سیّد معین حسین چشتی ـــــ تین اور آدمی ہر وقت اس کے پاس رہتے تھے ـــــ جب ہم گئے تو کہنے لگا ابو اور امی آ گئے ہیں۔ اب بیماری سے جلد چھٹکارا مل جائے گا ـــــ اور اس کے تیسرے دن انتقال ہو گیا ـــــ انا للہ وانا الیہ راجعون ـــــ اللہ تعالیٰ بطفیل کریم اس کی قبر پر انوار کی بارش فرمائے ـــــ اور اس کی ماں اور بہنوں کو صبر کی توفیق سے نوازے۔

مادۂ تاریخ رحلت

پیر طریقت حضرت صاحبزادہ فیض الامین صاحب سجادہ نشین مونیاں شریف ضلع گجرات نے ایک نظم کے مقطع میں مادۂ تاریخ رحلت یوں نکالا ہے ـــــ لکھتے ہیں ـــــ

اس جہاں سے اٹھا ایک خوش خو جواں
چار سو مچ گیا ایک شور فغاں
سیّدِ نیک اوصاف قنبر حسین
زینتِ آستاں، رونق خاندان
باغِ شیرِ خدا کا وہ دلکش تھا پھول
اس کی خوشبو سے تھا یہ معطر جہاں
ماہِ شعبان بائیس اور روز بدھ
ہو گیا واصلِ کبریا ـــــ ناگہاں
غم زدہ اہلِ خانہ نہیں ہیں فقط
سب عزیز واقارب ہوئے خستہ جاں
صدمہ کیسے سہیں گے یہ سیّد خضر

Marfat.com

اٹھ گیا جن کا لختِ جگر نوجواں
دید سے جس کی تسکیں پاتا تھا دل
ہوگیا چہرہ زیرِ زمیں وہ نہاں
کر عطا یا خدا سب کو صبر وسکوں
بن ترے کون ہے مونس ومہرباں
اس کے بچوں کو اپنی اماں کر عطا
وہ رہیں اس جہاں میں سدا کامراں
نسبت اس کو ملی شیخ السلام سے
ہوگیا اس پہ وا بابِ خلدِ جناں
رحمتِ حق نے آغوش میں لے لیا
جب ہوئی اس کی روحِ سوئے داور رواں
اس مرقد خدایا رہے عنبریں
پائے جنت میں وہ قربِ شاہِ شہاں
سالِ رحمت کہو! اس کا فیض الامیں
پیر قنبر حسین آہ سکندر نشاں

۱۴۳۳ھ

صاجزادہ فیض الامین صاحب نے بطور عنوان ان الفاظ سے مادۂ تاریخ نکالا ہے۔

حبیب اصفیاء صاجزادہ سیّد قنبر حسین شاہ چشتی سیالوی

۲۰۱۲ء

Marfat.com

سیّد قنبر حسین کی یاد میں

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا بابر حسین بابر صاحب جو دار العلوم بھیرہ شریف میں تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں اور ایک مدت سے مختلف مدارس میں درجنوں علماء کو علم کے نور سے منور فرما چکے ہیں —— آپ مجھے بہت عزیز ہیں —— اور ایک نسبت کے اعتبار سے مجھے ان پر بہت ناز و فخر ہے —— اللہ تعالیٰ ان کے کلام میں مزید نکھار پیدا فرمائے —— قنبر حسین کی یاد میں لکھتے ہیں:

ہزاروں زخم کھائے ہیں، بڑے ہی حادثے دیکھے
مگر قنبر کے جانے پر عجب ہی سانحے دیکھے

سبھی نے یوں تو جانا ہے مگر اتنی بھی کیا جلدی
بہاریں ٹھیک سے دیکھیں نہ گل ہی ٹھیک سے دیکھے

جواں بیٹے کے کھونے کا انہیں صدمہ تو ہے لیکن
پہاڑوں سے بڑے ہم نے خضرؔ کے حوصلے دیکھے

ترا رونا عبادت ہے خضرؔ ہم نے ترے آنسو
غمِ آلِ محمدؐ میں ہی ہیں بہتے ہوئے دیکھے

ہمیں قنبر کے جانے کا بڑا صدمہ ہوا یارو
کئی آنکھیں ہیں نم دیکھیں، ہزاروں دل دُکھے دیکھے

تجھے کربل سے نسبت ہے یہی منظور تھا رب کو
جواں بیٹے کی میت کو خضرؔ تو سامنے دیکھے

Marfat.com

یہی قدرت خدا کی ہے، اسے تقدیر کہتے ہیں
اترتے قبر میں بابر ہزاروں لاڈلے دیکھے

یادِ قنبر رحمۃ اللہ علیہ

راقم نے بھی کچھ اشعار قنبر حسین رحمتہ اللہ علیہ کی یاد میں لکھے —— اور آخر میں اس کے بچے کے لیے دعا کی ہے —— لکھا ہے:

خدائے لم یزل کی حمد، نعتِ مصطفیٰ پہلے
علی کا ذکر، زہرائے دو عالم کی ثنا پہلے
ہمیشہ یاد رکھیں گے حسنؑ محبوبِ یزداں کو
نہیں مایوس لوٹاتا جو اپنے دشمنِ جاں کو
شہیدِ کربلا، شاہِ زمن کو یاد کرتے ہیں
اور اس کے قافلہ بے وطن کو یاد کرتے ہیں
وفا عباسؑ کی، عون ومحمد کی سمجھداری
جنابِ سیّدِ قاسمؑ کی ہر ہر ضربتِ کاری
علی اکبر کے ہر نعرے کی تلخی یاد ہے اب تک
علی اصغر کی بے آواز ہچکی یاد ہے اب تک
شقاوت نے سیادت پر مظالم اس طرح توڑے
نبی کی آل کی لاشوں پہ دوڑائے گئے گھوڑے
تمہاری قبر پر قنبر خدا کی رحمتیں برسیں
طفیلِ شاہِ عالم تم پہ لاکھوں برکتیں برسیں

Marfat.com

کرم کردیں مرے بیٹے! علی المرتضیٰ تم پر
رہیں راضی ہمیشہ حضرتِ خیر النساء تم پر

تیری یادوں سے پہلے ارض کربل یاد آتی ہے
علی عابد کی ہر ہر بات ہر پل یاد آتی ہے

اگر پُرنم نہیں آنکھیں مگر دل میں بہت غم ہے
جوانی میں ترا جانا قیامت سے بھلا کم ہے

تری دردوں بھری جب تنتناہٹ یاد آتی ہے
علی سجاد کی فوراً تھکاوٹ یاد آتی ہے

مرے بیٹے! ترا بابا محمد کا ثنا گر ہے
جنابِ سیّدہ زہراؓ کے کوچے کا گداگر ہے

ترے بچپن کا جب قنبرؒ! زمانہ یاد آتا ہے
ترے مرشد قمرؒ کا آستانہ یاد آتا ہے

تبسم ریزیاں تیری ہمیشہ یاد رہتی ہیں
ترنم خیزیاں میری مگر ناشاد رہتی ہیں

محبت تیرے حصے کی بھی تیرے مجتبیٰ پائی
بنے یہ عالمِ دیں اور چشتیت کا شیدائی

ترا بھائی ترے بچوں سے بے حد پیار کرتا ہے
انہیں وہ علم کے عنبر سے خوشبودار کرتا ہے

مری آنکھوں میں بچے! آنسوؤں کی ہے فراوانی
مجھے رونے نہیں دیتی علی اکبر کی قربانی

Marfat.com

میں قاسمؑ کی جوانی یاد کر کے روتا رہتا ہوں
میں خیموں کی کہانی یاد کر کے روتا رہتا ہوں

میں روتا ہوں تصور میں یہ منظر دیکھ کر بیٹے!
مصائب میں گھرا نوخیز سرورؑ دیکھ کر بیٹے!

مہارِ قافلہ ہاتھوں میں ہیں پکڑے ہوئے عابدؑ
گلے میں طوق، زنجیروں میں ہیں جکڑے ہوئے عابدؑ

مرے آنسو محمدؐ کے نواسوں کی امانت ہیں
زمین کربلا کے سب پیاسوں کی امانت ہیں

دُعا ہے اے مرے قنبرؒ! خدا دے تجھے آسائش
کہ ہو تیری لحد پر نور کی انوار کی بارش

ترے جانے سے قنبر! مجھ میں وہ دم خم نہیں باقی
مری تقریر میں بیٹا! وہ زیر و بم نہیں باقی

دعائے خضر ہے بن جائے عالم مجتبیٰ یارب
بنے بہرِ علی مولا خطیبِ خوش نوا یارب

○

قنبر

قنبر —— حضرت مولائے کائنات سیّدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ کے وفادار اور پیارے غلام کا نام ہے —— میں نے اس نسبت کے پیشِ نظر اپنے بیٹے کا نام قنبر رکھا تھا —— اللہ تعالیٰ مولا علی کے غلام قنبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طفیل —— قنبر حسین کے بچے کو لمبی عمر اور بہت بڑا عالم دین بنائے آمین۔

Marfat.com

قنبرِ ابنِ علی، درویش خواجہ قمرؒ
میرے اس بیٹے کے بیٹے مجتبیٰ کی خیر ہو
رنگ لائے گا خضر! تیرا یہ اندازِ فغاں
درد میں ڈوبی ہوئی، تیری صدا کی خیر ہو

○

Marfat.com

احترامِ ساداتِ بنی زہرا سلام اللہ علیہا

مندرجہ بالا عنوانات کے تحت امام مہدی علیہ السلام ——— اور حضرت امام زید علیہ السلام کا ذکر ہوا ——— امام زید پر مظالم ڈھائے گئے ان کا مختصر تذکرہ ہوا ——— اور آخر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امام زید کی شہادت کی خبر دینا ——— اور ساتھ ہی بارہ خلفاء کا مختصر ترین بیان کیا گیا ———

احترامِ سادات ——— کے عنوان کے تحت تعظیم آلِ رسول کا بیان ہوگا ——— اور ایسا کرنا رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی کا باعث ہے ———

فرمان خداوندی

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ——— آلِ رسول سے خاص مودت کا حکم فرمایا ہے:

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى

آپ فرمایئے! میں نہیں مانگتا (اس دعوت حق) کوئی معاوضہ مگر صرف قرابت داروں کی محبت ومودت کے ——— (پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ آیت نمبر ۲۳)

اس سے معلوم ہوا کہ آلِ رسول کی محبت اللہ تعالیٰ نے امت مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر فرض کردی ہے ——— اور مسلمان وہی ہے جو حضور ﷺ کے قرابت داروں سے محبت کرے ——— اس آیت سے متعلق آلِ رسول کی جلد اول دیکھیں۔

Marfat.com

فرمان رسول

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

کَرِّمُوْا وَوَقِّرُوْا اَوْلَادِیْ اَلصَّالِحُوْنَ لِلّٰہِ وَالطَّالِحُوْنَ لِیْ ۔

میری اولاد کی تعظیم وتکریم کرو، نیکوں کی اللہ تعالیٰ کے لیے اور غیر صالح کی میرے لیے۔ (بحوالہ مرات العاشقین ص ۳۸)

تین چیزوں کا حکم

علامہ ابن حجر مکیؒ نے امام دیلمیؒ کے حوالے سے حدیث شریف نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَدِّبُوْا اَوْلَادَکُمْ عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ حُبِّ نَبِیِّکُمْ وَحُبِّ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَعَلٰی قِرَأَۃِ الْقُرْآنِ ۔

ترجمہ: کہ اپنی اولاد کو تین باتوں کا ادب سکھاؤ —— اپنے نبی کریم کی محبت کا —— اور آپ ﷺ کی اہل بیت کی محبت کا —— اور قرآن مجید کی قرات کی محبت کا —— (الصواعق المحرقہ ص ۲۶۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان)

شفاعت رسول کا حقدار کون؟

محدث شہیر علامہ احمد بن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب الصواعق المحرقہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک حدیث شریف ان الفاظ میں نقل فرمائی ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

اِلْزَمُوْا مَوَدَّۃَ اَھْلِ الْبَیْتِ فَاِنَّہٗ مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَھُوَیَوَدُّنَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَتِنَا —— وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ —— لَا

Marfat.com

يَنْفَعُ عَبْدًا عَمَلُهُ اِلَّا بِمَعْرِفَةِ حَقِّنَا۔

ہم اہل بیت کی محبت وعقیدت کو لازم پکڑو، کیونکہ جو شخص ہم سے محبت ومودت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا وہ ہماری شفاعت سے جنت میں داخل ہوگا ——— مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ——— کسی بندے کو ہمارے حق کو پہچانے بغیر، اس کا کوئی عمل اسے فائدہ نہیں دے گا۔

(الصواعق المحرقۃ ص ۲۶۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

حضرت کعب الاحبار اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما کا یہ قول مندرجہ بالا کی معافقت کرتا ہے ——— قول یہ ہے:

لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَّا لَهٗ شَفَاعَةٌ ——— (حوالہ ایضاً)

''اہل بیت نبوی میں سے ہر ایک شخص شفاعت کرے گا''۔

مندرجہ بالا احادیث سے چند باتیں واضح ہوگئیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی اس چیز میں پنہاں ہے کہ میری اولاد کا احترام کرو ——— اگر وہ نیکوکار ہیں تو ان کی توقیر وعزت اللہ تعالیٰ کے لیے کرو ——— اور اگر وہ صالح نہیں تو ان کی توقیر میرے لیے کرو ——— اور فرمایا کہ اپنی اولاد کو ادب سکھاؤ ——— اپنے نبی کریم کی محبت کا ——— آپ کے اہل بیت کی محبت کا ——— اور قرآن مجید کی تلاوت کا ——— اور فرمایا ہم اہل بیت کی محبت کو لازم پکڑو ——— جو ایسا کرے گا وہ ہماری شفاعت سے جنت میں داخل ہوگا اور آپ نے قسم اٹھا کر ارشاد فرمایا کہ ہمارے حق کو پہچانے بغیر کسی قسم کی کوئی نیکی، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر نیک امور فائدہ نہیں دیں گے۔ یعنی وہ درجہ قبولیت کو نہیں پہنچیں گے۔

Marfat.com

آج کے اس دور میں عالم اسلام اور تمام مسلمانوں کو دعوت فکر ہے —— کہ وہ اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان فرامین پر بار بار غور کریں —— کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے زیادہ اور بار بار اپنی امت کے قلوب واذہان کو اپنی آل کے احترام کی طرف مبذول ومنعطف کرنے کی ترغیب دی اور ساتھ ہی اس امر پر انعام کی نوید بھی سنائی —— اور فرمایا اگر تم میری آل کا احترام کرو گے تو تمہارے لیے جنت کی بشارت ہے۔

صحابہ کا احترامِ آلِ رسول

خیال رہے کہ صحابہ کرام —— اور دیگر اولیاء عظام کا احترام اہل بیت سے متعلق روایات وحکایات نہایت اختصار کے ساتھ بیان کی جائیں —— طوالت کے خوف سے روایات کا خلاصہ اپنے الفاظ کے ساتھ بیان ہوگا۔ قارئین کو اس امر سے آگاہ کرنا اس لیے ضروری ہے کہ راقم کا اسلوب کچھ اس طرح ہے کہ ہر روایت باحوالہ اور لفظ بلفظ ہوتی ہے —— چونکہ مندرجہ بالا عنوان میں بے شمار واقعات ہیں اور کئی بہت طویل ہیں —— اس لیے بعض روایات وحکایات خلاصہ بیان —— لیکن باحوالہ بیان ہوگا —— کیونکہ راقم بغیر کسی حوالے کے کسی عبارت کو حیطہ تحریر میں نہیں لاتا۔

حضرت ابوبکر صدیق

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

اُرْقُبُوْا فِیْ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَکَانَ یَقُوْلُ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لِقَرَابَۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ قَرَابَتِیْ ——

Marfat.com

کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کی تعظیم وتوقیر کرو ـــــ مجھے خداوند قدوس کی قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے ـــــ رسول کریم کی قرابت، مجھے اپنی قرابت سے زیادہ محبوب ہے ـــــ (نورالابصار ص۲۷۲)

حضرت عمر فاروق

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ کے پاس کچھ مال حاضر کیا گیا ـــــ تاکہ آپ اسے تقسیم کریں ـــــ آپ نے امام حسن اور امام حسین (علیہم السلام) سے مال کی تقسیم کی ابتداء کی ـــــ تو آپ کے صاحبزادے عبداللہ رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے ـــــ اور عرض گزار ہوئے ـــــ کہ ابا جان میں زیادہ حق دار ہوں ـــــ آپ عطیہ میں مجھے مقدم رکھیں ـــــ کیونکہ میں خلیفہ کا بیٹا ہوں، آپ نے فرمایا:

هَاتِ لَكَ اَبًا كَاَبِيْهِمَا اَوْ جَدًّا كَجَدِّهِمَا حَتّٰى اُقَدِّكَ بِالْعَطِيَّةِ

(اے عبداللہ!) تم ان کے باپ جیسا اپنا باپ اور ان کے نانا جیسا اپنا نانا لاؤ ـــــ تاکہ میں تم کو عطیہ میں مقدم رکھوں ـــــ

(نورالابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص ۱۵۸ مطبوعہ دارالمعرفۃ)

اوپر درج دونوں حضرات شیخین کے اقوال میں احترام آلِ رسول کی جھلک واضح دکھائی دے رہی ہے ـــــ صدیق کہتے ہیں مجھے اپنے قرابت داروں سے مصطفیٰ کریم کے قرابت دار زیادہ عزیز ہیں ـــــ فاروق ـــــ نے اپنے بیٹے کو کہا کہ تم کسی صورت بھی ان سے افضل نہیں ہو، ان کا باپ ـــــ اور ان کا نانا جان ـــــ کائنات کی جان ہیں۔

Marfat.com

پیر سیال اور آلِ رسول

خیال رہے ـــــ کہ راقم صحابہ کے بعد سب سے پہلے اپنے پیر سیال علیہ السلام سے متعلق گفتگو کا آغاز کرتا ہے ـــــ وہ اس لیے کہ راقم چشتی سلسلے سے تعلق رکھتا ہے ـــــ اور ہم چشتیوں کے کچھ اپنے ہی ضوابط ـــــ اور اپنا ہی دستور العمل ہوتا ہے ـــــ ان امور کو ذہن میں رکھتے ہوئے سب سے پہلے اپنے مشائخ سے ابتداء کرتا ہوں۔

شمس العارفین

خواجہ خواجگاں ـــــ مرشد سیداں ـــــ حضور خواجہ شمس العارفین ـــــ شمس الدین پیر سیال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوران گفتگو ارشاد فرمایا ـــــ کہ سید کی تعظیم دوسروں پر واجب ہے (حضرت سیّد محمد سعید رحمتہ اللہ علیہ نے مؤلف ملفوظات ''مرات العاشقین'') نے عرض کیا ـــــ کہ اگر سیّد زادہ خلاف شرع کرتا ہو ـــــ تو اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ ـــــ آپ نے فرمایا ـــــ اس صورت میں بعض علماء کے نزدیک تعظیم جائز نہیں ـــــ لیکن فقیر کے خیال میں سادات کی تعظیم محض رسول خدا کی نسبت کی وجہ سے کرنی چاہیے نہ کہ ان کے علم اور تقویٰ کی وجہ سے ـــــ

(مرات العاشقین ص ۲۷ مطبوعہ تصوف فاؤنڈیشن سمن آباد لاہور، شوروم المعارف گنج بخش روڈ لاہور پاکستان)

اگر سیّد ریاضت پر مداومت کرے

حضور شمس العارفین اعلیٰ حضرت سیالوی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے ـــــ کہ اگر سیّد عبادت و ریاضت پر مداومت کرے ـــــ تو وہ دوسروں سے زیادہ ترقی کر جاتا ہے ـــــ چنانچہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری دنیا میں مشہور و معروف ہیں ـــــ اور خواجہ عثمان ہارونی جو مشائخ کبار اور اولیائے عظام میں سے ہیں ـــــ اور باوجودیکہ وہ خواجہ اجمیری

Marfat.com

کے پیر ہیں ـــــ لیکن انہیں خواجہ اجمیری والی شہرت نہیں ملی ـــــ اسی طرح حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تمام خاص و عام جانتے ہیں لیکن شیخ ابوسعید جوان کے پیر ہیں ـــــ اس طرح مشہور نہیں ہیں۔ (مرات العاشقین ص ۴۰)

قرآن کے اوراق

شمس العارفین حضور پیر سیال رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ ـــــ ایک رات خواجہ تونسوی (خواجہ شہ سلیمان تونسوی رضی اللہ عنہ) نے خواب میں دیکھا کہ میرے سر پر ـــــ پاؤں تلے ـــــ اور دائیں بائیں قرآن مجید بکھرا پڑا ہے ـــــ ایک عالم سے آپ نے اس کی تعبیر دریافت کی ـــــ اس نے کہا مبارک ہو ـــــ اس کی تعبیر یہ ہے ـــــ کہ آپ خواہ کسی حالت میں ہوں آپ کا عمل قرآن شریف کے مطابق ہوگا۔

(سیّد محمد سعید مؤلف مرات العاشقین قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ آپ نے مندرجہ بالا خواب اس وقت بیان فرمایا جب) کہ بندہ خواجہ شمس العارفین کی پشت مبارک دبا رہا تھا ـــــ سیّد اللہ بخش سر مبارک کی مالش کر رہا تھا ـــــ سیّد رسول شاہ جہلمی سر کی طرف ـــــ ایک سیّد آپ کی پائنتی کی طرف بیٹھا تھا ـــــ اور چند اور سیّد مثلاً صالح شاہ صاحب سلطان پوری ـــــ فیض شاہ صاحب ـــــ بادشاہ سکنہ چھام ـــــ سیّد حیدر شاہ صاحب جلالپوری ـــــ سیّد اکرام شاہ صاحب رسول نگری ـــــ سیّد قطب شاہ ـــــ سیّد مزمل شاہ ـــــ اور دوسرے سیّد جن کا فرداً فرداً ذکر کرنا مشکل ہے ـــــ خواجہ شمس العارفین کے اردگرد بیٹھے تھے ـــــ

آپ نے ہم درویشوں کی طرف منہ کر کے فرمایا ـــــ الحمد للہ ـــــ خواجہ تونسوی رضی اللہ عنہ نے اپنے اردگرد قرآن شریف (کے اوراق) کو پراگندہ (بکھرا ہوا) دیکھا

Marfat.com

—— اور ہمیں ہر طرف سیّد ہی سیّد نظر آتے ہیں —— اور دونوں کی شرافت اور بزرگی میں کلام نہیں —— (مرات العاشقین ۴۱)

خیال رہے کہ پیر سیال، حضرت سیّدنا عباس علمدار کربلا کی اولاد میں سے ہیں —— علمدار کربلا مولائے کائنات کے عظیم صاحبزادے ہیں آپ شجاعت و بہادری اور وفا وولا کی دنیا کے تاجدار ہیں —— زندگی حسنین کریمین کے احترام و وفا میں گزار دی —— اور شہادت کے بعد نواسہ رسول کے کندھوں پر سواری نصیب ہوئی۔

پیر سیال کی ساداتِ بنو زہرا پر شفقت و مہربانی خونِ عباس کے نور کی جلوہ گری ہے —— شمس العارفین سے لے کر حضور امیر شریعت تک —— سات سو سے زیادہ سیّد حضرات پیر سیال کے خلفاء ہیں —— پیر سیال کے دربار اقدس میں سادات کا ہمیشہ ہجوم رہتا ہے —— کون پیر سیال؟

شمسِ دیں، شمسِ زماں سرکار شمس العارفین
معرفت کے مطلع انوار شمس العارفین

ان کے جدِ پاک کو شبیر سے پرچم —— ملا
ہیں سلیمان کے علمبردار شمس العارفین

شہ سلیمان تونسوی کے تختِ شاہی کو سلام
جن کا ہیں اعلیٰ ترین شہکار شمس العارفین

ہے خضر جیسے ہزاروں بے کسوں کا آسرا
آج بھی تیرا سخی دربار شمس العارفین

یہ امر حاشیہ خیال میں رہے کہ حضور شمس العارفین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیائے علم کے وہ

Marfat.com

بادشاہ ہیں ـــــ کہ علم دین متین بھی آپ پر فخر کرتا ہے ـــــ اس دور کے بڑے بڑے جید علماء کرام آپ کے دریوزہ گر نظر آتے ہیں ـــــ

حضرت ثانی غریب نواز خواجہ محمد دین رضی اللہ عنہ ـــــ جو شمس زماں رضی اللہ عنہ کے لخت جگر ہیں ـــــ نے بھی سادات کی ہمیشہ توقیر فرمائی اور عزت و احترام کے ساتھ پیش آئے ـــــ اور سادات کو شفقتوں اور محبتوں سے نوازا ـــــ ان کی رہائش کے لیے حجرے تعمیر فرمائے ان کے خورد و نوش کا اعلیٰ ترین اہتمام فرماتے تھے ـــــ کون حضرت ثانی؟

مرے سرور مرے سلطان ثانی ــ مرا ایمان، میری جان ثانی
محمد دین ہے اسمِ گرامی ــ لقب پایا ہے عالی شان ثانی
ضیائے شمس، انوار فریدی ــ سلیماں پیر کی برہان ثانی
قمر کی ہر کرن میں نور تیرا ــ تر و تازہ ترا بستان ثانی
خضر بیمار عصیاں پر کرم ہو
مرے ہادی، مرے لقمان ثانی

غوث وقت

غوث وقت، مجاہد اسلام حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین سیالوی رضی اللہ عنہ بھی اپنے آبائے ذیشان کی سنت پر عمل پیرا رہے ـــــ آپ نے بھی احترامِ سادات میں عظیم کردار ادا فرمایا ـــــ آپ نے ناسوتی حیات صرف ۴۵ سال پائی ـــــ اور زندگی کا زیادہ تر حصہ انگریزوں کے ساتھ جہاد میں گزارا ـــــ اور تحریک آزادی میں ایک مجاہدانہ کردار ادا فرمایا اور ہر میدان میں طاغوتی قوتوں کو للکارا ـــــ اور دور، دور تک دورے فرما کر برصغیر

Marfat.com

کے مسلمانوں کی غیرت کو زندہ فرمایا —— پیر بھائیوں اور سادات کے سروں پر سائباں کی طرح سایہ فگن رہ کر ٹھنڈک سے ہمکنار فرمایا۔

امام حسین علیہ السلام کی زیارت ہوئی

برادر مفخم —— حضرت صاحبزادہ پیر سیّد شبیر احمد خوارزمی چشتی سیالوی نے آستانہ عالیہ سیال شریف میں بارہ محرم ۱۴۳۷ھ حضور پیر سیال ثالث ضیاء الملت والدین حضور خواجہ ضیاء الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق ایک روایت پنجابی زبان میں بیان فرمائی —— کہ حضرت ثالث غریب نواز نے شہداء کربلا کے ایصال ثواب —— اور امام عالی مقام حسین علیہ السلام کی جناب میں ہدیہ مؤدت پیش کرنے کے لیے ایک تقریب منعقد فرمائی —— اور انواع واقسام کے کھانوں کا اہتمام فرمایا —— اور اپنے عظیم ترین صاحبزادے حضرت امام المتکلمین شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ محمد قمر الدین رضی اللہ عنہ کو ہر قسم کے بہترین شربت تیار کرانے کا حکم فرمایا——

پھر اعلان عام فرمایا —— لوگوں کو بلایا —— کھانا کھلایا —— اور شربت پلایا —— سارادن لنگر جاری رہا —— رات کو استراحت فرما رہے تھے کہ سیّدنا امام حسین علیہ السلام کی زیارت ہوئی جناب امام عالی مقام نے آپ کا نام لے کر فرمایا: کہ تم نے شہدائے کربلا کے لیے جو ہدیہ بھیجا ہے وہ تمام شہدائے کربلا کو پہنچ گیا ہے —— اب بتاؤ کیا ہمارے پاس آنا چاہتے ہو؟ —— مجاہد اسلام خواجہ خواجگاں خواجہ محمد ضیاء الدین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا —— حضور! اگر آپ کی جناب میں جگہ مل جائے تو میرے لیے بہت بڑی سعادت ہے —— حضور امام حسین علیہ السلام نے فرمایا دو —— اور —— آدھا ——

جب آپ بیدار ہوئے تو تمام خاندان کو بلایا —— اور فرمایا —— کہ یہ مجھے علم نہیں میرے

Marfat.com

یعنی ڈھائی سال ہیں یا ڈھائی ماہ ہیں —— یا ڈھائی ہفتے ہیں —— یا ڈھائی دن ہیں
پھر یہ تھا کہ ایک محرم ہو گیا —— یہ دو محرم اور دو محرم —— دو دن گزرے —— اور
تیسرے محرم کا آدھا دن گزرا —— اور آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہتے ہوئے —— امام
حسین علیہ السلام کے نوری جلووں کے جلوہ خانہ میں پہنچ گئے۔

خیال رہے کہ حضور ضیاء الملت والدین نہایت حسین —— بہت بڑے عالم ——
مفکر —— مدقق —— اور مجاہد ملت تھے۔ تحریک آزادی کے ہیرو —— اور انگریزی
حکومت کے سخت ترین مخالف تھے —— آپ کے کارہائے نمایاں رہتی دنیا تک یاد رہیں
گے —— کون؟ ضیاء الملت والدین —— جو مولا علی کا لختِ جگر —— جو عباس پیارے کا
نورِ نظر ہے

میرا خواجہ حبیبِ کبریا ہے　　ضیاء الدین ضیائے مصطفیٰ ہے
علمبردارِ کربل کی شجاعت　　جلال و پرتو شیرِ خدا ہے
ضیائے شمسِ عالم، زورِ حیدر　　معین بے کساں کا لاڈلا ہے
سلیماں کی وجاہت کا کرشمہ　　ابو اسحاق چشتی کی ضیاء ہے
امامِ اولیاء، عالم، مجاہد　　امیرِ لشکرِ خیر کشا ہے
مرے خواجہ ترے منگتوں کی صف میں　　خضر بھی بھیک لینے کو کھڑا ہے

Marfat.com

شیخ الاسلام والمسلمین

امام المتکلمین —— شیخ الاسلام والمسلمین —— آبروئے اولیائے کاملین —— عزت اسلام و دین —— سلطان سلاطینِ اقالیم ولایت صاحبِ دست سخاوت —— آسمان علم و حلم —— خواجہ خواجگان علامہ زمان —— حامل قرآن —— حضرت خواجہ محمد قمرالدین علیہ السلام ایک ایسی ہستی کا نام نامی اسمِ گرامی ہے جو علم کی سلطنت کا بادشاہ ہے جو اپنی مثال آپ ہے —— یہ وہ ہستی ہے جس نے ولایت کے جہان کو روشنی سے منور کیا —— جس کا ہر قدم سنت رسول کے مطابق —— جس کی ہر ادا احکام خداوندی کے تابع تھی —— علمائے کرام کی ایک بہت بڑی جماعت آپ سے بیعت ہے —— لاتعداد سدات آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہیں —— آپ احترام و تعظیمِ سادات میں ید طولیٰ رکھتے تھے اور رکھتے ہیں —— راقم جب اپنے شیخ و مرشد کی سیرت و کردار اور اطوار و رفتار کو تصور کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو اس دنیا میں ان سا کوئی نظر نہیں آتا —— انداز گفتگو عالمانہ اور ایسا پروقار کہ سننے والوں پر سکتہ طاری ہو جاتا۔

نظر میں نور ہے، تنویرِ ماہِ رو کی قسم!
جگر میں سوز ہے شبیر علیہ السلام کے —— لہو کی قسم!
اُتر گیا ہے مرے دل میں لفظ لفظ —— ترا
ترے کلام کی، اندازِ گفتگو کی قسم!

امیر شریعت نے بیان فرمایا

نائب شیخ الاسلام حضور امیرِ شریعت خواجہ خواجگاں علامہ حافظ خواجہ محمد حمید الدین

Marfat.com

سیالوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیال شریف نے آٹھ نومبر ۲۰۱۵ء کھیوہ ضلع جھنگ میں شیخ الاسلام کانفرنس کے موقع پر تقریر ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ شیخ السلام کا آلِ رسول کے ساتھ احترام کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ آپ اپنی گاڑی پر سوار ہوکر کہیں تشریف لے جارہے تھے ـــــ کہ راستہ میں کسی صاحب کی گاڑی خراب ہوگئی اور وہ بے چینی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھ رہے تھے ـــــ حضور شیخ الاسلام نے اپنے ڈرائیور سے فرمایا جاؤ دیکھو یہ کون ہیں جن کی گاڑی خراب ہوگئی ہے ـــــ آپ کے ڈرائیور گئے اور واپس آکر عرض کی ـــــ حضور! یہ ''جہانیاں شاہ'' گاؤں کے سیّد عنایت علی شاہ صاحب ہیں ان کی گاڑی خراب ہوگئی ہے۔

آپ نے فرمایا ـــــ مجھے فرش پر مصلّیٰ بچھادو ـــــ میں نیچے زمین پر بیٹھتا ہوں اور میری گاڑی پر شاہ صاحب کو ''جہانیاں شاہ'' پہنچا آؤ ـــــ حضرت ڈرائیور نے عرض کیا حضور! یہ شاہ صاحب تو دوسرے مسلک و مذہب کے ہیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا ـــــ مجھے ان کے مذہب و مسلک کا نہیں ـــــ بلکہ ان کی نسبت کا خیال ہے ـــــ وہ آلِ رسول ہیں ـــــ اس نسبت کی بنا پر مجھے ان کا خیال ہے ـــــ کہ ان کی گاڑی خراب ہوگئی ہے ـــــ اور وہ بہت پریشان ہیں ـــــ اور آلِ رسول پریشان ہو یہ مجھ کو گوارا نہیں ـــــ

طرزِ عنایت

برادر طریقت علامہ بشیر احمد سیالوی فیصل آبادی ـــــ اپنی کتاب ''تذکرہ پیر سیال لجپال'' میں رقمطراز ہیں کہ سیّد حافظ فدا حسین شاہ صاحب فرماتے ہیں ـــــ کہ میں نے دارالعلوم سیال شریف میں حفظ کیا ـــــ جب بھی حضرت خواجہ پیر سیال کے سامنے جاتا تو

Marfat.com

آپ فوراً کھڑے ہو جاتے اور ادب سے مجھے اپنے پاس بٹھاتے ——— اور مجھے انعام واکرام سے نوازتے ——— جب طالب علموں کو عنایت فرماتے تو جو طالب علم سیّد ہوتے ان کو دوگنا حصہ عطا فرماتے۔ (تذکرہ پیر سیال لجپال ص ۵۵ ناشر انجمن غلامان پیر سیال فیصل آباد پاکستان مؤلف علامہ بشیر احمد سیالوی سن اشاعت ۲۰۱۱ء)

سادات کا احترام واجب ہے

مولانا سیّد شفقت حسین شاہ صاحب فرماتے ہیں ——— کہ ایک دفعہ میں آستانہ عالیہ سیال شریف حاضر ہوا تو حضور پیر سیال (حضور شیخ الاسلام) سفر سے واپس تشریف لائے ——— میں نے (آپ کا) چھوٹا سا بیگ پکڑ کر بنگلہ شریف میں رکھ دیا تو کمرہ میں جا کر حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا کہ ——— شاہ صاحب! مجھے معاف کر دیں ——— جب میں نے (آپ کے حکم پر یہ عرض کر دیا کہ حضور!) میں نے معاف کر دیا ——— تو آپ پرسکون بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا کہ شاہ صاحب! سادات خاندان کا احترام ہم پر واجب ہے ——— اور ہم اس لیے (سادات کا) ادب واحترام کرتے ہیں ——— تاکہ رحمت عالم ——— نور مجسم ——— شافع محشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہو جائیں۔ (حوالہ ایضاً)

خیال رہے کہ حضور شیخ الاسلام والمسلمین رضی اللہ عنہ کی آلِ رسول سے بے حد محبت تھی ——— اور احترام کا یہ عالم کہ ایک سیّد صاحب جو آپ کے مرید بھی تھے ——— ان کا ایک چھوٹا سا بیگ اٹھا کر آپ کے بنگلہ شریف تک لے جانا ——— آپ کی غیرت ولایت نے گوارا نہ فرمایا ——— اور اس امر پر سیّد صاحب سے معافی مانگی ——— اس دور پر آشوب میں ہے کوئی ایسا؟ ——— جو اس طرح سادات بنوز ہرا سے پیش آئے ——— نہیں میرے شیخ کے سوا کوئی نہیں۔

Marfat.com

شیخ الاسلام کا کرتہ

حضرت غازی غلام رسول سیالوی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ حضور شیخ الاسلام سیالوی رضی اللہ عنہ کے ایک سیّد صاحب مرید تھے ـــــ آپ سرگودھا شہر میں اپنی کوٹھی پر تشریف فرما تھے کہ وہ سیّد صاحب زیارت کے لیے حاضر ہوئے ـــــ ان کا کرتہ پرانا اور پھٹا ہوا تھا ـــــ آپ نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ وہ نیا کرتہ جو شام کو درزی دے گیا ہے (آپ نے وہ کرتہ ابھی زیب تن نہیں فرمایا تھا) اسے لے آؤ ـــــ خادم وہ نیا کرتہ لے آئے ـــــ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور رقم نکالی اور گنے بغیر اس نئے کرتے کے اوپر رکھ کر شاہ جی کو عطا کیے ـــــ اور ساتھ ہی فرمایا کہ یہ کرتہ پہن لیں سیّد صاحب نے اپنے پھٹے ہوئے کرتے کے اوپر ہی آپ کا عطا کردہ کرتہ پہن لیا ـــــ رات کو خواب میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہی کرتہ جو حضرت نے سیّد صاحب کو دیا تھا پہنا ہوا ہے ـــــ اور فرمایا قمر الدین! جو تم نے کرتہ مجھے بھیجا ہے ـــــ دیکھ! وہ میں نے پہنا ہوا ہے ـــــ

خیال رہے کہ غازی غلام رسول رحمتہ اللہ علیہ کا خاندان کئی پشتوں سے پیر سیال کے آستان شریف سے وابستہ ہے ـــــ ایک دور میں وہ مجلس الدعوۃ الاسلامیہ کے ناظم تھے اور راقم نائب ناظم تھا ـــــ اور یہ واقعہ غازی صاحب اجلاس اور نجی محافل میں بیان فرمایا کرتے تھے ـــــ اور میری طرف اشارہ کر کے فرماتے ـــــ پیر سیال وہ ہستی ہے جو سیدوں کو گن کر نہیں بلکہ بے حساب عطا فرماتے ہیں۔

یہ بھی خیال رہے کہ پیر سیال کا بابا ـــــ علمدار کربلا ـــــ کربلا میں مخدرات حرم کا پہرے دار تھا ـــــ آج آلِ رسول کا پہرا دینے والا کوئی نہیں سوائے پیر سیال کے ـــــ

Marfat.com

سادات کو چاہیے کہ وہ پیر سیال کے آستان عالی نشان سے وابستہ رہیں ـــــ اس دور میں سیدوں کا پاسبان پیر سیال ہے ـــــ جس کو دنیا لجپال کے نام سے پکارتی ہے۔

کہیں ایسی طرز ادب بھی ہے؟

مندرجہ ذیل واقعہ بہت مشہور ہے ـــــ آپ کے فرمان پر ایک سیّد صاحب نے جماعت کرائی سیّد صاحب سے دوران نماز ایک ایسا امر سرزد ہوا ـــــ جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے ـــــ کچھ علماء بھی جماعت میں شامل تھے ـــــ انہوں نے شیخ الاسلام کی جناب میں عرض کی کہ حضور نماز نہیں ہوئی شاہ صاحب کو حکم دیں کہ جماعت دوبارہ کرائیں ـــــ آپ نے علماء کو خاموش رہنے کا اشارہ فرمایا ـــــ اور خود ان سیّد صاحب کے قریب جا کر فرمایا ـــــ شاہ صاحب! نماز کا بہت مزہ آیا ہے ـــــ ایک مرتبہ پھر پڑھا دیں۔

قارئین کرام! ـــــ اس بات پر ذرا غور فرمائیں ـــــ کہ کہیں ایسی طرز ادب بھی ہے؟ ـــــ کہ شاہ جی سے فرمایا کہ نماز کا بہت مزہ آیا ہے ـــــ ایک مرتبہ پھر جماعت کرائیں ـــــ یہ جملہ پاس ادب کی انتہاء ہے ـــــ کہ شاہ صاحب کو اپنی غلطی پر شرمندگی نہ ہو ـــــ شمس العارفین اور شیخ الاسلام کے آستان سے وابستہ سیدو! ـــــ یہ عباس کربلا ـــــ علمدار آلِ رسول کا لختِ جگر قبر سے لے کر میدان محشر تک کسی مقام پر بھی تمہیں شرمندہ نہ ہونے دے گا ـــــ کون شیخ الاسلام؟

جن کے دامن سے ہیں وابستہ خضر جیسے کئی
ملک وملت کے ہیں وہ دونوں جہاں میں رہنما

تعظیم سادات کا ایک اور انداز

حضور شیخ الاسلام کے ساتھ ایک مدت تک ہمسفر رہنے والے جناب حاجی محمد نواز

Marfat.com

صاحب اور آپ کے ڈرائیور جناب غلام حیدر صاحب رحمتہ اللہ علیہ —— اور دیگر خدام آستانہ سے یہ بات مجھ تک پہنچی —— کہ ایک مرتبہ غزالی زماں شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ سیّد احمد سعید کاظمی رضی اللہ عنہ نے سیال شریف فون کیا اور خادم سے فرمایا کہ میں ملتان سے (اپنا نام لے کر فرمایا) بول رہا ہوں خواجہ صاحب سے بات کرنی ہے۔ خادم دربار نے عرض کیا حضرت! —— آپ سیال شریف میں موجود نہیں ہیں"۔ (خیال رہے کہ سیال شریف کی زبان میں یہ نہیں کہا جاتا کہ آپ موجود نہیں ہیں —— بلکہ پوچھنے پر جواب ملتا ہے کہ —— آپ خیر ہیں —— قارئین کی سہولت کے لیے میں نے ایسا لکھا ہے) علامہ کاظمی صاحب نے خادم دربار سے فرمایا —— کہ جب آپ سیال شریف تشریف لے آئیں تو میرا بتانا کہ ان کا فون آیا تھا —— فرمایا مجھے خواجہ صاحب سے ایک بہت ضروری کام ہے میں حاضر ہونا چاہتا ہوں —— آپ سفر سے جب واپس تشریف لائے تو خدام نے بتایا علامہ کاظمی صاحب کا یہ پیغام آیا ہے —— کہ مجھے خواجہ صاحب سے ایک ضروری کام ہے میں حاضر ہونا چاہتا ہوں —— آپ اسی وقت تھکاوٹ کی پرواہ کیے بغیر فوراً ملتان شریف روانہ ہو گئے۔

رات ایک پیر بھائی کے ہاں استراحت فرمائی —— اور صبح اٹھ کر انوار العلوم تشریف لے گئے —— غزالی زماں نے کھڑے ہو کر استقبال فرمایا —— اور بہت خوش ہوئے —— آپ نے فرمایا —— آپ کا فون گیا تھا میں حاضر ہوں آپ فرمائیں کیا کام ہے؟ —— حضرت علامہ کاظمی صاحب نے فرمایا کہ حضرت مجھے اطلاع دے دیتے میں خود حاضر ہو جاتا —— شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا —— کسی سیّد زادے کو مجھ سے کوئی کام ہو —— تو میں گھر بیٹھا رہوں یہ مجھے گوارا نہیں —— یہ بے ادبی ہے۔

Marfat.com

کام یہ تھا ـــــــ کہ غزالی زماں رضی اللہ عنہ کو ـــــــ کسی حدیث سے متعلق اشکال پیدا ہو گیا تھا ـــــــ اس کے بارے میں حل تلاش کرنا مقصود تھا ـــــــ اور سیدی شیخ الاسلام سیالوی رضی اللہ عنہ کے ساتھ گفتگو سے وہ اشکال دور ہو گیا اور علامہ کاظمی رضی اللہ عنہ صاحب مطمئن ہو گئے۔

شیخ الحدیث، خطیب الاسلام حضرت علامہ محمد خورشید احمد صاحب قدس سرہ العزیز (ظاہر پیر ضلع رحیم یار خاں) نے علامہ کاظمی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کی نظر میں کوئی ایسا شخص ہے جو علم لدنی کا وارث ہو۔ غزالی زماں نے فرمایا: اس آسمان کے نیچے صرف ایک شخصیت ہے جو علم لدنی کا عالم ہے ـــــــ وہ ہے شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی (رضی اللہ عنہ) اس کے راوی حسن خطابت حضرت علامہ مولانا خان محمد قادری صاحب ہیں۔

علامہ مولانا خان محمد قادری صحب کا آبائی تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے ـــــــ آپ نے ایک اور واقعہ راقم کے سامنے بیان فرمایا ـــــــ کہ علامہ خورشید قدس سرہ العزیز ـــــــ نے کئی صفحات پر مشتمل مسئلہ وحدۃ الوجود سے متعلق خط ارسال کیا ـــــــ اس کے جواب میں حضرت سیدی شیخ الاسلام نے صرف اتنا جواب لکھا کہ حضرت! ـــــــ اس مسئلہ کا تعلق قال سے نہیں ـــــــ اس کا تعلق حال سے ہے ـــــــ اور مولانا خورشید رحمتہ اللہ علیہ نے یہی سوال ـــــــ حضرت علامہ پیر سیّد احمد سعید کاظمی سے کیا تو ان کا جواب بھی یہی تھا ـــــــ جو حضرت شیخ الاسلام سیالوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا ـــــــ

حضور سیّد شیخ الاسلام والمسلمین سیالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سادات کے ساتھ تعظیم واحترام کے ساتھ پیش آنے کے بے شمار واقعات ہیں۔ آخر میں ایک واقعہ بیان کرتا ہوں

Marfat.com

—— کہ راقم کا بڑا بیٹا سید قنبر حسین چشتی سیالوی رحمتہ اللہ علیہ اللہ تعالٰی اس کی قبر پر انوار کی بارش فرمائے پیر سیال شیخ الاسلام بندہ کے پاس منڈی بہاؤالدین تشریف لائے میرا بیٹا سیّد قنبر حسین اس وقت چھوٹا تھا —— میں نے آپ کی خدمت میں اس کو بیعت کے لیے پیش کیا —— اور عرض رسا ہوا کہ حضور! —— اسے بیعت فرما کر اپنی غلامی میں لے لیں —— حضور نے اس کا دہنا پاؤں ہاتھ میں لیا —— میں نے عرض کی حضور! اسے بیعت فرمائیں —— آپ نے فرمایا —— بیعت ہی کر رہا ہوں —— ہمارے ہاں سلسلہ چشتیہ میں ہاتھ پکڑ کر بیعت کی جاتی ہے لیکن حضور پیر سیال لجپال نے —— اس چھوٹے سے بچے کو احترام سادات میں پاؤں کو پکڑ کر بیعت فرمایا —— قنبر حسین چشتی سیالوی کے مقدر پر قربان جس کو یہ سعادت نصیب ہوئی —— غوثوں کا غوث —— اور قطبوں کا قطب اسے بیعت فرما رہا ہے —— اور وہ بھی انوکھے انداز میں ——

نگاہ التفات

حضرت صاحبزادہ پیر سیّد طاہر عمر شاہ صاحب آف شاہ جیونہ ضلع جھنگ کا بیان ہے فرماتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ پیر سیّد سراج الحق گیلانی شاہ صاحب پیر کوٹ ضلع جھنگ (حضرت پیر صاحب پگارا کا پیر خانہ) بیان فرماتے ہیں —— کہ میں جامعہ محمدی شریف میں زیر تعلیم تھا —— جامعہ کے سالانہ جلسہ کی صدارت فرمانے کے لیے حضور شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین رضی اللہ تعالٰی عنہ تشریف لائے۔ حضرت پیر سیّد سراج الحق گیلانی فرماتے ہیں —— کہ جب حضور شیخ الاسلام سٹیج پر جلوہ آرا ہوئے —— تو ہم سب طلباء سٹیج کے سامنے نیچے بیٹھے ہوئے تھے —— کہ اچانک حضرت شیخ الاسلام نے پنڈال کی طرف اشارہ فرما کر کسی کو بلایا کچھ طلباء کھڑے ہوئے —— آپ نے اشارے سے فرمایا یہ نہیں

Marfat.com

——ایسا سہ بار ہوا۔

پیر سیّد سراج الحق گیلانی صاحب فرماتے ہیں—— کہ مجھے میرے دوست نے کہا لگتا ہے کہ حضور شیخ الاسلام آپ کو بلا رہے ہیں—— شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دوست سے کہا کہ مجھے تو آپ جانتے ہی نہیں اور نہ ہی میرا آپ سے تعارف ہے ——مگر واقعی پیر سیال شاہ صاحب کو ہی بلا رہے تھے۔

شاہ صاحب فرماتے ہیں—— کہ جب میں کھڑا ہوا تو آپ مسکرانے لگے—— اور نگاہ التفات فرماتے ہوئے فرمایا شاہ صاحب ادھر آؤ!—— جناب گیلانی صاحب کہتے ہیں کہ میں جب سٹیج پر پہنچا تو حضور شیخ الاسلام نے مجھے گلے لگا کر فرمایا شاہ صاحب! آپ آلِ رسول ہیں—— آپ کا مقام یہ ہے نیچے نہیں—— اور مجھے اپنے ساتھ بٹھالیا——

نورِ پورِ علی، رُعب اسلام کا
مرا مرشد ولی، دین کا دبدبہ
ہے قمرؔ بھی فریدِ زماں دوسرا
محسنِ دین وملت کی کیا بات ہے

نسبی نسبت کا ادب

مبلغ چشتیاں حضرت صاحبزادہ پیر سیّد طاہر عمر چشتی سیالوی آف شاہ جیونہ ضلع جھنگ کا بیان ہے—— کہ موضع منکیرہ ضلع جھنگ کے سیّد نذر حسین شاہ صاحب (جو شیعہ مسلک رکھتے تھے) کسی فتویٰ کے سلسلے میں تین پیر بھائیوں کے ہمراہ سیال شریف حاضر ہوئے ——چونکہ ان کا فقہی مسلک و مذہب اور تھا—— اس لے وہ سیال شریف اڈے پر رک گئے—— باقی تینوں پیر بھائی (جو پیر سیال کے ہاتھ پر بیعت تھے) حضور شیخ الاسلام رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے —— شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ آپ لوگوں کے ساتھ ایک چوتھا آدمی بھی آیا تھا —— وہ کہاں ہے؟

تو پیر بھائیوں نے عرض کی بندہ نواز! اس کا عقیدہ اور ہے —— اس لیے وہ اڈے پر رک گیا ہے —— آپ نے فرمایا اسے لے آؤ —— یاد رہے کہ پیر بھائیوں نے سیّد نذر حسین شاہ صاحب کا —— سیّد ہونا نہیں بتایا تھا —— فقط ان کے عقیدے کے بارے میں بتایا تھا۔

وہ پیر بھائی اڈے پر پہنچے اور شاہ صاحب سے کہا کہ آپ کو پیر سیال بلا رہے ہیں —— پیر بھائیوں کے کہنے پر وہ شاہ صاحب دربار شریف آ گئے —— حضور شیخ الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنگلہ شریف میں تشریف فرما تھے —— ان کے آنے پر کھڑے ہو گئے —— اور دو قدم آگے بڑھ کر شاہ صاحب کو فرمایا —— شاہ صاحب! —— مجھے آپ کے عقیدے یا مسلک سے کوئی سروکار نہیں۔

مجھے تو آپ کی نسبی نسبت کا ادب اور لحاظ ہے —— آپ جس عقیدے سے تعلق رکھتے ہوں مجھے اس سے کوئی غرض نہیں میں تو آپ کا احترام سیّد ہونے کی وجہ سے کر رہا ہوں —— پھر آپ نے ان کو کرسی پر بیٹھنے کے لیے فرمایا ——

قمرؔ موتی نبیؐ دی کان دا اے ایہہ گل سارا زمانہ جاندا اے
قمرؔ میرا جہاناں توں وکھرا تے وکھرا فیض اس سلطان دا اے

Marfat.com

حضورامیرِ شریعت

حضور امیر شریعت نائب شیخ الاسلام —— وارثِ مصلیٰ پیر سیال حافظ علامہ خواجہ محمد حمید الدین دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین سیال شریف نے بھی ہمیشہ سادات سے محبت وشفقت فرمائی ہے —— اور ہمیشہ تعظیم آلِ محمد کو ملحوظِ خاطر رکھا —— آپ نیچے بیٹھ نہیں سکتے کچھ عمر کا تقاضا بھی ہے —— آپ پیر بھائیوں کے سامنے چارپائی پر تشریف رکھتے ہیں —— اور مہروں میں تغیر وتبدل کی وجہ سے سخت تکلیف ہے —— لیکن سامنے سادات اور علماء کے لیے کرسیاں قطاروں کی صورت میں بچھانے کا حکم دیتے ہیں تاکہ سادات ان پر بیٹھیں —— سادات کو سختی سے حکم ہے کہ وہ میرے سامنے نیچے نہ بیٹھیں۔

امیر شریعت نیچے اتر آئے

امیر شریعت پیر سیال کا نیا نیا بائی پاس آپریشن ہوا تھا —— آپ اپنے کمرہ میں چارپائی پر تشریف فرما تھے اور سامنے صوفہ موجود تھا —— راقم حاضر ہوا —— دست بوسی کے بعد حکم ہوا کہ صوفہ پر بیٹھو —— بندہ از راہ ادب نیچے بیٹھ گیا، آپ نے فرمایا —— صوفہ پر بیٹھو! —— میں نے عرض کی حضور نیچے ہی ٹھیک ہوں —— آپ نے فرمایا اچھا —— پھر کیا تھا —— آپ سخت تکلیف کے باوجود چارپائی سے اتر کر نیچے بیٹھ گئے —— فرمایا تم مجھے تکلیف میں دیکھنا چاہتے ہو تو ایسا ہی سہی —— راقم فوراً صوفہ پر بیٹھ گیا —— آپ نے فرمایا —— تم سیّد ہو —— اپنے بیٹھنے کی جگہ کا خیال رکھا کرو ——

آپریشن کی وجہ سے آپ کے لیے اٹھنا بیٹھنا مشکل تھا —— ایک مرتبہ سیال شریف

Marfat.com

بنگلہ شریف کے پہلو میں راقم کو آپ نے ایک کمرہ عطا فرمایا تھا —— میرے پاس علماء بیٹھے تھے —— ان میں خطیب الاسلام حضرت صاحبزادہ سیّد شبیر حسین شاہ صاحب حافظ آبادی قدس سرہ العزیز بھی تشریف فرما تھے ——

امیر شریعت پیر سیال جب بنگلہ شریف میں تشریف لا کر بیٹھے تو پتہ چلا آپ تشریف لے آئے ہیں —— ہم سب حاضری کے لیے اٹھے —— تو مجھے پیر سیّد شبیر حسین شاہ رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا —— کہ سنا ہے پیر سیال سادات کا بہت ادب کرتے ہیں —— چلو آج پتہ چل جائے گا —— وہ آگے تھے اور راقم ان کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا —— جب ہم آپ کے سامنے ہوئے تو آپ نے دیکھا —— تو شبیر حسین شاہ صاحب کی طرف رخ کر کے آپ نے اپنا ہاتھ فرش پر رکھا اور فرمایا —— شاہ صاحب! میں اٹھ نہیں سکتا —— پیراں تے ہتھ —— یعنی پاؤں پہ ہاتھ رکھتا ہوں —— پیر سیّد شبیر حسین شاہ صاحب نے پلٹ کر میری طرف دیکھا اور کہنے لگے مان گئے —— جو سنا تھا وہ سچ ہے —— واقعی پیر سیال سادات کی تعظیم میں یکتا ہیں۔

امیر شریعت کھڑے ہو گئے

شاہ جیونہ ضلع جھنگ میں شیخ الاسلام کانفرنس ہو رہی تھی بہت بڑا اجتماع تھا —— علمائے کرام حضرت شیخ الاسلام کی سیرت وصورت —— علم وحکم —— کردار واطوار پر تقریریں کر رہے تھے —— اچانک تین سیّد زادے سٹیج پر آ گئے —— ان کو دیکھ کر حضرت امیر شریعت پیر سیال علامہ حافظ محمد حمید الدین سجادہ نشین سیال شریف کی ان سادات پر نظر پڑی تو فوراً تعظیماً کھڑے ہو گئے —— حالانکہ وہ سیّد صاحبان مسلکی اعتبار سے دوسری جانب کے تھے —— صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبی نسبت کی بنا پر آپ نے ان کی

Marfat.com

بھی تعظیم کی —— جو اہل محبت کی خاصیت ہے۔

قارئین کرام! حضور امیر شریعت خواجہ حمید الدین سیالوی صاحب کے سادات سے متعلق محبت آگیں واقعات بے شمار ہیں جو حیطہ تحریر میں لانا مشکل ہے —— کون امیر شریعت؟ کون سخی حمید الدین؟

ہمارے شمسؒ و قمرؒ کا ہے نورِ تابندہ
میرے حضورؒ کی راحت سخی حمید الدین
جمال شمسؒ، جلال سدیدؒ، حُسن ضیاءؒ
قمرؒ کی زندہ کرامت سخی حمید الدین
نظر نواز ہے ان کی نوازشوں کی ادا
دلوں کا نورِ بصیرت سخی حمید الدین

(خضر)

امام ابوحنیفہ

حضرت علامہ مفتی محمد اکرام الدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ —— نبیرہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ —— اپنی کتاب ''سعادت الکونین فی فضائل الحسنین'' میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا تعظیم اولاد رسول میں کھڑا ہونا —— ان الفاظ کے ساتھ ارقام فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے مناقب میں شیخ ابوسعید ماوردی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ سادات کی توقیر واحترام اور علویوں کی تعظیم واکرام میں اس درجہ مبالغہ کیا کرتے تھے کہ دیکھنے والے کہتے ہیں —— کہ

امام ایک دن مجلس میں کئی کئی دفعہ اٹھتے اور بیٹھتے تھے —— لوگوں کو چونکہ اس کا کوئی ظاہری سبب معلوم نہ تھا —— اس وجہ سے پوچھا کہ جناب کے بار بار اٹھنے کا کیا سبب

Marfat.com

ہے ـــــ فرمایا ان (گلی میں کھیلنے والے) بچوں میں ایک علوی (خاتون جنت کی اولاد میں سے) بچہ ہے جب میں اس کو دیکھتا ہوں ـــــ تو تعظیم کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا ہوں۔

(سعادت الکونین فی فضائل الحسنین ص ۴۲ مطبوعہ مکتبہ حنفیہ گنج بخش روڈ لاہور سن اشاعت ۲۰۱۰ء مفتی محمد اکرام الدین دہلوی متوفی ۱۲۶۵)

شیخ امان کا کھڑے رہنا

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ ـــــ شیخ امان پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ کے احوال میں تحریر فرماتے ہیں ـــــ کہ میرے والد شیخ سیف الدین رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شیخ امان قدس سرہ ـــــ طالب علموں اور دین کی راہ ڈھونڈھنے والوں کو بیٹھ کر سبق وارشاد فرمایا کرتے تھے ـــــ جب سادات کے بچے کھیلتے کھیلتے سامنے آجاتے تو اٹھ کھڑے ہوتے ـــــ اور جب تک وہ کھیلتے رہتے ـــــ آپ کھڑے ہی رہتے ـــــ لوگوں نے جب اس کا سبب دریافت کیا تو فرمایا ـــــ امان کو کیا طاقت ہے کہ اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑی رہے اور امان بیٹھا رہے (ایضاً بحوالہ اخبار الاخیار)

امام ابوحنیفہ ـــــ اور شیخ امان پانی پتی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا تعظیم سادات میں کھڑے رہنا ـــــ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر عمل کرنا ہے ـــــ یقیناً مندرجہ ذیل حدیث شریف ان کی نظروں میں ہوگی ـــــ جس کے راوی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

حدیث شریف

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہل مجلس میں سے کوئی کسی کے لیے کھڑا نہ ہو ـــــ مگر حضرت سیدنا امام حسن اور

Marfat.com

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کی اولاد کے لیے تعظیماً کھڑا ہونا جائز ہے۔

(سعادت الکونین ص ۱۴۱)

حسنؑ ہے کوکبِ دری، حسینؑ عالی نسب
حسنؑ ہے مہرِ منور، حسین ماہِ عرب

حسنین اور شیخین

دار قطنی نے عبدالرحمٰن اصفہانی سے تخریج کی ہے ــــ کہ امام حسن (علیہ السلام) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، وہ منبر پر تھے اور کہا میرے نانا کے جائے قیام سے اترو ــــ انہوں نے فرمایا ــــ تم نے صحیح کہا ــــ واللہ، یہ مقام (منبر شریف) تمہارے نانا ہی کا ہے ــــ پھر انہیں لے کر اپنی گود میں بٹھا لیا اور رونے لگے ــــ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ــــ بخدا میرے اشارے سے ایسا نہیں ہوا ــــ انہوں (ابوبکر صدیق) نے کہا ــــ آپ سچ کہتے ہیں ــــ میں آپ پر شبہ نہیں کرتا۔ (شاہد مقبول بفضائل اولاد رسول ص ۱۴۰ تا ۱۴۱ سن اشاعت ۱۹۷۹ء)

اسی طرح حضرت حسین (علیہ السلام) نے حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ کیا ــــ وہ منبر پر تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، واللہ تمہارے مقدس نانا کا منبر ہے میرے باپ کا نہیں ــــ تو حضرت علی نے فرمایا بخدا میں نے نہیں کہلوایا ــــ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا ہم آپ پر تہمت نہیں لگاتے ــــ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ــــ انہیں (امام حسین) کو پکڑ کر اپنے پہلو میں بٹھا لیا اور فرمایا: ہمارے سروں پر بال تو تمہارے نانا ہی نے اگائے ہیں ــــ اور ان ہی سے ہم نے رفعت حاصل کی ہے۔

(شاہد مقبول ص ۱۴۱ از زیر اہتمام جمعیت حنیفہ تنظیم اہل سنت لاہور)

خیال رہے ــــ کتاب ''شاہد مقبول بفضائل اولاد رسول'' ــــ ترجمہ ہے:

Marfat.com

رشعة الصادی من بحر فضائل النبی الهادی ۔ کا جو حضرت علامہ شیخ ابوبکر بن سیّد شہاب الدین شافعی حضرمی قدس سرہ العزیز کی تصنیف ہے ـــــ اور جس کا ترجمہ پروفیسر علامہ عبدالصمد صارم ازہری نے فرمایا ہے ـــــ اور اپنے اس ترجمہ کا نام ''شاہد مقبول بفضائل اولاد رسول'' رکھا ـــــ علامہ صارم صاحب نے لغوی معانی پر زیادہ توجہ مرکوز فرمائی ہے ـــــ اور اس کتاب کا ترجمہ نہایت عقیدت اور محبت سے کیا ـــــ اللہ تعالیٰ ان کو اس کوشش کا اجر عظیم عطا فرمائے آئندہ لکھی جانے والی روایات ـــــ علامہ صارم کے ترجمہ کے مفہوم کو قائم رکھتے ہوئے اپنے انداز میں حیطہ تحریر میں لاؤں گا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سادات کی بہت زیادہ تعظیم وتوقیر فرماتے تھے ـــــ ایک دن سیّدنا عبداللہ بن حسن مثنیٰ علیہما السلام ـــــ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس کسی ضروری کام کے لیے تشریف لے گئے ـــــ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عرض کیا:

اِذَا کَانَتْ لَکَ حَاجَة فَاَرْسِلْ اِلَیَّ اَحْضُرُ اَوْ اُکْتُبْ لِیْ وَرَقَةً
فَاِنِّیْ اَسْتَحْیِ مِنَ اللّٰہِ اَنْ یَرَاکَ عَلٰی بِاَبِیْ ـــــ

آپ کو اگر میرے متعلق کوئی کام ہوا کرے تو مجھے پیغام بھیج دیا کریں میں خود (آپ کی خدمت میں) حاضر ہو جایا کروں گا ـــــ یا پھر لکھ کر بھیج دیا کریں ـــــ مجھے شرم آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو میرے دروازے پر کھڑا ہوا دیکھے ـــــ

(نور الابصار ص ۲۷۲، شاہد مقبول ص ۱۴۵)

عمر بن عبدالعزیز کہتے ہیں

حضرت عمر بن عبدالعزیز فرمایا کرتے تھے ـــــ اگر میں قاتلین امام حسین سے ہوتا

Marfat.com

—— اور مجھے جنت میں داخل ہونے کا حکم ملتا تو میں ہرگز ''جنت'' میں داخل نہ ہوتا ——

اس شرم سے کہ رسول اللہ کی نظر مجھ پر نہ پڑے —— (شاہد مقبول ص ۱۴۴)

حضرت اسامہ کی تعظیم

سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام —— حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس (کسی ضرورت کے لیے) تشریف لے گئیں ——

فَاَجْلَسَهَا فِیْ مَجْلِسِهٖ وَجَلَسَ هُوَ بَیْنَ یَدَیْهَا وَمَا تَرَكَ لَهَا حَاجَةً اِلَّا قَضَاهَا ——

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان کو اپنی جگہ پر بٹھایا اور خود ان کے سامنے بیٹھ گئے —— جو بھی ضرورت انہوں نے ذکر کی اس کو پورا کیا ——

(نور الابصار ص ۲۷۲)

جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام کی بیٹی کے ساتھ اچھا سلوک اور احترام کرے —— وہ اولاد رسول کا کتنا احترام کرتا ہوگا ——

خواجہ حسن بصری

جس طرح جناب عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے —— بالکل اسی طرح حضرت خواجہ امام حسن بصری رضی اللہ عنہ بھی فرمایا کرتے تھے ——

لَوْ كَانَ لِیْ مَدْخَلٌ فِی الْعُصْبَةِ مَعَ قَتَلَةِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ وَّ خُیِّرْتُ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ لَاخْتَرْتُ دُخُوْلَ النَّارِ حَیَاءً مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقَعَ بَصَرُهٗ عَلَیَّ فِی الْجَنَّةِ ——

Marfat.com

بالفرض اگر میں امام حسین بن علی "علیہما السلام" کے قاتلوں کی جماعت میں ہوتا ——— اور مجھے جنت یا دوزخ میں داخل ہونے کا اختیار دیا جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شرم کرتے ہوئے کہ کہیں جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ میرے اوپر پڑ جائے گی ——— تو میں دوزخ میں داخل ہونا پسند کرتا ——— (نور الابصار ص ۲۷۳)

شیخ اکبر

شیخ شعرانی قدس سرہ العزیز نے کہا ——— کہ شیخ اکبر نے فتوحات مکیہ میں کیا خوب کہا ہے

فَلَا تَعْدِلْ بِاَهْلِ الْبَيْتِ خَلْقًا
فَاَهْلُ الْبَيْتِ هُمْ اَهْلُ السِّيَادَةِ
فَبُغْضُهُمْ مِنَ الْاِنْسَانِ خُسْرٌ
حَقِيْقِيٌّ وَحُبُّهُمْ ——— عِبَادَةٌ

اہل بیت کے برابر کسی کو نہ کرو ——— کیونکہ اہل بیت ہی سردار ہیں ——— کسی انسان کا ان سے بغض کرنا حقیقتاً خسارے کا سودا ہے ——— اور ان کی محبت عین عبادت ہے ——— (نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص ۲۷۱)

شیخ ابن عربی کا نظریہ

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

اَلَّذِیْ اَقُوْلُ بِهٖ اَنَّ ذُنُوْبَ اَهْلِ الْبَيْتِ اِنَّمَا هِیَ ذُنُوْبٌ فِی الصُّوْرَةِ لَا حَقِيْقَةَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی غَفَرَلَهُمْ ذُنُوْبَهُمْ بِسَابِقِ الْعِنَايَةِ

Marfat.com

—— بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی: اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا ۔ (سورہ احزاب آیت نمبر ۳۳)

میرا عقیدہ یہ ہے کہ اہل بیت کے گناہ حقیقتہً گناہ نہیں —— صرف صورت گناہوں جیسی ہوتی ہے ابتدائے آفرینش یعنی پیدائش کے وقت ہی ان کے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں —— ارشاد خداوندی ہے ——

اور اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے —— اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والو! کہ تم سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور فرمادے اور ایسا پاک کرے جیسا پاک کرنے کا حق ہے —— (نور الابصار ص ۲۷۲)

''ابن عربی فرماتے ہیں'' —— گناہوں سے زیادہ نجاست اور کیا ہوسکتی ہے، فرماتے ہیں —— ان حضرات سادات کرام سے اگر ہم کو اذیت پہنچے تو ہم پر فرض ہے کہ ان کے ساتھ آداب کی حدود کے اندر رہیں —— اس کو امراض وغیرہ جیسے مقادیر الٰہیہ سے تشبیہ دیں۔

فَیَجِبُ عَلَیْنَا الرِّضَا بِهٖ اَوِ الصَّبْرُ عَلَیْهِ وَاِنْ اَخَذُوْا اَمْوَالَنَا وَلَمْ یُعْطُوْهَا لَنَا لَا یَنْبَغِیْ لَنَا حَبْسَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَلَا رِفْعُهٗ اِلٰی حَاکِمٍ لِاَنَّهٗ بُضْعَةٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ——

ہمارے لیے ان سے رضا —— یا —— اس پر صبر واجب ہے ——

اگرچہ یہ حضرات ہمارے مال چھین لیں —— اور ہم کو اس سے ذرہ کی مقدار بھی واپس نہ کریں —— ہمارے لیے قطعاً یہ مناسب نہیں کہ ان میں سے کسی کو محبوس (قید میں رکھا گیا) کریں —— یا ان کو حاکم کی عدالت میں لے جائیں —— کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم

Marfat.com

کاٹکڑا ہیں ــــــ (نورالابصار ص ۲۷۲)

علی الخواص کا فرمان

حضرت علی الخواص کا فرمان ہے:

مِنْ حَقِّ الشَّرِيْفِ عَلَيْنَا اَنْ نَفْدِيَهُ بِاَرْوَاحِنَا لِسِرْيَانِ لَحْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَدَمِهِ الْكَرِيْمَيْنِ فِيْهِ فَهُوَ بُضْعَةٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ــــــ وَلِلْبَعْضِ فِي الْاَجْلَالِ وَالتَّعْظِيْمِ وَالتَّوْقِيْرِ مَالِلْكُلِّ ــــــ وَحُرْمَةُ جُزْئِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ــــــ بَعْدَ مَوْتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَحُرْمَةِ جُزْئِهٖ حَيًّا عَلٰى حَدٍّ سَوَاءٌ، قَالَ: بَعْضُ الْعُلَمَاءِ: وَمِنْ حُقُوْقِ الشُّرَفَاءِ عَلَيْنَا وَاِنْ بَعُدُوْا فِي النَّسَبِ: اَنْ نُؤْثِرَ رِضَاهُمْ عَلٰى اَهْوَائِنَا وَشَهْوَاتِنَا ــــــ وَنُعَظِّمُهُمْ وَنُوَقِّرُهُمْ وَلَانَجْلِسُ فَوْقَ سَرِيْرٍ وَهُمْ عَلَى الْاَرْضِ ــــــ

ہم پر سادات کا حق یہ ہے کہ ہم اپنی روحیں ان پر قربان کر دیں کیونکہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا گوشت مبارک اور خون شریف ان میں سرایت کیے ہوئے ہے ــــــ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم کا ٹکڑا ہیں ــــــ اور تعظیم وتوقیر میں جزو کا وہی مقام ہے جو کل کے لیے ہے اور جس طرح رسول کون ومکان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ میں جزو کا حرمت وعزت میں مقام تھا وہی حکم اب بھی ہے، بعض علمائے کرام نے کہا ہے کہ سادات کرام اگرچہ نسب میں جناب رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

سے کتنا ہی دور ہوں ان کا ہم پر حق ہے کہ اپنی خواہشات و تمنائے دل پر ان کی رضا کو مقدم کریں اور ان کی پوری تعظیم کریں —— اور جب وہ زمین پر بیٹھے ہوں تو چارپائی پر نہ بیٹھیں۔

(نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص۲۷۳)

ابراہیم متبولی

حضرت ابراہیم متبولی رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی سیّد آتا تو وہ اس کے سامنے نہایت خشوع و خضوع ظاہر کرتے —— اور فرماتے

اِنَّهٗ بُضْعَةٌ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ .

''کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم کا ٹکڑا ہے''۔

اور فرماتے —— جس نے سیّد کو تکلیف دی —— اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت پہنچائی —— ہر مال دار انسان پر فرض ہے کہ جب سیّد پر قرضہ دیکھے تو اس پر اپنا مال قربان کر دے کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جزو ہے —— اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے —— اور رسول خدا کے ساتھ محبت رکھتا ہے اس کے لیے یہ مناسب نہیں کہ حضرات سادات کرام کی تعظیم اور ان کے ساتھ احسان میں دیر نہ کرے —— (نور الابصار ص۲۷۳)

سیّد ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا امام مالک کی نظر میں

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے:

مَنِ ادَّعَى الشَّرَفَ كَاذِبًا يُضْرَبُ ضَرْبًا وَجِيعًا ثُمَّ يُشْهَرُ وَيُحْبَسُ طَوِيْلًا حَتّٰى يَظْهَرَ لَنَا تَوْبَتُهٗ

Marfat.com

جو شخص سیّد ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرے اس کو سخت ترین سزا دی جائے اور اسے لمبا عرصہ قید میں محبوس رکھا جائے یہاں تک کہ اس کی توبہ مشہور ہو جائے ——

فرماتے ہیں —— ایسا کرنے سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق پامال ہوتے ہیں —— اس کے ساتھ ساتھ اس شخص کی تعظیم ہوگی جس کا نسب مطعون ہوگا —— کیونکہ تعظیم کرنے والا اسے حقیقتاً سیّد گمان کرے گا —— (ایضاً ص ۴۷۲)

علامہ شعرانی کے تاثرات

حضرت علامہ شعرانی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں —— میں نے اپنے ہم عصر لوگوں میں سے چند حضرات کو دیکھا ہے —— جن میں پاکیزہ اخلاق پائے جاتے ہیں اور بعض ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں —— جو سادات سے خدمت لیتے ہیں —— اور ان کو زین پوش پر بٹھاتے ہیں —— اور اپنی سواری کے پیچھے پیچھے چلنے کی ہدایت کرتے ہیں۔

وَهٰذَا اَدَلُّ دَلِيْلٍ عَلٰى شِدَّةِ جَهْلِهٖ بِالْاَدَبِ مَعَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، فَكَيْفَ يَدَّعِيْ التَّقَرُّبَ مِنْ حَضْرَةِ اللّٰهِ وَاِنَّهٗ يَدْعُو النَّاسَ اِلَيْهَا ——

—— فَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ——

ان کا سادات کے ساتھ ایسا معاملہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے آداب سے جہالت کی زبردست دلیل ہے —— ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے قرب کا دعویٰ کیسے کر سکتے ہیں —— اور کیسے لوگوں کو اس ذات کی طرف بلاتے ہیں ——

—— لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ —— (ایضاً)

Marfat.com

ایک مغربی شخص کا واقعہ

حضرت شیخ عبدالرحمٰن مالکی نے اپنی تصنیف ــــــ ''مشارق الانوار'' ــــــ میں نقل کیا ہے کہ اہل مغرب میں سے ایک شخص نے حج کا ارادہ کیا، تو کسی نے اسے ایک سو دینار دیا اور کہا یہ مدینہ منورہ میں کسی صحیح النسب سیّد کو دے دینا ــــــ مغربی شخص جب مدینہ منورہ پہنچا تو سادات سے متعلق دریافت کرنے لگا ــــــ لوگوں نے کہا ــــــ یہاں کے سادات تو شیعہ ہیں ــــــ وہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو اچھا نہیں سمجھتے۔

مغربی نے ان کو پیش کرنا اچھا نہ سمجھا ــــــ مدینہ منورہ میں ایک شخص اس کے قریب بیٹھا تھا ــــــ تو مغربی نے اسے کہا کیا تو سیّد ہے؟ ــــــ اس نے کہا ہاں ــــــ میں سیّد ہوں ــــــ مغربی نے کہا ــــــ ما عقيدتك؟ ــــــ تیرا عقیدہ کیا ہے؟ قال: شیعی ــــــ سیّد نے کہا ــــــ میں شیعہ ہوں۔ مغربی نے اس کو دینا اچھا نہ سمجھا ــــــ اس مغربی کا بیان ہے کہ میں اس رات کو سویا تو خواب میں قیامت قائم دیکھ رہا ہوں اور لوگ پل صراط سے گزر رہے ہیں ــــــ کہتا ہے میں نے بھی پل صراط سے گزرنے کا ارادہ کیا:

فَمَنَعَتْنِیْ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ۔

مگر خاتون جنت نے مجھے گزرنے سے منع کر دیا۔

اسی اثناء میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے میں نے آپ کی خدمت میں اس امر کی شکایت کی ــــــ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا:

لِمَ مَنَعْتِهٖ؟ فَقَالَتْ: قَطَعَ رِزْقَ اِبْنِیْ

بیٹی! اسے کیوں روک رکھا ہے؟ آپ نے فرمایا اس شخص نے میرے بیٹا کا

Marfat.com

رزق روک رکھا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— اس نے رزق اس لیے روکا ہوا ہے کہ وہ ابوبکر اور عمر کو برا کہتا ہے —— خاتون جنت سلام اللہ علیہا نے ان دونوں حضرات کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا اس وجہ سے میرے بیٹے سے مواخذہ کرو گے؟ —— ان دونوں حضرات نے کہا —— ہم اسے معاف کرتے ہیں —— سیدہ کریمہ سلام اللہ علیہا —— میری طرف متوجہ ہوئیں اور فرمایا:

مَاالَّذِیْ اَدْخَلَكَ بَیْنَ وَلَدِیْ وَبَیْنَ الشَّیْخَیْنِ؟

''تجھے میرے بیٹے اور شیخین کے مابین کس نے دخیل بنایا ہے''۔

مغربی کا کہنا ہے —— میں گھبرا کر بیدار ہوا اور وہ رقم لے کر اسی سید کے حوالے کر دی —— وہ اس واقعہ سے متاثر اور متعجب ہوا —— میں نے یہ خواب بیان کیا —— تو سید صاحب نے کہا:

اُشْهِدُكَ عَلٰی اِنِّیْ لَا اَسُبُّهُمَا

تم گواہ ہو جاؤ کہ میں آئندہ ان حضرات کو برا نہیں کہوں گا۔

(نور الابصار ص ۲۷۵ تا ۲۷۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

عبداللہ بن مبارک کا حج

علامہ سبط ابن جوزی قدس سرہ العزیز تذکرۃ الخواص میں ارقام فرماتے ہیں —— حضرت عبداللہ بن مبارک قدس سرہ العزیز ایک سال حج اور ایک سال جہاد کرتے تھے —— اور یہ کام آپ نے مسلسل پچاس سال تک کیا —— فرماتے ہیں جب حج کا سال آیا تو میں نے اپنی جیب میں پانچ سو دینار ڈالے اور اونٹوں کی منڈی کی طرف کوفہ روانہ ہو گیا

Marfat.com

تا کہ اونٹ خرید سکوں۔

فرماتے ہیں —— میں نے ایک عورت کو ایک ذبح خانے پر دیکھا کہ وہ ایک مردار بطخ کے پر نوچ رہی تھی —— میں اس کی طرف بڑھا اور پوچھا کہ آپ یہ کیا کر رہی ہیں —— تو اس خاتون نے فرمایا —— اے خدا کے بندے ایسی بات نہ پوچھو! جو تمہارا مقصود و مدعا نہیں —— ابن مبارک کہتے ہیں کہ اس خاتون کے کلام سے مجھ پر گہرا اثر ہوا —— اور میں اس امر پر اصرار کرنے لگا تو خاتون نے فرمایا —— خدا کے بندے تو نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ میں اپنا بھید تیرے سامنے ظاہر کروں ——

اَنَا اِمْرَأَةٌ عَلَوِيَّةٌ وَلِیْ اَرْبَعُ بَنَاتٍ یَتَامٰی مَاتَ اَبُوْهُنَّ مِنْ قَرِیْبٍ ——

میں اولاد علی سے ہوں، میری چار بیٹیاں ہیں —— تھوڑا عرصہ ہوا ان کا باپ وصال کر گیا ——

فرماتی ہیں —— کہ آج چوتھا دن ہے کہ ہم نے کچھ نہیں کھایا —— لہٰذا ہمارے لیے اب مردار حلال ہے —— یہی وجہ ہے کہ میں بطخ اٹھائی ہے کہ اسے صاف کر کے اپنی بیٹیوں کے پاس لے جاؤں —— تا کہ یہ ہمارا پیٹ بھر سکے —— ابن فرماتے ہیں —— میں نے اپنے دل میں کہا وائے ہو تم پر اے مبارک کے بیٹے —— تو اس بات سے غافل کیوں ہے؟ فرماتے ہیں —— میں وہ تمام دینار اس خاتون کی خدمت میں پیش کر دیئے اور وہ سر نیچے کیے ہوئے میری طرف دیکھتی رہی —— میں سیدھا اپنے گھر چلا آیا —— خدا نے اس سال میرے دل سے حج کی خواہش محو کر دی پھر میں اپنے وطن چلا گیا اور وہیں رہا —— یہاں تک کہ لوگ حج سے فارغ ہو کر واپس لوٹے —— اور میں بھی اپنے

Marfat.com

پڑوسیوں اور دوستوں کے استقبال کے لیے نکلا ــــ پس میں جس کو بھی یہ کہتا تھا ــــ کہ اللہ تعالیٰ تیری دعا اور کوشش کو قبول فرمائے ــــ تو وہ میرے متعلق بھی یہی الفاظ کہتا اور کہتا کیا فلاں مقام پر تم ہمارے ساتھ نہ تھے ــــ اکثر حاجیوں نے مجھ سے اسی قسم کے الفاظ کہے ــــ میں اسی شش و پنج میں رات کو سو گیا ــــ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم خواب میں دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں ــــ اے عبداللہ! تعجب نہ کر چونکہ تم نے میری اولاد میں سے ایک مصیبت زدہ خاتون کی فریادرسی کی تو میں نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی ہے:

اَنْ یَّخْلُقَ مَلَكًا عَلٰی صُوْرَتِكَ یَحُجُّ عَنْكَ كُلَّ عَامٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَحُجَّ وَاِنْ شِئْتَ لَمْ تَحُجَّ ۔

کہ وہ تیری صورت میں ایک فرشتہ پیدا فرمائے جو تیری طرف سے ہر سال قیامت تک تیری طرف سے حج کرتا رہے اب تم چاہو حج کرو یا نہ کرو ــــ

(تذکرۃ الخواص ص ۳۲ مطبوعہ موسسۃ اہل بیت بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۸۱ء (شمس الدین ابومظفر یوسف بن فرغلی بن عبداللہ بغدادی، سبط حافظ ابوالفرج عبدالرحمٰن ابن جوزی حنفی ــــ سبط ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ)

ایک سیّدزادی سمرقند میں

علامہ سبط ابن جوزی نے اپنے نانا ابن جوزی کی کتاب ــــ الملتقط ــــ کے حوالے سے لکھا ہے کہ ایک شخص اولاد علی میں سے بلخ میں رہتا تھا ــــ اس کی ایک بیوی اور چند صاحبزادیاں تھیں ــــ وہ سیّد صاحب انتقال فرما گئے ــــ ان کی اہلیہ فرماتی ہیں کہ میں دشمنوں کی شماتت کے خوف سے بلخ سے نکل کر اپنی بیٹیوں کو ساتھ لے کر سمرقند کی طرف روانہ ہو گئی ــــ جب ہم وہاں پہنچے تو سخت سردی تھی ــــ میں نے اپنی بچیوں کو

Marfat.com

ایک مسجد میں بٹھایا—— اور خود شہر کی طرف چلی گئی—— تا کہ بچیوں کے کھانے کے لیے کوئی انتظام کرسکوں——

فرماتی ہیں—— میں نے ایک جگہ پر لوگوں کا ہجوم دیکھا جو ایک شیخ کے گرد جمع تھے —— تو اس کے متعلق پوچھا—— تو لوگوں نے کہا کہ یہ رئیس شہر ہے—— فرماتی ہیں —— میں یہ سن کر اس کے نزدیک گئی اور اس سے اپنے حالات بیان کیے—— تو وہ کہنے لگا—— گواہ لے آؤ کہ تم اولاد علی میں سے ہو—— پھر وہ میری طرف متوجہ نہ ہوا—— میں مایوس ہو کر مسجد کی طرف آ رہی تھی کہ راستے میں ایک شیخ کو چبوترے پر بیٹھے ہوئے دیکھا—— اس کے گرد بھی کچھ لوگ جمع تھے—— پوچھنے پر پتہ چلا کہ یہ داروغہ شہر ہے —— اور یہ مجوسی (آتش پرست) ہے—— نے کہا شاید ہماری مصیبت اس سے دور ہو سکے—— فرماتی ہیں—— میں اس کے پاس گئی اور اپنی حالت بیان کی—— اور جو رئیس شہر کے ساتھ واقعہ گزرا تھا وہ بھی بیان کیا—— اور یہ بھی کہ میری بیٹیاں مسجد میں بیٹھی ہیں اور ان کے پاس کوی چیز نہیں جس سے وہ گزارہ کرسکیں—— اس مجوسی نے اپنے غلام کو آواز دی وہ آیا تو اس سے کہنے لگا کہ اپنی مالکہ کے پاس جا کر کہو کہ وہ اپنا برقعہ اوڑھ کر آئے—— وہ خادم اندر گیا—— اس کے ساتھ ایک عورت باہر نکلی—— جس کے ساتھ کنیزیں تھیں—— وہ شخص اپنی بیوی سے کہنے لگا—— اس بی بی صاحبہ کے ساتھ جاؤ اور اس کی بیٹیوں کو گھر لے آؤ—— وہ عورت میرے ساتھ گئی—— مجھے اور میری بیٹیوں کو اپنے گھر لے آئی—— اور انہوں نے اپنے مکان میں ہمارے لیے علیحدہ ایک جگہ پر ٹھہرنے کا بندوبست کیا—— ہمیں بہترین لباس پہنائے اور بہترین کھانے کھلائے —— اور ہم نے بہت اچھی حالت میں رات بسر کی۔

Marfat.com

جب آدھی رات ہوئی تو شہر کے رئیس مسلمان نے خواب میں دیکھا گویا کہ قیامت قائم ہے۔

وَاللِّوَاءُ عَلٰی رَأْسِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔

اور لوائے حمد (حمد کا جھنڈا) محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر سایہ فگن ہے ——

اچانک سے ایک سبز زمرد محل نظر آیا —— تو اس نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ تو اسے کہا گیا یہ محل ایک موحد مسلمان شخص کے لیے ہے —— پھر وہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ پر سلام پیش کیا —— تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منہ پھیر لیا —— اس نے یہ دیکھ کر عرض کی کہ اے رسول خدا! آپ مجھ سے منہ پھیر رہے ہیں حالانکہ میں ایک مسلمان شخص ہوں آپ نے فرمایا —— گواہ لاؤ کہ تم مسلمان ہو —— کیا تو بھول گیا ہے وہ بات جو تو نے اس سیّدہ کے لیے کہی تھی۔

وَھٰذَا الْقَصْرُ لِلشَّیْخِ الَّذِیْ ھِیَ فِیْ دَارِہٖ

''اور یہ محل اس شیخ کا ہے جس گھر میں اس وقت وہ سیّدہ ہے''۔

پھر وہ شخص خواب سے بیدار ہوا اور اپنے منہ پر طمانچے مارتا ہوا رونے لگا —— اس نے اپنے تمام غلام سارے شہر میں پھیلا دیئے اور خود بھی اس سیّدہ کی تلاش میں پھرنے لگا —— پھر اسے خبر ملی کہ وہ سیدہ تو مجوسی کے گھر میں ہے —— وہ اس مجوسی کے گھر میں آیا اور کہنے لگا کہ وہ سیّدہ کہاں ہے —— اس نے کہا میرے پاس ہے —— اس نے کہا کہ میں اسے لے جانا چاہتا ہوں —— اس مجوسی نے کہا یہ نہیں ہوسکتا —— رئیس شہر نے کہا —— ہزار دینار لے لو اور سیدہ میرے حوالے کردو! اس نے کہا خدا کی قسم نہیں میں لاکھ

Marfat.com

دینار پر بھی سیّدہ کو تیرے حوالے کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں —— جب اس نے زیادہ اصرار کیا تو کہنے لگا —— کہ سن جو خواب تو نے دیکھا ہے —— وہی میں نے بھی دیکھا ہے —— جو محل تو نے دیکھا ہے وہ میرے لیے بنایا گیا ہے —— تو اپنا اسلام جتلاتا ہے —— تو سن ——

وَاللهِ مَا نِمْتُ وَلَا اَحَدٌ فِیْ دَارِیْ اِلَّا وَقَدْ اَسْلَمْنَا کُلُّنَا عَلٰی یَدِ الْعَلَوِیَّةِ وَعَادَتْ بَرَکَتُهَا عَلَیْنَا ۔ وَرَأَیْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ الْقَصْرُ لَكَ وَلِاَهْلِكَ بِمَا فَعَلْتَ مَعَ الْعَلَوِیَّةِ وَاَنْتُمْ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ خَلَقَکُمُ اللّٰهُ مُؤْمِنِیْنَ فِی الْقِدَمِ ——

خدا کی قسم! میں اور میرے گھر کا ایک ایک فرد اس وقت تک نہیں سویا جب تک ہم سب اس سیّدہ کے ہاتھ پر مسلمان نہیں ہوئے اور سیدہ کی برکتیں ہم پر برابر نازل ہو رہی ہیں —— میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے اور آپ نے مجھ سے فرمایا ہے کہ وہ محل تیرے اور تیرے گھر والوں کے لیے ہے اس احسان کے بدلے میں جو تو نے اس سیدہ کے ساتھ کیا ہے —— تم اہل جنت میں سے ہو اور خدا تعالیٰ نے تمہیں ازل ہی میں مومن پیدا کیا ہے (یعنی یہ علم خداوندی میں تھا کہ تم مومن ہو جاؤ گے)

(ایضاً ص ۳۳۰ تا ۳۳۱)

رسول اللہ نے شکریہ ادا کیا

جناب ابن خصیب کا بیان ہے کہ میں متوکل بادشاہ کی ماں کا منشی تھا —— میں جب

Marfat.com

دفتر میں بیٹھا تو اُمّ متوکل کا ایک چھوٹا نوکر میرے پاس آیا —— وہ مادر متوکل کی طرف سے آیا تھا —— اس کے ہاتھ میں ایک تھیلی تھی جس میں ایک ہزار دینار تھے —— وہ مجھ سے کہنے لگا کہ متوکل کی ماں تجھ سے کہتی ہے کہ یہ دینار کی تھیلی مستحق لوگوں میں تقسیم کردو —— کیونکہ یہ میرا پاکیزہ ترین مال ہے —— اور جن لوگوں میں تقسیم کرے ان کے نام بھی لکھ کر بھیج دے —— تاکہ جب کبھی اس قسم کا مال میرے پاس ہوتو میں انہیں لوگوں پر صرف کروں۔

ابن حصیب کہتے ہیں —— کہ میں نے اپنے دوستوں کو جمع کیا اور ان سے مستحقین کے متعلق پوچھا —— انہوں نے کچھ اشخاص کے نام بتائے —— اور میں نے ان میں سے تین سو دینار تقسیم کیے جو بچ گئے وہ میرے پاس آدھی رات تک باقی رہے۔

اچانک کسی نے میرے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا —— میں نے کہا کون ہے؟ اس نے فرمایا فلاں سیّد ہوں —— وہ میرا پڑوسی تھا —— میں نے کہا یہ ایک مدت سے میرا پڑوسی ہے —— اور کبھی بھی میرے پاس کسی قسم کا کوئی مطلب لے کر نہیں آیا —— میں نے اسے اندار آنے کی اجازت دی —— وہ میرے گھر میں داخل ہوا —— میں نے اسے مرحبا کہا —— اور اس سیّد صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ جناب کو اس وقت کیا ضرورت پیش آئی۔

انہوں نے فرمایا کہ ابھی ابھی اولادرسول میں سے ایک شخص نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا ہے —— میرے پاس ان کو دینے کے لیے کوئی چیز نہیں —— (ابن خصیب کہتے ہیں) کہ میں نے اس سیّد صاحب کو صرف ایک دینار دیا —— وہ انہوں نے لے کر میرا شکریہ ادا کیا اور چلا گیا —— جب واپس جاتے ہوئے باہر والے دروازہ تک پہنچے تو میری بیوی

Marfat.com

روتی ہوئی باہر آئی اور مجھ سے کہنے لگی —— کیا تو اس سیّد کے استحقاق کو نہیں مانتا؟ وہ تیرے پاس آیا اور تو نے اس کو صرف ایک دینار دیا حالانکہ تو اس کے حق سے بخوبی واقف ہے —— جا اور اس کو سب رقم دے دے —— وہ کہتا ہے کہ اس کے کلام نے میرے دل پر بہت اثر کیا —— اور میں اس سیّد کے پیچھے گیا اور وہ تھیلی اس کے حوالے کر دی —— سیّد صاحب نے وہ تھیلی لے لی اور چلا گیا۔

جب میں گھر کی طرف پلٹا تو بہت پریشان و پشیمان ہوا اور میں نے کہا کہ ابھی یہ خبر متوکل تک پہنچ جائے گی اور سادات بنوزہراء سے بہت بغض رکھتا —— اس لیے وہ مجھے قتل کر دے گا —— میری بیوی نے مجھ سے کہا —— ڈرنے کی ضرورت نہیں —— تم اللہ تعالیٰ اور سیّد صاحب کے نانا جان پر بھروسہ رکھو —— راوی کہتے ہیں —— کہ میں ابھی اسی حالت میں تھا کہ اچانک کسی نے دروازہ پر دستک دی —— مشعلیں اور شمعیں ان کے ہاتھ میں تھیں اور وہ کہہ رہے تھے کہ اُمّ متوکل تجھے بلا رہی ہیں —— راوی کہتے ہیں کہ میں گھبراہٹ میں اٹھ کھڑا ہوا —— تھوڑی دور چلتا تھا کہ پے در پے غلام چلے آ رہے تھے —— انہوں نے ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں داخل کیا گیا —— یہاں تک کہ مجھے اُمّ متوکل کے پردہ کے پاس کھڑا کر دیا گیا —— اور خادموں نے کہا اُمّ متوکل اس پردے کے پیچھے ہیں —— کہتے ہیں کہ میں نے اُمّ متوکل کے رونے کی آواز سنی —— وہ گریہ زاری کرتی تھی —— اور کہتی تھی —— تجھے اور تیری بیوی کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے —— اور وہ روتی جاتی تھی اور اس نے مجھے کچھ دینار اور لباس دیئے —— اور کہا:

هٰذَا لِلْعَلَوِيِّ، وَهٰذَا لِزَوْجَتِكَ وَهٰذَا لَكَ .

''یہ اس سیّد کے لیے اور یہ تیری بیوی کے لیے، اور یہ تیرے لیے''۔

Marfat.com

راوی فرماتے ہیں کہ وہ مال ایک لاکھ درہم کے قریب تھا —— بس میں نے وہ مال لیا اور سیدھا سیّد کے گھر پہنچا —— دروازے پر دستک دی، سیّد صاحب نے اندر سے پکار کر فرمایا جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ اور ساتھ ہی وہ روتے ہوئے باہر تشریف لائے —— میں نے رونے کا سبب پوچھا —— اور آپ نے جواب میں فرمایا —— کہ تم سے رخصت ہو کر جب میں گھر میں داخل ہوا تو میری اہلیہ نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کے پاس یہ کیا ہے؟ —— میں نے اسے تمام قصہ سنایا تو اس نے کہا اٹھو! ہم نماز پڑھیں اور اُمّ متوکل اور ابن خصیب اور اس کی بیوی کے لیے دعا کریں —— پس ہم نے نماز پڑھی اور دعا کی —— پھر میں سویا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمارہے تھے ——

شَكَرْتُهُمْ عَلٰى مَا فَعَلُوْا مَعَكَ وَالسَّاعَةُ
يَأْتُوْنَكَ بِشَيْءٍ فَاقْبَلْهُ مِنْهُمْ

میں نے ان کا شکریہ ادا کردیا ہے اس احسان کے بدلے جو انہوں نے تمہارے ساتھ کیا اور اب وہ جو کچھ لے کر آئیں گے وہ بھی قبول کرلینا۔

(تذکرۃ الخواص ص ۳۳۲)

دعا قبول ہوگئی

علامہ سبط ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ نے عبداللہ بن احمد مقدسی —— کتاب جوہری —— اور ابن ابی الدنیا کے حوالے سے بیان کیا ہے —— کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا —— کہ فرمارہے ہیں کہ فلاح مجوسی کے پاس جاؤ —— اور اس سے کہو —— کہ وہ دعا قبول ہوگئی ہے —— لیکن وہ شخص سرکار علیہ السلام کے اس پیغام کو پہنچانے سے جھجکا —— کہ کہیں وہ مجوسی یہ خیال نہ کرے کہ اس سے مذاق

Marfat.com

کر رہا ہوں ـــــ اس مجوسی شخص کے پاس مال دنیا بہت تھا ـــــ اس پیغام کو پہنچانے والے شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوبارہ اور سہ بار دیکھا۔

تو وہ شخص صبح کے وقت اس مجوسی کے پاس پہنچا اور اس سے علیحدگی میں کہا ـــــ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تیری طرف قاصد ہوں ـــــ آپ نے تجھے فرمایا ہے ـــــ کہ وہ دعا قبول ہوگئی ہے ـــــ مجوسی نے کہا ـــــ مجھے پہچانتے ہو ـــــ اس نے کہا ہاں میں تجھے جانتا ہوں ـــــ مجوسی نے کہا میں دین اسلام اور نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منکر تھا ـــــ اس شخص نے کہا میں جانتا ہوں ـــــ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے تین مرتبہ پیغام دیا ہے (کہ میں تجھے دعا کی قبولیت کے بارے میں کہوں)

مجوسی نے کہا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ـــــ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے رسول ہیں ـــــ

اس نے اپنے اہل خانہ اور ساتھیوں کو بلا کر کہا ـــــ میں گمراہی میں تھا ـــــ اور اب حق کی طرف لوٹا ہوں ـــــ تم بھی اسلام قبول کرو ـــــ اور جو اسلام قبول کرے گا تو جو کچھ اس کے ہاتھ میں ـــــ اس کا ہے ـــــ اور جو انکار کرے، وہ میرا مال میرے حوالے کردے ـــــ راوی کہتے ہیں کہ اس کے سب گھر والوں اور ساتھیوں نے اسلام قبول کیا ـــــ

پھر وہ مجھ سے کہنے لگا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ دعا کون سی تھی ـــــ پیغام دینے والے شخص نے کہا نہیں ـــــ میں اس دعا سے متعلق تم سے سوال کرنے والا ہی تھا ـــــ تو

Marfat.com

اس نے کہا سن! —— جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی کا کھانا تیار کیا —— اور لوگوں کو دعوت دی —— تو ان لوگوں نے میری دعوت قبول کی —— اور ہمارے پڑوس میں کچھ غریب سادات رہتے تھے —— میں نے اپنے غلاموں کو حکم دیا —— کہ گھر کے درمیان میرے لیے ایک چٹائی بچھا دو —— وہ کہنے لگے کہ میں نے سادات میں سے ایک بچی کی آواز سنی ہے جو اپنی ماں سے کہہ رہی تھی —— ماں جی! اس مجوسی نے اپنے طعام کی خوشبو سے تکلیف پہنچائی ہے —— ''یہ سن کر'' میں نے ان کے لیے بہت سا کھانا، لباس اور درہم بھیجے —— جب انہوں نے یہ چیزیں دیکھیں تو وہ بچی دیگر گھر والوں سے کہنے لگی:

وَاللهِ مَانَاكُلُ حَتّٰى نَدْعُوْ لَهٗ فَرَفَعْنَ اَيْدِيْهُنَّ وَقُلْنَ حَشَرَكَ اللهُ مَعَ جَدِّنَا رَسُوْلِ اللهِ وَاٰمَنَ بَعْضُهُمْ فَتِلْكَ الدَّعْوَةُ الَّتِيْ اُجِيْبَتْ ——

خدا کی قسم ہم یہ کھانا نہیں کھائیں گے —— جب تک کہ ہم اس کے لیے دعا نہ کرلیں —— پس ان خواتین نے اپنے ہاتھ بلند کیے (اے مجوسی!) خدا تعالیٰ تیرا حشر ہمارے نانا جان کے ساتھ کرے ان میں سے بعض نے آمین کہی —— یہ وہ دعا تھی جو قبول ہوئی —— (تذکرۃ الخواص ص ۳۳۱)

ایک مظلوم سیّدزادی کی شکایت

روایت ہے کہ نصر بن احمد صاحب خراسان نے ایک بلخی شخص کو بلخ کا گورنر بنایا —— اور اپنا دربان طغتاج کو بنایا —— ایک دن نصر بن احمد (والی خراسان) ظہر کے وقت سو رہا تھا —— ''اور اس کا دربان'' طغتاج اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا تھا —— کہ ایک علوی (سیّدزادی) مظلوم عورت آئی —— اور وہ بولی، میں بلخ سے آئی ہوں —— تاکہ وہاں

Marfat.com

کے گورنر کی شکایت کروں! لہٰذا امیر (نصر بن احمد) اطلاع کر دے —— وہ بولا یہ وقت امیر کے پاس جانے کا نہیں —— پھر وہ سوچنے لگا —— اور دل میں کہنے لگا —— یہ عورت اولادِ رسول سے ہے —— اسے کیسے واپس کروں —— لہٰذا وہ اندر گیا، تو نصر کو سوتے پایا اور اس کے سر کے پاس ایک ننگی تلوار دھری ہوئی تھی —— دل میں کہنے لگا میں کیسے جگا سکتا ہوں لہٰذا وہ واپس آ گیا۔

پھر خیال آیا یہ عورت اولادِ رسول سے ہے —— تو اسی طرح کئی دفعہ لوٹا —— امیر کو سوتے پاتا تو خیال بدل جاتا اور لوٹ جاتا —— امیر کو اس کا احساس ہو گیا —— اور خیال آیا کہ یہ دربان کوئی مکاری کر رہا ہے —— لہٰذا گھبرا کر کھڑا ہو گیا —— اور تلوار سونت کر بولا —— ایسا کیوں کر رہا ہے؟ —— اس نے (اس مظلوم سیّد زادی کا) واقعہ بیان کر دیا —— امیر نے کہا اس عورت کو بلا لا —— وہ آئی اس کے ساتھ ایک چھوٹی سی بچی بھی تھی تو اس نے گورنر بلخ کی شکایت کی —— امیر نصر بن احمد دس ہزار درہم —— ایک خچر —— اور تین جوڑے کپڑوں کے دینے کا حکم دیا —— اور گورنر بلخ کے نام ایک چٹھی لکھی کہ جو کچھ یہ سیّدہ چاہتی ہے وہ کر دے —— وہ سیّدہ عورت لوٹ گئی —— اور امیر پھر سو گیا —— تو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا گویا آپ فرما رہے ہیں —— اللہ تعالیٰ تیری حرمت وعزت کی حفاظت کرے —— جیسے تو نے میری ناموس کی حفاظت کی ہے —— وہ بیدار ہوا تو دربان کو بلایا —— اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے —— اور خواب بیان کیا —— اور فقہاء اسلام کو بلایا —— اور سارے شہروں کو حکم جاری کیا کہ آلِ رسول کے ساتھ احسان کریں۔ (شاہد مقبول بفضائل اولادِ رسول، ترجمہ "رشفۃ الصادی من بحر فضائل النبی الھادی"

(مصنف ابوبکر سیّد شہاب الدین علوی شافعی حضرمی) ص ۲۷۱ تا ۲۷۲ سن اشاعت ۱۹۷۹ء۔

Marfat.com

سیدی مجھے معاف کر دے

امام مقریزی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت شمس الدین عمری رحمتہ اللہ علیہ سے روایت بیان کی ہے ـــــ کہ ایک دن میں جمال محمود عجمی محتسب کے گھر اس کے نائبوں او خادموں کے ساتھ سیّد عبدالرحمٰن طباطبائی کے گھر گیا ـــــ محمود نے اجازت چاہی تو سیّد صاحب باہر نکلے ـــــ اور گھر میں لے گئے ہم بھی ساتھ داخل ہوئے ـــــ محتسب کا گھر میں آنا سیّد صاحب کو ناگوار گزرا ـــــ جب سب اطمینان سے بیٹھ گئے تو محتسب، سیّد عبدالرحمٰن سے بولا ـــــ یا سیدی! مجھے معاف کر دیجئے ـــــ ''سیّد صاحب'' نے کہا کس بات سے؟ ـــــ وہ بولا ـــــ جب کل رات آپ سلطان ظاہر کے دربار میں مجھ سے اوپر بیٹھے ـــــ تو مجھے یہ بات ناگوار گزری ـــــ میں نے دل میں کہا یہ کیسے مجھ سے اوپر بیٹھ سکتا ہے؟ ـــــ رات ہوئی تو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ـــــ آپ فرماتے ہیں:

اے محمود! میرے بچے سے نیچے بیٹھنے سے کراہت کرتا ہے؟ جب سیّد عبدالرحمٰن نے یہ بات سنی تو رو پڑے ـــــ اور کہنے لگے میں کیا ہوں ـــــ کہ رسول اللہ نے مجھے یاد کیا ـــــ ''وہاں موجود لوگ'' سب رو پڑے ـــــ پھر سب نے دعا کی فرمائش کی اور لوٹ آئے۔ (ایضاً ص ۲۷۷)

قارئین کرام! ـــــ مندرجہ بالا روایات وحکایات سے یہ بات واضح ہوگئی ـــــ کہ آلِ رسول کا احترام وتعظیم باعث برکت وعنایات ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد پر احسان کرتا ہے ـــــ سرکار ارضین وسماوات اس پر شفقت فرماتے ـــــ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل سے محبت کرتا ہے ـــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شخص سے محبت

Marfat.com

فرماتے ہیں ـــــ اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ بھی اس شخص کو اپنی رحمتوں سے نوازتا ہے ـــــ جس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راضی کرنا ہے وہ آپ ﷺ کی آل کو راضی رکھے ـــــ بعض نام نہاد مسلمانوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ آلِ محمد سے بے پناہ بغض رکھتے ہیں ـــــ ان کا ذکر کرنا ـــــ اور ان کی نسبی عظمتوں کو بیان کرنا گوارا نہیں کرتے ـــــ اور یزید لعنتی کی صفائیاں پیش کرنے میں زمین و آسمان کے قلابے ملانے میں آگے آگے نظر آتے ہیں ـــــ اور اپنے ایمانوں کا بیڑا غرق کر رہے ہیں ـــــ ان کا غرور علم ـــــ ان کو قعرِ مذلت کی گہرائیوں میں لے گیا ہے ـــــ وہ دنیائے نفاق کے باشندے ہیں ـــــ ان کا دین وایمان اور اسلام مشکوک ہے۔

فاضل بریلوی

حضرت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نے فضیلت نسب کے بارے میں مختلف مقامات پر ارقام فرمایا ہے ـــــ حضرت امام احمد بن حنبل کے حوالے سے لکھتے ہیں ـــــ کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

اَلْاَئِمَّۃُ مِنْ قُرَیْشٍ ۔

تمام خلفاء قریش ہوں گے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۲۰۶ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ لاہور)

اس حدیث کو روایت کیا ہے امام احمد ـــــ امام ابن ابی شیبہ ـــــ امام نسائی ـــــ امام ابن جریر ـــــ امام حاکم ـــــ امام بیہقی رضی اللہ عنہم نے۔

اس کے راوی حضرت مولا علی ـــــ حضرت انس ـــــ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہم ہیں۔

حدیث شریف

حضرت مولا علی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

الا ان الامراء من قریش

سن لو! امراء و حکامِ اسلام قریش سے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۲۰۷ ــــ بحوالہ مسند امام ابویعلی)

امام احمد ــــ حاکم ــــ اور طبرانی نے ان الفاظ کے ساتھ لکھا ہے:

الامراء من قریش ۔امراء و حکام قریش سے ہیں۔(ایضاً)

حضرت ابوبکر صدیق ــــ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قُرَیْشٌ وِلَایَۃُ ھٰذَا الْاَمْرِ ۔اسلامی حکومت کے والی قریش ہیں۔(ایضاً)

امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا:

قَدِّمُوْا قُرَیْشًا وَّلَا تُقَدِّمُوْھَا قریش کو تقدیم دو اور قریش پر تقدیم نہ کرو۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳، بحوالہ کنز العمال)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا:

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ لَا تُقَدِّمُوْا قُرَیْشًا فَتَھْلِکُوْا

قریش پر سبقت نہ کرو کہ گمراہ ہو جاؤ گے۔(ایضاً ص ۲۰۹)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِیْ ھٰذَا ۔

سب لوگ اس کام میں قریش کے تابع ہیں۔(فتاویٰ رضویہ ص ۲۰۹ بحوالہ بخاری، مسلم احمد)

بنو ہاشم

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ اِخْتَارَ مِنْ اٰدَمَ الْعَرَبَ ۔ وَاخْتَارَ مِنَ الْعَرَبِ مُضَرَ، وَمِنْ مُضَرَ قُرَیْشًا ۔ اِخْتَارَ مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ هَاشِمٍ ـــــ وَاخْتَارَنِیْ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ ۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے بنی آدم (علیہ السلام) میں سے عرب کو چنا ـــ اور عرب سے مضر کو چنا ـــ اور مضر سے قریش کو ـــ اور قریش سے بنی ہاشم کو ـــ اور بنی ہاشم سے مجھ کو چنا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۲۱۶ بحوالہ بیہقی ـــ ابن عدی ـــ نوادر الاصول، طبرانی، ابن عساکر)

ارشاد سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

اِنَّ اللّٰہَ اِخْتَارَ الْعَرَبَ فَاخْتَارَ مِنْهُمْ کِنَانَةَ وَاخْتَارَ قُرَیْشًا مِنْ کِنَانَةَ ـــ وَاخْتَارَ بَنِیْ هَاشِمٍ مِنْ قُرَیْشٍ ـــ وَاخْتَارَنِیْ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ ـــ

بے شک اللہ تعالیٰ نے عرب کو پسند فرمایا ـــ پھر عرب سے کنانہ ـــ اور کنانہ سے قریش ـــ اور قریش سے بنی ہاشم اور بنی ہاشم سے مجھ کو پسند کیا ـــ

بالفاظ دیگر ـــ

ثُمَّ اخْتَارَ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ ثُمَّ اخْتَارَنِیْ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ـــ

پھر بنی ہاشم میں سے بنی عبدالمطلب کو چنا اور پھر بنی عبدالمطلب سے مجھے چنا......

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۲۱۷ مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور بحوالہ ابن سعد اور انہوں نے حضرت عبداللہ

Marfat.com

بن عمیر سے مرسلاً اور بیہقی نے امام باقر علیہ السلام آخری الفاظ سعد نے جعفر سے)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا:

لَا یَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْ مَّجْلِسِہٖ اِلَّا لِبَنِیْ ھَاشِمٍ ۔

آدمی جگہ چھوڑ کر کسی کے لیے نہ اٹھے سوائے بنی ہاشم کے —— (ایضاً ج ۲۳ ص ۲۲۴)

قارئین کرام! مندرجہ بالا احادیث سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ نسب کی فضیلت اپنے اندر ایک ایسا مقام رکھتی ہے جو منفرد بھی ہے اور کئی خاص قسم کے اسرار بھی رکھتی ہے۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ نسب کی کوئی حیثیت نہیں وہ ایک خاص قسم کی بیماری میں مبتلا ہیں —— علم کی فضیلت سے انکار نہیں لیکن نسب اہمیت کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس انداز کے ساتھ بیان فرمایا ہے —— وہ اپنی مثال آپ ہے۔

یہ بھی خیال رہے کہ نسب رسول دنیا ومافیہا کے تمام انساب سے افضل ترین ہے —— حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے:

کُلُّ سَبَبٍ وَّنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَّا سَبَبِیْ وَنَسَبِیْ ۔

ہر تعلق اور ہر رشتہ قیامت کے دن قطع ہو جائے گا، سوائے میرے تعلق اور رشتہ کے —— (معجم کبیر حدیث نمبر ۲۶۳۳ تا ۲۶۳۵، سنن کبریٰ کتاب النکاح ج ۷ ص ۱۱۴ مستدرک حاکم ...... کنز العمال حدیث نمبر ۳۱۹۱۴، بحوالہ فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۱۳۳ مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور)

ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو جمع کیا اور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا:

مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ قُرْبَتِیْ لَا تَنْفَعُ کُلُّ سَبَبٍ وَّنَسَبٍ

Marfat.com

مُنْقَطِعٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا نَسَبِیْ وَسَبَبِیْ فَاِنَّهَا مَوْصُوْلَةٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ــــــ

ان لوگوں کا کیا حال ہے جو زعم وگمان کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی ــــ (یاد رہے) ہر تعلق اور رشتہ قیامت کے دن منقطع ہو جائے گا سوائے میرے تعلق اور رشتہ کے ــــ میرا رشتہ دنیا وآخرت میں جڑا ہوا ہے ــــ

(مجمع الزوائد بحوالہ بزار کتاب علامات نبوۃ دار الکتب العلمیہ بحوالہ فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۲۳۵ مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برسر منبر فرمایا:

مَا بَالُ رِجَالٍ یَّقُوْلُوْنَ اِنَّ رَحِمَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ لَا تَنْفَعُ قَوْمَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بَلٰی وَاللّٰہِ اِنَّ رَحِمِیْ مَوْصُوْلَةٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ــــــ

کیا خیال ان شخصوں کا کہ جو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت قیامت کے دن ان کی قوم کو نفع نہ دے گی...... خدا کی قسم میری قرابت دنیا وآخرت میں جڑا ہو پیوستہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ایضاً بحوالہ مستدرک حاکم)

مندرجہ بالا احادیث اس امر کی طرف اشارہ کر رہی ہیں کہ نسب کی فضیلت اپنے اندر ایک خاص قسم کا نشان رکھتی ہے ــــ جو لوگ اس امر کے قائل نہیں وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات سے بے بہرہ ہیں ــــ اگر نسب کی کوئی حیثیت نہ ہوتی تو سیّد عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ نہ فرماتے کہ خلیفہ صرف قریش سے ہوگا ــــ

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا —— کہ کون کہتا ہے کہ میرا نسب فائدہ نہیں دے گا؟ فرمایا! کہ خدا کی قسم میرا نسب قرابت دنیا وآخرت میں ملا ہوا ہے —— اور میری قرابت نفع بخش ہے —— اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نے "طبقات ابن سعد" کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں شب معراج جنت میں گیا تو ملاحظہ فرمایا کہ جعفر بن ابی طالب کا درجہ زید بن ثابت کے درجے سے اوپر ہے —— میں نے کہا مجھے گمان نہ تھا کہ زید جعفر سے کم ہیں تو جبرئیل نے عرض کی کہ زید جعفر سے کم تو نہیں۔

وَلٰکِنَّا فَضَّلْنَا جَعْفَرًا لِقَرَابَتِہٖ مِنْکَ .

"مگر ہم نے جعفر کا درجہ اس لیے زیادہ کیا ہے کہ انہیں آپ سے قرابت ہے"۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۲۳۶)

ان ارشادات نبوی کے سامنے ان لوگوں کی کیا حیثیت ہے جو عظمت نسب کے منکر ہیں —— ان لوگوں کی خدمت میں صرف عرض ہی کی جاسکتی ہے —— کہ اپنے ایمانوں کا بیڑا غرق نہ کریں —— ہوش کے ناخن لیں۔

Marfat.com

بحضور

سیدۂ کائنات سلام اللہ علیہا

کر کرم مخدومہ کون ومکاں
بھیک دے بہر علی اکبر جواں

واسطہ دیتا ہوں ہر مظلوم کا ۔۔۔ کربلا کے بے وطن مغموم کا
اصغرِ معصوم کے حلقوم کا ۔۔۔ چادرِ زینبؓ، غمِ کلثوم کا
ہے سخاوت آپ کا اَصلِ اصول ۔۔۔ غم کے مارے پر کرم بنتِ رسول!

آپ کے در پر خضر نے دی صدا
گھر مرا آباد ہو اجڑا ہوا

○

اے سیدۂ کائنات! ——— اے نوشاہ شب اسریٰ کی صاجزادی ——— اے مَقَامِ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَـقَـابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی پر رب سے ہم کلام ہونے والے کی لختِ جگر! ——— براق پرسوار ہوکر چشم زدن میں کعبہ سے مسجد اقصیٰ میں جانے والے دولہا کی پیاری بیٹی! ——— مسجد اقصیٰ میں جسے اَهْلًا وَّسَهْلًا وَّمَرْحَبًا اور خوش آمدید کہنے کے لیے انبیاء ومرسلین کی پوری برات موجود تھی ——— اور جسے انبیاء کا امام بنا کر مصلائے امامت پر کھڑا کردیا گیا ——— وہ کون تھا؟ ——— اے خاتون قیامت وہ آپ کے بابا جان تھے ———

Marfat.com

ان کے صدقے میں اس غم کے مارے خضر کی طرف نگاہ کرم کیجئے۔

اے سرور رسالت کی بیٹی —— اے غمگسار امت کی نور نظر! —— اے شافع قیامت کی لاڈلی! —— اے نور وظہور قدرت کی راحت جاں! —— اے شمع حریم وحدت کی پیاری دختر! —— اے رمز آشنائے فطرت کی آنکھوں کی ٹھنڈک! —— اے مختار ہشت بہشت کی قلبی مسرت —— اے ملیکۃ العرب خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کی سخاوت کی وارثہ!

اس مسکین کو عید معراج ومیلاد کی خیرات عطا فرمایئے —— آج ربیع الاول کی ۱۰ تاریخ ہے —— منگتا عید کے دن کی بھیک مانگنے کوچہ سخاوت میں حاضر ہے —— مہربانی فرمایئے —— آپ چرخ سخاوت کی بیٹی ہیں —— بچوں کے نام کی خیرات عطا فرمایئے ——

اے پاک بی بی! —— میں آپ کے بچوں کا مدحت سرا ہوں —— میں نے جو آپ کے صاحبزادوں کے مناقب میں کتاب لکھی ہے اس کو قبول ومنظور فرما کر بندۂ ناچیز کو قید مصائب وآلام اور غموں کے چنگل سے آزاد فرمایئے —— میری بگڑی بنایئے —— آئینہ کلمہ توحید کے صدقے میں —— غلام کی فریاد سنیئے! —— شکستہ دل ہوں —— جگر فگار ہوں —— آفت زدہ ہوں —— بے کس اور بے نوا ہوں —— اپنے غریب کی حالت دیکھئے!

چشم کرم کا منتظر ہوں —— امداد فرمایئے! —— اپنی شان سخاوت کے مطابق کوئی ٹھکانا عطا فرمایئے —— آپ کے پیارے بچوں کا قصیدہ گو ہوں —— اپنی سخاوت کی دنیا میں پناہ دیجئے! —— میں نے چاروں طرف نظر دوڑائی ہے —— آپ کے آستان گدا

Marfat.com

نواز کے سوا کوئی صورت پناہ نظر نہیں آئی —— بہت زیادہ دل کشیدہ ہوں —— دل کشائی فرمائیے۔

آپ کے جن عظیم ترین بچوں کی لاشوں پر گھوڑے دوڑائے گئے —— ان مظلوموں کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میرے سوالوں —— صداؤں —— اور امیدوں کی لاج رکھ لیجئے —— آپ کی پاک بیٹیوں کے خیموں کو جب آگ لگائی گئی —— ان تڑپتے ہوئے لمحات وحالات کا واسطہ دیتا ہوں کہ میری دادرسی فرمائیے، اپنے بابا جان سے میری سفارش فرمائیے —— مجھے قرآن مجید کی تفسیر مکمل کرنے کی مہلت مل جائے —— اور تفسیر سے متعلق علم کی دولت سے مالا مال فرمائیے!

تلخی حیات نے نڈھال کر دیا ہے —— سازگاری کی پاکیزہ چادر کے سائے میں جگہ مرحمت فرمائیے —— آپ کے نور نظر سیّدنا حسین علیہ السلام کے وفادار اور پیارے بھائی —— آپ کی پاک اولاد کے خیموں کا پہرا دینے والے بہادر جری —— جس کو دنیا علمدار کربلا کے نام سے جانتی ہے —— اس کے نام کا صدقہ اتار کر مسکین کے کاسہ گدائی میں ڈال دیجئے —— میرے شیخ —— شیخ الاسلام والمسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستان عالی نشان کو قیامت تک کے لیے آباد و شاد اور فیض بار رکھیے —— میرے مرشد کریم —— پیکر وفا علمدار کربلا —— کی اولاد سے ہیں۔

میرے شیخ نے (بحساب ہجری) ۷۷ سال ایک ماہ ۲۷ دن —— ناسوتی حیات پائی۔ (بحساب ہجری قمری ۷۷ سال ایک ماہ ۲۷ دن —— ایام عالم ناسوت ۲۷۴۰۲ دن —— ۳۹۱۴ ہفتے، ۴ دن —— بحساب عیسوی شمسی بکرمی شمسی ۷۵ سال ۸ دن —— ولادت شب ہفتہ —— ابتدائے وقت سحر ۱۴ جولائی ۱۹۰۶ء بحساب ہجری ۲۱ جمادی الاول

Marfat.com

ـــــ وصال شب منگل ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ بحساب عیسوی ۱۴ جولائی ۱۹۸۱ء) اور ۷۷ سال میں ایک مرتبہ بھی اے خاتون قیامت! ـــــ آپ کا ذاتی اسم مبارک بے وضو اور آنکھیں کھول کر نہیں لیا ـــــ اس پیکر ادب اور اس کے فر بے ریا کے نام پر بھیک کی صدا بلند کر رہا ہوں ـــــ کہ مجھے اور میری آنے والی نسلوں کو علم و فضل کے نور کی قیامت تک کے لیے خیرات عطا فرمائیے ـــــ اور تمام جہانوں میں ـــــ عالم ناسوت میں ـــــ عالم برزخ میں ـــــ عالم جاوید و عالم بالا میں اعلیٰ ترین جائے پناہ ـــــ ٹھکانا ـــــ رہائش گاہیں ـــــ دلوا دیجئے ـــــ یہ امر اللہ تعالیٰ کے اذن و عطا سے آپ کے بابا کریم کے اختیار میں ہے بلکہ یہ چیزیں باذن اللہ تو مولا علی علیہ السلام کے اختیار میں بھی ہیں۔

سیّدۃ نساء العالمین ـــــ کربلا میں جلتے ہوئے خیموں سے باہر نکلتی ہوئی مخدرات حرم کی بے قراری کا واسطہ دیتا ہوں ـــــ ایک ننھی سی بچی جو اپنے بابا کا سر نوک نیزہ پر دیکھ کر تڑپتی ہوئی ریت پر گر پڑی تھی ـــــ اس کے آنسوؤں کا واسطہ دے کر کچکول گدائی تھامے ہوئے درِ سخا پر کھڑا ہوں۔ بچوں کے نام پر خیرات عطا کیجیے!

بھیک دے اے سیّدہ زہراء! خدا کے واسطے
مصطفیٰ، مولا علی خیبر کُشا کے واسطے

مشکلیں آسان ہوں بہرِ ملیکہ عرب
زینب کبریٰ کی پاکیزہ ردا کے واسطے

زہر پی کر بھی حسن ہرگز ہوا نہ لب کشا
ہو عطا خیرات اس شمس رضا کے واسطے

Marfat.com

پڑھ رہا تھا نوک نیزہ پر جو قرآن مجید
اس شہیدِ کربلا، گل گوں قبا کے واسطے

خالی دامن ہے خضر بھر دے اے زہرائے بتول
حضرت سجاد کی آہ وبکا کے واسطے

کھا رہا ہوں ٹھوکریں، اپنے کرم سے تھام لے
باقر وجعفر کے موسیٰ ورضا کے واسطے

آپ کو سیّد تقی کا اور نقی کا واسطہ
عسکری سیّد حسن کی ہر ادا کے واسطے

مقتدی جس کے بنیں گے ابن مریم یا بتول!
اپنے اس مہدی امام پارسا کے واسطے

قاسم واکبر کا دے صدقہ جری عباس کا
سن صدا میری زمین کربلا کے واسطے

از پئے حلقوم اصغر بھیک دے بنتِ رسول!
کر کرم اے سیّدہ اپنی سخا کے واسطے

کر سفارش خضرؔ کی اب اپنے بابا کے حضور
ہو کرم مجھ پر اسیران جفا کے واسطے

(گدائے کوچہ زہرا ـــــ خضر حسین چشتی)

Marfat.com

آخر میں

عالم اسلام —— ایک مدت سے نواصب وخوارج کے حلقوں کی طرف سے اٹھنے والے شور وغوغا سے اضطراب کی باد سموم کے تھپیڑوں سے نڈھال ہو چکا ہے —— طاغوتی قوتوں کے چنگل میں بری طرح پھنس چکا ہے —— ہر طرف پریشانیوں کا راج ہے، ملت اسلامیہ کے واعظین نے ذاتی منفعت کے لیے قوم کو نہایت کمزور کر دیا ہے —— ان حضرات کو علمی زور آزمائی کے لیے صرف خاندان نبوت ہی ملا ہے؟

کربلا معلیٰ کے معرکہ حق وباطل کو دو شہزادوں کی جنگ —— اقتدار کی لڑائی کہہ کر سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلایا جا رہا ہے —— بعض علماء لایعنی مباحث میں پڑھ کر اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں —— ان کی آگ اگلتی زبانوں نے ملت کا شیرازہ بکھیر کر رکھ دیا ہے —— بغض اہل بیت نے ان کی سوچنے اور سمجھنے کی تمام صلاحیتوں کو مکمل طور پر مفقود کر دیا ہے۔

یزید لعین کی صفائی میں زمین وآسمان کے قلابے ملا رہے ہیں —— یزید کو امیر المومنین —— اور امام حسین علیہ السلام کو باغی کہا جا رہا ہے —— ایک بے ''توصیف'' شقی کی ناپاک زبان سے نکلے ہوئے ان زہریلے الفاظ کو دیکھیں —— تاکہ صورتِ عداوت آپ کے سامنے واضح ہو جائے گی —— الفاظ کچھ اس طرح ہیں۔

''اللہ کی قسم دنیا کے جھوٹوں میں سے بہت بڑا جھوٹ کربلا کی یہ کہانی ہے'' ——

اس بدنہاد شخص نے جو گستاخانہ الفاظ مولا علی کرم اللہ وجہہ سے متعلق کہے ہیں ——

Marfat.com

ان الفاظ کو حیطہ تحریر میں لانے کا نوک قلم میں یارا نہیں ـــــ بغض اہل بیت ہمیشہ ناپاک سینوں میں بسیرا کرتا ہے ـــــ حد یہ ہے کہ امام حسین علیہ السلام کے اسم گرامی کے ساتھ لفظ امام ـــــ لگانا یا بولنا ناجائز سمجھتے ہیں ـــــ اور امام پاک کے نام کے بعد ـــــ علیہ السلام ـــــ کہنا یا لکھنا جائز تصور نہیں کرتے ـــــ اور ذکر اہل بیت کرنے سے منع کرتے ہیں۔

حضرت پیر سیّد محمد بوٹے شاہ صاحب قادری نادری رحمتہ اللہ علیہ نے ایک دن مجھے فرمایا کہ میری اس مسئلہ پر کئی لوگوں سے سخت لڑائی ہو چکی ہے ـــــ تم کچھ لکھو! لوگوں کو بتاؤ کہ اہل بیت رسول کی کیا شان ہے ـــــ اگر ان کی بلند و بالا شان ہے تو یار کچھ لکھو! پیر محمد بوٹے شاہ صاحب منڈی بہاؤالدین کی نامور شخصیت تھے ـــــ اور غیرت مند سنی تھے۔ انہوں نے کچھ ایسے درد بھرے انداز میں مجھے حکم فرمایا ـــــ کہ میں نے لکھنے کا پختہ ارادہ کر لیا ـــــ مجھے منڈی بہاؤالدین آئے ہوئے ابھی زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا ـــــ اور اس وقت میرے پاس چند عربی کتابیں اور کچھ اردو میں لکھی ہوئی مواعظ و تقاریر کی کتب تھیں اور بس۔

○ جب میں نے اپنے پاس موجود کتابوں کا مطالع کیا تو ان میں اس موضوع پر کوئی خاص قسم کا مواد نہ تھا ـــــ میرے چھوٹے بھائی اللہ تعالیٰ اس کو سلامت رکھے ـــــ صاحبزادہ سیّد مزمل حسین جماعتی صاحب وہ خود بھی بہت اچھے خطیب ہیں اور برطانیہ میں مقیم ہیں ـــــ میں نے ان سے کہا کہ یار! مجھے اس موضوع پر فلاں فلاں کتاب درکار ہے ـــــ جہاں سے مل سکیں مجھے روانہ کرو ـــــ اس نے برطانیہ اور عرب شریف ـــــ اور عراق و شام سے کتابیں حاصل کیں اور مجھے روانہ کرتے رہے ـــــ راقم خود بھی جب عرب و یورپ میں گیا وہاں سے کتابیں ہی ساتھ لایا ـــــ اور ایک مدت تک یہ سلسلہ

Marfat.com

جاری رہا ــــ نجدیت کے فتان نے عالم اسلام کو بے پناہ نقصانات سے ہمکنار کیا ہے اور جب تک یہ فتنہ باقی رہے گا ــــ نقصانات کا سلسلہ جاری رہے گا ــــ ہوا یوں کہ میں نے اپنے عزیز علامہ حامد علی شمسی صاحب (مہتمم جامعہ شمسیہ ملکوال) سے کہا کہ ــــ ''نورالابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار'' ــــ ''علامہ مومن بن حسن شبلنجی'' کی تالیف میرے پاس ہے لیکن وہ پرانا نسخہ ہے ــــ سنا ہے وہ کتاب نئے سائز میں شائع ہوئی ہے ــــ آپ حج شریف کے لیے جا رہے ہیں تلاش کر کے اگر مل جائے تو ایک نسخہ لیتے آنا ــــ انہوں نے بہت محنت کی تلاش بسیار کے بعد وہ مل گئی ــــ دکان دار نے کتاب کی قیمت سے چار گنا زیادہ ریال مانگے انہوں نے کہا دے دو ــــ اس دکاندار نے اس کتاب کو جو اہل بیت کی شان میں لکھی ہوئی ہے پر اخبار لپیٹ کر شمسی صاحب کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا اس کتاب کو چھپا کر لے جاؤ اور یہ نہ بتانا کہ کہاں سے خریدی ہے۔ اگر تم نے میرا بتایا تو میں انکار کر دوں گا ــــ یہ سب کچھ اس لیے ہوا کہ وہاں اہل بیت پر لکھی ہوئی کتابیں بیچنا اور رکھنا جرم ہے ــــ وہاں کے حکمران خاندان نبوت کا نام تک سننا گوارا نہیں کرتے ــــ آپ نے دیکھا نہیں کہ جنت البقیع میں اہل بیت کے مزارات کا انہوں نے کیا حال کیا ہے یہاں تک کہ سیّدہ عالم خاتون جنت سلام اللہ علیہا کی قبر شریف کا نشان تک مٹا دیا گیا ہے ــــ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو رسول کریم کے اہل بیت کی زمین کے اندر قبروں تک کو برداشت نہیں کرتے ــــ جو ان کی بدبختی کا منہ بولتا ثبوت ہے ــــ اور وہ لوگ اسلام سے ایسے نکل گئے ہیں ــــ جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

○ کتاب آلِ رسول کی جب پہلی جلد شائع ہوئی ــــ تو صاحبزادہ سیّد فقیر حسین شاہ صاحب چشتی تنویری رحمتہ اللہ علیہ جو پیر بوٹے شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے ہیں نے اپنے ہوٹل میں کتاب کی تقریب رونمائی کا اہتمام فرمایا ــــ

Marfat.com

اور تقریباً تمام مسالک کے علماء کو تقریب میں شمولیت کی دعوت دی ـــــ علماء نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق اظہار خیال فرمایا:

○ جب چار جلدیں شائع ہو چکیں تو ـــــ مفکر اسلام ـــــ مفسر قرآن ـــــ استاد سادات ـــــ قائد اہل سنت ـــــ فخر بنی زہراء ـــــ حضرت علامہ پیر سیّد ریاض حسین شاہ صاحب ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت پاکستان ـــــ بانی ادارۂ تعلیمات اسلامیہ خیابان سر سیّد راولپنڈی نے محبت آمیز انداز میں کتاب کی تقریب رونمائی کا اہتمام فرمایا ـــــ اور نوائے سروش پر لبیک کہتے ہوئے صرف ان علماء و مشائخ اور سادات کو دعوت دی جن کے سینے مؤدت اہل بیت کے نور سے منور تھے ـــــ اور کتاب کے تکمیل پانے پر ایک بہت بڑی تقریب کے انعقاد کا اعلان فرمایا۔

○ حضرت صاحبزادہ پیر سیّد افضال حسین شاہ صاحب قادری حال مقیم بریڈ فورڈ برطانیہ نے کتاب کی تالیف کے سلسلے میں راقم کی بہت زیادہ حوصلہ افزائی فرمائی ـــــ جب بھی فون کیا کتاب کے بارے میں ضرور پوچھا ـــــ کتاب کہاں تک پہنچی ـــــ کتنی جلدیں باقی ہیں ـــــ دیر کیوں ہوگئی جلدی کریں ـــــ اور کتاب کا جابجا تذکرہ کرتے ـــــ نجی محفلوں میں ـــــ اور ٹی وی پر ـــــ پہلی پرانی جلد دوسری مرتبہ شاہ صاحب نے خود شائع کی اور اسے اپنے احباب اور محبان اہل بیت میں تقسیم کیا۔ ان کے ذوق فراواں اور درد آگیں مزاج کو تحسین پیش کرتے ہوئے تہنیت بھی پیش کرتا ہوں ـــــ کہ جناب پانچویں جلد شائع ہو کر منصۂ شہود پر جلوہ بار ہو چکی ہے ـــــ افضال شاہ جی! ـــــ آپ کو اور تمام سادات کو مبارک ہو ـــــ جماعت اہل سنت کو مبارک ہو ـــــ کہ اس کتاب نے خارجیت و ناصبیت کے کھلیانوں کو آگ لگا کر خاکستر میں تبدیل کر دیا ہے۔

عزیزم صاحبزادہ سیّد جاوید حسین شاہ صاحب چشتی راولپنڈی ـــــ حال مقیم

Marfat.com

مانچسٹر برطانیہ ایک نسبت کے اعتبار سے میرے قریبی رشتہ سے منسلک ہیں —— محبت اہل بیت میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں —— سیّد مزمل حسین جماعتی —— اور سیّد جاوید حسین چشتی نے —— میری تمام تصانیف کو پورے یورپ میں متعارف کرانے میں اہم ترین کردار ادا فرمایا ہے —— جاوید حسین شاہ صاحب خود بھی ادیب ہیں —— اور ان میں شاعری کے جراثیم بھی کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں —— اور مطالعہ کا شوق بھی ہے اور ذوق بھی —— اللہ تعالیٰ ان کو اپنی عظیم نعمتوں اور رحمتوں سے نوازے۔

عزیزم علامہ مولانا شاہد حسین چشتی صاحب میرے عزیز ترین شاگردوں میں سے ہیں —— اور سلسلہ میں بیعت کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ خضری لکھتے ہیں —— راقم کی لائبریری کے انچارج بھی ہیں —— ''کتاب آلِ رسول'' سے متعلق حوالہ جات کی تلاش میں میرے معاون رہے اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ ان کی کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے —— فاضل دارالعلوم چشتیہ ہیں —— سند فراغت حاصل کرنے کے باوجود میرے پاس ہی رہتے ہیں —— کتابوں کے مطالعہ کا بہت شوق رکھتے ہیں —— ان کے والد گرامی صوفی عاشق حسین چشتی —— اور ان کے تمام بھائی اور سارا خاندان سلسلہ طریقت چشتیہ سے منسلک ہے —— میری دعا ہے کہ مولا مرتضٰی ان کو اپنے کرم سے نوازیں —— میں اس نوجوان کے لیے —— ہر وقت دعا گو ہوں —— اس بچے نے میری بہت خدمت کی ہے —— اللہ تعالیٰ اس خدمت کو شرف قبولیت عطا فرمائے —— اس کو اور اس کے گھر والوں کے قلوب میں راحتوں کا نور پیدا فرمائے (آمین)

خطیب الاسلام حضرت مولانا گلزار احمد کمال چشتی صاحب خطیب جامع مسجد الف لام میم شاد باغ لاہور —— یہ خطیب خوش نوا —— میرے عزیز ترین شاگردوں اور پیر بھائیوں میں شامل ہیں —— لاہور کا سارا کام ان کے سپرد ہے —— راقم کی مختلف کتب

Marfat.com

کے مسودات کو اپنے اپنے مقام پر پہنچانا —— اشاعت کی دیکھ بھال اور نگرانی کی ذمہ داری کا بوجھ ان کے کندھے پر ہے —— جو نہایت مشکل اور تفہیم کا کام ہے —— جو یہ جواں ہمت نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہے ہیں۔

اور ان کے ساتھ میرے نہایت عزیز —— محمد نواز خضری صاحب جوان امور میں ان کے ساتھ سہولت کار کا فریضہ انجام دیتے ہیں —— اور اہل بیت کے حبداروں میں ایک نام رکھتے ہیں —— اور امام حسین مسجد (راوی ریان) کے بانی بھی ہیں۔ جس میں آج کل علامہ انوار صاحب خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں —— نواز صاحب اپنے سینے میں اپنے سلسلہ چشتیہ کی غیرت کا جوش رکھتے ہیں —— اللہ تعالیٰ ان دونوں اور تمام پیر بھائیوں پر اپنی رحمت کا سایہ رکھ (آمین)

''کتاب آلِ رسول'' کی پہلی جلد، پہلی مرتبہ شائع کرنے والے کی قبر پر انوار خداوندی کی بارش ہو —— جس کی موجودگی میں مجھے اپنی کتابوں کی اشاعت کی کوئی فکر نہ تھی —— وہ ہیں —— سیّد قنبر حسین چشتی رحمہُ اللہ تعالیٰ —— انہوں نے اپنے دادا جان کے نام پر ''شاہ چراغ اکیڈمی'' —— بھی بنا رکھی تھی اور کتب کی اشاعت کی ذمہ داری بھی لے رکھی تھی —— ''کتاب آلِ رسول'' —— کی تحریر کے ایک ایک لفظ کا ثواب بوسیلہ رسول —— اس کی روح کو پہنچے —— اور اللہ تعالیٰ اس کے بیٹے مجتبیٰ حسین کو علم کی دولت سے نوازے —— اللہ تعالیٰ اس کو علم ظاہر و باطن —— اور علم شریعت و طریقت عطا فرمائے۔ (آمین بحرمت شیخ الاسلام والمسلمین رضی اللہ عنہ)

راقم ان تمام حضرات و برادران —— اور عزیزان کا نہایت مشکور ہے جنہوں نے ''کتاب آلِ رسول'' کے سلسلے میں کوئی بھی کردار ادا کیا ہے —— الٰہی —— آلِ رسول سے مؤدت رکھنے والوں کو اپنے فضل و کرم سے نواز —— اپنی رحمت کے نوری سایہ کے

Marfat.com

نیچے جگہ مرحمت فرما ـــــ قبر کے شدائد اور محشر کی عقوبت سے محفوظ رکھ اور جو تیرے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والوں کے ساتھ بغض وعداوت رکھتے ہیں ـــــ ان کو ہدایت عطا فرما ـــــ اگر وہ ہدایت کے قابل نہیں تو انہیں نمرود وفرعون کی طرح ذلیل کر کے نیست ونابود فرما ـــــ اوران کے دونوں جہان تاریک فرما ـــــ ان سے ان کے ممالک اور حکومتیں چھین لے ـــــ جس طرح تو نے یزید لعین کی اولاد سے ـــــ مروانیوں اور عباسیوں سے حکومتیں چھین لی تھیں۔

اے خالق ارضین وسماوات! ـــــ تیری رحمت تیرے غضب پر غالب ہے ـــــ اور تیری پاک ذات اس چیز پر قادر ہے کہ اگر ان گستاخان آلِ رسول کو سیدھی راہ پر چلا ـــــ کہ تیری ذات اس امر پر قادر ہے ـــــ مہربانی فرما ـــــ تاکہ امت پر ٹوٹنے والے مصائب وآلام کا خاتمہ ہو سکے ـــــ یا اللہ! ـــــ اہل بیت کے دشمنوں کی درندگی ـــــ سفاکیت ـــــ ستم گری ـــــ خون ریزی ـــــ اور ظلم کی آندھیوں سے امت رسول کو محفوظ ـــــ ان درندوں کے دلوں میں تراحم کا نور پیدا فرما ـــــ جو چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کے سینوں میں گولیاں اتار کر اپنی مردانگی کا نہایت بھونڈا اور قبیح اعلان اور دعویٰ کرتے ہیں۔

اے میرے کریم اللہ! ـــــ اے میرے رحیم داتا! ـــــ اے محمد مصطفیٰ کے خالق! ـــــ اے میرے مالک! ـــــ مجھ مسکین پر فضل وکرم کی بارش فرما ـــــ تیری توفیق سے بندہ کی لکھی ہوئی ہر کتاب اپنی جناب میں قبول فرما ـــــ بحرمت امیر المومنین علیہ السلام ـــــ بحق شیخ الاسلام والمسلمین علیہ السلام۔

طالب دعا

خضر حسین چشتی سیالوی

Marfat.com